



الافاضات

ترجمہ و شرح

مقاماتِ حریری

علیمی

سید عبد العلیم اینڈ سنز تاجران کتب

ناشران

مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ پوسٹ بکس ۲۸۸ لاہور

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ





الافاضات

ترجمہ و شرح

مقامات حریری

مترجم و شارح

مولینا مولوی حافظ محمد میاں صدیقی - ابن محمد ادریس صاحب کاندھلوی ثم الاہوری

ناشران

سید عبد العلیم اینڈ سنز - مالکان

مطبع علمی ۞ اندرون لوہاری دروازہ (پوسٹ بکس ۲۸۸

لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَيَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ - وَيَا اَجْوَدَ الْاَجْوَدِيْنَ ٥

اَمَّا بَعْدُ:- فَقَالَ الْاِمَامُ الْهُمَامُ لِسَانُ الْعَرَبِ وَحُجَّةُ الْاَدَبِ اَبُوْ مُحَمَّدِ الْقَاسِمُ بْنُ عَلِيِّ الْحَرِيْرِيُّ الْبَصْرِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مَا دَامَتِ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَحْمَدُكَ عَلٰى مَا عَلَّمْتَ مِنَ الْبَيَانِ وَاَلْهَمْتَ مِنَ التِّبْيَانِ كَمَا نَحْمَدُكَ عَلٰى مَا اَسْبَغْتَ مِنَ الْعَطَاءِ وَاَسْبَلْتَ مِنَ الْغِطَاءِ

(ترجمہ) اے اللہ ہم تیری حمد کرتے ہیں اس بات پر کہ تو نے ہم کو اظہار ما فی الضمیر کا طریقہ سکھلایا۔ اور دلوں میں اظہار مقصد کی کیفیت القا کی جیسا کہ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اس بات پر کہ تو نے ہم پر بخشش کی تکمیل کی اور ہمارے عیوب کی پردہ پوشی کی۔

بِسْمِ اللّٰهِ۔ با بہت سے معنی کے لئے استعمال کی جاتی ہے کبھی مصاحبت کے لئے آتی ہے کبھی بدلیت اور کبھی ظرفیت کیلئے اور کبھی سببیت کے لئے اور کبھی الصاق کیلئے اور کبھی تاکید کے لئے لیکن یہاں با استعانت کیلئے ہے جیسے كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ۔ نیز باء کے حرف جار ہونے کے باعث اَقْرَأُ یا اَبْتَدِأُ کو مقدر ماننا ضروری ہے تاکہ بسم اللہ کو اس کے متعلق کیا جاسکے قرآن کریم میں ہے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اور نبی کریم علیہ السلام کا ارشاد بسم اللہ ولجنا وبسم اللہ خرجنا علی ربنا توکلنا۔ اور اقرأ یا ابتدأ کو بعد میں مقدر مانیں گے تاکہ حصر کا بھی فائدہ ہو جائے اور مشرکین پر تعریض بھی ہو جائے کیونکہ وہ کہا کرتے تھے باسم اللات والعزیٰ

اِسْم:- سَمَا۔ يَسْمُو (نَصَرَ) بلند ہونا۔ اسمٌ اس لفظ کو کہتے ہیں جو کسی جوہر یا عرض کی تشخیص و تعیین کیلئے مخصوص کر لیا جائے۔ اہل بصرہ کے نزدیک اسم کی اصل سِمْوٌ ہے اور اہل کوفہ کے نزدیک وَسْمٌ۔ اہل کوفہ کے مذہب پر یہ اشکال ہوگا کہ اگر اسم کی اصل وسم مانی جائے تو جمع اَوْسَامٌ اور تصغیر وُسَيْمٌ آنی چاہیے۔ حالانکہ اسم کی تصغیر سُمَيٌّ اور جمع اسماء آتی ہے اور یہ اس بات کی

یعنی شہادت ہے کہ اسم کی اصل سمُوٌّ ہے۔ وسمٌ نہیں۔ کیونکہ تصغیر وجمع تکسیر ہمیشہ شے کو اصل کی طرف پھیر دیتی ہے۔ اسماءُ بھی اسی سے ہے اس کی جمع سَمٰوات آتی ہے جیسے قرآن کریم میں ہے فاطر السموات والارض۔

الله: لفظ اللہ باری تعالیٰ عزوجل کی ذات واجب الوجود کا علم ہے۔ مگر علم مشتق ہے بمعنی معبود ہے علم جامد نہیں بعض کہتے ہیں کہ لفظ اللہ ...... بمعنے اَلَہَ یَأْلَہُ بمعنے عبد یعبد سے مشتق ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اَلِہَ یَأْلَہُ بمعنے تحیّر سے مشتق ہے کیونکہ لوگوں کی عقلیں اللہ کی عظمت شان میں حیران وپریشان ہیں۔ علامہ زمخشری اور قاضی بیضاوی رحمہما اللہ نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ لفظ اللہ علم مشتق ہے علم جامد اور مرتجل نہیں۔

الرحمٰن الرحیم: رَحِمَ یَرْحَمُ (سمع) جیسے قرآن کریم میں ہے لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رَّحِمَ اور اولئک سَیَرْحَمُہُمُ اللہُ۔ الرحمٰن کو رحیم سے پہلے ذکر کیا تو اس لئے کہ رحمٰن باری تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے غیر پر اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا جیسے قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن یا اس لئے مقدم کیا کہ رحمٰن بڑی بڑی نعمتوں کے لئے مخصوص ہے اور رحیم چھوٹی بڑی ہر قسم کی نعمتوں کو شامل ہے اور یا تقدیم رحمٰن کی یہ وجہ ہے کہ رحمٰن مؤمنین ومشرکین دونوں کو عام ہے اور رحیم صرف مومنین کے لئے ہے جیسے ارشاد باری عز اسمہ وکان بالمومنین رحیما۔ یا یہ وجہ ہے کہ رحمٰن اخروی اور دنیاوی نعمتوں کو شامل ہے اور رحیم اخروی نعمتوں کے لئے مخصوص ہے چنانچہ مشرکین کے لئے فی نار جہنم خالدین فیہا ابدا کا حکم صریح ہے۔ آخرت میں کفار پر کوئی رحمت نہ ہوگی۔

اَللّٰہُمَّ: فراء کے نزدیک اللّٰہم کے معنی یا اللہ اُمَّنَا بخیر ہیں (اے اللہ ہمارے ساتھ خیر اور بھلائی کا ارادہ فرما) یا اور ھمزہ کو تخفیفاً حذف کر کے اللّٰہم بنالیا۔ اور جمہور نحاۃ کے نزدیک اللہم دراصل یَا اَللّٰہُ تھا یاء کو حذف کر کے آخر میں میم مشدد لے آئے اللّٰہُمَّ ہو گیا میم اور یا جمع نہیں ہوتے یعنی یا اللہم کہنا جائز نہیں کیونکہ عوض اور معوض عنہ کا جمع ہونا لازم آتا ہے اور یہ ناجائز ہے

نحمدک: حَمِدَ یَحْمَدُ (سمع) تعریف کرنا۔ حمد۔ مدح اور شکر تین چیزیں ہیں اور تینوں میں فرق ہے اگر عظمت ورفعت کیساتھ کسی کے حقیقی کمالات کو بیان کیا جائے تو وہ حمد ہے۔ اور مدح میں کمالات کا حقیقی اور واقعی ہونا ضروری نہیں ہے اسی لئے بعض مرتبہ مدح ممنوع بھی ہو جاتی ہے جیسے نبی کریم علیہ السلام کا ارشاد ہے احثوا التراب فی وجوہ المداحین لیکن حمد سے کسی وقت بھی نہیں روکا جا سکتا کیونکہ اس میں حقیقی خوبیوں کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک فرق حمد اور مدح میں یہ بھی ہے کہ حمد صرف انہیں صفات کمالیہ پر ہو سکتی ہے جن کا حسن وکمال قطعی ہو اور یقینی ہو اور ان میں کسی قسم کے نقص وعیب کا شائبہ تک بھی نہ ہو۔ برخلاف مدح کے کہ اس میں ان قیود وبند کا وجود ضروری نہیں۔ نیز حمد میں یہ بھی ضروری ہے کہ کمالات ومحاسن کا تذکرہ احترام وعظمت کیساتھ ہو اور مدح میں یہ ضروری نہیں بلکہ محض کمالات کے بیان کر دینے کو مدح کہتے ہیں خواہ وہ بطور عظمت ہو یا کسی اور طریقہ سے ہو اور شکر ایسے فعل کو کہتے ہیں جو کسی منعم اور مشفق کے انعامات کے باعث پیدا ہو برابر ہے کہ ذکر لسانی کے ذریعہ ہو یا صرف اعتقاداً ہو یا عملی طریقہ سے اس کا صدور ہو بہر حال ہر ایک کو شکر کہا جائے گا۔ مدح ہر ذی روح اور غیر ذی روح کے لئے کی جا سکتی ہے۔ اور حمد ذی روح کے لئے مخصوص ہے اسی لئے مدحت اللؤلؤ کہہ سکتے ہیں حمدت اللؤلؤ نہیں کہہ سکتے

علّمت: سکھلانا! عَلِمَ یَعْلَمُ (سَمِعَ) جاننا۔ یقین کرنا۔ علم جہل کی ضد ہے۔ علم کی دو قسمیں ہیں ایک تو ادراک ذات الشئ یعنے نفس شے کو معلوم کر لینا۔ دوسرے الحکم علی الشئ یعنی کسی چیز پر حکم لگانا خواہ ایجابی ہو یا سلبی پہلی صورت میں ایک مفعول کیطرف متعدی ہوگا جیسے ارشاد باری تعالیٰ لا تعلمونہم اللہ یعلمہم اور دوسری صورت میں دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوگا جیسے قرآن کریم میں ہے فَاِنْ عَلِمْتُمُوْہُنَّ مُؤْمِنٰتٍ۔ تعلیم اور اعلام مادہ کے لحاظ سے متحد ہیں۔ مگر معنی کے اعتبار سے ....

دونوں میں تھوڑا سا فرق ہے۔ اعلام کے معنی سرعت اور تیزی سے خبر دیدینے کے ہیں اور تعلیم کے معنی ہیں کہ کسی بات کو بطور تکریر و تکثیر اور بطور تدریج بتلایا جائے۔ یہاں تک کہ یہ بات سیکھنے والے کے ذہن نشین ہو جائے جیسے باری تعالیٰ کا قول الرحمٰن علّم القرآن علمه البیان جو ادراک قلب کے ذریعہ سے ہو وہ علم ہے اور اگر حواس کے ذریعہ سے ہو تو وہ شعور ہے اور کسی چیز کو بھولنے کے بعد پھر پہچان لینا یہ معرفت ہے۔ اسی لئے باری تعالیٰ کو عالم کہا جاتا ہے عارف نہیں کہا جاتا۔

البیان۔ بان یبین (ضرب) ظاہر ہونا۔ واضح ہونا۔ بیان مصدر ہے جس کے ذریعہ کسی مجمل اور مبہم چیز کو ظاہر اور واضح کیا جائے خواہ بطور دلالت ہو یا بطور تکلم یا بیان اس کلام کو فصیح کہیں گے جو ادائے مافی الضمیر کا ذریعہ بنجائے جیسے قرآن عزیز میں ہے هذا بیان للناس

الهمت۔ الهم الهم (باب افعال) باری تعالیٰ کی طرف سے یا ملأ اعلیٰ کی طرف سے انسان کے قلب میں کسی چیز کا القا ہونا خواہ خیر ہو یا شر جیسے قرآن عزیز میں ہے فالهمها فجورها وتقوٰها۔

التبیان:۔ یہ بھی بیان کی طرح بان یبین کا مصدر ہے فرق اتنا ہے کہ بیان مطلق ایضاح کو کہتے ہیں اور تبیان مزید ایضاح کو کہتے ہیں اس فرق کے باوجود کلام عرب میں ایک کا دوسرے پر بکثرت اطلاق ہوتا ہے جیسے ونزلنا علیک الکتٰب تبیانا لکل شیء (القرآن)، تبیّن بھی بان یبین سے ہے لیکن بیان اور تبیان دوسروں کو سمجھانے اور واضح کرنے کا نام ہے جیسے هذا بیان للناس اور فی نفسہ خود واضح اور ظاہر ہونے کا نام تبین ہے جیسے قرآن کریم میں ہے قد تبین الرشد من الغی

اَسۡبَغۡتَ۔ سبغ یسبغ (نصر) اسباغ کے معنی اکمال و اتمام کے ہیں کہا جاتا ہے اسبغ الله علیه النعمة اور قرآن کریم میں ہے واسبغ علیکم نعمه ظاهرة وباطنة۔ اور سابغ کامل کو کہتے ہیں قرآن کریم میں ہے ان اعمل سابغات۔

العطا۔ عطا یعطو (نصر) بخشنا۔ دینا عطا وہ چیز جو بخشی جائے جمع اَعۡطِیَہ اور جمع الجمع اعطیات آتی ہے۔ قرآن کریم میں ہے هذا عطاؤنا فامنن او امسک بغیر حساب۔

اَسۡبَلۡتَ۔ اسبال کے معنی پردہ پوشی کے ہیں۔ یہاں عیوب پر پردہ ڈالنا مراد ہے سَبَلَ السِّتۡرَ۔ پردہ چھوڑا۔ امرأة سَبۡلَاءُ ایسی عورت جسکی پلکیں لمبی ہوں۔

الغطاء:۔ غَطَا یَغۡطُو (نصر) چھپانا۔ غطاءٌ وہ چیز جس سے ڈہانپا جائے۔ پردہ اغطیة جمع آتی ہے۔ قرآن کریم میں ہے فَکَشَفۡنَا عَنۡكَ غِطَاءَكَ (فائدہ) واو لغۃً میں مطلق جمع کے لئے آتا ہے اور فا میں جمع کے ساتھ ترتیب کا بھی لحاظ ہوتا ہے۔ اسی لئے ائمہ لغت کا قول ہے کہ فا عاطفہ کے معطوفات بمنزلہ سلسلہ مرتبہ ہوتے ہیں اور واو عاطفہ کے معطوفات بمنزلہ قبضة مِنَ الحَصٰی ہوتے ہیں یعنی جس طرح مٹھی بھر کے کنکریاں اٹھالی جاویں ان میں ترتیب کا کوئی لحاظ نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے امام الاعظم ابو حنیفہ کے نزدیک اعضائے وضو کے دھونے میں ترتیب شرط نہیں۔

وَنَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ شِرَّةِ اللَّسَنِ وَفُضُوۡلِ الۡهَذَرِ كَمَا نَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ مَعَرَّةِ اللَّكَنِ وَفُضُوۡحِ الۡحَصَرِ وَنَسۡتَكۡفِيۡ بِكَ الۡاِفۡتِتَانَ بِاِطۡرَاءِ الۡمَادِحِ وَاِغۡضَاءِ الۡمُسَامِحِ كَمَا نَسۡتَكۡفِيۡ بِكَ الۡاِنۡتِصَابَ لِلۡاِزۡرَاءِ الۡقَادِحِ وَهَتۡكِ الۡفَاضِحِ

(ترجمہ) اور ہم پناہ مانگتے ہیں تیزی زبان اور بیہودہ گوئی سے جیسا کہ ہم پناہ مانگتے ہیں لکنت کے عیب سے اور بوقت گفتگو زبان

رکھا جائیگی بدنامی سے۔ اور ہم تعریف کرنے والے کی مبالغہ آمیزی اور چشم پوشی کرنیوالے کی چشم پوشی کے باعث فتنہ میں مبتلا ہونے سے کفایت چاہتے ہیں جیسا کہ عیب جو کی عیب گیری اور رسوا کرنیوالے کی پردہ دری کا نشانہ بننے سے۔

نَعُوذُ: عاذ یعوذ عاذا عیاذاً (نصر) غیر کی طرف التجا کرنا۔ قرآن کریم میں ہے اَعُوذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ ماضی جیسے وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ۔ شَرَّةٌ: شرارت۔ تیزی۔ نشاط۔ غصہ شَرَّ يَشِرُّ شَرًّا شرارةً شَرًّا (نصر وضرب) شرارت کرنا۔ برائی کے ساتھ ملوث ہونا۔ شر خیر کے مقابلہ میں آتا ہے قرآن کریم میں ہے اولٰئك شَرٌّ مكاناً۔ اَشْرَار اور شِرار جمع ہے۔ شَرَارَةٌ چنگاری۔ اَللَّسَنِ: لَسِنَ يَلْسَنُ (سمع) زبان درازی کرنا کہا جاتا ہے تَلَسَّنَ عَلٰى فُلَانٍ فلاں کے بارہ میں زبان درازی کی۔ اسی سے لسان ہے بولنے چکھنے یا غذا کھانے کے آلہ کو لسان کہتے ہیں۔ جمع اَلْسِنَةٌ اَلْسُنٌ لُسُنٌ اور لِسَانَاتٌ قرآن کریم میں ہے وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ۔ فضول (نصر و سمع) اعتدال اور مقدار سے بڑھ جانا۔ برابر ہے کہ یہ زیادتی پسندیدہ ہو یا غیر پسندیدہ مگر فضل کا استعمال اکثر امور پسندیدہ میں ہوتا ہے جیسے فَضْلُ الْعِلْمِ وغیرہ اور فضول کا استعمال بیشتر امور مذمومہ میں ہوتا ہے۔ اَلْهَذَرِ: ناقابل التفات کلام (نصر وضرب) کہا جاتا ہے هذر الرجل فی کلامہ بے معنی اور بیہودہ کلام کیا۔ مَعَرَّةٌ عیب۔ امر قبیح جنایۃ قرآن کریم میں ہے فتصيبكم منهم معرة بغير علم یعنے فتصيبكم منهم مضرة۔ عَرَّ يَعُرُّ (نصر وضرب) محاورہ ہے عَرَّ الرَّجُلُ آدمی خارش زدہ ہوگیا۔ خارش بھی ایک عیب ہے۔ اَللُّكْنِ۔ لکنت (سمع) زبان بھاری ہو جانا لَكِنَ الرَّجُلُ بولنے سے عاجز ہوگیا۔ اَلْكَنُ لکنت والا لُكْنٌ جمع ہے۔ فُضُوْحٌ۔ فَضَحَ يَفْضَحُ (فتح) رسوا کرنا۔ شرمندہ کرنا۔ فضوح بضم فاء عیب کے معنی میں آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ یہاں دونوں معنی مراد لئے جاسکتے ہیں کہ مجھ کو رسوا نہ کرو یا شرمندہ نہ کرو۔ رسوائی میں شدت ہے اور شرمندگی میں خفت ہے اَلْحَصَرِ (سمع) بولنے سے عاجز ہونا (لازمی ہے) کہا جاتا ہے حَصِرَ الرَّجُلُ سینہ تنگ ہوگیا۔ حَصَرَ يَحْصُرُ (نصر) سے منع کے معنی میں آتا ہے جو متعدی ہے قرآن کریم میں ہے وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ اسی سے حصور ہے جس کے معنی ہیں اپنے نفس کو خواہشات اور شہوات سے بہت روکنے والا قرآن کریم میں ہے سَيِّدًا وَّحَصُوْرًا۔ حَصِيْرٌ قید خانہ اور تنگ مقام کو بھی کہتے ہیں جیسے وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا۔ نَسْتَكْفِيْ اے نطلب الکفایۃ۔ ثلاثی مجرد ضرب سے آتا ہے۔ کہا جاتا ہے كَفَى الشَّيْءُ كِفَايَةً کفایۃ کے معنی ہیں کہ اس کی وجہ سے دوسروں سے چیزوں سے استغنا ہو جائے جیسے قرآن کریم میں ہے كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا یعنی اللہ کی شہادت دوسروں کی شہادت سے بے نیاز کر دیتی ہے اور جیسے كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا۔ الافتتان فتنہ میں پڑنا فَتَنَ يَفْتِنُ (ضرب) قرآن کریم میں ہے اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ اسی سے فتنہ ہے یعنی گمراہی۔ آزمائش۔ عذاب۔ رسوائی وغیرہ فِتَنٌ جمع ہے جو اور گمراہ کو فَاتِنٌ بھی کہہ دیتے ہیں۔ باطراء المادح (کرم و سمع) تعریف میں مبالغہ کرنا۔ اس کی اصل طَرُّو الْغُصْنِ ہے۔ حدیث میں ہے لا تطرونی کما اطرت النصارٰی۔ مَادِحٌ: تعریف کرنے والا (فتح) اس کی مفصل تحقیق نُحَمِّدُكَ کے ضمن میں گذر چکی۔ اِغْضَاء چشم پوشی کرنا نرمی سے کام لینا کہا جاتا ہے اَغْضٰى عَيْنَهٗ آنکھ بند کر لی۔ مُسَامِحٌ تساہل کرنے والا (فتح) درگذر کرنا تساہل کرنا حدیث میں ہے اِسْمَحْ يُسْمَحْ لَكَ نرمی کر تیرے لئے نرمی اور آسانی کی جائے گی۔ اَلْاِنْتِصَاب: نشانہ بننا نَصَبَ يَنْصِبُ (ضرب) کھڑا کرنا۔ قائم کرنا (سمع) یعنے تعب جیسا کہ قرآن کریم میں ہے لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا یعنی تعباً اور فَاِذَا

فَرَغْتَ فَانْصَبْ اے اَتْعَبْ ۔ اِلْاِزْدِرَاءُ : ذلیل کرنا ۔ حقیر کرنا ۔ عیب لگانا ۔ اَزْرٰی عَلَیْہِ اس پر عیب لگایا (ضرب) اسی سے
الازدراء بمعنی احتقار ہے جیسے تَزْدَرِیْ اَعْیُنُکُمْ (القرآن) قَادِحٌ طعنہ زن ۔ عیب جو (فتح) قَدَحَ فِیْ عِرْضِہٖ اس کی
آبرو کو بٹہ لگایا ۔ هَتْكٌ (ضرب) پھاڑنا ۔ پردہ دری کرنا ۔ محاورہ ہے هَتَكَ اللّٰهُ سِتْرَ الْفَاجِرِ اللہ اس کی پردہ دری
کرے یعنی اسکو رسوا کرے ۔ اسی طرح بولا جاتا ہے هُتِكَ عِرْضُہٗ اسکی عزت و وجاہت جاتی رہی ۔

وَنَسْتَغْفِرُكَ مِنْ سَوْقِ الشَّهَوَاتِ اِلٰی سُوْقِ الشُّبُهَاتِ كَمَا نَسْتَغْفِرُكَ مِنْ نَقْلِ الْخُطُوَاتِ اِلٰی خِطَطِ الْخَطِیْئَاتِ وَنَسْتَوْهِبُ مِنْكَ تَوْفِیْقًا قَائِدًا اِلَی الرُّشْدِ ۔ وَقَلْبًا مُتَقَلِّبًا مَعَ الْحَقِّ وَلِسَانًا مُتَحَلِّیًا بِالصِّدْقِ وَنُطْقًا مُؤَیَّدًا بِالْحُجَّةِ وَاِصَابَةً ذَائِدَةً عَنِ الزَّیْغِ وَعَزِیْمَةً قَاهِرَةً عَنْ هَوَی النَّفْسِ وَبَصِیْرَةً نُدْرِكُ بِهَا عِرْفَانَ الْقَدْرِ ۔

(ترجمہ) اور ہم مغفرت چاہتے ہیں اپنی نفسانی خواہشات کو گمراہیوں کے بازار کی طرف لیجانے سے جیسا کہ ہم مغفرت چاہتے
ہیں گناہوں کے مقامات کی طرف قدم بڑھانے سے اور تجھ سے خواستگار ہیں کہ ہم کو منزل ہدایت کی طرف لے
جانے والی توفیق اور حق اور راستی کے ساتھ ساتھ چکر لگانے والا دل اور سچائی سے آراستہ زبان دلیل و برہان سے مستحکم اور مؤید
گویائی ۔ کجروی سے بچانے والی ٹھیک رائے ۔ قلبی آرزوؤں پر غالب آنے والا مضبوط ارادہ اور ایسی بصیرت عطا کر جس سے ہم اپنا مرتبہ پہچان سکیں
نَسْتَغْفِرُكَ : ۔ اس کی اصل غَفْرٌ بمعنے سَتْرٌ ہے (ضرب) چھپانا ۔ مستور کرنا ۔ غَفَرَ الشَّیْءَ چھپالیا ۔ ڈھانپ
لیا ۔ قرآن کریم میں ہے فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ۔ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ سَوْق : ۔ (نصر) پیچھے سے ہانکنا ۔ قَوْدٌ کا
مقابل ہے پیچھے سے کھینچنا ۔ سَوْق ہے اور آگے سے کھینچنا قَوْدٌ ہے سائق پیچھے سے کھینچنے والا ۔ قائد آگے سے
کھینچنے والا سائق کی جمع سُوَّاق ۔ ساقہ اور سائقون آتی ہے قرآن کریم میں ہے كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ
اور كَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ ۔ شهوات : ۔ شهوة کی جمع ہے شَهَا یَشْهُوْ (نصر) نفس کا خواہشات کی طرف
مائل ہونا ۔ قرآن کریم میں ہے زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ شَیْءٌ شَهِیٌّ لذیذ اور اچھی چیز جس کو نفس پسند کرے
اسی سے اشتہا ہے جیسے وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْ اَنْفُسُكُمْ (الآیۃ) سُوْق ۔ وہ مقام جہاں لوگ چیزوں کو خرید و
فروخت کیلئے کھینچ کر لاتے ہوں ۔ بازار ۔ اَسْوَاق جمع ہے ۔ قرآن کریم میں ہے یَاْكُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ
میدان جنگ کو سُوْقُ الْحَرْبِ بھی کہدیتے ہیں ۔ الشُّبُهَاتِ : ۔ شُبْهَةٌ کی جمع ہے حق و باطل و حلال و حرام کا التباس
محاورہ ہے اَشْبَهَ فُلَانٌ اَمْرٌ : ۔ شبهة کی جمع شُبَهٌ بھی آتی ہے ۔ نَقْلُ الْخُطُوَاتِ ۔ نَقَلَ یَنْقُلُ (نصر) منتقل
ہونا ۔ قدم ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھنا ۔ اَلْخُطُوَاتُ ۔ خُطْوَةٌ کی جمع ہے دونوں قدموں کے درمیان کی کشادگی
(نصر) دونوں قدموں کو کھول کر چلنا ۔ قرآن کریم میں ہے وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطٰنِ ۔ خُطًا بھی اس کی جمع آتی ہے
جیسے حدیث میں ہے وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ ۔ یعنی مسجد جانے میں جتنے قدم زیادہ ہوں گے اتنا ہی ثواب زیادہ
ملے گا ۔ خِطَطٌ : ۔ خِطَّةٌ کی جمع ہے (نصر) خِطَّةٌ ایسی زمین کو کہتے ہیں جو کسی کے لئے خط کھینچکر مخصوص کر لیجائے
خَطٌّ بمعنے کتابت سے ماخوذ ہے ۔ قرآن کریم میں ہے وَلَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ خَطِیْئَةٌ گناہ ۔ قرآن کریم میں ہے و

مَنْ يَكْسِبْ خَطِيْئَةً اَوْ اِثْمًا۔ خَطَایَا اور خَطِیْئَات جمع ہے جیسے مِمَّا خَطِيْئَاتِهِمْ اور وَلْنَحْمِلْ خَطَایَاکُمْ۔ خطیئۃ کی اصل خطیٔ اور خطاء ہے صواب کے مقابلہ میں آتی ہے الخطا الخطاء الخطا الخطیئۃ سب کے ایک ہی معنی ہیں۔ بعض لوگوں نے یہ فرق کیا ہے کہ اول کے تین لغت اس وقت بولے جائیں گے جب گناہ کا صدور بغیر ارادہ کے ہو اور اگر بالارادہ گناہ کیا جائے تو پھر خطیئۃ بولا جائے گا۔ خَطِیَ یَخْطَی (سمع) غلط کرنا خطا کرنا۔ نَسْتَوْهِبُ:۔ وَهَبَ يَهَبُ (فتح) سے ہے کسی چیز کو بغیر بدلہ اور عوض کے دیدینے کا ھِبَہ ہے قرآن کریم میں ہے وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ۔ مَوْهِبَۃٌ اور مَوْهَبَۃٌ وہ چیز جو عطا کی جائے۔ تَوْفِيْقًا: وَفِقَ يَفِقُ (حسب) سے ہے صحیح ہونا۔ منشا اور مرضی کے مطابق ہونا۔ اصطلاح شریعت میں توفیق کے معنی ہیں اللہ تعالےٰ بندہ کے عمل کو اپنی منشا کے مطابق بنا لیں۔ قرآن کریم میں ہے وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ اور مشہور مقولہ ہے وَفَّقَهُ اللّٰهُ لِلْخَيْرِ۔ وَفِيْق۔ ساتھی کو بھی کہدیتے ہیں کیونکہ وہ بھی منشار کے مطابق ہوتا ہے فَائِدَہ:۔ آگے سے کھینچنے والے یعنے الہی توفیق کے طلبگار ہیں جو کشاں کشاں ہدایت کی طرف لے جائے (تفصیل گذر چکی) اَلرُّشْدُ (نصر و سمع) سیدھے اور صحیح راستہ پر چلنا۔ غوایت کی ضد ہے۔ قرآن کریم میں ہے لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ رَشَدٌ بہ نسبت رُشْدٌ کے خاص ہے کیونکہ رُشْدٌ امور دنیویہ اور اخرویہ دونوں کے لئے آتا ہے اور رَشَدٌ امور اخرویہ کے لئے مخصوص ہے۔ لیکن رَاشِدٌ اور رَشِیْدٌ دونوں ایک معنے میں مستعمل ہوتے ہیں جیسے اُولٰٓئِكَ هُمُ الرَّاشِدُوْنَ اور وَمَا اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ (القرآن) قَلْبًا: (ضرب) پھیرنا۔ بدل دینا۔ قُلُوْبٌ اور اَقْلُبٌ جمع آتی ہے۔ بعض اہل لغت لکھتے ہیں کہ قلب اور فؤاد ایک معنی میں ہیں اور بعض کا قول ہے کہ فؤاد باطن قلب کو کہتے ہیں۔ بعض ائمہ لغت نے لکھا ہے کہ فؤاد رقت کے ساتھ موصوف ہوتا ہے اور قلب لین کے ساتھ جیسے حدیث میں ہے اتاکم اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ۔ اور کبھی قلب کو عقل روح اور شجاعت کے معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے مثلاً قرآن کریم میں ہے لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ یعنی عقل۔ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ۔ یعنے ارواح لتطمئن بہ قلوبکم۔ یہاں قلوب سے بہادری اور شجاعت مراد ہے تَقَلُّبٌ الٹ پلٹ ہونا۔ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا۔ قرآن کریم میں ہے فلا یغررک تقلبہم فی البلاد۔ مَعَ الْحَقِّ لفظ مع اسم ہے اور مصاحبت کے معنے میں آتا ہے اسی لئے اس پر تنوین بھی دیجاتی ہے اور ساکن بھی کیا جاتا ہے جیسے جاؤا مَعًا۔ اور نصب کی مثال جیسے اِنَّا مَعَكُمْ۔ مَعَكُمْ ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہے یہی زجاج کی رائے ہے الحق مصدر ہے یعنے یقین۔ انصاف۔ باطل کے مقابلہ میں آتا ہے جیسے قرآن حکیم میں ہے لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ جمع حِقَاق اور حُقُوْق ہے حَقَّ يَحِقُّ (ضرب) ثابت ہونا۔ الحاقۃ یعنے قیامت بھی اسی سے ماخوذ ہے۔ کیونکہ قیامت کا وجود اور ثبوت بھی حتمی اور یقینی ہے قرآن کریم میں ہے اَلْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ۔ مُتَحَلِّیًا (مع) آراستہ ہونا حَلْیٌ وہ چیز جس سے زیب و زینت اختیار کی جائے۔ زیور۔ حَلْیٌ اور حُلِیٌّ جمع ہے مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا۔ حَلِيَتِ الْمَرْاَۃُ عورت نے زیور پہنا۔ بِالصِّدْقِ (نصر) سچ کہنا۔ کہا جاتا ہے صَدَقَ صَدْقًا وَصِدْقًا فا فتح و کسرہ کے ساتھ کذب کی نقیض ہے قرآن کریم میں ہے لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق۔ صدیق بھی صدق سے ماخوذ ہے ایسے دوست کو کہتے ہیں جو از سرتا پا صدق ہی صدق ہو۔ صِدِّیْقٌ مبالغہ کا صیغہ ہے ابوبکر صدیق کو صدیق کا خطاب اسی لئے ملا تھا

ان کے قول و عمل میں کذب کا اور خیانت کا شائبہ تک بھی نہ تھا۔ اور خدا اور رسول کی محبت اور عقیدت میں حد درجہ صادق اور مخلص تھے۔ نُطْقًا۔ کلام۔ فہم اور ادراک کلیہ پر نطق کا اطلاق ہوتا ہے اور عرف میں آواز کے ان ٹکڑوں کو کہتے ہیں جو انسان ظاہر کرتا ہے اور قوت سامعہ ان کو اخذ کرتی ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ ما لکم لا تنطقون۔ وما ینطق عن الھویٰ (ضَرَب) سے آتا ہے۔ مُؤَیَّدًا ا۔ اد یئید (ضَرَبَ) قوی ہونا۔ شدید ہونا۔ اَیْدٌ مصدر ہے بمعنی قوت قرآن کریم میں ہے وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰھَا بِاَیْدٍ اے بقوۃ۔ یہاں اَیْد مصدر ہے اور قوت کے معنی میں ہے یَدٌ کی جمع نہیں تائید بھی اسی سے ماخوذ ہے۔ اِذْ اَیَّدْتُّکَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ۔ اَدْیُوْدُ (نَصَرَ) ثقیل بنا دینا جیسے ولا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا (القرآن) حُجَّۃٌ دلیل برہان۔ حُجَج اور حِجَاج جمع ہے۔ کہا جاتا ہے حَاجَّہٗ فَحَجَّہٗ جھگڑا اور حریف پر غالب آگیا جیسے قرآن کریم میں ہے وَحَاجَّہٗ قَوْمُہٗ۔ اور فَلِلّٰہِ الْحُجَّۃُ الْبَالِغَۃُ بمعنی دلیل۔ ثلاثی مجرد نصر سے آتا ہے۔ بمعنی قَصَدَ اور غَلَبَ۔ حجت کو حجت اسی لئے کہتے ہیں کہ اس سے مقابل کی شکست اور اپنے غلبہ کا قصد کیا جاتا ہے اِصَابَۃٌ:۔ درستگی خطا کی ضد ہے (نَصَرَ) صواب پر ہونا۔ کہا جاتا ہے صاب السہم نحو الرّمیۃ حدیث میں ہے من اجتھد فاصاب فلہ اجران۔ ذَائِدَۃً:۔ دفع کرنے والی (نَصَرَ) دور کرنا۔ دفع کرنا۔ قرآن کریم میں ہے ووجد من دونھم امرأتین تذودان۔ ذاد الابل عن الماء۔ پانی سے ہٹا دیا الزَّیغ:۔ مصدر (ضرب) حق سے پھر جانا۔ باطل کی طرف مائل ہونا۔ قرآن کریم میں ہے واما الذین فی قلوبھم زیغ۔ یہاں زیغ کجی کے معنی میں ہے من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منھم۔ اذاغۃ اسی کا متعدی ہے جیسے لا تُزِغْ قُلُوْبَنَا عزیمۃٌ:۔ مؤکد اور مضبوط ارادہ (ضرب) عزائم جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے ولا تعزموا عقدۃ النکاح قَاھِرَۃٌ اے غالبۃٌ (فتح) غالب ہونا۔ زبردستی کرنا۔ قرآن کریم میں ہے واما الیتیم فلا تقھر۔ عن ھوی النفس:۔ مناسب یہ تھا کہ عَنْ کی بجائے عَلیٰ آتا یا بدوں عَلیٰ اور عَنْ کے ہوتا کیونکہ قہر کا صلہ عَلیٰ کے ذریعہ آتا ہے یا متعدی بلا واسطہ ہوتا ہے، ھَوٰی:۔ عشق۔ محبت۔ خواہش (سَمِعَ) نفس کا خواہشات کی طرف مائل ہونا اھواء جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے ولا تتبع اھواء الذین لا یعلمون۔ مفرد جیسے ولا تتبع الھوی۔ ھَوٰی یَھْوِیْ ھُوِیًّا (ضمہ کے ساتھ) اوپر کو چڑھنا ھَوِیًّا (فتحہ کے ساتھ) نیچے کو اترنا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ضمہ کی صورت میں اترنے کے معنی ہوں گے اور فتحہ کی صورت میں چڑھنے کے اور ھُوِیًّا بالضم کی صورت میں تیز چلنے کے معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے قرآن کریم میں ہے فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم اور اَھْوٰی بمعنے اسقاط بھی اسی سے ماخوذ ہے قرآن کریم میں ہے وَالْمُؤْتَفِکَۃَ اَھْوٰی یعنے اوندھی بستیوں کو پھینک دیا۔ ھَاوِیَۃٌ دوزخ کے ناموں میں سے ایک نام ہے فَاُمُّہٗ ھَاوِیَۃٌ۔ ھَوَاءٌ الف ممدودہ کے ساتھ خلاء کے معنی میں آتا ہے قرآن کریم میں ہے وافئدتھم ھواء اھویۃ جمع ہے۔ اَلنَّفْسُ انسان میں جو اخلاق ذمیمہ کا معدن اور سرچشمہ ہے اس کو نفس کہتے ہیں۔ روح اور جان پر بھی اسکا اطلاق ہوتا ہے۔ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ میں نفس کے پہلے معنے مراد ہیں اور اللہ یتوفی الانفس حین موتھا میں دوسرے معنی مراد ہیں۔ بَصِیْرَۃٌ:۔ دل کی بینائی کو بصیرت کہتے ہیں اور ظاہری آنکھ کی بینائی کو بَصَر اور بَصَارَۃ کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے اَدْعُوْا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ:۔ بصائر جمع ہے ھذا بصائر للناس۔ نَیل (ضَرَبَ) جاننا۔ پانا۔ حاصل کرنا۔ یہاں آخری معنی مراد ہیں عِرْفَان کسی چیز کو ذہول کے بعد جاننے کا نام عِرْفَان

اور معرفت ہے۔ عرفان خاص ہے اور علم عام ہے۔ اسی لئے باری تعالیٰ کو عالم کہا جاتا ہے عارف کہنا جائز نہیں اور کبھی عرفان مطلق علم کے معنی میں بھی آجاتا ہے۔ بعض محققین کہتے ہیں کہ آثار اور علامات سے کسی چیز کو جاننا معرفت ہے اور علم عام ہے خواہ آثار سے ہو یا ذاتیات و عرضیات سے

وَاَنْ تُسْعِدَنَا بِالْهِدَايَةِ اِلَى الدِّرَايَةِ وَتَعْضُدَنَا بِالْاِعَانَةِ عَلَى الْاِبَانَةِ وَتَعْصِمَنَا مِنَ الْغَوَايَةِ فِي الرِّوَايَةِ وَتَصْرِفَنَا عَنِ السَّفَاهَةِ فِي الْفُكَاهَةِ حَتّٰى نَأْمَنَ حَصَائِدَ الْاَلْسِنَةِ وَنُكْفٰى غَوَائِلَ الزَّخْرَفَةِ فَلَا نَرِدَ مَوْرِدَ مَاثَمَةٍ وَّلَا نَقِفَ مَوْقِفَ مَنْدَمَةٍ وَّلَا نُرْهَقَ بِتَبِعَةٍ وَّلَا مَعْتَبَةٍ وَّلَا نُلْجَأَ اِلٰى مَعْذِرَةٍ عَنْ بَادِرَةٍ

(ترجمہ) اور ہماری مدد فرما اپنی راہ نمائی کے ذریعہ سمجھ بوجھ کی طرف اور اپنی اعانت سے ہم کو صاف بیانی پر قدرت عطا فرما اور ہم کو محفوظ رکھ روایت میں بھٹکنے سے (غلط بیانی سے) اور خوش طبعی میں حماقت پر اتر آنے سے تاکہ ہم زبان کی کٹی ہوئی کھیتیوں (بیہودہ باتوں) سے مامون رہیں اور ہم بے بنیاد باتوں سے بچائے جائیں پس ہم نہ گناہ کے گھاٹ پر اتریں اور نہ کسی ندامت کی جگہ پر کھڑے ہوں اور نہ برے انجام اور عتاب میں ماخوذ ہوں اور نہ ہم کسی لغزش کے باعث معذرت کیلئے مجبور کئے جائیں

تُسْعِدَنَا:۔ اسعاد بمعنے اعانت اور مُسَاعَدَت بمعنے معاونت آتا ہے۔ سعادۃ امور آلہیہ کا بطور خیر معاون و مددگار ہونا۔ سعادۃ۔ شقاوۃ کی ضد ہے۔ قرآن کریم میں ہے فمنہم شقی و سعید ثلاثی مجرد (فتح) سے آتا ہے اَلْهِدَايَة:۔ ضلالۃ کی ضد ہے (ضرب) راستہ بتا دینا هُدًى کا تعدیہ قرآن کریم میں تین طریقوں سے مذکور ہے۔ بلا واسطہ جیسے وھدیناہ النجدین اور اھدنا الصراط المستقیم۔ قل اللہ یھدی للحق متعدی باِلٰی جیسے واھدنا الی سواء الصراط جس جگہ ہدایت کی غرض اور غایت بیان کرنا ہو وہاں لام سے تعدیہ ہوتا ہے اور جہاں منتہی اور غایت بیان کرنا ہو وہاں الی سے تعدیہ ہوتا ہے اور جہاں ہدایت سے عام معنے مراد ہوں یعنے راہ دکھانا اور راہ پر چلانا اور منزل مقصود تک پہنچانا ہو۔ تو ہدایت بلا واسطہ متعدی ہوتا ہے جیسے اھدنا الصراط المستقیم میں عام معنی مراد ہیں:۔ اِلَى الدِّرَايَةِ:۔ اِلٰی حرف جر ہے کبھی انتہائے غایت کے لئے آتا ہے اور کبھی معیت بیان کرنے کے لئے۔ انتہائے غایت میں تعمیم ہے خواہ زمانی ہو یا مکانی۔ اول کی مثال جیسے ارشاد باری ثم اتموا الصیام الی اللیل ثانی کی مثال جیسے من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ معیت کی مثال جیسے لاتاکلوا اموالھم الی اموالکم۔ ای مع اموالکم۔ اَلدِّرَايَة:۔ دَرٰى يَدْرِىْ (ضرب) تکلف اور مشقت سے کسی چیز کو معلوم کرنا اسی لئے باری تعالیٰ پر درایۃ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ صاحب قاموس نے اس کے معنی لکھے ہیں کہ حیلہ کر کے جاننا اور معلوم کرنا۔ قرآن کریم میں ہے وان ادری لعلہ فتنۃ لکم اور لاتدری نفس بای ارض تموت۔ تَعْضُدَنَا:۔ (نصر) مدد کرنا۔ تقویت پہنچانا۔ کہا جاتا ہے عَضَدَهٗ عَضْدًا ای اعانہ۔ قرآن کریم میں ہے وماکنت متخذ المضلین عضدًا۔ بالاعانۃ:۔ ای بالمساعدۃ

(نصر) کہا جاتا ہے اعانہ علی الشیٔ قرآن کریم میں ہے وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ - تعاون بمعنے تظاہر ہے
جیسے وتعاونوا علی البر والتقوی اور استعانت بمعنی طلب معونت (امداد طلب کرنا) جیسے استعینوا بالصبر
والصلوٰۃ اصل مادہ عون ہے - ابانۃ: بمعنے ایضاح اور اظہار لازمی اور متعدی دونوں آتا ہے اس کی اصل بان
یبین بیانا ہے تلک آیات الکتاب المبین - میں مبین کے دونوں معنے صحیح ہیں ظاہر اور واضح کے معنی بھی
صحیح اور مظہر حق کے معنی بھی صحیح ہیں - تعصمنا: - ای تحفظنا - عَصَمَ یَعْصِمُ (ضرب) محفوظ رکھنا - بچانا - کہا جاتا
ہے عصمتہ عصمًا قرآن کریم میں ہے سآوی الی جبل یعصمنی من الماء اسی سے عصمۃ ہے بمعنی پاکدامنی یا
ایسا ملکہ جس کی وجہ سے گناہوں اور لغزشوں سے محفوظ رہے - من الغوایۃ فی الروایۃ یعنے نقل کلام میں گمراہی سے
محفوظ رکھ غوی یغوی (ضَرَبَ) گمراہ ہونا - ہلاک ہونا جیسے قرآن عزیز میں ہے ما ضل صاحبکم وما غوی -
ضلالت اور غوایت میں فرق یہ ہے کہ صحیح راستہ سے ہٹ جانے کا نام ضلالت ہے اور غلط راستہ پر چلنے کا نام غوایت
ہے - الروایۃ: - روی یروی (ضَرَبَ) نقل کرنا - ذکر کرنا - تَصْرِفَنَا عَنِ السَّفَاهَةِ فِي الْفُكَاهَةِ یعنے ہم کو خوش
طبعی میں نادانی سے پھیر دے - انصراف کے معنی ہیں ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پلٹ جانا کہا جاتا ہے
صرفتہ فانصرف - اصل اس کی صرف یصرف (ضَرَبَ) سے ہے - پھر جانا - خرچ کرنا - قرآن کریم میں ہے ثم
انصرفوا صرف اللہ قلوبہم - والا تصرف عنی کیدھن فصرف عنہ کیدھن - سفاھۃ: سفاہت
کے معنی بعض لوگوں نے جہل کئے ہیں اور بعض نے خفت حلم اور بعض کا خیال ہے کہ حلم کی نقیض ہے سَفِهَ یسفہ
سمع سے آتا ہے - قرآن کریم میں ہے الا من سفہ نفسہ - سفیہ بے وقوف کو کہتے ہیں جمع سفہاء آتی
ہے - قرآن کریم میں ہے ولا تؤتوا السفہاء اموالکم - فکاھۃ: - فکاہت بمعنی مزاح - کہا جاتا ہے فَكِهَ الرَّجُلُ
قرآن کریم میں ہے فکھین بما آتاھم ربہم - اور فظلتم تفکھون - فَاكِهَة پھل کو کہتے ہیں - جمع فواکہ آتی ہے
قرآن کریم میں ہے فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ اور جمع جیسے لہم فیہا فواکہ کثیرۃ - فکہ یفکہ سمع سے آتا ہے
نَأْمَنُ: - أَمِنَ يَأْمَنُ (سمع) سالم رہنا - بچے رہنا - امن کے معنی دلی اطمینان وسکون اور خوف کا زائل ہونا ہیں یعنے
اتنا مکمل اطمینان ہو کہ خوف کا خطرہ اور شائبہ تک بھی دل میں نہ ہو - قرآن کریم میں ہے اولئک لہم الامن وھم مھتدون
اور ماضی جیسے فاذا امنتم فاذکروا اللہ - قال ھل امنکم علیہ الا کما امنتکم علی اخیہ من قبل - حصائد
حصیدۃ کی جمع ہے - کٹی ہوئی کھیتی - حصد یحصد - ضرب اور نصر دونوں سے آتا ہے - حصد حصید - اور
حصیدۃ تینوں ہم معنی ہیں - قرآن کریم میں ہے جعلناھم حصیدا خامدین اور حدیث میں حصائد الالسنۃ
سے وہ کلام مکروہ مراد ہے جو کوئی شخص دوسرے کے متعلق کہے - گویا کہ یہ کلام کٹی ہوئی کھیتی ہے جو زبان کی درانتی
سے کاٹا گیا ہے - غوائل: - غائلۃ کی جمع ہے - حادثہ شدید مصیبت - غال یغول (نصر) غول بمعنی نشہ
قرآن کریم میں ہے لا فیہا غول ولا ھم عنہا ینزفون - زخرفۃ: - زخرفہ کے معنی ہیں کلام کو جھوٹ اور
باطل سے آراستہ کرنا - قرآن کریم میں ہے زخرف القول غرورا - یعنی ملمع کی بات - نرد: - فلا نرد مَوْرِد
مأثمۃ - ای لا نحضر موضع الاثم والمعصیۃ - ورود کی اصل قصد الماء ہے یعنے پانی پر آنا - بعد میں مختلف
مقامات پر استعمال کر لیا گیا - قرآن کریم میں ہے وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ - مورد: - گھاٹ - پانی کا راستہ - مطلق راستہ

جمع موارد آتی ہے۔ حدیث میں ہے اتقوا البراز فی الموارد۔ یہاں موارد بمعنے طرق ہے یعنے راستوں میں قضاء حاجت سے بچو۔ مأثمۃ:۔ وہ فعل جس کا کرنا ممنوع ہو۔ اصل اس کی اَثِمَ یاثم سمع سے ہے جمع مآثم آتی ہے۔ اِثم بھی اسی سے ہے بمعنی گناہ خطا جمع آثام ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ فیہما اثم کبیر اور وَمَن یَّفعَل ذٰلِكَ یَلقَ اَثَامًا یہاں اثامًا کے معنے عذابًا ہیں۔ کیونکہ اثم عذاب کا سبب ہوتا ہے۔ لَا نَقِفُ مَوْقِفَ مَنْدَمَۃٍ:۔ ای لا نقیم موضع الندامۃ۔ وقوف:۔ کھڑا ہونا اور ٹھیرنا۔ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے وقفوھم انہم مسئولون۔ ولو تری اذ وقفوا علی النار۔ موقف:۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ موقف الفطار آجکل کی اصطلاح میں پلیٹ فارم کو کہتے ہیں۔ مندمۃ اور ندامۃ ہم معنی ہیں۔ کہا جاتا ہے نَدِمَ عَلَى الشَّیْئِ قرآن کریم میں ہے فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ۔ نَدِمَ یَنْدَمُ (سمع) فلا نرھق:۔ ای لا نکلف۔ رَھِقَ یَرْھَقُ (سمع) قرآن کریم میں ہے ولا یرھق وجوھھم قتر کہا جاتا ہے رَھِقَ رَھَقًا بمعنے ظَلَمَ و سَفِہَ جیسے قول باری تعالیٰ فلا یخاف بخسا ولا رھقا۔ بمعنے ظلما۔ بتبعۃ:۔ ای نائبۃ۔ تَبِعَ یَتْبَعُ (سمع) قرآن کریم میں ہے فَمَنْ تَبِعَ ھُدَایَ۔ معتبۃ:۔ ای عتاب وسخط۔ معتبۃ فتح تا اور کسر تا دونوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ نصر اور ضرب دونوں سے آتا ہے وَلَا نُلْجَأُ:۔ ای لا نضطر ولا نحوج۔ لَجَأَ یَلْجَأُ (فتح) مجبور ہونا۔ مضطر ہونا۔ معذرۃ:۔ معاذیر جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے وَلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِیْرَہٗ اور مَعْذِرَۃً اِلٰى رَبِّكُمْ۔ بادرۃ:۔ بادرہ ایسے کلام کو کہتے ہیں جو شدت غضب میں بے ساختہ صادر ہو جائے۔ بوادر جمع آتی ہے۔ قرآن کریم میں ہے ولا تاکلوھا اسرافا وبدارا اَنْ یَّکْبَرُوْا ثلاثی مجرد نصر سے آتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ فَحَقِّقْ لَنَا ھٰذِہِ الْمُنْیَۃَ وَاَنِلْنَا ھٰذِہِ الْبُغْیَۃَ وَلَا تُضْحِنَا عَنْ ظِلِّكَ السَّابِغِ وَلَا تَجْعَلْنَا مُضْغَۃً لِلْمَاضِغِ فَقَدْ مَدَدْنَا اِلَیْكَ یَدَ الْمَسْئَلَۃِ وَبَخَعْنَا بِالِاسْتِكَانَۃِ لَكَ وَالْمَسْكَنَۃِ وَاسْتَنْزَلْنَا كَرَمَكَ الْجَمَّ وَفَضْلَكَ الَّذِیْ عَمَّ بِضَرَاعَۃِ الطَّلَبِ وَبِضَاعَۃِ الْاَمَلِ

(ترجمہ) اے اللہ ہماری یہ آرزو پوری کر دے اور ہمارا یہ مقصد بر لا۔ اور ہمیں اپنے ڈھانپنے والے سایہ سے باہر نہ کر اور چبانے والے (حاسد) کے لئے ہمیں گوشت کا ٹکڑا مت بنا۔ پس ہم نے تیری طرف دست سوال پھیلایا ہے اور تیری طرف عاجزی اور بے بسی کا اقرار کیا ہے۔ اور تیرے بے پایاں کرم اور فضل عام کو اپنی عاجزانہ طلب اور سرمایہ امید کے ذریعہ طلب کیا ہے

اللّٰھُمَّ کی تحقیق پہلے گذر چکی۔ المنیۃ:۔ وہ چیز جس کی تمنا اور آرزو کی جائے۔ مُنًی جمع ہے جیسے عُرْوَۃٌ کی جمع عُرًی ہے۔ اُمْنِیَّۃٌ ذہن میں کسی چیز کی صورت آجانے کا نام اُمنیۃ ہے امانی جمع ہے۔ اس کی اصل مَنَی اللّٰہُ الشَّیْئَ منیا بمعنے قَدَّرَ ہے اور اسی سے مَنِیّ ہے کیونکہ اس کے ذریعہ حیوانات کی تخلیق مقدر ہوتی ہے۔ مَنِیَّۃٌ موت حیوان کی اجل مقدر کا نام اَنِلْنَا:۔ ای اعطنا۔ نال ینال (سمع) پہنچنا۔ کہا جاتا ہے نِلْتُ الشَّیْئَ نَیْلًا قرآن کریم

ہیں ہے لَن یَنَالَ اللہَ لُحُومُھَا - نیل بمعنے تناول آتا ہے - اور اَنَالَۃ اعطاء کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے - اَلْبُغْیَۃ:
مطلوب - مفعول و ضرب طلب کرنا - قرآن کریم میں ہے یَبْغُوْنَکُمُ الْفِتْنَۃَ - لَا تُضْحِنَا: - یعنے ہم کو اپنی رحمت کے
طویل سایہ سے نکال کر دشواری و مشقت کی شدید دھوپ میں مت کھڑا کر - طلوع آفتاب کے بعد جب تھوڑی سی
دھوپ نکل آئے تو اس کو ضحوۃ کہتے ہیں اور جب ذرا دن چڑھ جائے تو وہ ضُحٰی کہلاتا ہے - ضُحٰی بالف مقصورہ مذکر
و مونث دونوں کے لئے آتا ہے - قرآن کریم میں ہے والشمس وضحٰہا - والضحٰی - واللیل اذا سجٰی - ظِلّک: - ظَلّ
یَظَلُّ - سمع سے آتا ہے - ظِلّ - زوال سے پہلے کے سایہ کو کہتے ہیں - اور فیئ بعد الزوال کے سایہ کو کہتے ہیں - یہی وجہ ہے
کہ جنت میں ظل تو ہوگا فیئ نہ ہوگا - اس لئے کہ جنت میں سورج اور قمر نہ ہوں گے لا یرون فیہا شمسا ولا زمہریرا
اَظْلَال - ظِلَال - ظُلَل جمع آتی ہے - قرآن کریم میں ہے یتفیؤ ظلالہ - اور لہم من فوقہم ظلل من النار -
سابغ: - کی تشریح پہلے گذر چکی - لا تجعلنا مضغۃ للماضغ یعنے ہم کو اور ہماری آبرو کو لوگوں کے لئے لقمہ مت بنا
کہ ہم کو کمزور سمجھ کر چبا جائیں - جَعَلَ کبھی تو ایجادی معنی میں آتا ہے جیسے وجعل الظلمات والنور اور کبھی تصییر کے
معنی میں آتا ہے یعنے کسی شے کو کسی حالت پر کر دینا جیسے وجعل لکم الارض فراشا اور کبھی حکم لگانے کے معنی میں
آتا ہے جیسے اِنَّا رَادُّوہُ الیک وجاعلوہ من المرسلین - مُضْغَۃ: - گوشت کے لوتھڑے کو کہتے ہیں قرآن کریم
میں ہے فخلقنا العلقۃ مضغۃ اور جمع مُضَغٌ آتی ہے - مضغ الطعام مضغا یعنے زبان سے چبایا اس کی اصل
فتح اور نصر دونوں سے آتی ہے - للماضغ - یہاں آکل کے معنی میں ہے - مَدَدْنَا - مَدَّ یَمُدُّ نصر کھینچنا - مددنا طولنا
کے معنی میں ہے - یعنے ہم تیری طرف دست سوال پھیلاتے اور دراز کرتے ہیں - اصل مَدَّ یَمُدُّ کے معنی کھینچنے کے ہیں -
مُدَّات بھی اسی سے ہے کیونکہ اس کے معنی میں بھی طوالت پائی جاتی ہے مَدٌّ اکثر امور مکروہہ میں لایا جاتا ہے جیسے
قرآن کریم میں ہے وَنَمُدُّ لَہٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا - واخوانہم یَمُدُّوْنَہُمْ اور امداد اکثر و بیشتر پسندیدہ امور میں
لایا جاتا ہے جیسے ارشاد باری عز اسمہ وامددناہم بفاکہۃ ولحم مما یشتہون - یَدٌ: - انگلیوں سے لے کر
ہتھیلی کے آخر تک کے حصہ کو یَدٌ کہا جاتا ہے - اصل میں یَدْیٌ تھا جمع اَیْدِی اور یَدِیٌّ آتی ہے جمع الجمع اَیَادِی
ہے لیکن ایادی کا استعمال اکثر و بیشتر نعمتوں کے لئے ہوتا ہے - المسئلۃ: - سَأَلَ یَسْأَلُ (فتح) مانگنا - طلب کرنا
مسئلۃ کی جمع مسائل آتی ہے - قرآن کریم میں ہے سَأَلَ سَائِلٌ بعذاب اور فاسئلوھن من وراء حجاب
بخعنا: - ای اعترفنا واقررنا (سمع) کہا جاتا ہے بخع بحقہ اپنے حق کا اقرار کیا اور کہا جاتا ہے بخع نفسہ اپنے
نفس کو غصہ ہلاک کیا - یہ معنی اس صورت میں ہوں گے جب فتح سے آئے - قرآن کریم میں ہے فلعلک باخع نفسک
علی آثارھم - بِالْاِسْتِکَانَۃِ: ای اقررنا بالذل والخضوع اس کی اصل میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک کون سے
مشتق ہے اور استکان الرجل کے معنی صار لہ کون خلاف کونہ الاول یعنے اس کا حال پہلے حال کے
خلاف ہو گیا یعنے ذلیل ہو گیا جو تغیر ذلت کی طرف ہو اس کے لئے استکان مستعمل ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک استکان
کین بمعنی لحم الفرج سے مشتق ہے - یعنی لحم الفرج کی طرح حقیر و ذلیل ہو گیا اور بعض کے نزدیک سکون بمعنی مسکنت
سے مشتق ہے اس صورت میں استکانۃ باب افتعال سے ہوگا - مَسْکَنَۃ: - سَکَنَ اور سَکُنَ نصر اور کرم دونوں
سے آتا ہے - قرآن کریم میں ہے ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ - استنزلنا: ای طلبنا نزولی کہ ملک

الکثیر- نزل ینزل نزولاً اوپر سے نیچے اترنا- باب ضرب- کہا جاتا ہے نزل القوم وعلی القوم وبالقوم انزال مطلق اتارنے کو کہتے ہیں خواہ بتدریج ہو یا دفعۃً اور تنزیل کے معنی بتدریج کسی چیز کو اتارنے کے ہیں- کلام اللہ پر بھی اسی لئے اطلاق کیا جاتا ہے کیونکہ اس کا نزول بھی بتدریج ہوا ہے دفعۃً واحدۃً نہیں ہوا- نزلۃٌ بمعنے زکام بھی اسی سے ہے کہا جاتا ہے نزل الرجل نزلۃً یعنے نزلہ پہنچ گیا- کَرَمُكَ- سخاوت- کرم- لوم کی ضد ہے حدیث میں آتا ہے المؤمن غرکریم والمنافق خب لئیم- الجمّ: جم بمعنے کثیر آتا ہے جمع جمام اور جموم آتی ہے- قرآن کریم میں ہے وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا- کہا جاتا ہے جَمَّ الْمَاءُ جُمُوْمًا- پانی کثیر جمع ہوگیا باب نصر وضرب- فضل: ساس احسان کو کہتے ہیں جو ابتدائً ہو اور استحقاق سے زائد ہو- جمع افضال- عَمَّ:- (نصر) عام خاص کے مقابل آتا ہے عَمَّ الشَّیْئُ عُمُوْمًا کے معنی ہیں وہ شے عام ہوگئی- عام وہ کہ جو سب کو شامل ہو اور خاص وہ جو بعض کے ساتھ مخصوص ہو- یضرعۃ- ای بخضوع وذلۃ- ضرع الیہ- اذلل وخضع قرآن کریم میں ہے ادعوا ربکم تضرعا وخیفۃ ثلاثی مجرد فتح سے آتا ہے بضاعۃ:- مال کا ایک بڑا حصہ جو تجارت کے لئے خاص اور قطع کرکے علیحدہ کردیا جائے- سرمایہ- پونجی- قرآن حکیم میں ہے وجئنا ببضاعۃ مزجاۃ- اس کی اصل بضع اللحم بضعا بمعنے قطع ہے- فتح سے آتا ہے- امل:- امل اس امید کو کہتے ہیں جو بلا اسباب قائم کرلی جائے اور رجاء اس امید کو کہتے ہیں جو تکمیل اسباب کے بعد قائم کی جائے- بغیر تخم ریزی کے ہری بھری کھیتی کی امید رکھنا اَمل ہے اور تخم ریزی کے بعد کھیتی کی امید رکھنا رجاء ہے اسی لئے قرآن کریم میں طول اَمل کی مذمت آئی ہے اور رجاء کی ترغیب اور فضیلت ہے- چنانچہ ارشاد ہے وارجوا اللہ و الیوم الاخر-

ثُمَّ بِالتَّوَسُّلِ بِمُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَشَرِ وَالشَّفِيعِ الْمُشَفَّعِ فِي الْمَحْشَرِ الَّذِي خَتَمْتَ بِهِ النَّبِيِّينَ- وَاَعْلَيْتَ دَرَجَتَهُ فِي عِلِّيِّينَ وَوَصَفْتَهُ فِي كِتَابِكَ الْمُبِينِ فَقُلْتَ وَاَنْتَ اَصْدَقُ الْقَائِلِينَ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ- اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْهَادِينَ وَاَصْحَابِهِ الَّذِينَ شَادُوا الدِّينَ وَاجْعَلْنَا بِهَدْيِهِ وَهَدْيِهِمْ مُتَّبِعِينَ وَانْفَعْنَا بِمَحَبَّتِهِ وَمَحَبَّتِهِمْ اَجْمَعِينَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَبِالْاِجَابَةِ جَدِيرٌ

(ترجمہ) پھر سوال کرتے ہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے جو کہ بنی آدم کے سردار اور میدان حشر میں سفارش کرنیوالے اور مقبول الشفاعۃ ہیں- جن پر تو نے انبیاء کا سلسلہ ختم کردیا اور تو نے علیین کے ان کے مرتبہ کو بلند کیا اور جن کی تعریف تو نے اپنی روشن کتاب (قرآن) میں کی ہے- پس آپ نے کہا اور آپ تمام کہنے والوں سے زیادہ سچے ہیں کہ ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اے اللہ رحمت نازل فرما ان پر اور ان کی اولاد پر جو راہ نمائی

اوران کے اصحاب پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا۔ اور ہم کو آپ کی اور آپ کی آل واصحاب کی ہدایت کا متبع بنا دے اور آپ کی اور آپ کے اصحاب کی محبت سے نفع بخش (آمین) بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے اور قبولیت دعا تیرے ہی لائق ہے۔

بالتوسل :۔ ای بالتقرب (ضرب) کہا جاتا ہے وسل الی اللہ وسیلۃ۔ وسیلۃ کے معنی ہیں کسی چیز کی طرف برضا و رغبت تقرب حاصل کرنا۔ وسیلۃ۔ وصیلۃ سے خاص ہے کیونکہ وسیلہ میں رغبت کی قید زیادہ ہے۔ قرآن کریم میں ہے وابتغوا الیہ الوسیلۃ۔ وُسُلٌ اور وَسَائل جمع ہے۔ سَیِّد البشر۔ سَیِّد سردار۔ رئیس۔ سادۃ جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے والفیا سیدہا لدی الباب۔ انا اطعنا سادتنا۔ ساد یسود (نصر)۔ البشر:۔ انسان مذکر اور مؤنث واحد و جمع سب پر یکساں اطلاق ہوتا ہے۔ اصل باب نصر سے ہے قرآن کریم میں ہے انؤمن لبشرین مثلنا۔ بعض مرتبہ بشر کی جمع ابشار بھی لے آتے ہیں۔ بَشَرٌ۔ بشرۃ بمعنے ظاہر جلد سے ماخوذ ہے انسان ظاہر ہے اور جن مستور اس لئے انسان کو بشر کہتے ہیں۔ جن مستور ہے اس لئے اس کو جن کہتے ہیں۔ کیونکہ جَنَّ کا مادہ ستر کے لئے ہے۔ اَلشَّفِیع (اسم فاعل) سفارش کرنے والا۔ شفعاء جمع آتی ہے قرآن کریم میں ہے من یشفع شفاعۃ حسنۃ۔ مُشَفَّع:۔ جس کی سفارش قبول کی جائے۔ باب تفعیل سے اسم مفعول ہے دونوں کی اصل فتح سے ہے۔ المحشر اکٹھا ہونے کی جگہ قرآن کریم میں ہے وحشر لسلیمن جنودہ۔ حشر کے معنی یہ ہیں کہ کسی جماعت کو اس کی جائے رہائش سے نکال کر دوسری جگہ جمع کیا جائے۔ قرآن کریم میں ہے واذا الوحوش حشرت۔ وحشرناہم فلم نغادر منہم احدا۔ حاشر نبی کریم علیہ السلام کے اسماء مبارکہ میں ہے کہ آپ آخری نبی ہیں آپ ہی کی امت پر حشر قائم ہوگا۔ حشر یحشر (ضرب و نصر) ختمت:۔ ختم یختم۔ (ضرب) کہا جاتا ہے ختم الشئ یعنے اپنی آخری حد کو پہنچ گئی اور اسی معنی میں قرآن کریم کی یہ آیت ہے خاتم النبیین یعنے نبیوں کو ختم کرنیوالے۔ ختم کے معنی مہر لگا دینے کے بھی آتے ہیں جیسے قرآن کریم میں ہے ختم اللہ علی قلوبہم۔ فان یشأ اللہ یختم علی قلبک۔ النبیین:۔ اس کی اصل نبأ ہے نبأ ایسی خبر کو کہتے ہیں جو عظیم ترین فائدوں پر مشتمل ہو اور جھوٹ کا اس میں شائبہ تک نہ ہو۔ نبی عام ہے اور رسول خاص ہے اَعْلَیْتُ عَلَا یَعْلُو (نصر) علو سفل کی ضد ہے۔ مکانی اور زمانی بلندی بیان کرنے کے لئے عَلَا یَعْلُو عُلُوًّا لایا جاتا ہے اور اخلاق و مکارم کی بلندی کے لئے عَلِیَ یَعْلَیٰ علاءً استعمال ہوتا ہے۔ بعض اہل لغت نے یہ فرق کیا ہے کہ علا محمود و مذموم دونوں کو عام ہے اور عَلِیَ محمود کے لئے مخصوص ہے۔ قرآن کریم میں ہے ان فرعون علا فی الارض لا یریدون علوا فی الارض۔ دَرَجَۃٌ اے منزلۃ درجۃ کی جمع درجات بھی آتی ہے اور دُرَجٌ بھی۔ قرآن کریم میں ہے وللرجال علیہن درجۃ۔ اور رفیع الدرجات ذوالعرش۔ آج کل کی اصطلاح میں دُرْج ڈسک وغیرہ کی دراز کو کہتے ہیں اور دَرَّاجۃ سائیکل کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ علیین:۔ جنت میں ایک بلند ترین مقام کا نام ہے۔ علو سے مشتق ہے۔ علیین جنتوں میں کے ایک حصہ کا نام ہے جیسا کہ سجین دوزخ کے ایک خوفناک ترین حصہ کا نام ہے جو سجن بمعنے جیل خانہ سے مشتق ہے۔ کتابک المبین:۔ کتاب المبین سے مراد قرآن کریم ہے۔ کتاب کی جمع کُتُبٌ آتی ہے فیہا کتب قیمۃ۔ کتب کا اصل مادہ جمع کے لئے ہے اسی

سے کتیبۃ یعنے لشکر عظیم ہے کیونکہ اس میں اجتماع ہوتا
ہے۔ اور کتاب میں علوم اور معانی کا اجتماع ہوتا ہے۔
اس لئے کتاب کو کتاب کہا جاتا ہے اور ذالک الکتٰب
کے معنی یہ ہیں کہ ایسی کتاب کہ جو تمام اولین اور آخرین
کے علوم کی جامع ہو وہ یہی کتاب الٰہی یعنی قرآن ہے

العالمین:۔ عَالَمِیْنَ عَالَم کی جمع ہے اور عوالم
بھی اس کی جمع آتی ہے۔ عَالَم کے معنی جمیع ماسوی اللہ
کے ہیں الحمد للہ رب العالمین۔ ہیں عالمین سے
یہی معنی مراد ہیں۔ اور عالمین سے جن والنس مراد ہوتے
ہوتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ہے لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ
نَذِیْرًا اور نبی کریم علیہ السلام فقط جن والنس کے لئے
نذیر تھے۔ ملائکہ کے لئے نذیر نہ تھے کیونکہ فرشتے معصوم
اور احکام شرعیہ کے مکلف نہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ عالمین
سے فقط جن اور انس مراد ہیں

صَلِّ:۔ صلوٰۃ سے مشتق ہے۔ صلوٰۃ کے معنے
میں بہت کلام ہوا ہے۔ کسی نے کہا کہ صلوٰۃ کے اصل معنی
تعظیم کے ہیں اور کسی نے کہا کہ دعاء کے معنی ہیں اور محققین
کا قول یہ ہے کہ صلاۃ اصل میں توجہ عنایت اور انعطاف
کا نام ہے خواہ وہ حسی ہو جیسے نماز میں انعطاف حسی یا
معنوی ہو جیسے کسی پر خاص عنایت اور توجہ کا مبذول ہونا
اللہ تعالیٰ کی صلاۃ کے معنی اسی توجہ اور عنایت کے ہیں
اولئک علیہم صلوات من ربھم ورحمۃ اس آیت
سے صاف ظاہر ہے کہ صلاۃ اور رحمت میں فرق ہے
رحمت مہربانی اور احسان کو کہتے ہیں جو بلا توجہ کے بھی
ممکن ہے اور صلوات توجہات اور عنایات کا نام
ہے اگرچہ فی الحال کوئی مہربانی نہ ہو۔ کتاب وسنت میں
صلوات ان عنایات اور توجہات کو کہتے ہیں جو حضرات
انبیاء پر اصالۃً اور اولیاء اور صلحاء مومنین پر انبیاء کرام
کی تبعیت میں بطور وراثت مبذول ہوں۔

آل:۔ کی اصل اَھْلٌ ہے۔ اشراف اور معززین کے لئے
یہ لفظ مستعمل ہوتا ہے۔ دین کے اعتبار سے معزز ہوں یا
دنیا کے اعتبار سے جیسے آل ابراھیم اور آل فرعون
یہی وجہ ہے کہ آل حجام نہیں کہا جاتا۔

اصحابہ: اَصْحَاب صَحِیْبٌ کی جمع ہے اور صَحْبٌ صَاحِبٌ کی جمع ہے یعنی ساتھی
ساتھ زندگی بسر کرنے والا۔ اصطلاح شریعت میں صاحب
اور صحابی اس شخص کو کہتے ہیں کہ جس نے بحالت ایمان
نبی کریم کو دیکھا ہو یا نبی کریم نے اس کو دیکھا جیسے عبد اللہ
بن ام مکتوم نابینا تھے انہوں نے نبی کریم کو نہیں دیکھا
بلکہ حضور انور نے ان کو دیکھا ہے۔ صاحب کی جمع صحابۃ
اور صِحَابۃ بھی آتی ہے اور اصحاب کی جمع اَصَاحِیْب
آتی ہے۔ قرآن کریم میں ہے ما بصاحبکم من جنۃ
۔ اصحاب النار واصحاب الجنۃ

شادوا الدین۔ شَادَ یَشِیْدُ (ضَرَبَ) یعنے مضبوط
کرنا شید یعنے گچ سے مشتق ہے فی بروج مشیدۃ
یعنے محکمۃ یا عالیۃ

الدِّیْن۔ دین شریعت کو کہتے ہیں۔ جمع ادیان
آتی ہے۔ دین کی اصل جزا اور مکافات ہے کہا جاتا ہے
دانہ دینا۔ ای جازاہ۔ قرآن کریم میں ہے مالک
یوم الدین۔ یہاں یوم دین سے یوم جزا مراد ہے
اور ان الدین عند اللہ الاسلام میں دین سے
مراد شریعت ہے۔

ھدیہم یعنے سیرۃ مرضیۃ یعنے طریقہ پسندیدہ۔
حدیث میں اھدوا ھدی عمار یعنے عمار کے طور وطریق
پر چلو کہ سر سے پیر تک ایمان سے بھرا ہوا ہے

اتباع۔ اپنی اختیار سے کسی کے پیچھے ہو لینا۔ اصل تبع
تباعۃ ہے۔ باب سمع۔ قال تعالیٰ قل ان کنتم تحبون
اللہ فاتبعونی

اَنْفَعْنَا:۔ نفع ینفع (فتح) قرآن کریم میں ہے یَوْمَ

يَنفع الصادقين صدقہم - نفع - ضرر کی ضد ہے
قرآن کریم میں ہے لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا
مُحِبَّتُہُم - محبت - بغض کی نقیض ہے - حبیب دوست کو
کہتے ہیں - جمع اَحِبَّۃٌ اَحِبَّاءُ اور اَحْبَابٌ آتی ہے ثلاثی
مجرد باب ضرب سے آتا ہے
شَیْءٌ - شئ کے معنے موجود کے ہیں اور کبھی معلوم کے
معنی میں آتا ہے اگرچہ ابھی تک وہ معدوم ہو - باری تعالیٰ
پر بھی شئ بمعنے موجود کا اطلاق قرآن کریم میں آیا ہے قُلْ
اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَہَادَۃً قُلِ اللّٰہُ -
قدیر - قدرت سے مشتق ہے - قدرت ایک خاص صفت
کا نام ہے جو کسی شے کی دونوں جانبوں یعنے وجود اور
عدم سے متعلق ہو
بالاجابۃ :- اجابت کے معنی قبولیت کے ہیں اجیب دعوۃ
الداع - جوب بمعنی قطع سے مشتق ہے جابوا الصخر بالواد
کسی کی درخواست قبول کرنا چونکہ حاجت کے قطع اور ختم کردینے کو
مستلزم ہے اسلئے اجابت بمعنی قبولیت مستعمل ہوتا ہے جدیر
ص لائق - مستحق - جمع جدیرون اور جُدَرَاءُ آتی ہے جیسے
فقیہ کی جمع فقہاء آتی ہے (اصل باب کرم سے ہے)

وَبَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ جَرَى بِبَعْضِ أَنْدِيَةِ الْأَدَبِ الَّذِي رَكَدَتْ فِي هٰذَا الْعَصْرِ رِيحُهُ
وَخَبَتْ مَصَابِيحُهُ ذِكْرُ الْمَقَامَاتِ الَّتِي ابْتَدَعَهَا بَدِيعُ الزَّمَانِ وَعَلَّامَةُ هَمَذَانَ
رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَعَزَا إِلَى أَبِي الْفَتْحِ الْإِسْكَنْدَرِيِّ نَشْأَتَهَا وَإِلَى عِيسَى بْنِ هِشَامٍ
رِوَايَتَهَا وَكِلَاهُمَا مَجْهُولٌ لَا يُعْرَفُ وَنَكِرَةٌ لَا تَتَعَرَّفُ فَأَشَارَ مَنْ إِشَارَتُهُ حُكْمٌ
وَطَاعَتُهُ غُنْمٌ إِلَى أَنْ أُنْشِئَ مَقَامَاتٍ أَتْلُو فِيهَا تِلْوَ الْبَدِيعِ وَإِنْ لَمْ يُدْرِكِ الظَّالِعُ
شَأْوَ الضَّلِيعِ

(ترجمہ) بعدازیں - پس علم وادب کی بعض محفلوں میں جن کی ہوا آج کل ساکن ہو چکی اور جن کی شمعیں بجھ چکیں اس ..... مقامات کا ذکر چلا جو بدیع الزمان ہمدانی کی تصنیف کردہ ہے اور جس کی انشاء کو ابوالفتح اسکندرانی کی طرف اور روایت کو عیسیٰ بن ہشام کی طرف منسوب کیا ہے اور یہ دونوں نامعلوم ہیں اور ایسا نکرہ ہیں جنکی تخصیص نہیں ہو سکتی پس (ایسے حالات میں) ایک ایسے صاحب نے جن کا اشارہ میرے لئے حکم تھا اور جنکی اطاعت میرے لئے غنیمت تھی - مجھے اشارہ فرمایا کہ میں بدیع الزمان ہمدانی کے طرز پر کچھ مقامے لکھوں اگرچہ (یہ کھلی ہوئی بات ہے) لنگڑا ٹٹو تیز رفتار گھوڑے کو نہیں پہنچ سکتا -

بَعْدُ :- قبل کی نقیض ہے - قرآن کریم میں ہے للہ الامر
من قبل ومن بعد -
جَرٰی (ضرب) بہنا - رواں ہونا جری کے معنی عموما مرّ
سریع کے آتے ہیں جیسے پانی کا جاری ہوتا - بہنا - قرآن
کریم میں ہے جنات تجری من تحتہا الانہار -

ببعض :- بعض کے معنی جزء کے آتے ہیں لیکن بعض مرتبہ
لفظ بعض کا اطلاق کل پر بھی ہو جاتا ہے جیسے بعض اللیالی
العاض جمع ہے - قرآن کریم میں ہے بعض الذی
یعدکم بمعنے کل الذی ینذرکم -
اندیۃ الادب :- مجالس الادب - اندیۃ ندی

کی جمع ہے نادی بھی ندی کے معنی میں آتا ہے قرآن کریم
میں ہے وتاتون فی نادیکم المنکر۔ ندا یندو ندوا
(نصر) حاضر ہونا۔ ندوت فی المجلس حاضر ہوا۔
الادب:۔ ادب کے اصل معنی کھانے کی طرف بلانے کے
ہیں۔ ادب بھی چونکہ ایک قسم کا معنوی طعام ہے اس لئے
ادب کا لفظ اقوال حمیدہ اور افعال پسندیدہ کے معنی میں
استعمال ہونے لگا۔ تادیب۔ تربیت حسنہ کو کہتے ہیں۔
حدیث میں ہے ادبنی ربی فاحسن تادیبی
رکدت:۔ (نصر) ٹھہرنا۔ ساکن ہونا۔ راکد۔ ٹھہرا ہوا
ٹھہرنے والا۔ حدیث میں ہے لایبولن احدکم فی
الماء الراکد۔ رواکد جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے فیظللن
رواکد علی ظہرہ
ریحہ۔ ریح ہوا۔ ریاح جمع ہے۔ ارياح اور ارواح
بھی جمع آتی ہے۔ حدیث میں ہے ھبت ارواح النصر
قرآن کریم میں ہے جہاں ریح کو بصیغہ مفرد ذکر کیا گیا ہے
وہاں قہر وعذاب کے معنی مراد ہیں اور جہاں جمع کے صیغہ
کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے وہاں رحمت کے معنی مراد ہیں۔ مثلاً
انا ارسلنا علیہم ریحا صرصرا۔ کمثل ریح فیہا
صر۔ اشتدت بہ الریح ان تمام مواقع میں باری تعالیٰ
نے ریح کو بصیغہ مفرد ذکر فرمایا ہے اور ہر جگہ عذاب اور
قہر کے معنی مراد ہیں۔ جمع کی مثال جیسے وارسلنا الریاح
لواقح۔ یرسل الریاح بشرا یہاں جمع کے صیغوں کے
ساتھ بیان فرمایا اور مراد رحمت خداوندی ہے۔ بعض مرتبہ
ریح غلبہ اور شوکت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔
جیسے قرآن کریم میں ہے وتذھب ریحکم یعنی تمہاری عزت و
شوکت جاتی رہے گی جیسے ہم اردو میں بولتے ہیں ہوا اکھڑ
جائے گی۔ یعنی رعب وہیبت جاتا رہے گا۔
خبت:۔ خبا یخبو (نصر) بجھ جانا۔ فرو ہو جانا۔ ساکن
ہو جانا۔ کہا جاتا ہے خبا لھیب غضبہ کی آگ بجھ گئی۔

قرآن کریم میں ہے کلما خبت زدناھم سعیرا
مصابیحہ۔ مصباح کی جمع ہے بمعنی قندیل۔ چراغ جس
میں تیل اور فتیلہ ہو۔ قرآن کریم میں ہے مشکوۃ فیہا
مصباح۔ ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
کل کی اصطلاح میں بجلی کے قمقموں کو مصابیح الکہربا کہا
جاتا ہے۔
ابتدعہ۔ ابتداع کے معنی بے مثال اختراع کے ہیں۔
بدع الشئ بدعا اخترعہ باب فتح۔ وبدُع
الشئ بداعۃ۔ صار بدیعا (باب کرم) ومنہ قولہ تعالیٰ
بدیع السموات والارض
الزمان:۔ محدود وقت کے لئے بولا جاتا ہے۔ خواہ
قلیل ہو یا کثیر۔ بعض اہل لغت کی رائے ہے کہ دو مہینہ
سے چھ مہینہ تک زمان کا اطلاق ہوتا ہے۔ جمع اَزْمُن اور
اَزْمان اور اَزْمِنۃ آتی ہے اور دھر وہ ہے جو کبھی
منقطع نہ ہو
علامۃ۔ علم سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باری تعالیٰ پر علامۃ
کا اطلاق جائز نہیں حق تعالیٰ کے لئے فقط علام کا لفظ
آتا ہے وہ تانیث کے واہمہ سے بھی پاک ہے
ھمذان:۔ خراسان میں ایک شہر ہے
عزی۔ عزا یعزو (نصر) منسوب کرنا۔ کہا جاتا ہے عزی
نفسہ الی بنی فلان یعنی نسبت کی۔ مقامات بدیعی میں
ابو الفتح بمنزلہ ابوزید کے ہے اور عیسیٰ بن ہشام بمنزلہ حارث
بن ہمام کے ہے
نشاتہا۔ ای صفتہا۔ نشا ینشا (فتح) کہا جاتا ہے
نشأ نشاءً۔ نشاءۃ ونشوءً۔ قرآن کریم میں ہے
وان علیہ النشاۃ الاخری
وکلاھما مجہول۔ یعنی ابو الفتح اسکندری اور عیسیٰ
بن ہشام دونوں مجہول شخصیتیں ہیں کیونکہ حقیقت اور
خارج میں دونوں کا کوئی وجود نہیں ہے جہل۔ علم کے

کے مقابلہ میں آتا ہے جہل تین معنی میں مستعمل ہوتا ہے جہل کے
ایک معنی یہ ہیں کہ مطلق کسی چیز کا علم نہ ہو۔ دوسری یہ کہ خلاف
واقع کا اعتقاد ہو۔ تیسری یہ کہ عمل علم کے خلاف ہو تینوں
صورتوں پر جہل کا اطلاق ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے
اعوذ باللہ ان اکون من الجٰھلین۔

نکرۃ:۔ معرفۃ کی ضد ہے۔ کہا جاتا ہے نکر الامر نکرا
ونکیرا۔ باب سمع سے آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے نکرھم
واوجس منھم خیفۃ۔ فعرفھم وھم لہ منکرون۔
لیث کہتے ہیں کہ نکر کا مضارع اور امر اور نہی نہیں آتا۔
ونکرۃ۔

فَاَشَارَ مَنْ اِشَارَتُہٗ حُکْمٌ:۔ مَنْ سے مراد شرف الدین
انوشیرواں بن خالد والی بصرہ ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ خلیفہ
وقت کے وزیر تھے

اشارۃ:۔ تصریح کی ضد ہے۔ شار یشور شورا کے معنی استخراج
یعنے نکالنے کے ہیں۔ شوری اور مشورۃ اسی سے ماخوذ
ہیں یعنی باہمی گفتگو کے بعد کسی رائے کی استخراج کو مشورہ کہتے ہیں
قرآن کریم میں ہے وامرھم شوری بینھم۔ وشاورھم فی
الامر۔ حکمٌ:۔ کے معنی امر کے ہیں۔ باب نصر۔ قال تعالے
واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل

طاعتہ غنمٌ:۔ طاع یطوع نصر خوشی سے فرمانبرداری ..... کرنا بندگی کرنا۔ طوع۔ کرہ کی ضد ہے۔ قرآن کریم میں ہے
ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرھا ..... کہا جاتا ہے طاع لہ ای انقاد لہ

غُنْمٌ بمعنی غنیمت کا اسم ہے۔ بولا جاتا ہے غنم الشئ
غُنْمًا۔ کامیاب ہوا اور بغیر بدل کے حاصل کیا۔ قرآن کریم میں
ہے فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا۔ باب سمع سے آتا ہے۔

اَتْلُوْ:۔ ای امشی فیھا خلف الید یہ کہا جاتا ہے
تَلَاہُ تُلُوًّا بمعنے تبع اور تلاوۃ بمعنے قرأہ
باب نصر ہے۔ قرآن کریم میں ہے واتبعوا ما تتلوا
الشیاطین۔

تِلْوٌ:۔ دراصل بکری کے اس کم عمر بچہ کو کہتے ہیں جو دودھ
چھوٹ جانے کے بعد بکری کے پیچھے پیچھے ہوتا ہے۔ جمع
اتلاء آتی ہے

اَلظَّالِعُ۔ لنگڑا بیل۔ ظُلَّعٌ جمع آتی ہے۔ بولا جاتا ہے
ظَلَعَ ظَلْعًا یعنے چلنے میں دیر کی اور پیچھے رہا (باب فتح سے
آتا ہے)

شَأْوٌ:۔ مصدر ہے۔ بمعنے امد وغایت

اَلضَّلِیْعُ:۔ وہ گھوڑا جس کی اضلاع یعنے پسلیاں
بہت قوی اور مضبوط ہوں۔ مراد قوی گھوڑا ہے جمع
ضُلُعٌ بروزن قُفُلٌ آتی ہے
ضَلُعَ یَضْلُعُ ضَلَاعًا۔ ماضی اور مضارع باب کرم
سے آتا ہے۔

فَذَاكَرْتُهٗ بِمَا قِيْلَ فِيْمَنْ اَلَّفَ بَيْنَ كَلِمَتَيْنِ وَنَظَمَ بَيْتًا اَوْ بَيْتَيْنِ وَاسْتَقْلَلْتُ مِنْ هٰذَا
الْمَقَامِ الَّذِيْ يُحَارُ الْفَهْمُ وَيَفْرُطُ الْوَهْمُ وَيَسْبُرُ غَوْرَ الْعَقْلِ وَتَتَبَيَّنُ فِيْهِ قِيْمَةُ الْمَرْءِ فِي
الْفَضْلِ۔ وَيَضْطَرُّ صَاحِبَهٗ اِلٰى اَنْ يَكُوْنَ كَحَاطِبِ لَيْلٍ اَوْ جَالِبِ رَجْلٍ وَخَيْلٍ وَ
قَلَّمَا سَلِمَ مِكْثَارٌ۔ اَوْ اُقِيْلَ لَهٗ عِثَارٌ

(ترجمہ) پس میں نے ان کو وہ مقولہ یاد دلایا جو دو ایک کلموں کے جوڑنے اور ایک دو شعر نظم کرنے والے کے بارہ میں ہے اور
میں نے اس مقام سے ہٹنے کے لئے معافی چاہی جہاں انسان کی سمجھ حیران رہ جاتی ہے اور وہم بڑھ جاتا ہے اور عقل کی گہرائی

جانچی جاتی ہے اور علم وفضل میں انسان کی قیمت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور وہ شخص رات میں لکڑیاں چننے والے اور پیادہ اور سوار کے کھینچنے والے کی طرح مضطر ہو جاتا ہے اور زیادہ بولنے والا بہت کم سالم رہا ہے اور بہت کم اسکی غلطی معاف کی گئی ہے

فذاکرتہ:۔ باہمی تذکرہ کیا۔ ثلاثی باب نصر سے آتا ہے فاذکرونی اذکرکم۔ ذکرہ اللہ کثیرا (القرآن) اَلَّفَ دو کلموں یا دو چیزوں کو جمع کر دینے کو تالیف کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے ما الفت بین قلوبہم۔ ثلاثی سمع سے آتا ہے۔ بیتین ای شعرین بیت کے معنی شعر کے بھی ہیں اور مکان کے بھی ابیات بیت بمعنی شعر کی جمع ہے۔ اور بیوت بیت بمعنی مکان کی جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے واتوا البیوت من ابوابہا بات یبیت (ضرب) رات گذارنا۔ والذین یبیتون لربہم سجدا

اِستقلتُ:۔ رجوع اور معافی کا خواستگار ہوا۔ کہا جاتا ہے اقالہ البیع۔ اقالہ۔ بیع کو فسخ کر دیا۔ حدیث میں ہے من اقال نادما اقالہ اللہ من نار جہنم۔ باب ضرب سے آتا ہے۔

یُحارُ۔ حار یحار (سمع) حیران ہونا متحیر ہونا۔ حیران بھی اسی سے ہے پریشان۔ سرگردان۔ قرآن کریم میں ہے و فی الارض حیران۔ حیاری جمع ہے

الفہم:۔ قوت ادراک کو فہم سے تعبیر کرتے ہیں۔ فہم یفہم (سمع) تفہیم سمجھانا۔ قرآن کریم میں ہے ففہمنا ھا سلیمٰن۔

ولیفرط:۔ (نصر) بغیر سوچے سمجھے بات نکل جانا۔ فرط کے اصل معنی سبق کے ہیں۔ جیسے قرآن کریم میں ہے ان یفرط علینا۔ تفریط۔ کوتاہی اور کمی کرنا۔ ما فرطت فی جنب اللہ (الآیہ) افراط۔ بڑھا دینا۔ زیادتی کر دینا۔

یُسبرُ غورُ العقلِ:۔ عقل کی گہرائی کا امتحان کیا جاتا ہے سبر یسبر (نصر) امتحان لینا۔ غور کا اطلاق ہر چیز کی گہرائی پر ہوتا ہے۔ مثلاً غار الماءُ بھی بولا جاتا ہے اور غار فی الامر بھی کہتے ہیں۔ پانی گہرا ہو گیا۔ کسی بات میں انتہائی غور وخوض کیا یعنے اس کی گہرائی تک پہنچ گئے۔ قرآن کریم میں ہے قل ارایتم ان اصبح ماءکم غورا (نصر) العقل:۔ عقل اس لطیف قوت کو کہتے ہیں جس سے ان امور کا ادراک کیا جائے جہاں حواس کی رسائی ممکن نہ ہو عقل کے اصل معنی روکنے کے ہیں اسی لئے رسّی کو عقال کہتے ہیں کیونکہ اس سے جانور روکے اور باندھے جاتے ہیں ثلاثی مجرد ضرب سے ہے۔ قرآن کریم میں ہے صُمٌّ بُکمٌ عُمیٌ فَہُم لا یَعقِلُونَ۔

تتبیّنُ:۔ ای یظہر یعنے تصنیف کا حسن مصنف کی خوبی اور کمال کو ظاہر کر دیتا ہے تبیّن بمعنے ظہور کے آتا ہے قرآن کریم میں ہے قد تبین الرشد من الغی

قیمۃ:۔ جس شے سے کسی شے کی مالیت قائم ہو وہ قیمت ہے جمع قِیَم ہے

مرءٌ:۔ اصل میں اس آدمی کو کہتے ہیں جس میں مروت ہو۔ مطلق مرد کے معنی میں بھی بکثرت مستعمل ہوتا ہے ان امرؤ ھلک۔ کل امرئ بما کسب رھین۔ وقال نسوۃ فی المدینۃ امرأۃ العزیز تراود فتٰہا

الفضل:۔ بمعنے فضیلت اور کمال

ولیضطرُ:۔ بمعنی یلجأ مجبور ہو جانا۔ قرآن کریم میں ہے فمن اضطر غیر باغ ولا عاد۔ اصل مادہ ضرر ہے جو نفع کی ضد ہے۔ قرآن کریم میں ہے ویتعلمون ما یضرھم ولا ینفعھم۔ باب نصر

صاحب:۔ اصل مادہ صحبت اور صحابت ہے جس کے اصل معنی عرصہ تک ساتھ رہنے کے ہیں۔ اصحاب اور صَحبٌ اس کی جمع ہے لا یستوی اصحٰب النار و اصحاب الجنۃ

کحاطبِ لیلٍ:۔ حاطب لکڑیاں چننے والے کو کہتے ہیں

مطلب یہ ہے کہ کلام میں اچھے برے کا امتیاز نہ کرنے والا مؤلف ایسا ہوتا ہے جیسے رات میں لکڑیاں چننے والا کہ وہ اندھیرے کی وجہ سے بھلی اور بری لکڑیوں میں تفریق نہیں کرسکتا۔ قرآن کریم میں ہے فکانوا لجھنم حطبا (حَطَبَ یحطب) ضرب

جالب: جلب یجلب (ضرب) کھینچنا۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا جیسے فرس اور ابل کو میدان حرب کی طرف لیجایا جاتا ہے قال تعالیٰ و اجلب علیہم بخیلک ورجلک وفی الحدیث لاجلب ولاجنب

رَجِل: راجل کی جمع ہے۔ فارس کے مقابلہ میں آتا ہے کبھی رَجِل کی جمع رجال بھی لائی جاتی ہے جیسے قرآن کریم میں ہے فرجالا اور رکبانا۔

وَخَیل گھوڑے اور گھوڑے سواروں پر خیل کا لفظ بولا جاتا ہے۔ خیلاء بمعنی تکبر سے ماخوذ ہے گھوڑے میں ایک قسم کا تکبر اور تبختر ہوتا ہے جیسے بیل میں حماقت۔ خیول اور اخیال جمع آتی ہے۔ بعض محققین کی رائے ہے کہ خیل کے لئے من لفظہ کوئی مفرد نہیں آتا۔ قرآن کریم میں ہے واجلب علیہم بخیلک اور والخیل والبغال۔

وَقَلّما: قلت سے ہے اور کثرۃ کی ضد ہے۔ قلت اور کثرت دونوں اعداد میں استعمال ہوتی ہیں۔ جیسے عظم اور صغر اجسام میں استعمال کی جاتی ہیں۔ قرآن کریم میں ہے وکم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ اور واذکروا اذ کنتم قلیلا فکثرکم۔ ثلاثی مجرد باب ضرب سے آتا ہے

سَلِمَ: ظاہری اور باطنی آفتوں سے محفوظ ہونے کو سلامت کہا جاتا ہے۔ اول کی مثال جیسے ارشاد باری عز اسمہ مسلمۃ لاشیۃ فیہا۔ ثانی کی مثال جیسے بقلب سلیم۔ ثلاثی مجرد سمع سے آتا ہے۔ حدیث میں ہے۔ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ۔ ومن سکت سَلِمَ ومن سَلِمَ نجا۔

مکثار: مبالغہ کا صیغہ ہے۔ کثرت سے ماخوذ ہے۔ مِکثار اور مِکثیر کثیر الکلام کو کہا جاتا ہے۔ مذکر اور مؤنث دونوں میں برابر ہے کسی کے ساتھ تخصیص نہیں اسی سے تکاثر ہے۔ قرآن کریم میں ہے الھٰکم التکاثر

اُقِیل: اقالہ سے ماخوذ ہے جس کے معنی لغزش اور غلطی سے درگذر کرنے کے ہیں

عِثار: لغزش (کرم۔ نصر) پھسلنا۔ کہا جاتا ہے عثر عثارا بمعنے سقط۔ عثر کے ایک معنی یہ بھی آتے ہیں کہ کسی بات کی اطلاع کے بغیر کسی جستجو اور تگ ودو کے حاصل ہوجائے۔ گویا کہ بلا اختیار اس شے پر جا گرا۔ اور گرنے سے اس کا علم ہوگیا کہ وہ کیا شے ہے جیسے قرآن کریم میں ہے فان عثر علی انہما استحقا اثما۔ واعثرنا علیہم۔ اس صورت میں باب نصر سے آئے گا۔

فلما لم يسعف بالإقالة ولا أعفى من المقالة لبيت دعوته تلبية المطيع وبذلت في مطاوعته جهد المستطيع وأنشأت على ما أعانيه من قريحة جامدة و فطنة خامدة وروية ناضبة وهموم ناصبة خمسين مقامة تحتوي على جد القول وهزله ورقيق اللفظ وجزله وغرر البيان ودرره وملح الأدب ونوادره

(ترجمہ) مگر جب اس نے نہ معاف کیا اور نہ درگذر کیا میرے اس قول (معذرت) کے باوجود تو پھر میں نے ایک فرمانبردار کی طرح اس کی دعوت پر لبیک کہا اور اس کی اطاعت میں ایک صاحب استطاعت جیسی کوشش صرف کی اور میں نے اپنی مٹھی

ہوئی طبیعت۔ بجھی ہوئی ذکاوت۔ فردرفتہ فکر اور شدید غموں کے باوجود جن کو میں جھیل رہا ہوں پچاس مقالے لکھے۔ جو ٹھوس اور ظریف باتوں۔ شیریں اور عمدہ الفاظ بیان کی فصاحت۔ گوہر ہائے نایاب اور ادبی نگینیوں اور اس کے فوائد پر مشتمل ہیں۔

یُسْعِفُ (فتح) پورا کرنا سعف بحاجتہ۔ اس کی حاجت پوری کی۔ اِسْعَافٌ۔ امداد اور اعانت کے معنی میں آتا ہے

اعفی:۔ (الفر) گناہوں سے درگذر کرنا۔ گناہوں کو مٹا دینا قرآن کریم میں ہے عفا اللہ عنک اور وان تعفوا اقرب للتقوی

لَبَّیْتُ:۔ یعنے میں نے انکی دعوت کو ایک مطیع اور فرمانبردار کی حیثیت سے قبول کیا۔ فراء فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ قبول کرنے کے بعد دوبارہ قبول کرنے کو لبیک کہتے ہیں۔ حدیث میں ہے لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک۔

دعوتہ:۔ دعا سے ماخوذ ہے دعا یدعو (الفر) پکارنا قرآن کریم میں ہے یدعون ربہم بالغداۃ والعشی اجیب دعوۃ الداع اذا دعان

بَذَلْتُ:۔ ای صرفت۔ خرچ کر دیا (الفر) خرچ کرنا۔ منع کی ضد ہے۔ مبتذل بھی اسی سے ہے۔ حدیث میں ہے خرج مبتذلا متخضعا۔ یعنے زیب و زینت۔ اور ظاہری نشوو نما ترک کرنے والے تھے۔

مُطَاوَعَتِہٖ:۔ ای فی موافقتہ وامتثال حکمہ۔ طوع سے مشتق ہے جو کرہٌ کی نقیض ہے قرآن کریم میں ہے من فی السموات والارض طوعا وکرھا۔ جھد المستطیع۔ طاقۃ المستطیع۔ جھد طاقت کے معنی میں آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے والذین لا یجدون الا جھدھم۔ ثلاثی مجرد فتح سے آتا ہے۔ مستطیع استطاعۃ کے معنی قدرت کے ہیں طوع سے مشتق ہے۔ قرآن کریم میں ہے فما اسطاعوا ان یظھروہ وما استطاعوا لہ نقبا۔ اَنْشَأْتُ یعنے ابتدأت۔ انشا کے معنی احداث اور تربیت کے ہیں ھو الذی انشاکم۔ ثم انشأناہ یعنے خلقنا

اُعَانِیْہِ: مشقت برداشت کرنا۔ .... عَنِیَ یَعْنٰی (سمع) مشقت میں پڑنا۔ قرآن کریم میں ہے وعنت الوجوہ۔ عنا یعنو (الفر) ذلیل ہونا۔ عَنٰی یَعْنِیْ عنایۃ (ضرب) حدیث میں ہے۔ من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ۔ ای لا یھمہ

قریحۃ:۔ ای طبیعۃ۔ جمع قرائح آتی ہے

جامدۃ:۔ (الفر) ٹھیرنا۔ کہا جاتا ہے جَمَدَ یَدُہٗ کہ بخیل ہو گیا۔ اسم جامد کو اسم جامد اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی جگہ ٹھیرا ہوا ہے۔ نہ اسکی گردان ہو سکتی ہے اور نہ اس سے اور صیغے بنائے جاسکتے ہیں۔

فِطْنَۃ:۔ ای فہم و ذکاوۃ۔ فطن یفطن (الفر) غباوت کی ضد ہے۔

خَامِدَۃٌ:۔ (الفر) کہا جاتا ہے خَمَدَتِ النَّارُ۔ آگ کی لپٹ اور اس کی لو خاموش ہو گئی۔ لیکن انگارے باقی ہیں۔ جب انگارے بھی سرد ہو جائیں اور تپش بالکل ختم ہو جائے تو بولا جائے گا ھَمَدَتِ النَّارُ۔ قرآن کریم میں ہے فاذا ھم خامدون

رَوِیَّۃ: تفکر فی الامر کو کہتے ہیں۔ روایا جمع آتی ہے

نَاضِبَۃ:۔ نَضَبَ یَنْضُبُ (الفر) کہا جاتا ہے نَضَبَ الْمَاءُ نُضُوبًا۔ پانی زمین میں دھنس گیا۔

ھُمُوْمٌ:۔ ھَمٌّ کی جمع ہے ھَمٌّ اس غم کو کہتے ہیں کہ جو انسان کی چربی پگھلا دے ھَمَّ یَھُمُّ کے معنی ہیں کہ کسی کام کا قصد کرلے اور ابھی کام نہ کرے۔ جیسے قرآن کریم میں ہے وَھَمُّوا بما لم ینالوا۔ اذ ھمّ قوم ان یبسطوا

تحتوی:۔ مشتمل ہونا۔ حوی یحوی (ضرب) جمع کرنا

جِدّ:۔ ہزل کی نقیض ہے۔ حدیث میں ہے ثلاث

جد ھن جدٌّ دھزلھن جدٌّ۔ کہا جاتا ہے جد فی الامر۔ بمعنی حقق ھا ھتمّ جَدّ یجد (ضرب) کوشش کرنا

وَھَزْلِہٖ:۔ جدّ کی ضد ہے۔ ہزل ایسے کلام کو کہتے ہیں جس سے کوئی مقصود حاصل نہ ہو۔ باب ضرب اور نصر دونوں سے آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ انہ لقول فصل و ماھو بالھزل

دقیق اللفظ:۔ رقیق غلیظ اور سخین کی ضد ہے۔ لفظ کے معنی رمی کے ہیں۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب

جَزْلِہٖ:۔ جزل۔ رکیک کے خلاف استعمال ہوتا ہے جمع اجزال اور جزالُ آتی ہے۔ جزل یجزل کرم سے آتا ہے۔ عظیم ہونا۔

غُرَر:۔ غُرَر۔ غرۃ کی جمع ہے۔ غرہ دراصل گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی کو کہتے ہیں اور بطور استعارہ ہر شے کے بہترین اور شریف حصہ کو غرۃ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ فلان غرۃ قومہ بولا جاتا ہے۔ یعنی شریف قوم حدیث میں ہے غر محجلون من آثار الوضوء۔ ابو الطیب کا شعر ہے

مُبَارَكُ الْاِسْمِ اَغَرُّ اللَّقَبِ ٭ كَرِيْمُ الْجَرْشِيِّ شَرِيْفُ النَّسَبِ

غر یغر نصر سے بمعنے خدع بھی آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے ما غرك بربك الكريم۔ اور لا یغرنك تقلب الذين كفروا

دُرَرِہٖ:۔ دُرّۃ کی جمع ہے۔ بڑے موتی کو دُرّہ کہا جاتا ہے اور لؤلؤ عام ہے ہر قسم کے موتی کے لئے استعمال ہوتا ہے

مُلَحِ: مِلحۃ کی جمع ہے نمکین اور ظرافت خیز بات۔ مِلح نمک کو کہتے ہیں قرآن کریم میں ہے ھذا ملح اجاج۔ مَلَح یملح فتح نمکین ہونا

ونوادرہٖ:۔ نادرہ کی جمع ہے۔ ندرت بمعنی قلت سے ماخوذ ہے

اِلٰى مَا وَشَّحْتُهَا بِهٖ مِنَ الْاٰيَاتِ وَمَحَاسِنِ الْكِنَايَاتِ وَرَصَّعْتُهٗ فِيْهَا مِنَ الْاَمْثَالِ الْعَرَبِيَّةِ وَاللَّطَائِفِ الْاَدَبِيَّةِ وَالْاَحَاجِيِّ النَّحْوِيَّةِ وَالْفَتَاوٰى اللُّغَوِيَّةِ وَالرَّسَائِلِ الْمُبْتَكَرَةِ وَالْخُطَبِ الْمُحَبَّرَةِ وَالْمَوَاعِظِ الْمُبْكِيَةِ وَالْاَضَاحِيْكِ الْمُلْهِيَةِ مِمَّا اَمْلَيْتُ جَمِيْعَهٗ عَلٰى لِسَانِ اَبِيْ زَيْدِنِ السَّرُوْجِيِّ۔ وَاَسْنَدْتُ رِوَايَتَهٗ اِلَى الْحٰرِثِ بْنِ هَمَّامِ الْبَصْرِيِّ۔ وَمَا قَصَدْتُ بِالْاِحْمَاضِ فِيْهِ اِلَّا تَنْشِيْطَ قَارِئِيْهِ وَتَكْثِيْرَ سَوَادِ طَالِبِيْهِ

(ترجمہ) حتی کہ میں نے ان کو قرآنی آیات اور حسین کنایات سے سنوارا۔ اور میں نے اس کو عربی مثالوں۔ ادبی چٹکلوں نحوی پہیلیوں۔ لغوی مسئلوں۔ انوکھے رسالوں۔ عمدہ خطبوں۔ رلانے والے مواعظ اور ہنسانے والی خوش کن باتوں سے مزین کیا۔ اور لکھا میں نے تمام ابوزید سروجی کی زبان سے اور اسکی روایتوں کی اسناد حارث بن ہمام بصری کی طرف کی اور اس انتقال اسلوب سے میرا مقصد پڑھنے والوں کی خوشنودی اور طالبین کی تکثیر کے سوا کچھ نہیں۔

الی ما وشحتہا:۔ الی۔ مع کے معنی میں ہے یعنی مع ما وشحتہا جیسے قرآن کریم میں ہے لا تاکلوا اموالہم الی اموالکم۔ ای مع اموالکم۔ وَشَّحْتُ۔ توشیح سے مشتق ہے۔ گلے میں ہار ڈال دینا۔ اب مطلق تزیین و تحسین کے معنی میں آتا ہے

الآیات:۔ آیت کی جمع ہے۔ آیۃ علامت۔ نشانی۔ آیت

کو آیۃ اسی لئے کہتے ہیں کہ ایک کلام کو دوسرے سے
منقطع کرنے کے لئے علامت ہوتی ہے۔ معجزہ کو بھی
آیت سے تعبیر کردیتے ہیں کیونکہ معجزہ بھی انبیاء کے مرسل
من اللہ ہونے کی اور ہادی برحق ہونے کی علامت ہوتا ہے
ایات اللہ بول کر عجائب اللہ مراد لے لیتے ہیں مثلاً قرآن
کریم میں ہے لقد کان فی یوسف واخوتہ آیات
للسائلین۔

الکنایات:۔ کنایہ کی جمع ہے اصل معنی اخفاء اور ستر کے
ہیں۔ صراحۃ کی ضد ہے

رَصَّعَتْہٗ۔ بعض کو بعض کے ساتھ مرتبط کیا۔ تاجٌ مُرَصَّعٌ
بجواھر۔ جواہر سے آراستہ ہے (سمع)

اَمْثَال:۔ مَثَل کی جمع ہے کبھی شبیہ اور مثل کے معنی میں آتا
ہے جیسے مثلہم کمثل الذی استوقد نارا اور کبھی
شان اور صفت کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے وللہ المثل
الاعلیٰ۔ اللہ جل شانہ کے لئے مثل شان کے معنی میں
ہے مثال کے معنی میں نہیں۔ لیس کمثلہ شئ

العربیۃ:۔ عربی کا مؤنث ہے اور عرب کی طرف منسوب
ہے۔ عرب عرباء وبۃ وعرابۃ بغیر کسی جھجک کے
عربی میں تکلم کرنا۔ قرآن کریم میں ہے بلسان عربی مبین

اللطائف:۔ لطیفۃ کی جمع ہے۔ لطیفہ ایسے کلام کو کہتے
ہیں جسے سنکر دل میں فرحت وانبساط پیدا ہو۔ لطیف
نرم ونازک اور ہلکی چیز کے لئے استعمال ہوتا ہے

الاحاجی:۔ اُحْجِیَّۃٌ کی جمع ہے۔ حِجیٰ بمعنے عقل سے مشتق
ہے۔ احجیہ وہ کلام جو عقل کو حیرت اور مغالطہ میں ڈالدے

النحویۃ:۔ نحو کی طرف نسبت ہے۔ نحو کلام عربی کے اعراب
کو کہتے ہیں۔ اسی سے نحوی ہے وہ شخص جو الفاظ پر اعراب
لگاتا ہو۔ نحو اصل میں ایک جانب کو کہتے ہیں۔ اعراب کا تعلق
بھی کیونکہ کلمہ کی اخیری جانب سے ہوتا ہے اس لئے علم اعراب
کو علم نحو کہتے ہیں۔

الفتاوی:۔ فتویٰ کی جمع ہے۔ فتویٰ قوی اور محکم حکم
کو کہتے ہیں فَتیٰ بمعنے قوی اور جوان سے ماخوذ ہے اِفْتاء
قوی اور مضبوط حکم بتلا دینا جس میں ضعف نہ ہو۔ قرآن
کریم میں ہے قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ

لُغَوِیَّۃ:۔ لغت کی طرف نسبت ہے۔ لغت ہر قوم کے
مصطلح کلام کو کہتے ہیں۔ لغا یلغو (نصر)

الرسائل:۔ رسالہ کی جمع ہے رسالہ صحیفہ کے معنی میں
آتا ہے۔ بعض مرتبہ خط کے معنی بھی استعمال کیا جاتا ہے
نیز رسالہ کی جمع رسالات بھی آتی ہے۔ قرآن کریم میں
ہے لقد ابلغتکم رسالات ربی۔

مبتکرۃ:۔ نوخیز۔ بالکل جدید۔ باکورۃ الثمر سے ماخوذ
ہے۔ بِکْرٌ۔ ہر غیر شادی شدہ مذکر اور مؤنث کے لئے استعمال
ہوتا ہے۔ دُرَّۃٌ بِکْرٌ بن بندھا موتی جس کو چھیدا نہ گیا ہو

الخُطَب:۔ خُطبہ کی جمع ہے۔ خطیب خطبہ دینے والا۔
خطباء جمع آتی ہے جیسے فقیہ کی جمع فقہاء

مُحَبَّرَۃٌ:۔ مزین۔ منقش۔ حَبَّرَ الکلام۔ کلام کو پاکیزہ
اور اچھا کیا۔ حَبَرَ یَحْبُرُ (نصر) سے آتا ہے۔ حبیر عمدہ
اور نفیس کپڑے کو کہتے ہیں۔ حدیث میں ہے الحمد
للہ الذی اطعمنا الخمیر والبسنا الحبیر۔

المَوَاعِظ:۔ موعظۃ کی جمع ہے۔ وعظ ایسے کلام کو
کہتے ہیں جو بھلائی اور سچائی کی راہ بتلائے اور رجوع الی
اللہ پر ابھارے اور آمادہ کرے۔ قرآن کریم میں ہے
نعما یعظکم بہ اور یعظکم لعلکم تذکرون۔ وعظ
یعظ ضرب سے آتا ہے۔ نصیحت کرنا

مُبْکِیَۃ:۔ بَکیٰ یَبْکِی بُکیً وبُکاءً (ضرب) بُکیٰ الف
مقصورہ کے ساتھ رونا۔ آنسو بہانا۔ اور بُکاء الف ممدودہ
کے ساتھ اس رونے کو کہا جاتا ہے جو آواز کے ساتھ ہو
جو کسی صدمہ کی وجہ سے ہو۔ اگر ان دونوں شرطوں میں کوئی ایک
بھی مفقود ہو گئی تو بکاء کا اطلاق نہ ہوگا۔ قرآن کریم میں

ہے۔ فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا۔ ابکی یبکی لانا حدیث میں ہے ما یبکیک یا فتاہ۔ قرآن کریم میں ہے اضحك و أبكى۔

مُلْهِيَة :۔ ای شاغلة الهاء کا اسم فاعل ہے۔ لَهْو لَعِب کے معنی میں آتا ہے۔ لہی یلہو (نصر) مشغول ہونا۔ غافل ہونا۔ اَلْهٰی یُلْهِی چھوڑنے اور غافل کر دینے کے معنی میں آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تلهكم اموالكم واولادكم عن ذكر الله

اَمْلَيْتُ :۔ املاء اور املال دونوں ہم معنی ہیں۔ املیتُ اور امللتُ دونوں ایک ہی معنی کے لئے بولے جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے فہی تملی علیہ۔ ولیملل الذی علیہ الحق دونوں جگہ لکھوانے کے معنی ہیں

ابی زید السروجی :۔ ابو زید سروجی جس پر مقامات کے مقاموں کی اور حکایتوں کی تعمیر کی جا رہی ہے۔ سروج حران کے قریب کوئی مقام تھا یا ہے اسکی طرف نسبت ہے

اَسْنَدْتُ :۔ نسبت کی۔ کہا جاتا ہے اسندت الحدیث الی فلان۔

حارث بن همام البصری :۔ حارث بن ہمام شبستان مقامات کا دوسرا اہم ستون

قَصَدْتُ :۔ ای اَرَدْتُ۔ قصد ارادہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور قصد کے معنی میں میانہ روی اختیار کرنا۔ افراط اور تفریط کو چھوڑ کر معتدل راہ اختیار کرنا۔ قرآن کریم میں ہے واقصد فی مشیك۔ قصد یقصد ضرب سے آتا ہے۔

اِحْمَاض :۔ مزاح۔ ایک اسلوب سے دوسرے اسلوب کی طرف منتقل ہو جانا۔ حموضة سے مشتق ہے جیسے تبدیل ذائقہ کے لئے ترشی کا استعمال کرتے ہیں اسی طرح تفریحا اور استلذاذاً ایک کلام سے دوسرے کلام کی طرف منتقل ہونے کو احماض کہتے ہیں

تنشیط :۔ نشاط سے ماخوذ ہے۔ طبیعت کا خوشگوار ہونا۔ نشاط۔ کسل کی ضد ہے ذی روح اجسام میں متحقق ہوتی ہے۔ ماضی مضارع سمع سے آتا ہے حدیث میں ہے بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنشط والمکرہ۔ نَشَطَ يَنْشُطُ جب ضرب سے آئے گا تو معنی یہ ہو جائیں گے۔ ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف منتقل ہو جانا۔ یا ایک زمین سے دوسری زمین کی طرف چلے جانا۔ نَاشِط۔ اس وحشی بیل کو بھی کہتے ہیں کہ جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا ہو۔ جیسے قرآن کریم میں ہے والناشطات نشطا یعنی وہ نجوم جو ایک برج سے دوسرے برج کی طرف منتقل ہوتے رہتے ہیں۔

قارئیہ :۔ قرأ یقرأ (فتح) پڑھنا۔ قرارت مطلق پڑھنے کو کہتے ہیں اور تلاوۃ خاص قرآن کریم کے پڑھنے کو کہتے ہیں قال تعالیٰ۔ فاذا قرأناه فاتبع قرآنه قرء کے اصل معنی جمع کے ہیں

تکثیر :۔ تکثیر باعتبار کمیت اور اعداد ہوتی ہے۔ اور تعظیم باعتبار کیفیت ہوتی ہے۔ نیز تکثیر کا مقابل تقلیل آتا ہے اور تعظیم کا مقابل تحقیر ہے قال تعالیٰ کنتم قلیلا فکثّرکم

سواد :۔ جماعت کثیرہ۔ حدیث میں ہے علیکم بالسواد الاعظم۔

طَالِبِیه :۔ طالب کی جمع ہے۔ طَلَبَةٌ بھی جمع آتی ہے۔ جیسے کامل کی جمع کملۃ آتی ہے۔ اور طلاب بھی اس کی جمع آتی ہے جس طرح کافر کی جمع کفار اور طلباء بھی طالب کی جمع لائی جاتی ہے۔ جیسے عالم کی جمع علماء آتی ہے۔ طَلَبَ يَطْلُبُ باب نصر سے آتا ہے۔

وَلَمْ أُودِعْهُ مِنَ الْأَشْعَارِ الْأَجْنَبِيَّةِ إِلَّا بَيْتَيْنِ فَذَّيْنِ أَسَّسْتُ عَلَيْهِمَا بِنْيَةَ الْمَقَامَةِ الْحُلْوَانِيَّةِ وَآخَرَيْنِ تَوْأَمَيْنِ ضَمَّنْتُهُمَا خَوَاتِمَ الْمَقَامَةِ الْكَرَجِيَّةِ وَمَا عَدَا ذٰلِكَ فَخَاطِرِي أَبُو عُذْرِهِ۔ وَمُقْتَضِبُ حُلْوِهِ وَمُرِّهِ وَهٰذَا مَعَ اعْتِرَافِي بِأَنَّ الْبَدِيعَ رَحِمَهُ اللّٰهُ سَبَّاقُ غَايَاتٍ۔ وَصَاحِبُ آيَاتٍ۔ وَأَنَّ الْمُتَصَدِّيَ بَعْدَهُ لِإِنْشَاءِ مَقَامَةٍ۔ وَلَوْ أُوتِيَ بَلَاغَةَ قُدَامَةَ لَا يَغْتَرِفُ إِلَّا مِنْ فُضَالَتِهِ۔ وَلَا يَسْرِي ذٰلِكَ الْمَسْرَى إِلَّا بِدَلَالَتِهِ وَلِلّٰهِ دَرُّ الْقَائِلِ

(ترجمہ) اور میں نے اس میں سوائے ان دو منفرد شعروں کے جن پر مقامہ حلوانیہ کی بنیاد رکھی ہے اور کوئی اجنبی شعر نہیں لکھا اور ان دو متصل شعروں کے علاوہ جن کو مقامہ کرجیہ کے ختم پر لایا ہوں اور اس کے علاوہ باقی تمام اشعار کا موجد اور ان کے تلخ وشیریں کا جوڑنے والا خود میرا دماغ ہے۔ اس سب کچھ کے باوجود مجھے اعتراف ہے کہ بدیع الزمان ہمدانی علمی میدانوں میں سب سے آگے چلنے والا ہے۔ اور نشانیوں والا ہے (یعنے امتیازی شان کا مالک ہے) اور اس کا بھی معترف ہوں کہ بدیع الزمان ہمدانی کے بعد ایک مقامہ لکھنے کی جرأت کرنے والا بھی اگرچہ وہ قدامہ جیسا فصیح و بلیغ ہی کیوں نہ ہو اس کے جھوٹے پانی سے ہی چلو بھرے گا۔ اور اس راستہ پر صرف اسی کی راہنمائی سے چل سکے گا۔ اور خدا بھلا کرے کہنے والے کا کیا خوب کہا ہے۔

أُودِعُهُ:۔ ایداع امانت رکھنا۔ أَوْدَعَهُ مَالًا۔ دو پیامانت رکھا۔ ودیعۃ امانت۔ تودیع رخصت کرنا۔ قرآن کریم میں ہے مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ۔ استیداع بھی اسی سے ہے۔ حدیث میں ہے استودعك الله الذی لا يضيع ودائعه۔ ودع۔ يدع (ضرب) چھوڑنا۔

الاشعار:۔ شعر کی جمع ہے۔ شعور بمعنے احساس سے مشتق ہے۔ شعر کو شعر اس لئے کہتے ہیں لان الشاعر يشعر بما لا يشعر غيره۔ یعنے شاعر کو اس چیز کا شعور اور احساس ہو جاتا ہے جس کا دوسرے کو نہیں ہوتا۔ شعراء جمع ہے قرآن کریم میں ہے والشعراء يتبعهم الغاوون۔ شعر يشعر (نصر) ادراک کرنا۔ محسوس کرنا۔ ولكن لا يشعرون

الاجنبية:۔ جنب یجنب اس کی اصل ہے (نصر) ایک طرف ہونا۔ کنارہ پر ہو جانا۔ قرآن کریم میں ہے واجنبني وبني ان نعبد الاصنام۔ اسی سے اجتناب ہے پرہیز کرنا

بچنا۔ قرآن کریم میں ہے فاجتنبوا الرجس من الاوثان

اجنب۔ اجنبی بیگانہ۔ دونوں ہم معنی ہیں اجانب جمع ہے

فَذَّيْنِ:۔ فذ کا تثنیہ ہے افذاذ اور فذوذ جمع آتی ہے۔ فذ منفرد یکتا۔ حدیث میں ہے هذه الاية الفاذة۔ ای المنفرد۔ فذ يفذ (نصر) شاذ ہونا۔ البيتين فَذَّيْنِ یعنے وہ دونوں شعر میرے نہیں بلکہ دو مختلف شاعروں کے ہیں ان میں سے ایک حریری کا ہے اور دوسرا زیاد دمشقی کا

أَسَّسْتُ:۔ تاسیس کسی چیز کی بنیاد رکھنا۔ قرآن کریم میں ہے لمسجد اُسِّسَ على التقوى ثلاثی مجرد (نصر) سے آتا ہے۔ اساس بنیاد کو کہتے ہیں

بنية المقامة:۔ بنیہ کسرہ اور ضمہ دونوں کے ساتھ آتا ہے بنی جمع آتی ہے جیسے جزیۃ کی جمع جزی آتی ہے کہا جاتا ہے بنی البنا ء بنيًا بناءً وبنيةً۔ هدم کی

ضد ہے۔ ثلاثی مجرد باب ضرب سے آتا ہے۔

وَالْاُخْرِیْن:۔ لیث فرماتے ہیں کہ اٰخر اور اٰخرۃ بالکسر متقدم کی نقیض ہے اور آخر بالفتح احد الشیئین کو کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے فَاٰخَرَانِ یَقُوْمَانِ مقامھما۔ جمع واؤ نون کے ساتھ لائی جاتی ہے۔ جیسے قرآن کریم میں ہے وآخرون اعترفوا بذنوبھم۔ اُخریٰ مؤنث آتا ہے جس کی جمع اُخر اور اُخریات آتی ہے۔ قرآن کریم میں ہے ولی فیھا مآرب اخریٰ۔ اور جمع جیسے فعدۃ من ایام اُخر حدیث میں ہے جلس فی اُخریاتِ الناس:۔

تَوَامَیْن:۔ توامین ان دو بچوں کو کہتے ہیں جو ایک ماں کے بطن سے جڑواں پیدا ہوں۔ حریری نے ان دو آخری شعروں کو توامین سے اس لئے تعبیر کیا کہ دونوں ایک ہی شاعر کے ہیں۔ بخلاف بیتین فذین کے کیونکہ وہ ایک شاعر کے نہیں بلکہ دو شاعروں کے کہے ہوئے ہیں ان میں سے ایک زیاد الدمشقی کا ہے اور ایک بُحتری کا ہے لیکن شروع کے دونوں شعر یکتا اور بے مثال تھے اس لئے ان کو مصنف نے بیتین فذین فرمایا۔

خاطری:۔ خاطر قلب میں کسی تدبیر اور کسی بات کا آنا۔ مجازاً خاطر کا اطلاق قلب اور نفس کے لئے بھی کر دیتے ہیں خَوَاطِر جمع آتی ہے خَطَرَ یَخْطُرُ (ضرب ونصر) ابن جنی فرماتے ہیں کہ کوئی بات بھول جانے کے بعد پھر یاد آئے اس وقت کہیں گے خَطَرَ بِبَالِیْ

ضَمَّنْتُھَا:۔ تضمین کے معنی کسی شے کو کسی شے کے ضمن میں رکھ دینے کے ہیں۔ اور خواتم۔ خاتمہ کی جمع ہے اور کرجیۃ شہر کرج کی طرف نسبت ہے۔

ابو عذرۃ:۔ ابو عذر صانع اوّل کو کہا جاتا ہے۔ ھو ابو عذرۃ ھذا الکلام اس کلام کا پہلا قائل یہی ہے عورت کے لئے بولتے ہیں فلان ابو عذرھا فلاں شخص اس عورت کا پہلا شوہر ہے۔ عذرۃ کی اصل عذارۃ ہے۔ عُذْرَۃٌ شئے نجس کو کہتے ہیں اور عذرۃ کی مشابہت کی وجہ سے عُذْرَۃ بکارت کو کہا جاتا ہے

مقتضب:۔ قضب کے معنی قطع کے ہیں۔ کاٹنا۔ حدیث میں ہے انہ کان اذا رای التصلیب فی ثوب قضبہ قُضْبان اور قُضُب جمع آتی ہے ثلاثی مجرد ضرب سے ہے۔

حُلْوَۃ:۔ میٹھا۔ شیریں مُرّ کی ضد ہے حلو اور حلاوۃ کا استعمال اطعمہ کے لئے ہوتا ہے۔ حلا یحلو نصر سے آتا ہے

سَبَّاق:۔ سبق سے مشتق ہے۔ بہت جلدی کرنا۔ پہل کرنا۔

اعترافی:۔ معرفت کے بعد اقرار کو اعتراف کہتے ہیں۔ قال تعالیٰ وآخرون اعترفوا بذنوبھم یعنی گناہوں کی حقیقت کو پہچان کر اقرار کیا۔ قرآن کریم میں ہے انا ذھبنا نستبق۔ سابق۔ پہلا۔ سابقون جمع آتی ہے سُبُوق تیز رو گھوڑا (اصل ضرب سے ہے)

غَایَات:۔ غایت یعنی نہایت کی جمع ہے اور ایات آیت یعنی علامت کی جمع ہے

المتصدی:۔ ای المتعرض اصل مادہ صدی ہے یعنی آواز بازگشت ہے تصدی کے معنی کسی کے صدا کی اتباع کرنے کے ہے اور بعض کا قول ہے کہ تصدی صد یعنی قرب سے ماخوذ ہے ایک دال کو یا سے بدل لیا گیا۔ حدیث میں ہے فی غزوۃ حنین فجعل الجبل یتصدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اُوْتِیَ:۔ ای اعطی ذالک المتصدی۔ قرآن کریم میں ہے واُوتیت من کل شئ۔ اصل اتی یاتی اتیا ضرب سے ہے (آنا) اور اسی سے میناء آتا ہے۔ آباد راستہ مجیئی کے معنی مطلق آنے کے ہیں اور اتیان کے معنی سہولت سے آنے کے ہیں اتیان اخص ہے اور مجیئی عام ہے

بلاغۃ:۔ یعنی فصاحت۔ کلام یا متکلم کا بلیغ ہونا۔

قال تعالیٰ وقل لہم فی انفسہم قولاً بلیغاً۔ بلیغ اس کو کہا جاتا ہے جس کا کلام فصیح ہونے کے علاوہ مخاطب کے فہم اور شعور کا بھی احاطہ کئے ہوئے ہو۔ بلغ یبلغ کرم سے آتا ہے پہنچنا۔ قرآن کریم میں ہے اذا بلغن اجلہن فذا أمنا:۔ ابوالولید جعفر بے انتہا فصیح و بلیغ تھے۔ ان کی تصنیف کردہ ایک کتاب بھی ہے جس کا نام سحر البلاغت ہے۔

لا یغترف:۔ اغتراف چلو بھرنا۔ اغترف الماء بیدہ ہاتھ سے چلو بھر پانی لیا۔ قرآن کریم میں ہے الا من اغترف غرفۃ بیدہ۔

یسری:۔ (ضرب) رات میں چلنا۔ قرآن کریم میں ہے سبحن الذی اسری بعبدہ لیلاً۔ ابن السری رات کا مسافر

صُوٰی بمسلک رات۔ دلالۃ:۔ راہنمائی۔ قیادت

ولله در القائل:۔ در کے اصل معنی دودھ کے ہیں استعارۃً خیر اور بھلائی کے معنی میں استعمال ہونے لگا گویا کہ بھلائی اور فلاح دودھ کے مشابہ ہیں۔ اس لئے لله در کے معنے ہو گئے اللہ ہی کے لئے اس کی خیر و خوبی یعنی یہ خوبی اور کمال عجیب و غریب ہے جو اللہ ہی کا عطا کیا ہوا ہے۔ مقام مدح اور مقام تعجب دونوں میں یہ لفظ مستعمل ہوتا ہے۔

القائل:۔ کہنے والا۔ اور ان دونوں شعروں کا کہنے والا عدی بن رقاع ہے۔

فَلَوْ قَبْلَ مَبْكَاهَا بَكَيْتُ صَبَابَةً ... بِسُعْدَى شَفَيْتُ النَّفْسَ قَبْلَ التَّنَدُّمِ

وَلَكِنْ بَكَتْ قَبْلِي فَهَيَّجَ لِي الْبُكَاءَ ... بُكَاهَا فَقُلْتُ الْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ

وَأَرْجُو أَنْ لَا أَكُونَ فِي هٰذَا الْهَذَرِ الَّذِي أَوْرَدْتُهُ۔ وَالْمَوْرِدِ الَّذِي تَوَرَّدْتُهُ كَالْبَاحِثِ عَنْ حَتْفِهِ بِظِلْفِهِ، وَالْجَادِعِ مَارِنَ أَنْفِهِ بِكَفِّهِ۔ فَأُلْحَقَ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا

(ترجمہ) اگر میں سعدیٰ کی یاد میں کبوتری کے رونے سے پہلے رو پڑتا تو اپنے دل کو ندامت سے پہلے شفا دے لیتا مگر وہ مجھ سے پہلے رو پڑی اور اس کے رونے نے میرے رونے کو اور بھڑکا دیا۔ اور مجھے کہنا پڑا کہ فضیلت کا سہرا پہل کرنیوالے ہی کے سر ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ جس بیہودہ گوئی میں میں پڑ چکا ہوں اور جس گھاٹ پر کہ میں اتر چکا ہوں۔ اپنی موت کی جستجو اپنے کھر سے کرنے والے اور اپنی ناک کا بانسہ اپنے ہاتھ سے کاٹنے والے کی طرح نہ ہوں گا کہ شامل کیا جاؤں ان لوگوں میں جو اعمال کے اعتبار سے شدید نقصان میں ہیں اور جنکی دنیاوی زندگی کی دوڑ دھوپ بے کار ہو چکی اور وہ یہ گمان کر رہے ہیں کہ ہم بھلے کام کر رہے ہیں۔

قبل:۔ قبل بعد کی ضد ہے قرآن کریم میں ہے فللّٰہ الامر من قبل و من بعد

صَبَابَۃٌ:۔ عشق۔ شیفتگی۔ رَجُلٌ صَبٌّ۔ عاشق ہے۔ امرأۃ صَبَّۃٌ۔ صَبَّاتٌ جمع ہے۔ صَبَّ یَصُبُّ (سمع) فریفتہ ہونا

شفیت:۔ شفی یشفی شفاءً (ضرب) کسی مرض اور بیماری سے رہائی پانے کا نام شفا ہے۔ شافی شفا دینے والا۔ قرآن کریم میں ہے ویشف صدور قوم مومنین

الجواب الشافی:۔ ایسے جواب کو کہتے ہیں جس کے سننے کے

بعد سامع کے اشکالات ختم ہو جائیں اور قلب کو شک اور تردد کی بیماری سے شفا ہو جائے۔

فَهَيَّجَ: ۔ هَيْجًا بھڑکانا۔ هَيَّجَ بينهم الشر۔ ان میں شر اور فساد بھڑکایا۔ ثلاثی مجرد ضرب سے آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے ثم يهيج فتراه مصفرا۔ هَيْجَاءُ (مد کے ساتھ) لڑائی کے معنی میں آتا ہے۔ حدیث میں ہے لا ينكل في الهيجاء اي في الحرب والجدال۔

اَرْجُوْ: ۔ رَجَا يَرْجُوْ (نصر) امید کرنا۔ رجاء۔ یاس کی ضد ہے۔ کبھی رجاء خوف کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے قرآن کریم میں ہے مالكم لا ترجون لله وقارا۔ فراء کہتا ہے کہ رجاء خوف کے معنی میں صرف انکار کے موقع پر آتا ہے جیسا ارشاد باری عز اسمہ وترجون من الله ما لا يرجون

الهذر: ۔ بذبان۔ باب ضرب

اَوْرَدْتُهُ: ۔ وَرَدَ يَرِدُ وُرُوْدًا۔ اصل میں پانی پر حاضر ہونا ولما ورد ماء مدين۔ قرآن کریم میں ہے وان منكم الا واردها۔ مَوْرَدْ بھی اسی سے ہے۔ گھاٹ۔ اترنے کی جگہ۔ ایراد کے معنی اتارنا۔ اور تورد کے معنی اترنے کے ہیں

كَالْبَاحِثْ: ۔ بَحَثَ يَبْحَثُ کے اصل معنی مٹی سے کھود کر کسی چیز کو نکالنا۔ مطلق تلاش اور جستجو کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی اس آیت میں بَحَثَ اصل معنی میں استعمال ہو رہا ہے۔ فبعث الله غرابا يبحث في الارض كالباحث عن حتفه

بظلفه: ۔ کلام عرب میں ضرب المثل ہے، اس کی اصل یوں بیان کی جاتی ہے کہ ایک شخص نے بکری ذبح کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن چاقو اور چھری نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھا۔ اتفاقاً بکری نے اپنے کھر سے زمین کریدی اس میں سے چھری نکل آئی اور یہی چھری اس بکری کے ذبح کے لئے آلہ بن گئی یہ ایسا ہی ہے جیسا ہمارے یہاں اردو میں بولا جاتا ہے (خود اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنا)

حَتْفِهِ۔ موت۔ حُتُوْفٌ جمع آتی ہے۔ حتف کے اصل معنے یہ ہیں کہ بستر پر پڑے بغیر کسی قتل اور حادثہ کے مرنا جیسے نبی کریم علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے مَنْ مات حتف انفه فقد وقع اجره على الله۔ لیث فرماتے ہیں کہ حتف کے لئے کوئی فعل نہیں آتا۔

بِظِلْفِهِ: ۔ جیسے انسان کے لئے قدم۔ فرس کے لئے حافر اور بغل کے لئے خُفٌّ بولا جاتا ہے۔ اسی طریقہ سے بکری ہرن اور گائے کے لئے ظِلْفٌ بولا جاتا ہے۔ اظلاف جمع آتی ہے حدیث میں ہے فتطؤه باظلافها۔

اَلْجَادِعْ: ۔ جدع ناک۔ کان۔ ہاتھ۔ زبان کے کاٹنے کو کہتے ہیں (باب فتح)

مَارِنَ: ۔ ناک کا نرم حصہ۔ جمع موادن آتی ہے حدیث میں ہے في المادن الدية

اَنْفِهِ: ۔ انف ناک جمع اُنُفٌ اور انافٌ آتی ہے۔ کہا جاتا ہے مات حتف انفه اپنی موت سے مرا کیونکہ طبعی موت میں آخری سانس ناک سے نکلتا ہے (باب ضرب) حدیث میں ہے من سبقه الحدث في الصلوة فليأخذ بانفه ويخرج

بِكَفِّهِ: ۔ ہاتھ ہتھیلی۔ اَكُفٌّ جمع آتی ہے۔ حدیث میں ہے فكانما يضعها في كف الرحمن۔ تكفف اور استکفف بھی اسی سے ہیں (اپنی ہتھیلی اور ہاتھ سے طلب کرنا) حدیث میں ہے لان تدع ورثتك اغنياء خير من ان تدعهم عالة يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ۔ کف یکف (نصر) ملانا۔ جمع کرنا

فَاَلْحَقَ: ۔ الحاق کسی کے ساتھ لاحق کر دینا یعنے کسی کے ساتھ بطور تبعیت ملا دینا۔ قرآن کریم میں ہے الحقنا بهم ذريتهم اور حدیث قنوت میں ہے ان عذابك بالكفار ملحق لحق لحاقا باب سمع سے آتا ہے۔ اور زیارت قبور کی حدیث میں ہے وانا ان شاء الله بكم لاحقون

بِالْاَخْسَرِيْنَ: ۔ اخسر کی جمع ہے سخت گھاٹے والا (سمع)

گمراہ ہونا۔ نقصان اٹھانا۔ قرآن کریم میں ہے خسر الدنیا والاخرۃ۔ خسر یخسر (ضرب) کم کرنا۔ قرآن کریم میں ہے اذا کالوھم او وزنوھم یخسرون۔ ای ینقصون فی الکیل۔ اَعْمَالاً:۔ عمل کی جمع ہے عَمِلَ یَعْمَلُ (سمع) جنس حیوان سے جو کام قصد وارادہ کے ساتھ ہو اس کو عمل کہتے ہیں اور فعل عام ہے خواہ بالقصد ہو یا بدون قصد کے ہو ان معنی کے اعتبار سے عمل فعل سے اخص ہوا۔ قرآن کریم میں ہے من عمل صالحا فلنفسہ۔ ای فعل بقصد و ارادۃ۔ ضَلَّ:۔ گمراہ ہونا اور ضائع ہونا (ضرب) ضلال ہدایت کی نقیض ہے۔ قرآن کریم میں ہے فمن اھتدی فانما یھتدی لنفسہ ومن ضل فانما یضل علیہا سَعْیُھُمْ:۔ زجاج فرماتے ہیں کہ کلام عرب میں ہر عمل میں تصرف کرنے کا نام سَعْیٌ ہے سَعٰی یَسْعٰی (فتح) کوشش کرنا قرآن کریم میں ہے لیس للانسان الا ما سعٰی

اَلْحَیَاۃُ:۔ حیات موت کی نقیض ہے حَیِیَ یَحْیٰی (سمع) حیات مختلف معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ حیوانات اور نباتات میں جو قوت نامیہ موجود ہوتی ہے اسکو بھی حیات سے تعبیر کیا جاتا ہے جیسے قول باری تعالے اعلموا ان اللہ یحیی الارض بعد موتہا۔ دوسرے قوت حسیہ کے لئے جیسے وما یستوی الاحیاء ولا الاموات۔ تیسرے قوت عاقلہ کے لئے جیسے او من کان میتا فاحییناہ۔ چوتھے ارتفاع غم کے لئے جیسے لاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء۔ پانچویں حیات اخروی کے لئے جیسے یا لیتنی قدمت لحیاتی۔ اور چھٹے باری تعالے کی صفت بنتا ہے کہا جاتا ہے حَیٌّ یعنے باری تعالے پر موت کا اطلاق ہو ہی نہیں سکتا۔

اَلدُّنْیَا:۔ دنی یدنو (نصر) قریب ہونا۔ دنیا کی اصل دُنْوٰی ہے اور اَدْنٰی بھی اسی سے ہے۔ کبھی اَدْنٰی اصغر کے معنی میں آتا ہے اور کبھی اذل کے معنی میں۔ پہلی صورت میں ادنی کی نقیض اکبر آئے گی۔ جیسے قرآن کریم میں ہے ولا ادنی من ذالک ولا اکبر اور دوسری صورت میں ادنی کی نقیض خیر آئے گی جیسے ارشاد باری تعالیٰ ھو ادنی بالذی ھو خیر اور دنیا و آخرت کے اعتبار سے دنیا نزدیک بھی ہے اور کمتر بھی اسی لئے اسکو دنیا کہتے ہیں۔ صُنْعًا:۔ جو فعل انسان سے عمدگی اور پختگی کے ساتھ صادر ہو اسکو صُنْع کہتے ہیں۔ صنع فعل اور عمل دونوں سے ... خاص ہے قرآن کریم میں ہے صنع اللہ الذی اتقن کل شئی (فتح)

عَلٰی اَنِّیْ وَاِنْ اَغْمَضَ لِیَ الْفَطِنُ الْمُتَغَابِیْ وَنَضَحَ عَنِّی الْمُحِبُّ الْمُحَابِیْ لَا اَکَادُ اَخْلُصُ مِنْ غُمْرٍ جَاهِلٍ اَوْ ذِیْ غِمْرٍ مُتَجَاهِلٍ۔ یَضَعُ مِنِّیْ لِهٰذَا الْوَضْعِ وَیُنَدِّدُ بِاَنَّهٗ مِنْ مَنَاهِی الشَّرْعِ وَمَنْ نَقَدَ الْاَشْیَاءَ بِعَیْنِ الْمَعْقُوْلِ۔ وَاَنْعَمَ النَّظَرَ فِیْ مَبَانِی الْاُصُوْلِ۔ نَظَمَ هٰذِهِ الْمَقَامَاتِ۔ فِیْ سِلْكِ الْاِفَادَاتِ وَسَلَکَهَا مَسْلَكَ الْمَوْضُوْعَاتِ۔ عَنِ الْعَجْمَاوَاتِ وَالْجَمَادَاتِ۔ وَلَمْ یُسْمَعْ بِمَنْ نَبَا سَمْعُهٗ عَنْ تِلْكَ الْحِکَایَاتِ اَوْ اَثَّمَ رُوَاتَهَا فِیْ وَقْتٍ مِّنَ الْاَوْقَاتِ۔

(ترجمہ) علاوہ ازیں یہ بات بھی ہے اگرچہ کوئی خود بچانے والا کند ذہن (ذکی) میرے عیوب سے نظر بچالے اور کوئی ہمدرد دشمن کے حملہ کو دفع بھی کردے۔ مگر ناتجربہ کار جاہل اور خطرناک جہالت والے سے چھٹکارا نہیں پاسکتا وہ تو اس انشاء کی

وجہ سے بیزار مرتبہ گھٹائے گا۔ اور پکار پکار کر کہے گا کہ یہ ممنوعات شرعیہ میں سے ہے۔ لیکن جس نے اشیاء کو عقل و انصاف کی نگاہ سے پرکھا۔ اور کلام کی بنیادوں کو گہری نگاہ سے مطالعہ کیا وہ شخص یقیناً ان مقاموں کو فوائد کی لڑی میں پروئے گا۔ اور ان قصوں میں شامل کرے گا۔ جو حیوانات اور جمادات کے متعلق گھڑے جاتے ہیں۔ اور نہیں سنا گیا کہ کبھی بھی کسی نے ایسے قصوں کے سننے سے اظہار نفرت کیا ہو۔ یا ان کے راویوں کو گنہگار بتلایا ہو

اَلْغِیضُ :۔ اغماض ۔ مسامحت یعنے چشم پوشی اور نرمی کرنا۔ قرآن کریم میں ہے ولستم باخذیہ الا ان تغمضوا فیہ

المتغابی :۔ ای المتغافل ۔ بہ تکلف غافل اور غبی بننے والا۔ غبی یغبی (سمع) کند ذہن ہونا

المُحَابِی :۔ یعنے مخلص ۔ حبا یحبو (نصر) بغیر بدلہ کے عطا کرنا ۔ حباء بمعنی عطاء سے ماخوذ ہے ۔ محابی اس کو کہتے ہیں جو کسی عوض اور غرض کے بغیر اپنی محبت کے غلبہ سے کسی کو نوازے ۔ صلوٰۃ التسبیح کی حدیث میں ہے الا احبوک الا امنحک

اَخْلُصُ :۔ (نصر) سالم ہونا ۔ خالص ہونا ۔ مخلص بصیغہ اسم فاعل ۔ وہ شخص جو خالص اور بے لوث تعلق رکھے۔

غُمْرٌ :۔ بضم غین ۔ ناتجربہ کار ۔ اناڑی (نصر) اَغْمَارٌ جمع ہے حضرت عبداللہ بن عباس کی حدیث میں ہے ان الیہود قالوا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یغرنک ان قتلت نفرا من قریش اغمارا ۔ غِمْرٌ بکسر غین ۔ کینہ غُمُورٌ جمع ہے غَمْرٌ بفتح غین ماء کثیر۔

مُتَجَاهِلٌ :۔ جو واقع میں جاہل نہ ہو مگر اپنے کو کسی وجہ سے جاہل ظاہر کرتا ہو جیسے ہم اردو میں عارفانہ تجاہل سے تعبیر کرتے ہیں

یُنَدِّدُ :۔ ای یشہر ۔ ندّ ینِدّ (ضرب) تشہیر کرنا

مَنَاهِی :۔ مناہی الشرع جن چیزوں سے شریعت نے ممانعت کر دی ہو ۔ نہی ینہی (فتح) روکنا ۔ منع کرنا ۔ قرآن کریم میں ہے ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر

الشَّرْعُ :۔ (شریعت) ابن الاعرابی فرماتے ہیں کہ شرع کے معنی اظہر کے ہیں جیسے قرآن کریم میں ہے شرعوا لہم من الدین ۔ یعنی اظہروا لہم (فتح) ظاہر کرنا ۔ شرع اور شریعۃ اصل میں شریعۃ الماء سے ماخوذ ہے ۔ شریعۃ پانی کے گھاٹ اور چشمہ کو کہتے ہیں ۔ انبیاء کرام کی شریعت بھی روحانی زندگی کا چشمہ ہے اس لئے اس پر بھی شریعت کا اطلاق ہوتا ہے

نَقَدَ :۔ لیث فرماتے ہیں کہ دراہم کو پرکھنے اور بروقت ادا کر دینے کو نقد کہتے ہیں ۔ حدیث جابر میں ہے فنقدنی ثمنہ مجھے اس کی قیمت بروقت ادا کر دی ۔ نقد نسیہ کے مقابل آتا ہے ۔ نقد ینقد (نصر) پرکھنا کھرا اور کھوٹا الگ کر دینا

بعین المعقول :۔ عین اس قوت کو کہتے ہیں جس سے انسانات اور حیوانات اشیاء عالم کو دیکھتے ہیں اَعْیُنٌ اور اَعْیَانٌ جمع ہے قرآن کریم میں ہے اعین یبصرون بہا

اَنْعَمَ :۔ مبالغہ کیا ۔ حدیث میں ہے ابردوا بالظہر فانعم ان یبردھا۔

مَعْقُولٌ :۔ مفعول کے وزن پر ہے بمعنی عقل عقل کے معنی اصل میں روکنے کے ہیں عقل بھی کیونکہ انسان کو بری باتوں سے روکتی ہے اس لئے عقل کو عقل کہتے ہیں

النَّظَرُ :۔ بصر یا بصیرت کو کسی چیز کے ادراک کے لئے حرکت دینا ۔ اسی لئے لفظ نظر رؤیت بصری کے معنی میں آتا ہے اور کبھی غور و فکر کے معنی میں آتا ہے قرآن کریم میں ہے ۔ و اغرقنا آل فرعون وانتم تنظرون یہاں ظاہری نظر مراد ہے اور قل انظروا ماذا فی السموات میں غور و فکر کے معنی مراد ہیں ۔

مبانی الاصول :۔ مبنی کی جمع ہے مبنی جس پر کوئی چیز مبنی ہو ۔ اصل مادہ بناء ہے (ضرب)

سِلْکٌ :۔ موتیوں کی لڑی کو سلک کہتے ہیں اسلاک جمع

ہے۔ سَلَکَ لازمی اور متعدی دونوں طرح آتا ہے (لفر)
قرآن کریم میں ہے کذلک نسلکہ فی قلوب المجرمین
مَسْلَکٌ راستہ جسکی جمع مسالک ہے۔
اَلْمَوْضُوْعَاتُ:۔ گھڑی ہوئی حکایتیں۔ خانہ ساز قصے۔
مَوْضُوْعٌ کی جمع ہے جیسے مرفوع کی جمع مرفوعات
آتی ہے۔ مذکر غیر عاقل کی جمع الف تاء کے ذریعہ لائی جاتی ہے
اَلْعَجْمَاوَاتُ: عَجْمَاءُ کی جمع ہے۔ بہائم۔ درندہ
اَلْجَمَادَاتُ:۔ جماد کی جمع ہے جماد وہ شے ہے جس میں
حیات اور نشو و نما کا شائبہ تک بھی نہ ہو

نَبَأٌ:۔ نفرت اور عدم التفات کو نُبُوٌّ کہتے ہیں جس کا
حاصل اکتا جانا اور نہ قبول کرنا ہے۔
اَثَّمَہٗ:۔ ای نسبہم الی الاثم
وَقْتٌ:۔ وقت اس زمانہ کو کہتے ہیں جو کسی کام کے لئے
مخصوص کر لیا جائے اور جس کی ابتدا و انتہا ہو۔ قرآن کریم میں
ہے ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا
اسی تخصیص در تخصیص کی وجہ سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ
تعالے جمع بین الصلاتین کے قائل نہیں کیونکہ نماز کے اوقات
محدود اور متعین ہیں ان میں ذرہ برابر تقدیم تاخیر نہیں ہو سکتی۔

ثُمَّ اِذَا كَانَتِ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ وَبِهَا انْعِقَادُ الْعُقُوْدِ الدِّيْنِيَّاتِ۔ فَاَيُّ
حَرَجٍ عَلٰى مَنْ اَنْشَاَ مُلَحًا لِلتَّنْبِيْهِ۔ لَا لِلتَّمْوِيْهِ۔ وَنَحَا بِهَا مَنْحَى التَّهْذِيْبِ
لَا الْاَكَاذِيْبِ۔ وَهَلْ هُوَ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا بِمَنْزِلَةِ مَنِ انْتَدَبَ لِتَعْلِيْمٍ۔ اَوْ
هَدٰى اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ شعر: عَلٰى اَنَّنِيْ رَاضٍ بِاَنْ اَحْمِلَ الْهَوٰى
وَاَخْلُصَ مِنْهُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِيَا: وَبِاللّٰهِ اَعْتَضِدُ۔ فِيْمَا اَعْتَمِدُ۔ وَاَعْتَصِمُ
مِمَّا يَصِمُ وَاَسْتَرْشِدُ: اِلٰى مَا يُرْشِدُ: فَمَا الْمَفْزَعُ اِلَّا اِلَيْهِ۔ وَلَا الْاِسْتِعَانَةُ
اِلَّا بِهٖ۔ وَلَا التَّوْفِيْقُ اِلَّا مِنْهُ۔ وَلَا الْمَوْئِلُ اِلَّا هُوَ۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ
وَبِهٖ نَسْتَعِيْنُ وَهُوَ نِعْمَ الْمُعِيْنُ

(ترجمہ) پھر جبکہ اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور نیتوں ہی سے معاملات مذہبیہ منعقد ہوتے ہیں تو بھلا کیا الزام ہے ایسے شخص پر جس نے رنگ برنگی داستانیں فریب دینے کے لئے نہیں بلکہ چونکانے اور بیدار کرنے کے لئے لکھی ہوں۔ اور اس نے ان سے اخلاق کا اور تہذیب کا ارادہ کیا ہو کہ بے سر و پا باتوں کا۔ اور کیا ایسا شخص اس انشا پردازی میں ایک استاذ علم اور سیدھا راستہ بتلانے والے کے ہم مرتبہ اور ہم پلہ نہیں؟ شعر۔ علاوہ ازیں میں اس پر بھی راضی ہوں کہ بار محبت اٹھا دوں اور بغیر کسی نفع نقصان کے عہدہ برآ ہو جاؤں۔ اور اللہ ہی سے اپنے ارادہ میں مدد مانگتا ہوں اور اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور عیب لگانے والی چیز سے پناہ مانگتا ہوں اور اس کی ہدایت کا طلبگار ہوں۔ کیونکہ اسی کی طرف جائے پناہ ہے اور اسی سے امداد ہے اور اسی کی طرف سے توفیق ہے اور اس کے سوا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ اسی پہ بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اسی سے ہم امداد چاہتے ہیں اور وہ بہترین مددگار ہے۔

اَلْعُقُوْدُ: ۔ عَقد کی جمع ہے ۔ دو چیزوں کو ملا دینے اور جمع کر دینے کو عقد کہا جاتا ہے ۔ نکاح پر بھی عقد کا اطلاق کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں بھی دو ہستیوں کو ملایا اور جمع کیا جاتا ہے ۔ عَقد کا استعمال صرف اجسام میں ہوتا ہے ۔ البتہ کبھی معانی کے لئے استعارہ کر لیا جاتا ہے جیسے قرآن کریم میں ہے بما عقدتم الایمان ۔ عقد بمعنے عہد بھی آتا ہے ۔ اس صورت میں بھی جمع عقود آئے گی جیسے قرآن کریم میں ہے یا ایہا الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود

حَرَجٌ: ۔ تنگی ، اعتراض ۔ قرآن کریم میں ہے لیس علی الاعمی حرج ولا علی الاعرج حرج ۔ عُمْیًا: عُمْیَة کی جمع ہے ۔ کلام بنیح ذکرہم

لِلتَّنْبِیْہِ: ۔ خواب سے جگا دینا اور اٹھا دینا ۔ خواہ حسّی خواب ہو یا خواب غفلت ہو

لِلتَّمْوِیْہِ: ۔ کہا جاتا ہے مَوَّہَ الشیٔ بماء الذہب و الفضۃ ۔ سونے چاندی کا پانی پھیرا ۔ ملمع کیا ۔ حق و باطل کی تلبیس کو تمویہ کہتے ہیں ۔

نَحَا: ۔ (نصر) ارادہ کرنا نحا بہا منحی التھذیب یعنے اس سے تہذیب و اخلاق کا ارادہ کیا ۔ مَنْحٰی ۔ مقصد تھذیب کے اصل معنی خراب پتوں اور شاخوں کو کاٹ دینے کے ہیں ۔ اصطلاح میں برے اور بیہودہ اخلاق کے پتوں اور شاخوں کو کاٹنے اور چھانٹ دینے کو تھذیب کہتے ہیں ۔

اَلْاَکَاذِیْبُ: ۔ الکذوبۃ کی جمع ہے ۔ بمعنے کذب صدق کے مقابل آتا ہے ماکذب الفواد ما رای (الآیۃ)

اِنْتَدَبَ: ۔ بلایا اور دعوت قبول کی ۔ حدیث میں ہے انتدب اللہ لمن یخرج فی سبیلہ ۔ ای فاجابہ الی غفرانہ (نصر) بلانا ۔ مندوبین آجکل کی اصطلاح میں مدعووین کو کہتے ہیں

صِرَاطٌ: ۔ صراط ۔ سراط اور زراط تینوں طرح آیا ہے بمعنی راستہ ابن کثیر ۔ نافع ۔ ابن عامر ۔ ابو عمر اور کسائی وغیرہ نے صراط پڑھا ہے اور یعقوب وغیرہ نے سراط پڑھا ہے

مُسْتَقِیْمٌ: ۔ ٹھیک اور سیدھا راستہ

رَاضٍ: ۔ (سمع) خوش ہونا ۔ راضی ہونا ۔ قرآن کریم میں ہے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا مقولہ ہے رضیت باللہ ربًا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا ۔ رضا کے معنی تسلیم اور ترک اعتراض کے ہیں

لَا عَلَیَّ وَلَا لِیَا: ۔ یعنے مجھ کو نہ نقصان پہنچاتا ہے اور نہ کوئی فائدہ اور نفع ۔ علی ضرر کے لئے اور لام فائدہ کے لئے آتا ہے ۔

اَعْتَضِدُ: ۔ قوت حاصل کرنا ۔ عضد کے اصل معنی بازو کے ہیں ۔ معین اور مددگار کے معنی میں آتا ہے ۔ قرآن کریم میں ہے وما کنت متخذ المضلین عضدا

اَعْتَصِمُ مِمَّا یَصِمُ: ۔ میں ان چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں جو انسان کو عیب لگاتی ہیں ۔ اعتصام عصمت سے ماخوذ ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ۔ وَصَمَ یَصِمُ (ضرب) عیب لگانا ۔ تَوَکَّلْتُ: ۔ اپنے عجز کا اظہار کرنا اور کسی دوسرے پر اعتماد کرنا توکل کہلاتا ہے ۔ قرآن کریم میں ہے ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ۔ وَکَلَ یَکِلُ (ضرب) سونپنا ۔ انیب

مَنَابٌ یَنُوْبُ (نصر) لوٹنا ۔ بار بار لوٹنا ۔ قرآن کریم میں ہے وانیبوا الی ربکم ۔ وخر راکعا واناب ۔

اَلْمَقَامَةُ الْاُوْلٰی الصَّنْعَانِیَّةُ

حَدَّثَ الْحٰرِثُ بْنُ ھَمَّامٍ قَالَ لَمَّا اقْتَعَدْتُ غَارِبَ الْاِغْتِرَابِ وَ

أَنْأَتْنِي الْمَتْرَبَةُ عَنِ الْأَتْرَابِ. طَوَّحَتْ بِي طَوَائِحُ الزَّمَنِ. إِلَى صَنْعَاءِ الْيَمَنِ. فَدَخَلْتُهَا خَاوِيَ الْوِفَاضِ. بَادِيَ الْإِنْفَاضِ. لَا أَمْلِكُ بُلْغَةً وَلَا أَجِدُ فِي جِرَابِي مُضْغَةً

(ترجمہ) بیان کیا حارث بن ہمام نے کہا کہ جب میں کوہان سفر پر بیٹھا اور تنگدستی نے مجھ کو میرے ساتھیوں سے دور کر دیا تو مجھ کو حوادثات زمانہ نے صنعاء یمن کی طرف لیجاکر پھینک دیا میں وہاں ایسی حالت میں داخل ہوا کہ میرا توشہ دان خالی ہوچکا تھا اور اس کو بظاہر جھاڑنے والا تھا دلوبت یہاں تک آپہنچی کہ میں قوت لایموت تک کا مالک نہ تھا اور اپنے توشہ دان میں ایک نوالہ (لوبٹی) تک نہ پاتا تھا۔

اَلْمَقَامَةُ:۔ قیام سے مشتق ہے۔ مقام اور مقامہ دراصل جائے قیام کو کہتے ہیں مگر ان میں اتنی وسعت کرلی گئی کہ دونوں کا اطلاق مجلس اور مکان پر بھی ہونے لگا۔ بلکہ اتنی وسعت کی گئی کہ اہل مجلس پر بھی ان الفاظ کا اطلاق ہونے لگا۔ مثلاً قرآن کریم میں ہے خَیْرٌ مَقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِیًّا۔ آیت میں مجلس اور اہل مجلس دونوں معنی مراد ہوسکتے ہیں۔

اَلْاُوْلیٰ:۔ اولیٰ۔ اخری کی نقیض ہے۔ قرآن کریم میں ہے و الاخرۃ خیرلک من الاولیٰ۔ اُوَلٌ جمع ہے جیسے اخری کی جمع اُخَرٌ ہے

صَنْعَانِیَّۃٌ:۔ صنعاء یمن کی طرف نسبت ہے۔ یمن کا دارالحکومت کہتے ہیں کہ صنعاء پہلا شہر ہے جو طوفان نوح کے بعد آباد ہوا۔ غالباً مولف نے اسی لئے اپنی کتاب کی ابتدا اسی کے واقعات سے کی ہے۔

حَدَّثَ:۔ ای روی۔ ہر وہ کلام جو انسان کو پہنچے خواہ بطور سماع ہو یا بطور وحی حالت نوم میں ہو یا حالت بیداری میں۔ قرآن کریم میں ہے و اذا اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا۔ حَدَثَ یَحْدُثُ (نصر) ہونا۔ حدوث سے مشتق ہے۔ کسی شے کے نہ ہونیکے بعد ہونے کو کہتے ہیں۔ اسی لئے حدیث کو حدیث کہا جاتا ہے کیونکہ وہ قرآن کریم کی طرح قدیم اور غیر مخلوق نہیں ہے۔ قرآن اللہ کا کلام ہے اس لئے وہ قدیم ہے اور حدیث نبی کا کلام ہے اور حادث ہے اور جس مقام پر قرآن کریم پر حدیث کا اطلاق کیا ہے وہ نزول کے اعتبار سے ہے کیونکہ قرآن کا نزول حادث ہے۔

اِقْتَعَدْتُ:۔ قُعُوْد سے مشتق ہے۔ قعود۔ قیام کی نقیض ہے۔ یذکرون اللہ قیاما وقعودًا بیٹھنے کے معنی میں قعود اور جلوس دو مشہور لفظ آتے ہیں مگر دونوں میں تھوڑا سا فرق ہے نیچے سے اوپر کی جانب منتقل ہونے کو جلوس کہتے ہیں اسی لئے نائم کو اِجْلِسْ کہا جاتا ہے اور اوپر سے نیچے کی طرف انتقال کرنے کو قعود کہتے ہیں اگر کوئی قائم ہے تو اس کے لئے اُقْعُدْ کہا جائے گا۔

غَارِبٌ:۔ کاندھا۔ کوہان۔ کہا جاتا ہے حبلک علی غاربک تیری رسی تیرے کاندھے پر ہے یعنی تم جہاں چاہو چلے جاؤ

اِغْتِرَابٌ:۔ وطن سے نکلنا غربۃ سے ماخوذ ہے۔ حدیث میں ہے کن فی الدنیا کانک غریب اوعابر سبیل

اَنْاَتْنِیْ:۔ ای اَبْعَدَتْنِیْ۔ نَاٰی یَنْاٰی (فتح) دور ہونا۔ بعید ہونا۔ قرآن کریم میں ہے واذا انعمنا علی الانسان اعرض ونای بجانبہ۔ وَھُمْ یَنْھَوْنَ عَنْہُ وَیَنْاَوْنَ عَنْہُ

اَلْمَتْرَبَۃُ:۔ فاقہ۔ احتیاج۔ قرآن کریم میں ہے مسکینا ذا متربۃ۔ ترب یترب (سمع) خاک آلودہ ہونا اتراب ترب کی جمع ہے بچپن کا دوست کہ جو مٹی میں ساتھ کھیلا ہو

اب اطلاق ہم عمر پر آتا ہے عنہ باتزا بالاصحاب الیمین

طَوَّحَتْ :۔ طاح یطوح (نصر) ہلاک ہونا۔ جانا طوحت بِی طوائح الزمن ای حوادث الزمن مجھ کو حوادثات زمانہ نے پھینک دیا

صنعاء الیمن :۔ صنعا یمن کا دار الحکومت۔ یمن کی طرف اس لئے نسبت کردی کہ دمشق کے قریب بھی صنعاء نامی ایک قصبہ ہے اس کی طرف خیال نہ جائے۔

فَدَخَلْتُہَا :۔ دخول سے مشتق ہے جو خروج کی ضد ہے قال تعالے رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق (بابہ نصر)

خَاوِی :۔ خَوٰی یَخْوِیْ خَیًّا خُوِیًّا خَوَایَۃً ضرب خالی ہونا۔ گرنا۔ قرآن کریم میں ہے فتلك بیوتہم خاویۃ یعنی خالیہ۔ اور کبھی اس کے معنی آتے ہیں گرجانا اور ویران ہوجانا جیسے قوم عاد کے قصہ میں ہے کانہم اعجاز نخل خاویۃ

اَلْوِفَاضُ :۔ وَفْضَۃ کی جمع ہے ایسا تھیلہ جس میں مسافر توشہ باندھے وَفَضَ یَفِضُ ضرب۔ جلدی کرنا۔ دوڑنا۔ قرآن کریم میں ہے کانہم الی نصب یوفضون

بَادِیَ الْاِنْفَاضِ لے ظاہر الفقر اصل بد ایبدو ا بُدُوًّا یعنی ظاہر بابہ نصر۔ قال تعالی بادی الرای ای ظاہر الرای۔ کہا جاتا ہے انفض القوم قوم نے اپنا توشہ ختم کردیا۔ حدیث میں ہے کنا فی سفر فانفضنا ہم نے اپنا توشہ ضائع کردیا۔

لَا اَمْلِكُ :۔ بابہ ضرب۔ قال تعالیٰ لا تملك نفس لنفس شیئا۔ ملك بکسر المیم عام ہے اور مُلك بضم المیم تسلط کا نام ہے جو ذوی العقول کے ساتھ مخصوص ہے اور مِلك بکسر المیم عام ہے انسان اور حیوان اور جمادات کو شامل ہے۔

بُلْغَۃ :۔ قوت لا یموت جس سے فقط زندگی پوری کرسکے اصل بلغ یبلغ (نصر) پہنچنا۔

جِرَابِیْ :۔ جراب تلوار کی میان۔ چمڑے کا برتن جمع کجُرُبٌ

مُضْغَۃ :۔ گوشت کا اتنا ٹکڑا کہ جسکو انسان ایک مرتبہ چباسکے جمع مُضَغٌ آتی ہے قرآن کریم میں ہے فخلقنا العلقۃ مضغۃ

فَطَفِقْتُ اَجُوْبُ طُرُقَاتِہَا مِثْلَ الْہَائِمِ۔ وَاَجُوْلُ فِیْ حَوْمَاتِہَا جَوَلَانَ الْحَائِمِ
وَاَرُوْدُ فِیْ مَسَارِحِ لَمَحَاتِیْ وَمَسَایِحِ غَدَوَاتِیْ وَرَوْحَاتِیْ۔ کَرِیْمًا اُخْلِقُ لَہٗ
دِیْبَاجَتِیْ۔ وَاَبُوْحُ اِلَیْہِ بِحَاجَتِیْ۔ اَوْ اَدِیْبًا تُفَرِّجُ رُؤْیَتُہٗ غُمَّتِیْ۔ وَتُرْوِیْ
رِوَایَتُہٗ غُلَّتِیْ۔ حَتّٰی اَدَّتْنِیْ خَاتِمَۃُ الْمَطَافِ وَہَدَتْنِیْ فَاتِحَۃُ الْاَلْطَافِ
اِلٰی نَادٍ رَحِیْبٍ۔ مُحْتَوٍ عَلٰی زِحَامٍ وَنَحِیْبٍ

(ترجمہ) پس میں نے صنعاء کی گلیوں میں ایک حیران و سرگشتہ کی طرح چکر لگانا شروع کیا۔ اور اس کے گلی کوچوں میں پیاسے جانور کی طرح منڈلانے لگا۔ اور میں اپنی آنکھوں کی چراگاہ اور صبح شام کی سیرگاہوں میں ایسے سخی کی جستجو کرنے لگا جس کے سامنے اپنے چہرے کو ذلیل کروں (کچھ مانگوں) اور اس پر اپنی حاجت ظاہر کروں یا کسی ایسے ادیب کو پالوں جس کا دیدار میرے غم کو زائل کر دے اور جس کا بیان میری پیاس بجھا دے یہاں تک کہ مجھ کو میرے گشت کی انتہا نے پہنچا دیا۔ اور الطاف ربانی کی ابتداء نے مجھ کو ہدایت کی ایسی وسیع مجلس کی طرف جو اژدہام اور آہ وزاری پر مشتمل تھی۔

فَطَفِقَتْ:- طَفِقَ یَطْفَقُ (سمع) شروع کرنا۔ کرنا۔ طفق افعال
مقاربہ میں سے ہے۔ صرف ایجاب میں مستعمل ہوتا ہے مَاطَفِقَ
نہیں بولا جاتا۔ قرآن کریم میں ہے فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَ
الْاَعْنَاقِ۔

اَجُوْبُ:- جاب یجوب جوبا (نصر) قطع کرنا۔ کاٹنا
جاب البلاد شہروں کو قطع کیا۔ قرآن کریم میں ہے وثمود
الذین جابوا الصخر۔ جواب اسی سے ماخوذ ہے کسی کے
سوال کو قطع کردینا۔ اور اجابۃ بمعنی قبول بھی اسی سے ہے
کسی کی حاجت کو قطع کردینا۔

طُرُقَاتِهَا:- طُرُق کی جمع ہے اور طُرُق طریق کی جمع
ہے۔ راستہ۔ مذکر اور مونث دونوں طرح آتا ہے۔

مِثْلُ الْهَائِمِ:- مثل مماثل اور شارک کو کہتے ہیں
امثال جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے فلا تضربوا للہ الامثال

الهائم:- متحیر، پریشان۔ ھام یھیم (ضرب) حیران ہونا
پریشان ہونا۔ قرآن کریم میں ہے الم تر انھم فی کل واد یھیمون

اَجُوْلُ:- ای اطوف (نصر) گھومنا طواف کرنا۔ طواف
کے معنی شریعت کی اصطلاح میں بیت اللہ کے گرد گھومنے
کے ہیں۔ اور دوران کے معنی باعتبار لغت کسی شے کے گرد
گھومنے کے ہیں۔

حَوْمَاتُ:- حَوْمَۃ ہر شے کے بہترین حصہ کو کہتے ہیں۔
حَامَ یَحُوْمُ (نصر) گھومنا، پیاسا ہونا۔ ہر پیاسے کو حائم
اور حائمۃ کہتے ہیں۔ حدیث استسقاء میں ہے اللھم ارحم
بھائمھا الحائمۃ

اَرُوْدُ:- ای اطلب (نصر) ڈھونڈھنا جستجو کرنا۔ رائد
ڈھونڈنے والا۔ رُوّاد کی جمع ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
صفت صحابہ میں منقول ہے یدخلون رُوّادًا ویخرجون
ادلۃ دھداۃ للناس۔ یدخلون رُوّادًا یعنے یدخلون
طالبین للعلم من عندہ۔

مَسَارِحُ:- مَسْرَح کی جمع ہے۔ چراگاہ۔ سرح یسرح
(فتح) چرنا۔ قرآن کریم میں ہے حین تریحون وحین تسرحون

لَمَحَاتِیْ:- لَمْحَۃ کی جمع ہے۔ نظر۔ لمح یلمح (فتح) جلدی سے
نظر کرنا۔ قرآن کریم میں ہے کلمح بالبصر۔

مَسَابِحُ:- سیاحۃ۔ سیوحا وسیحا (ضرب) زمین پر
عبادت اور رہبانیت کے طریقہ سے چلنا۔ قرآن کریم میں ہے
فسیحوا فی الارض اربعۃ اشھر۔ حدیث میں ہے لا سیاحۃ
فی الاسلام۔

غَدَوَاتِیْ:- غدوۃ کی جمع ہے طلوع فجر اور طلوع شمس
کے درمیانی وقت کو غدوۃ کہتے ہیں غدا یغدو (نصر)
صبح کے وقت چلنا۔ (سمع) اول نہار میں کھانا کھانا۔ تغدّی
صبح کو کھانا کھایا۔ عشی اس کا مقابل آتا ہے جیسے قول
باری تعالیٰ بالغداۃ والعشی۔ الغدا صبح کا کھانا
العشاء رات کا کھانا۔ غُدُوّ کا مقابل رواح ہے قرآن
کریم میں ہے غدوھا شھر ورواحھا شھر۔ غدوۃ اول
نہار۔ روحۃ اس کا مقابل آتا ہے حدیث میں ہے لغدوۃ
او روحۃ فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما فیھا

رَوْحَاتِیْ:- رَوْحَۃ کی جمع ہے۔ راح یروح (نصر)
زوال شمس سے لے کر رات تک کسی وقت چلنا۔ رواح
غدا کے مقابل آتا ہے قال تعالیٰ ولکم فیھا جمال
حین تریحون وحین تسرحون۔

کَرِیْمًا:- کریم وہ ہے کہ جو بلا سوال کے دے اور اپنا کوئی
نفع مقصود نہ ہو اور جواد وہ ہے کہ جو سوال کے بعد انکار
نہ کرے۔ جمع کُرَمَاء

اُخْلِقُ:- اِخْلَاق پرانا کرنا۔ پرانا ہونا۔ یہاں پہلے معنی
مراد ہیں خلق یخلق (کرم) پرانا ہونا۔ لازمی اور متعدی
دونوں طرح آتا ہے۔

دِیْبَاجَتِیْ:- دیباجہ، رخسار۔ اخلق لہ دیباجتی یعنی مانگنے
کی ذلت برداشت کرتا ہوں۔ دیباجۃ کی جمع دیابج اور دبابیج
وانوح الیہ بحاجتی:- اور اپنی حاجت اس کے سامنے

ظاہر کروں حاجۃ کی جمع حاجات ہے

تُفْرَجُ :۔ اس کی اصل فرج ہے۔ دو چیزوں کے درمیان کی کشادگی فرج یفرج (ضرب) کھولنا۔ وسیع کرنا۔ اذا السماء فرجت ای انشقت

رُؤْيَتَهٗ :۔ آنکھوں سے دیکھنے کو رویت کہتے ہیں ایک مفعول کیطرف متعدی ہوتا ہے۔ رای یری (فتح) آنکھوں سے دیکھنا جیسے ارایت الذی ینہی۔ عقل سے دیکھنا جیسے فتری الذین فی قلوبہم اور رویۃ بمعنے علم دو مفعول کی طرف متعدی ہوتی ہے

غُمَّتْ :۔ غمۃ بے چینی۔ ملال غم یغم (نصر) ڈھکنا۔ غمگین ہونا قرآن کریم میں ہے علیکم غمۃ۔ حدیث میں ہے فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین

تُرْوِیْ :۔ سیراب کرنا۔ اور پیاس کو دور کرنا۔ روی یروی سمع سیراب ہونا سے مشتق ہے اور روایۃ بمعنے نقل کلام باب ضرب سے ہیں۔

غُلَلٌ :۔ غلۃ سخت پیاس۔ غُلَل جمع آتی ہے غل یغل سمع سے سخت پیاسا ہونا اور غل یغل غلولا باب نصر سے مال غنیمت میں خیانت کرنے کے معنی میں آتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے ماکان لنبی ان یغل۔ ومن یغلل یات بما غل

اَدَّتْنِی :۔ بمعنے اوصلتنی اداء اسم آتا ہے ادّی یؤدّی پہنچانا۔ ادا کرنا۔ ثلاثی مجرد نہیں آتا۔ قرآن کریم میں ہے ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات

خَاتِمَتُهٗ :۔ خاتم الشیٔ آخر الشیٔ۔ قرآن کریم میں ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ خواتم اور خاتمات جمع آتی ہے۔

مَطَاف :۔ گھومنے کی جگہ۔ طاف یطوف (نصر) کسی شے کے گرد گھومنا۔ گھومنا۔ پھرنا۔ قرآن کریم میں ہے یطاف علیہم بآنیۃ اور طاف علیہم طائف۔ نادٍ :۔ گذر چکا ہے

رَحِیْب :۔ واسع۔ رحب یرحب (کرم) کشادہ ہونا۔ قرآن کریم میں ہے فضاقت علیہم الارض بما رحبت

مُحْتَوٍ :۔ ای مشتمل۔ حوی یحوی (ضرب) لپٹنا۔ قرآن کریم میں ہے او الحوایا او ما اختلط بعظم

زِحَام :۔ بھیڑ۔ زحم یزحم زحما (فتح) تنگی میں ڈالنا۔

نَحِیْب :۔ رونے کی آواز۔ نحب ینحب (ضرب) زور سے رونا۔ ابن عمر کی حدیث میں ہے لما لقی الیہ بجہ غلب علیہ النحیب ... یوم القیامۃ

فَوَلَجْتُ غَابَةَ الْجَمْعِ لِاَسْبُرَ مَجْلَبَةَ الدَّمْعِ۔ فَرَاَيْتُ فِيْ بُهْرَةِ الْحَلْقَةِ شَخْصًا شَخْتَ الْخِلْقَةِ عَلَيْهِ اُهْبَةُ السِّيَاحَةِ وَلَهٗ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ۔ وَهُوَ يَطْبَعُ الْاَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهٖ۔ وَيَقْرَعُ الْاَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهٖ وَقَدْ اَحَاطَتْ بِهٖ اَخْلَاطُ الزُّمَرِ اِحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ۔ وَالْاَكْمَامِ بِالثَّمَرِ۔

(ترجمہ) پس میں اس ہجوم میں گھس گیا تاکہ اس گریہ زاری کا سبب معلوم کروں پس اچانک ایک لاغر اندام شخص کو دیکھا جس پر سیاحت کے آثار نمایاں تھے اور زار زار رو رہا تھا۔ وہ اپنے پاکیزہ الفاظ سے قافیہ بند کلام بنا رہا تھا۔ اور کانوں کو اپنی سخت نصیحت سے کھٹکھٹا رہا تھا اور لوگ اسکو گھیرے ہوئے تھے جیسے ہالہ چاند کو اور جھلی پھل کو۔

فَوَلَجْتُ :۔ (ضرب) داخل ہونا۔ قرآن کریم میں ہے حتی یلج الجمل فی سم الخیاط۔ ایلاج: نکالنا۔ قرآن کریم میں ہے یولج اللیل فی النہار۔

غَابَةٌ :۔ بن۔ جھاڑی۔ غیب سے ہے غیب کے معنے چھپ

جاتے اور پوشیدہ ہوجانے کے ہیں۔ بَن کو غابۃ اسی لئے کہتے ہیں کہ اس میں چیز مستور اور پوشیدہ ہوجاتی ہے غابات جمع ہے

مَجْلَبَۃُ الدَّمْعِ:۔ آنسو کھینچنے کا سبب۔ جلب یجلب (ضرب) کھینچنا۔ لانا۔ قرآن کریم میں ہے واجلب علیہم بخیلك۔ الدمع:۔ آنسو (فتح) آنسو بہانا۔ قرآن کریم میں ہے اعینہم تفیض من الدمع۔ دموع اور ادمع جمع ہے۔

بُھْرَۃ:۔ وسط۔ درمیان۔

اَلْحَلْقَۃ:۔ گول چیز۔ حِلَقٌ اور حَلَقَات جمع ہے حدیث میں ہے اَنَّہٗ نَھٰی عَنِ الْحِلَقِ قَبْلَ الصلوۃ

شَخْصًا:۔ ذات۔ اَشْخَاصٌ۔ شُخُوْصٌ اور اَشْخُصٌ جمع ہے۔ حدیث میں ہے لا شخص اغیر من اللہ

شَخُتَ:۔ انداسے دبلا پتلا ہونا۔ شِخَاتٌ جمع ہے شَخْتَۃٌ مؤنث۔ حدیث عمر رضی اللہ عنہ میں ہے انی لاراك ضیلا شخیتا نحیف الجسم (کرم)

اَلْخِلْقَۃ:۔ فطرۃ۔ خلق یخلق (نصر) پیدا کرنا۔ عدم سے وجود میں لانا۔

اُھْبَۃ:۔ سامان سفر۔ زادراہ۔ جیسے عصا۔ مشکیزہ اور کپڑوں کا تھیلا۔ تَاَھُّبٌ بمعنے استعداد بھی اسی سے ہے

رَنَّۃ:۔ مطلق آواز (ضرب) زور سے رونا رنین رونے کی آواز

النِّیَاحَۃ:۔ مردہ پر رونا (نصر) نوحہ کرنا۔ نائحۃ رونے والی عورت

اَسْجَاع:۔ سَجْعٌ کی جمع ہے مُقَفّٰی عبارت۔ سَجَعَ یَسْجَعُ (فتح) مقفّٰی عبارت بولنا۔ سَاجِعَۃ کبوتری کو کہتے ہیں

یَقْرَعُ:۔ قَرَعَ یَقْرَعُ (فتح) کھٹکھٹانا۔

الْاَسْمَاع:۔ سَمْعٌ کی جگہ ہے۔ سَمْعٌ اس قوت کو کہتے ہیں جس سے آوازوں کا ادراک کیا جائے۔ سماع تو بالقصد اور بغیر قصد ہر طرح سننے کو کہتے ہیں۔ مگر استماع بالقصد کے لئے مخصوص ہے۔ اور باری تعالیٰ کا قول اسی کا مؤید ہے۔ جیسے واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا

بِزَوَاجِر:۔ زواجر زاجرہ کی جمع ہے۔ زجر کے معنی سختی اور آواز کے ساتھ کسی کو ڈانٹنے کے ہیں۔ باب نصر کما قال تعالیٰ فالزاجرات زجرا۔ وقالوا مجنون وازدجر

وَعْظِہٖ:۔ وعظ کے معنی خیر کی بات کو اس طرح یاد دلانا کہ جس سے قلب نرم ہوجائے۔ باب ضرب کما قال تعالیٰ قل انما اعظکم بواحدۃ۔

وَقَدْ اَحَاطَتْ:۔ احاطہ سے مشتق ہے۔ اور اصل حاط یحوط حوطًا باب نصر سے ہے۔ بمعنے حفظ و تعہد حائط دیوار اور باغ کو کہتے ہیں قال تعالیٰ واحاطت بہ خطیئتہ۔

اَخْلَاط:۔ خَلْط کی جمع ہے۔ چند مختلف چیزوں کو ملانے کا نام خلط ہے خَلَطَ یَخْلِطُ (ضرب) ملانا۔ قرآن کریم میں ہے خلطوا عملا صالحًا وآخر سیئا۔ اور خلیط شریک کو کہتے ہیں۔ حدیث میں ہے والخلیطان یتراجعان بالسویۃ۔

اَلزُّمَر:۔ زُمْرَۃ کی جمع ہے۔ لوگوں کی جماعت۔ فوج قرآن کریم میں ہے وسیق الذین اتقوا ربہم الی الجنۃ زُمَرًا۔

اَلْھَالَۃ:۔ وہ دائرہ جو چاند کے اردگرد ہوتا ہے ھَالَات جمع آتی ہے۔

بِالْقَمَر:۔ جمع اقمار۔ قال تعالیٰ والقمر اذا تلاھا قَمِرَ یَقْمَرُ (سمع) بہت زیادہ سفید ہونا۔

اَلْاَکْمَام:۔ کِمٌّ بکسر الکاف کی جمع ہے۔ وہ غلاف اور جھلی جو کلی یا پھل کو چھپائے ہوئے ہوتی ہے کَمَّ یَکُمُّ (نصر) ڈھانپنا قال تعالیٰ والنخل ذات الاکمام۔

بِالثَّمَر:۔ پھل۔ نسل۔ ثِمَار جمع اور اثمار جمع الجمع آتی ہے۔ قرآن کریم میں ہے کلوا من ثمرہ اذا اثمر۔ ثمر یثمر (نصر) پھل آنا۔ مثمر پھل دار درخت۔

فدلفت الیہ لاقتبس من فوائدہ۔ والتقط بعض فرائدہ۔ فسمعتہ یقول حین خبّ فی مجالہ۔ وھدرت شقاشق ارتجالہ۔ ایھا السادر فی غلوائہ السادل ثوب خیلائہ الجامح فی جھالاتہ الجانح الی خزعبلاتہ الام تستمر علی غیک وتستمرئ مرعی بغیک وحتام تتناھی فی زھوک ولا تنتھی عن لھوک تبارز بمعصیتک مالک ناصیتک وتجترئ بقبح سیرتک علی عالم سریرتک وتتواری عن قریبک وانت بمرای رقیبک وتستخفی من مملوکک وما تخفی خافیۃ علی ملیکک

(ترجمہ) میں بھی آہستہ سے اسکی طرف بڑھا۔ تاکہ اس کے فوائد سے کچھ لے لوں۔ اور اس کے نایاب موتیوں سے کچھ چن لوں پس میں نے اس کو کہتے ہوئے سنا۔ جبکہ وہ اپنی جولانگاہ میں دوڑ رہا تھا اور اس کا جوش بدیہہ گوئی گونج رہا تھا (وہ کہتا تھا) کہ اے گمراہی میں حد سے بڑھنے والے۔ جامہ تکبر لٹکانے والے اپنی جہالتوں میں سرکشی کرنیوالے خرافات کی طرف مائل ہونے والے۔ اپنی گمراہی پہ کہاں تک ڈٹا رہے گا۔ اور ظلم اور ستم کی چراگاہ کو لذیذ سمجھتا رہے گا۔ اور کب تک غرور میں بڑھتا چلا جائے گا اور کب تک کھیل کود سے باز نہ آئے گا۔ تو اپنی نافرمانی سے اپنی پیشانی کے مالک (خدا تعالے) سے مقابلہ کرتا ہے اور اپنی بدکرداری سے اپنے واقف اسرار پر جری ہوتا ہے۔ تو اپنے عزیز و قریب سے چھپتا پھرتا ہے حالانکہ اپنے نگہبان کے سامنے ہے اور تو اپنے غلام سے چھپتا ہے۔ حالاں کہ تیرا کوئی بھید تیرے بادشاہ پر پوشیدہ نہیں۔

دلفت: (ضرب) چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا رینگنا
لاقتبس: ای لاستفید من نورہ (ضرب) حاصل کرنا سیکھنا۔ قرآن کریم میں ہے انظرونا نقتبس من نورکم حدیث میں ہے من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبۃ من السحر۔
فوائد: جمع فائدۃ۔ فادلہ المال فیدًا ای حصل لہ المال۔ بابہ ضرب
التقط: زمین سے کوئی چیز پڑی ہوئی اٹھا لینے کو التقاط کہتے ہیں لقطہ وہ چیز جو اٹھائی جائے (نصر) اٹھانا۔ قرآن کریم میں ہے یلتقطہ بعض السیارۃ۔
فرائد: فریدہ کی جمع ہے۔ یکتا بے نظیر عظیم ترین موتی

فرد یفرد (نصر) تنہا ہونا۔ منفرد ہونا۔
خبّ: ای اسرع فی خطبتہ۔ حدیث میں ہے کان اذا طاف خبّ ثلاثا۔ مجالہ: موضع جولان۔ جولانگاہ
ھدرت: (ضرب) آواز کرنا۔
شقاشق: شقشقۃ کی جمع ہے۔ اونٹ بلبلانے کے وقت جو آواز حلق سے نکالتا ہے اسکو شقشقہ کہتے ہیں
ارتجالہ: ارتجل (بدیہۃ) کھڑے کھڑے بے سوچے کوئی بات کہہ دینا ارتجال ہے۔
السادر: بیباک بے پروا (سمع) حیران ہونا بے پروا ہونا
غلوائہ: ای فی افراطہ۔ غلا یغلو (نصر) حد سے گذرنا۔ تشدد کرنا۔ قرآن کریم میں ہے لا تغلوا فی دینکم

خُیَلَاءُہٗ: ۔ تکبر نخوت حدیث میں ہے من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ ۔ خال ۔ یخال (سمع) اپنے کو دوسرے سے بڑا سمجھنا ۔ الجامحُ: ۔ (فتح) سرکشی کرنا ۔ جمح الفرس سوار کی مرضی کے خلاف چل رہا ہے قابو میں نہیں ہے ۔

الجانحُ: ۔ (فتح ونصر) مائل ہونا ۔ جھکنا ۔ قرآن کریم میں ہے وان جنحوا للسلم فاجنح لہا ۔

خُزَعْبِلَاتِہٖ ۔ خُزَعْبِلَۃ کی جمع ہے ۔ باطل بات

الٰامَ: ۔ یعنے الی ای حین ۔ ما استفہامیہ کے ساتھ الیٰ لگایا گیا ہے ۔ اس لئے ما کا الف حذف ہوگیا ۔ ما استفہامیہ کے ساتھ جب کوئی حرف جر لگایا جاتا ہے تو مَا استفہامیہ کا الف گر جاتا ہے جیسے لِمَ اور عَمَّ یتساءلون اصل میں لما اور عمّا تھا ۔

تستمرُ: ۔ استمرار ایک قسم کے مرور پر قائم ودائم رہنا ۔ ثلاثی مجرد نصر سے آتا ہے ۔ تستمرئ: ۔ مَرُءَ یَمْرُءُ (کرم) آسانی سے کسی چیز کو نگل لینا ۔ قرآن کریم میں ہے فکلوہ ھنیئا مریئا

مرعٰی: چراگاہ ۔ رَعٰی یرعٰی (فتح) چرانا ۔ رَاعٍ چرواہا رُعَاۃ جمع ہے ۔ قرآن کریم میں ہے ھوالذی اخرج المرعیٰ ۔

بَغْیُكَ: ۔ گناہ ۔ ظلم ۔ نافرمانی ۔ بَغٰی یَبْغِی (ضرب) حق سے عدول کرنا ۔ قرآن کریم میں ہے یبغون فی الارض بغیر الحق

حَتَّامَ: ۔ اصل میں حَتّٰی مَا تھا ۔ دونوں کو ملا کر ایک کر لیا گیا ۔ اور ما کے الف کو تخفیفاً حذف کر دیا گیا ۔

تتناھٰی: نہی سے مشتق ہے (باب فتح) ونھی النفس عن الھوی ۔ وھم ینھون عنہ ۔

زَھْوُكَ: ۔ کِبر ۔ فخر ۔ حدیث میں ہے ان اللہ لا ینظر الی العامل المزھو ۔ ای المتکبر المتفاخر

وَلَا تَنْتَهِيْ: ۔ انتہاء کے معنی باز آجانے اور رک جانے کے ہیں ۔ قال تعالیٰ وان لم ینتھوا عما یقولون

تُبَارِزُہٗ ۔ ای تحارب ۔ برز یبرز (نصر) ظاہر ہونا ۔ بارز یبارز لڑائی کے لئے نکلنا ۔ قرآن کریم میں ہے لبرز الذین کتب علیہم القتل یعنے ظہر ۔ ولما برزوا لجالوت

بِمَعْصِيَتِكَ: ۔ گناہ ۔ لغزش ۔ جمع معاصی ۔ عصیٰ یعصی (ضرب) نافرمانی کرنا ۔ قرآن کریم میں ہے وعصیٰ آدم ربہ فغوی ۔ ومن یعص اللہ ورسولہ ۔ زلۃ اور معصیۃ میں فرق ہے ۔ اگر کسی فعل کی مخالفت کا علم ہونے کے باوجود اس کا ارتکاب کیا جائے تو معصیۃ ہے اور عدم علم کی بناء پر اگر حکم عدولی ہو جائے تو زَلَّۃٌ ہے

نَاصِيَتِكَ: پیشانی ۔ مقدم راس ۔ جمع نواصی قرآن کریم میں ہے بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ اور جمع جیسے بالنواصی والاقدام ۔ نصا ینصو (نصر) سر کے اگلے حصہ کو پکڑنا ۔

تجترئ: ۔ اجترء جرات کرنا ۔ دلیری کرنا ثلاثی مجرد کرم سے آتا ہے

بقبح: ۔ قُبح حُسن کی ضد ہے باب کرم حُسن اور قُبح افعال میں اور صورتوں میں ہوتا ہے کذب اقوال کے ساتھ خاص ہے اور خبث کے معنی رذالت اور خست کے ہیں عام ہے کہ حسی ہو یا عقلی

سِيْرَتِكَ: ۔ طریقہ یعنے سیر کی ایک خاص ہیئت سِیَرٌ جمع ہے ۔ قرآن کریم میں ہے سنعیدھا سیرتھا الاولیٰ

سَرِيْرَتِكَ: ۔ راز سربستہ ۔ سَرَائِر جمع ہے قرآن کریم میں ہے یوم تبلی السرائر ۔ سِرّ سے مشتق ہے جو علانیۃ کی ضد ہے قرآن کریم میں ہے سِرًّا وعلانیۃ

تَتَوَارٰی: ۔ چھپنا ۔ مخفی ہونا ۔ کہا جاتا ہے واریت الشئ ای سترتہ ۔ قرآن کریم میں ہے حتی توارت بالحجاب

قَرِيْبٌ ۔ قریب ۔ بعید کی ضد ہے (کرم) پاس ہونا

رَقِيْبٌ: ۔ رقیب ایسے نگہبان کو کہتے ہیں جس کی نظر سے کوئی چیز اوجھل نہ ہو ۔ (نصر) نگرانی کرنا اور انتظار کرنا ۔ قرآن کریم میں ہے ولم ترقب قولی ۔

رَقَبَۃٌ: یعنے گردن ہے مشتق ہے نگہبان اور نگران بھی گردن کی طرف نگاہ رکھتا ہے اس لئے اس کو رقیب کہتے ہیں ۔

تستخفی: ۔ (سمع) پوشیدہ ہونا ۔ قرآن کریم میں ہے یستخفون من الناس ۔ اخفاء چھپانا ۔ وما اخفیتم وما اعلنتم

مَلِيكٌ :- باری تعالےٰ عزوجل کا نام ہے۔ قرآن کریم میں ہے عند ملیك مقتدر۔

اَتَظُنُّ اَنْ سَتَنْفَعُكَ حَالُكَ اِذْ اٰنَ اِرْتِحَالُكَ اَوْ يُنْقِذُكَ مَالُكَ حِيْنَ تُوْبِقُكَ اَعْمَالُكَ - اَوْ يُغْنِيْ عَنْكَ نَدَمُكَ اِذَا زَلَّتْ قَدَمُكَ اَوْ يَعْطِفُ عَلَيْكَ مَعْشَرُكَ يَوْمَ يَضُمُّكَ مَحْشَرُكَ - هَلَّا انْتَهَجْتَ مَحَجَّةَ اِهْتِدَائِكَ وَعَجَّلْتَ مُعَالَجَةَ دَائِكَ وَفَلَلْتَ شَبَاةَ اِعْتِدَائِكَ وَقَدَعْتَ نَفْسَكَ فَهِيَ اَكْبَرُ اَعْدَائِكَ -

(ترجمہ) کیا تو گمان کرتا ہے کہ تیرا یہ حال موت کے وقت تجھے کچھ نفع پہنچائے گا۔ یا تجھ کو چھڑا لیگا تیرا مال۔ جبکہ تیری بداعمالیاں تجھ کو تباہ و برباد کریں گی۔ یا تجھ کو ندامت کوئی فائدہ دے گی جب تیرے قدم پھسلیں گے یا روز حشر تیرا خاندان تجھ پر مہربانی کرے گا تو ہدایت کے راستہ پر کیوں نہیں چلا؟ اور تو نے اپنی بیماری کے علاج میں کیوں جلدی نہیں کی۔ اور اپنے ظلم کی دھار کو کیوں نہیں کند کیا۔ اور کیوں نہیں روکا اپنے نفس کو اور وہی تیرا سب سے بڑا دشمن ہے۔

اَتَظُنُّ :- (نصر) گمان کرنا۔ شک کرنا۔ قرآن کریم میں ہے وتظنون باللہ الظنونا۔ ظن کبھی علم کے معنی میں بھی آجاتا ہے جیسے اس آیت میں انی ظننت انی ملاق حسابیة۔ ظننت بمعنے علمت

اٰنَ :- ان یئین اینًا (ضرب) قریب آنا۔ قرآن کریم میں ہے الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبهم

اِرْتِحَالُكَ :- ارتحال کوچ کرنا۔ یہاں دنیا سے کوچ کرنا مراد ہے

ینقذك :- انقاذ۔ نجات دلانا۔ قرآن مجید میں ہے فانقذکم منها۔ نقذ ینقذ (نصر) نجات پانا۔

حِيْنَ :- وقت۔ مدت۔ زمانہ۔ اَحیان جمع ہے حان یحین (ضرب) قریب آنا۔ قرآن کریم میں ہے هل اتی علی الانسان حین من الدهر۔

تُوْبِقُكَ بمعنے تهلکك۔ وَبَقَ یَبِقُ (ضرب وحسب) ہلاک ہونا۔ قرآن کریم میں ہے او یوبقهن بما کسبوا۔

اِذَا زَلَّتْ :- زلت بمعنے لغزش سے مشتق ہے از باب ضرب) قال تعالی فان زللتم من بعد ما جاءتکم البینات او تزل قدم بعد ثبوتها۔ قدم پیر کو کہتے ہیں۔ جو ذریعہ قدم ہے جمع اَقْدَامٌ آتی ہے۔ یوم یوخذ بالنواصی والاقدام۔ وثبت اقدامنا۔

یَعْطِفُ :- ای یرحم۔ عطف یعطف (ضرب) مائل ہونا

مَعْشَرُكَ :- قبیلہ۔ خاندان۔ گروہ جمع معاشر قرآن کریم میں ہے یا معشر الجن والانس۔ عشیرة سے ماخوذ ہے قبیلہ اور خاندان کے لئے کم از کم دس افراد چاہئیں

انْتَهَجْتَ :- یعنی واضح راستہ پر کیوں نہیں چلا۔ نہج اور منہاج صاف راستہ۔ قرآن کریم میں ہے لکل جعلنا منکم شرعة ومنهاجا۔ نهج ینهج (فتح) واضح ہوا۔

مَحَجَّةَ :- ہدایت کا راستہ۔ حَجَّ یَحُجُّ (نصر) ارادہ کرنا

عَجَّلْتَ :- عجلت سے ماخوذ ہے باب سمع قال تعالےٰ ولا تعجل بالقرآن اعجلتم امر ربکم اور عاجلہ بمعنے دنیا۔ نقیض اٰجلہ بمعنے آخرت

معالجۃ :- دوا کرنا۔ علاج کرنا علج یعلج نصر علاج میں غالب آنا۔

دَائِكَ :- ہر ظاہری اور باطنی مرض جو انسان کو عارض ہو جمع اَدْوَاءٌ آتی ہے۔ داء یداء اور سمع) بیمار ہونا عیب دار ہونا۔ حدیث میں ہے لکل داء له دواء۔

فَلَلْتَ :- فل یفل (نصر) تلوار کا کند ہو جانا۔ دندانے پڑ جانا

شباة :- تلوار کی نوک۔ ہر شے کی دھار شبا یشبو (نصر) بلند ہونا

اِعْتِدَائِكَ :- ظلم کرنا۔ حد سے تجاوز کرنا۔ قرآن کریم میں ہے و من یتعد حدود اللہ اور ان اللہ لا یحب المعتدین۔ عدا یعدو (نصر) عدو دشمن۔ اعداء جمع

قَدَعْتَ :- روکنا۔ منع کرنا۔ حدیث میں ہے احسن ما قدعوا ھذہ النفوس فانہا طلعۃ۔ قدع یقدع (فتح) رکنا۔ باز رہنا۔

أَمَا الْحِمَامُ مِيعَادُكَ - فَمَا إِعْدَادُكَ - وَبِالْمَشِيبِ إِنْذَارُكَ - فَمَا عُذْرُكَ - وَفِي اللَّحْدِ مَقِيلُكَ - فَمَا قِيلُكَ - وَإِلَى اللهِ مَصِيرُكَ - فَمَنْ نَصِيرُكَ - طَالَمَا أَيْقَظَكَ الدَّهْرُ فَتَنَاعَسْتَ وَجَذَبَكَ الْوَعْظُ فَتَقَاعَسْتَ - وَتَجَلَّتْ لَكَ الْعِبَرُ فَتَعَامَيْتَ - وَحَصْحَصَ لَكَ الْحَقُّ فَتَمَارَيْتَ - وَأَذْكَرَكَ الْمَوْتُ فَتَنَاسَيْتَ وَأَمْكَنَكَ أَنْ تُوَاسِيَ فَمَا آسَيْتَ

(ترجمہ) کیا موت تیری میعاد نہیں ہے۔ پس تیری کیا تیاری ہے۔ بڑھاپہ تجھے ڈرا رہا ہے تیرے پاس کیا عذر ہے۔ قبر تیری خوابگاہ ہے تیرا کیا جواب ہوگا۔ تجھ کو اللہ ہی کیطرف جانا ہے (وہاں) تیرا مددگار کون ہے۔ بسا اوقات تجھ کو زمانہ نے جگایا مگر تو سویا رہا۔ وعظ و نصیحت نے تجھ کو کھینچا مگر تو پیچھے ہٹ گیا۔ اور تیرے لئے عبرتیں واضح ہوئیں مگر تو اندھا بن گیا۔ تیرے لئے حق ظاہر ہوا مگر تو جان بوجھ کر شک میں پڑ گیا۔ موت نے تجھ کو اپنی یاد دہانی کرائی مگر تو نے زبردستی اس کو بھلا دیا۔

اَمَا :- ممکن ہے کہ حرف تنبیہ ہو یعنی آگاہ ہو جا۔ اور ممکن ہے کہ ہمزہ استفہام ہو اور مَا نافیہ یعنی الیس الموت میعادك

حِمَامٌ :- موت۔ قضاء الموت وتقدیرہ حم یحم (نصر) مقدر ہونا۔ مِيعَادٌ :- (میعاد) وقت وعدہ۔ قرآن کریم میں ہے ان اللہ لا یخلف المیعاد۔

اِعْدَادُكَ :- اعداد۔ تیار کرنا۔ قرآن کریم میں ہے اعدت للکافرین اور اعدوا لہم ما استطعتم

بِالْمَشِيبِ :- بوڑھا ہونا۔ اصمعی فرماتے ہیں کہ شیب کے معنی ہیں بال سفید ہو جانا۔ اور مشیب انسان کا بوڑھا ہو جانا۔ کہا جاتا ہے شاب الرجل بال سفید ہو گئے لیکن سفید بالوں والی عورت کو شیباء نہیں کہتے بلکہ شمطاء کہا جاتا ہے۔ شاب یشیب شیبا (ضرب) بوڑھا ہونا۔ قرآن کریم میں ہے واشتعل الراس شیبا۔

اِنْذَارُكَ :- یعنی تخویف و تحذیر۔ قرآن کریم میں ہے وانذرھم یوم الآزفۃ سمع (جاننے کے بعد اس سے ڈرنا اور بچنا۔

فَمَا عُذْرُكَ :- اَعْذَار اگر بفتح الہمزہ ہے تو عُذْر کی جمع ہے اور اگر بکسر الہمزہ ہے تو مصدر ہے بمعنی اظہار عذر۔

اَللَّحْدُ :- قبر۔ بغلی قبر کو لحد اور سیدھی قبر کو شق کہتے ہیں۔ حدیث میں ہے اللحد لنا والشق لغیرنا۔

مَقِيلُكَ :- قیلولہ سے ہے مَقِيل سونے کی جگہ۔ دوپہر کو آرام کرنے کی جگہ۔ قال یقیل (ضرب) آرام کرنا۔ قرآن کریم میں ہے خیر مستقرا واحسن مقیلا۔ حدیث میں ہے کنا نقیل ونتغدی بعد الجمعۃ۔

فَمَا قِيلُكَ :- قیل اور قال دونوں مصدر ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے نہی رسول اللہ صلعم عن قیل وقال۔

طَالَمَا :- طال صیغہ ماضی ہے اور مَا کافہ ہے جیسے قلما میں اور ممکن ہے کہ مَا مصدریہ ہو اور بالبداہۃ بتاویل مصدر ہو کر طال کا فاعل ہو۔ ای طال ایقاظ الدھر ایاك۔

أَيْقَظَكَ : جگایا۔ متنبہ کیا۔ یقظۃ بیداری نوم کی نقیض ہے (سمع) جاگنا۔

فَتَنَاعَسْتَ : (فتح ونصر) اونگنا۔ سونے کے قریب ہونا نعاس۔ اونگھ۔ قرآن کریم میں ہے امنۃ نعاسا یغشی۔

جَذَبَكَ : (ضرب) کھینچنا۔

فَتَقَاعَسْتَ : متاخر ہوا۔ پیچھے ہٹا۔ رکا۔ ثلاثی مجرد سمع سے ہے

تجلّت بمعنے انکشفت وظہرت (نصر) واضح ہونا۔ ظاہر ہونا۔ قرآن کریم میں ہے فلما تجلی ربہ للجبل

اَلعِبَر۔ عِبرۃ کی جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے لعبرۃ لاولی الابصار۔ کیونکہ عبرۃ میں مشاہد اور محسوس سے غیر مشاہد کی طرف عبور اور مرور ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو عبرت کہتے ہیں۔ یہی حقیقت قیاس کی ہے جس کے ذریعہ منصوص سے غیر منصوص کی طرف عبور کرتے ہیں۔

فَتَعَامَيْتَ : جان بوجھ کر اندھا بنا (سمع) آنکھوں کی روشنی جاتے رہنا۔ قلبی بینائی جاتے رہنا۔ قرآن کریم میں ہے وما یستوی الاعمیٰ والبصیر۔

حَصْحَصَ : ظاہر ہوگیا۔ واضح ہوگیا قرآن کریم میں ہے الان حصحص الحق (نصر)

فَتَمَارَيْتَ : ظاہر کیا کہ میں شاک ہوں۔ قرآن کریم میں ہے فبای الاء ربك تتماری۔ افتمارونہ علی مایری (ضرب) انکار کرنا

مَوْت : حیات کی ضد ہے۔ موت کے معنی فنا اور عدم کے نہیں۔ بلکہ روح کا جسم سے تعلق منقطع ہوجانا موت ہے قرآن کریم میں ہے خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم۔ مات یموت (نصر) مرنا

تَوَاسِيْ : (سمع) غمگین ہونا۔ قرآن کریم میں ہے فلا تاس علی القوم الکافرین۔

تُؤْثِرُ فَلْسًا تُوْعِيْهِ۔ عَلٰى ذِكْرٍ تَعِيْهِ۔ وَتَخْتَارُ قَصْرًا تُعْلِيْهِ عَلٰى بِرٍّ تُوْلِيْهِ۔ وَتَرْغَبُ عَنْ هَادٍ تَسْتَهْدِيْهِ اِلٰى زَادٍ تَسْتَهْدِيْهِ۔ وَتُغَلِّبُ حُبَّ ثَوْبٍ تَشْتَهِيْهِ۔ عَلٰى ثَوَابٍ تَشْتَرِيْهِ۔ يَوَاقِيْتُ الصِّلَاتِ۔ اَعْلَقُ بِقَلْبِكَ مِنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ وَمُغَالَاةُ الصَّدُقَاتِ۔ اٰثَرُ عِنْدَكَ مِنْ مُوَالَاةِ الصَّدَقَاتِ

ترجمہ) تو پیسے جمع کرنے کو نصیحت کے یاد رکھنے پر ترجیح دیتا ہے اور تو بہ نسبت نیکوکاری کے اونچی عمارت کو پسند کرتا ہے۔ اور ایسے رہبر سے جس سے ہدایت حاصل کرنی چاہئے اعراض کرتا ہے ایسے توشے کی طرف جس کو تو بطور ہدیہ لینا چاہتا ہے۔ اور تو ایسے ثواب کے مقابلہ میں جس کو خریدنا چاہئے ایسے کپڑے کو غلبہ دیتا ہے جو تیرا پسندیدہ ہے۔ بیش قیمت بخششیں تیرے قلب کو اوقات نماز سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ اور تیرے نزدیک مہنگے اور بھاری مہر باندھنا پے درپے صدقات کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

تُؤْثِرُ : پسند کرنا۔ ترجیح دینا۔ قرآن کریم میں ہے لقد اثرك اللہ علینا۔ ثلاثی مجرد ضرب سے آتا ہے

فَلْسًا : درہم۔ پیسہ۔ فلوس اور افلس جمع آتی ہے۔

تُوْعِيْهِ : وعی کے معنی ہیں کسی بات کو محفوظ کرلینا۔ مثلاً قرآن کریم میں ہے لنجعلها لکم تذکرۃ وتعیها اذن واعیۃ الیعاء برتن میں کسی چیز کی حفاظت کرنا۔ قرآن کریم میں ہے وجمع فاوعی۔ وعی یعی (ضرب) نگرانی کرنا۔

تختار : پسند کرنا۔ واختار موسیٰ قومہ ثلاثی مجرد ضرب سے ہے

قَصْرًا : محل۔ پتھروں کی عمارت۔ قصور جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے ویجعل لك قصورا۔ قصر کے اصل معنی حبس کے ہیں۔ قصر بھی کیونکہ محل حبس ہوتا ہے عورتیں اور بچے اس میں محفوظ کئے جاتے ہیں اس لئے اس کو قصر کہتے ہیں۔

بِرٌّ:- وسیع نیکی- دنیا اور آخرت کی بھلائی پر اطلاق ہوتا ہے- قرآن کریم میں ہے لیس البر ان تولوا وجوھکم-

تُرْغَبُ:- رغبۃ سے ہے- رھبۃ کی ضد ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے یدعوننا رغبا ورھبا- رغبۃ کا صلہ جب فی لایا جائے تو معنی ہوں گے- پسند کیا- ارادہ کیا- اور جب عن لایا جائے تو اعراض اور رد کے معنی ہو جائیں گے- کہا جاتا ہے- رغب فیہ ارادہ کیا- اور ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم اعراض کیا- حدیث میں ہے النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی- ای اعرض عن سنتی- رغب یرغب (سمع) ارادہ کرنا- فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب

زَادٌ:- وہ کھانا جو سفر کے لئے تیار کیا جائے- مطلق توشہ- اَزْوِدَۃٌ اور اَزْوَادٌ جمع ہے- قرآن کریم میں ہے وتزودوا فان خیر الزاد التقوی- حدیث میں ہے امعکم من ازودتکم شیءٌ زاد یزود (نصر) زاد راہ کرنا- مزادۃ- توشہ دان-

تستھدیہ:- پہلا تستھدیہ ہدایت سے مشتق ہے جس کے معنی طلب ہدایت کے ہیں اور دوسرا تستھدیہ جو زاد کے بعد واقع ہے وہ ہدیہ سے مشتق ہے اس کے معنی طلب ہدیہ کے ہیں

تغلب:- غلبہ سے مشتق ہے بابہ ضرب وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین-

ثوب:- بمعنی لباس جمع ثیاب و اثواب و اَثْوُبٌ آتی ہے- گذر چکا ہے- (تشتھیہ:- اشتہاء مصدر ہے کما قال تعالی ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم- شہوت سے ماخوذ ہے شھوۃ کے معنی لذات کی طرف مائل ہونا- اور ھوی کے کے معنی مقتضیات نفس کی طرف مائل ہونا- ھوی کا تعلق آراء اور معتقدات سے ہے اور شہوت کا تعلق لذات سے ہے

ثواب:- مثوبۃ- نیکی اور اطاعت کی جزا- قرآن کریم میں ہے لمثوبۃ من عند اللہ خیر- اور ھل ثوب الکفار ما کانوا یفعلون- ثاب یثوب (نصر) بدلہ دینا- باعتبار لغت ثواب مطلق جزا کے معنی میں آتا ہے خواہ خیر ہو یا شر لیکن بیشتر جزاء خیر کے لئے مستعمل ہوتا ہے-

تشتریہ:- خریدنا- شری یشری (ضرب) قرآن کریم میں ہے ومن الناس من یشری- وشروہ بثمن- شراء اضداد میں سے ہے بیع اور اشتراء دونوں معنی میں آتا ہے

یَوَاقِیْتُ:- یاقوت کی جمع ہے- قیمتی پتھر جس میں مختلف رنگ ہوتے ہیں قرآن کریم میں ہے کانھن الیاقوت والمرجان-

صِلَاتٌ:- صلۃ کی جمع ہے- عطیہ- احسان وصل یصل (ضرب) ملنا- اَعْلَقُ:- ای الصق: علق یعلق بمعنی محبوب رکھنا

مَوَاقِیْتُ:- میقات کی جمع ہے قرآن کریم میں ہے- قل ھی مواقیت للناس والحج- وقت یقت (ضرب) بمعنے تعیین زمان جس کی ابتداء اور انتہا ہو- کما قال تعالی- ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا یعنی نماز کے اوقات من جانب اللہ معین ہیں نہ ان میں تقدیم و تاخیر جائز ہے اور نہ ایک وقت میں اور نمازیں جائز ہیں-

مُغَالَاتٌ:- مبالغہ کرنا- حد سے تجاوز کرنا غُلُوٌّ بمعنے تجاوز عن الحد سے مشتق ہے (نصر) قرآن کریم میں ہے لا تغلوا فی دینکم-

الصَّدُقَاتُ:- صَدُقَۃٌ کی جمع ہے- بضم دال بمعنے مہر- اور صَدَقَاتٌ- بفتح الدال صدقۃ بمعنے خیرات کی جمع ہے- جو خیرات صدق دل سے ادا کی جائے اس کو صدقہ کہتے ہیں

اور مہر بھی کیونکہ صدق دل سے دیا جاتا ہے اس لئے اس کو صَدُقَۃٌ بضم دال کہنے لگے-

قرآن کریم میں ہے وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِھِنَّ نِحْلَۃً

وَصِحَافُ الْاَلْوَانِ اَشْھٰی اِلَیْکَ مِنْ صَحَائِفِ الْاَدْیَانِ وَدُعَابَۃُ الْاَقْرَانِ

اٰنَسُ لَکَ مِنْ تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ تَاْمُرُ بِالْعُرْفِ وَتَنْتَھِکُ حِمَاہُ وَتَحْمِیْ عَنِ

النُّكْرِ وَلَا تَنْحَامَاهُ وَتُنْزِجُ عَنِ الظُّلْمِ ثُمَّ تَغْشَاهُ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللهُ
أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ ثُمَّ أَنْشَدَ

(ترجمہ) اور رنگ برنگ کے لکھاتے دینی کتابوں سے زیادہ مرغوب ہیں۔ اور دوستوں کی دل لگی بہ نسبت تلاوت قرآن کے تیرے لئے زیادہ مانوس ہے۔ تو بھلائی کا حکم دیتا ہے مگر خود اسکی بے حرمتی کرتا ہے اور (دوسرے کو) برائی سے روکتا ہے مگر خود نہیں بچتا۔ دوسروں کو ظلم سے روکتا ہے مگر خود اس کا ارتکاب کرتا ہے اور لوگوں سے ڈرتا ہے حالانکہ اللہ سے ڈرنا چاہئے
پھر اس نے یہ شعر پڑھے

رِقَاعٌ :۔ رُقْعَۃ کی جمع ہے صَحِیْفَہ جس میں کچھ لکھا ہوا ہو
صُحُفٌ اور صُحْفٌ (بالضم حاد سکون حاء) بھی جمع آتی ہے۔
صُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى۔
دُعَابَۃ :۔ مزاح (فتح) مزاح کرنا۔ حدیث میں ہے انہ علیہ السلام کان فیہ دعابۃ۔ ای مزاح
الاَقْرَان :۔ قِرْن (بکسر القاف) کی جمع ہے بمعنی ساتھی ہمجنس
اَنِسٌ :۔ انس یانس (سمع) مانوس ہونا۔ الفت کرنا۔
القُرْآن :۔ تنزیل عزیز۔ قرآن کو قرآن اسلئے کہتے ہیں کہ اس میں قصے اوامر و نواہی اور مختلف مسائل جمع کئے گئے ہیں
قَرْءٌ کے لغوی معنے جمع کے ہیں۔
تَنْهَكُ :۔ آبروریزی کرنا ہے۔ نَهَكَ يَنْهَكُ (سمع و حسب و فتح) سب و شتم میں مبالغہ کرنا۔
حِمَاهُ :۔ حِمٰی اس چراگاہ کو کہتے ہیں جس کو بادشاہ نے اپنے لئے محفوظ کر لیا ہو اور دوسروں کو اس میں چرانے کی ممانعت ہو۔ حدیث میں ہے کہ اللہ کی حمٰی اسکے ممنوعات اور منہیات ہیں۔
النُّكْر :۔ بری چیز۔ قرآن کریم میں ہے لقد جئت شیئا نکرا۔ نکرهم واوجس منهم خیفة (سمع) برا سمجھنا

تُنْزِجُ :۔ دور ہونا۔ جدا ہونا۔ قرآن کریم میں ہے فمن زحزح عن النار۔ زح یزح (نصر) دفع کرنا۔
تَغْشَاهُ :۔ (سمع) ڈھانپنا۔ قرآن کریم میں ہے فغشیهم من الیم ما غشیهم۔ غشاوۃ۔ پردہ وعلی ابصارهم غشاوۃ (الآیۃ)
غاشیۃ۔ قیامت۔ هل اتاک حدیث الغاشیۃ قیامت بھی لوگوں کو اپنی ہولناکیوں سے ڈھانپ لے گی۔ اس لئے اس کو غاشیہ کہتے ہیں۔
تَخْشَى :۔ (سمع) ڈرنا۔ خشیۃ اس خوف کو کہتے ہیں جو علم اور معرفت کے بعد ہو اسی لئے قرآن نے خشیۃ کو علماء کے ساتھ مخصوص کیا ہے مثلاً انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔
اَنْشَدَ :۔ شعر پڑھنا۔ گانا۔ (نصر) آواز بلند کرنا۔ شعر پڑھنے والا۔ کیونکہ اپنی آواز بلند کرتا ہے اس لئے اس کو ناشد کہتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص مسجد میں بیٹھا ہوا بے ہودہ اشعار پڑھ رہا تھا۔ نبی کریم نے فرمایا یا ایها الناشد۔

تَبًّا لِطَالِبِ دُنْيَا ثَنَى إِلَيْهَا انْصِبَابَهْ
مَا يَسْتَفِيقُ غَرَامًا بِهَا وَفَرْطَ صَبَابَهْ
وَلَوْ دَرَى لَكَفَاهُ مِمَّا يَرُومُ صُبَابَهْ

(ترجمہ) طالب دنیا کے لئے ہلاکت ہو۔ کہ جس نے اپنے میلان کو اس کی طرف پھیر دیا۔ اور اس کے عشق اور فرط محبت سے ہوش میں نہیں آتا۔ اگر وہ دنیا کو جان لیتا تو اسکی آرزؤں سے تھوڑا کافی تھا۔

تَبًّا:- تَبَّ يَتِبُّ (نصر) ہلاک ہونا۔ منقطع ہونا۔ قرآن کریم میں ہے تبت يدا ابي لهب وتب۔ تباب۔ نقصان۔ ہلاکت قرآن کریم میں ہے وما كيد فرعون الا في تباب

دُنْيَا:- دُنُوٌّ بمعنے قرب سے مشتق ہے کیونکہ یہ عالم بنسبت عالم آخرت کے قریب ہے اس لئے اس عالم کو دنیا کہتے ہیں۔ بعض محققین کی رائے ہے کہ دنیا۔ دناءت سے مشتق ہے کہ آخرت سے ادنیٰ اور کمتر ہے اس لئے باین معنی دنیا کہنا بھی درست ہوگا۔

ثَنَى:- (ضرب) پھیرنا۔ موڑنا۔ قرآن کریم میں ہے الا انهم يثنون صدورهم۔ حدیث میں ہے قبل ان يثني رجله ای لیصرف۔

الصَّبَابَة:- گرنا۔ یہاں پر مراد ہے مائل ہونا۔ یعنے دل کا گرنا

يَسْتَفِيقُ:- کہا جاتا ہے استفاق الرجل صحت یا ہوا۔ ہوشیار ہوا۔

غَرَامًا:- شدت محبت۔ ہلاکت۔ غریم قرضخواہ۔ قرضخواہ کو غریم اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی تقاضہ میں شدت اختیار کرتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ انَّ عذابها كان غرامًا بمعنی ہلاکت

فَرْطُ صَبَابَة:- زیادتی عشق و محبت (تفصیل گذر چکی)

دَرَى:- درایۃ علم اکتسابی کو کہتے ہیں اسی لئے درایت کی اسناد باری تعالے کی طرف جائز نہیں۔ قرآن کریم میں ہے وما تدري نفس ماذا تكسب غدا۔

يَرُوْمُ:- (نصر) ارادہ کرنا۔ مرام مقصد مرامات جمع ہے۔ صُبَابَة:- (بضم صاد) وہ پانی جو برتن میں بچ رہے۔ کہا جاتا ہے لم ادرك من العيش الا صبابة۔ صبابات جمع ہے

ثُمَّ اِنَّهُ لَبَّدَ عُجَاجَتَهُ وَغَيَّضَ مُجَاجَتَهُ وَاعْتَضَدَ شَكْوَتَهُ وَتَأَبَّطَ هِرَاوَتَهُ فَلَمَّا رَنَتِ الْجَمَاعَةُ اِلَى تَحَفُّزِهٖ وَرَأَتْ تَأَهُّبَهُ لِمُزَايَلَةِ مَرْكَزِهٖ اَدْخَلَ كُلٌّ مِّنْهُمْ يَدَهُ فِي جَيْبِهٖ فَاَفْعَمَ لَهُ سَجْلًا مِّنْ سَيْبِهٖ وَقَالَ اِصْرِفْ هٰذَا فِي نَفَقَتِكَ اَوْ فَرِّقْهُ فِي رُفْقَتِكَ فَقَبِلَهُ مِنْهُمْ مُغْضِيًا وَانْثَنٰى عَنْهُمْ مُثْنِيًا۔ وَجَعَلَ يُوَدِّعُ مَنْ يُّشَيِّعُهُ لِيَخْفٰى عَلَيْهِ مَهْيَعُهُ وَيُسَرِّبُ مَنْ يَّتْبَعُهُ لِكَيْ يُجْهَلَ مَرْبَعُهُ

(ترجمہ) پھر اس نے اپنے غبار کو فرو کیا اور لعاب دہن (جھاگ) کو خشک کیا۔ یعنی خاموش ہوگیا۔ تو اس نے اپنے بازو میں مشکیزہ لٹکایا اور چھڑی کو بغل میں دبایا۔ جب جماعت نے اسکی تیاری اور روانگی کے لئے آمادگی دیکھی تو ہر ایک نے اپنی اپنی جیب میں ہاتھ داخل کیا اور اسکی زنبیل کو اپنی بخشش سے بھر دیا اور کہا کہ اس کو اپنی ضرورت میں خرچ کر یا اپنے دوستوں میں تقسیم کردے۔ پس اس نے (یہ مال) شرماتے ہوئے قبول کر لیا اور ان کی تعریف کرتے ہوئے لوٹ گیا۔ اور ہر پیچھے چلنے والے کو رخصت کرنے لگا۔ تاکہ اس کا راستہ مخفی رہے۔ اور ہر پیچھے آنے والے کو ہٹاتا تھا تاکہ اسکی منزل معلوم نہ ہو۔

لَبَّدَ:- جو کام کر رہا تھا اس سے رک گیا۔ لبد يلبد (نصر) ٹھیرنا۔ لبد بالمكان ٹھیرا۔ اقامت کی۔

عَجَاجَتَہٗ: ۔ غبار۔ دھواں۔ جمع عجاج آتی ہے عَجَّ یَعُجُّ (نصر) چیخنا۔ شور مچانا۔ غَیَّضَ ا۔ اس نے تھوک کو کم کیا خشک کیا۔ یعنے اپنے کلام کو ختم کیا۔ اور سکوت کیا۔ غاض یغیض (ضرب) کم ہونا خشک ہونا۔ قرآن کریم میں ہے وما تغیض الارحام وما تزداد۔ ای وما تنقص

مُجَاجَتَہٗ: ۔ تھوک۔ مَجَّ یَمُجُّ (نصر) تھوک وغیرہ پھینکنا کلام کرنے یا گٹھلی وغیرہ پھینکنے لئے لفظ آتا ہے۔

شَکُوَتَہٗ: ۔ ڈول۔ چمڑہ کا مشکیزہ۔ حدیث میں ہے کان لہ شکوۃ ینقع فیھا زبیبا۔ شَکَوَات اور شکاءٌ جمع آتی ہے۔ شکو اور شکایت گلا کرنے کے لئے آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ انما اشکو بثی وحزنی۔

وَتَأَبَّطَ: ۔ بغل میں دبا لیا عرب میں ایک بہت بڑا شاعر گذرا ہے جو انتہائی چالاک ہونے کی وجہ سے تأبط شرًا کے نام سے مشہور ہوگیا تھا۔ گویا کہ ہر وقت شر کو بغل میں دبائے پھرتا تھا۔ حماسہ کے آغاز میں اس کا قصیدہ بھی ہے آباط ابط کی جمع ہے

هِرَاوَتَہٗ: ۔ موٹا ڈنڈا۔ جمع هَرَاوِی اور هُرِی آتی ہے حدیث میں ہے خرج صاحب المهراوة۔ هری یهرو (نصر) ڈنڈے سے مارنا۔ رَنَتْ: ۔ رنا یرنو (نصر) ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا۔ کسی کا شعر ہے۔ یا صاحبی انتی لرانی کما ۔ لا تحرما فی انتی رجو کما

تَحَفُّزَ کَا: ۔ یعنے جب اسکی آمادگی کو دیکھا۔ تحفز اور احتفاز سیدھا ہوکر دونوں گھٹنوں پر بیٹھنا۔ حفز یحفز (ضرب)

لِمُزَايَلَةٍ: ۔ ای المفارقۃ۔ زال یزیل (ضرب) جدا کرنا الگ کرنا۔ قرآن کریم میں ہے لو تزیلوا لعذبنا۔

مَرْکَزِہٖ: ۔ نقطۂ دائرہ۔ حاکم کے رہنے کی جگہ۔ رکز یرکز (نصر و ضرب) دفن کرنا۔ رکاز بھی اسی سے ہے سونے کی کان۔ رِکْزٌ ہلکی سی آواز۔ قرآن کریم میں ہے ھل تسمع لھم رکزا۔

جَیْبِہٖ: ۔ گریبان۔ جیب متعارف۔ جیوب جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن۔ جُوب بمعنی قطع سے ماخوذ ہے۔ گریبان میں بھی کپڑے کا کچھ حصہ ضرور قطع ہوتا ہے اس لئے اس کو جیب کہتے ہیں۔

فَاَفْعَمَ: ۔ فعم یفعم کرم۔ بھرنا۔ حدیث میں ہے لو ان امرأۃ من الحور العین اشرفت لافعمت ما بین السماء والارض ریح المسك۔

سَجْلًا: ۔ بڑا ڈول جس میں کچھ نہ کچھ پانی ضرور ہو۔ سجال اور سُجُول جمع آتی ہے۔ سجل یسجل (نصر) گرانا۔ پھینکنا۔ حدیث میں ہے الحرب سجال ینال منا وننال منہ

سَیْبِہٖ: ۔ سَیْب بخشش۔ مال۔ جمع سیوب۔ سائیب (ضرب) جاری ہونا۔ بہنا۔ حدیث میں ہے اللہم سَیْبًا نافعا یعنی مطرا جاریا اور عطاء نافعًا۔

نَفَقَتَكَ: ۔ خرچ۔ جمع نفقات۔ نفق ینفق (نصر سمع کرم) ہونا۔ خرچ ہونا۔ فنا ہونا۔ قرآن کریم میں ہے انفقوا من طیبات ما کسبتم۔ انفاق خرچ کرنا۔ قرآن کریم میں ہے ومما رزقناھم ینفقون۔

رُفْقَتَكَ۔ رفقۃ اسم جمع ہے ساتھیوں کی جماعت رُفْقَہ کسی قوم یا قبیلہ کے لئے اس وقت تک استعمال نہیں ہوتا جب تک وہ ایک مجلس میں نہ ہوں۔ اگر الگ الگ ہوں گے تو رفقہ کا اطلاق نہ ہوگا۔ جمع رِفَق مثل عِنَب اور رفاق آتی ہے رفیق مہربان۔ رفق یرفق (کرم) ہمراہ ہونا۔ ہمسفر ہونا۔

فَقَبِلَہٗ: ۔ قبول کسی چیز کے برضا و رغبت مان لینے کو کہتے ہیں قَبِلَ یَقْبَلُ (سمع) قبول کرنا۔ ماننا۔ قرآن کریم میں ہے ھُوَ الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ

لِیُشَیِّعَہٗ: ۔ بطور موانست اور بطور اعانت و تقویت کسی کے ساتھ جانا۔ یہ تشییع اور مشایعت ہے۔ اور شیعہ بھی اسی گروہ کو کہتے ہیں جس سے انسان کو قوت حاصل ہو جیسے قرآن کریم میں ہے وان من شیعتہ لابراھیم۔ شِیَع اور اشیاع جمع ہے اور قرآن کریم میں ہے وفی شیع الاولین۔ ولقد اھلکنا اشیاعکم

هَیْبَعَہٗ: ۔ ھیبع کشادہ راستہ۔ طریق ھیبع بھی کہا جاتا ہے

هَمَایِعُ جمع ہے۔ ھاعٌ ھیعۃ (ضرب) پھیلنا منتشر ہونا
نُبَرِّبُ:۔ یعنی لوگوں کو رخصت کرتا تھا کہ ان پر ان کا ٹھکانا مخفی ہو جاتے سرب یسرب (نصر) زمین پر چلنا۔ بہنا قرآن کریم میں ہے من ھو مستخف باللیل وسارب بالنھار ای ظاھرٌ بالنھار۔ سَرَبٌ مکان منحدر کو کہتے ہیں قرآن کریم میں ہے فاتخذ سبیلہ فی البحر سربا۔

مَرْبَعۃ:۔ ای منزلۃ۔ مَرْبَع ایسے مکان کو کہتے ہیں جس میں موسم بہار میں قیام کیا جائے۔ جمع مَرَابِعُ۔ رَبْع مکان محلہ۔ جمع رُبُوعٌ اور رِبَاعٌ ہے۔ حدیث اسامہ میں ہے قال علیہ السلام ھل ترک عقیل من ربعٍ ایک روایت میں ہے من رباعٍ۔ رَبَعَ یَرْبَعُ (فتح) موسم بہار آنا۔

(قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ) فَاتَّبَعْتُهُ مُوَارِيًا عَنْهُ عِيَانِي۔ وَقَفَوْتُ أَثَرَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَرَانِي۔ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى مَغَارَةٍ فَانْسَابَ فِيهَا عَلٰى غَرَارَةٍ۔ فَأَمْهَلْتُهُ رَيْثَمَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ هَجَمْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ مُثَافِنًا لِتِلْمِيذٍ عَلٰى خُبْزٍ سَمِيذٍ وَجَدْيٍ حَنِيذٍ۔ وَقُبَالَتَهُمَا خَابِيَةُ نَبِيذٍ۔ فَقُلْتُ لَهُ يَا هٰذَا أَيَكُونُ ذَاكَ خُبْرَكَ وَهٰذَا مَخْبَرَكَ۔ فَزَفَرَ زَفْرَةَ الْقَيْظِ وَكَادَ يَتَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ۔ وَلَمْ يَزَلْ يُحَمْلِقُ إِلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ أَنْ يَسْطُوَ عَلَيَّ فَلَمَّا أَنْ خَبَتْ نَارُهُ۔ وَتَوَارٰى أُوَارُهُ۔ أَنْشَدَ

(ترجمہ) حارث بن ہمام کہتا ہے کہ میں نے اپنے آپ کو اس سے چھپاتے ہوئے اسکا پیچھا کیا۔ اور اس کے نشانات قدم پر اس طرح چلا کہ وہ مجھ کو نہ دیکھ سکے۔ یہاں تک کہ وہ ایک غار تک پہنچ گیا اور چپکے سے اس میں داخل ہو گیا۔ میں نے اس کو اتنی مہلت دی کہ وہ اپنے جوتے اتارے اور پاؤں دھولے اس کے بعد میں ایکدم غار میں داخل ہو گیا۔ پس میں نے اس کو ایک شاگرد کے روبرو بیٹھا ہوا پایا۔ میدہ کی روٹی اور بھنا ہوا بکری کا بچہ موجود ہے اور ان دونوں کے سامنے شراب کا خُم رکھا ہوا ہے۔ میں نے اس سے کہا کیوں رے وہ تیرا ظاہر تھا اور یہ باطن ہے۔ اس نے ایک گرم سانس کھینچا۔ اور قریب تھا کہ غصہ کے مارے پھٹ پڑے مجھے گھورنے لگا۔ حتی کہ میں ڈرا کہ یہ کہیں حملہ نہ کر بیٹھے۔ جب بجھ گئی اس کی آگ اور فرو ہو گئی اسکی گرمی تو یہ شعر پڑھے۔

مُوَارِیًا: یعنی ساترًا ومخفیا۔ قرآن کریم میں ہے کیف یواری سوأۃ اخیہ۔ تَوْرِیَۃ بھی اسی سے ماخوذ ہے اصل مادہ وَرَاءٌ یعنی خلف ہے کسی چیز کو پس پشت ڈال دینا۔ یہی اخفاء اور ستر ہے۔
عَیَانِی:۔ عیان شخص جسم۔ فاتبعتہ مواریا عنہ عیانی یعنی میں نے اپنے آپ کو چھپاتے ہوئے اس کا پیچھا کیا۔

تَقَفَوْتُ (نصر) پیچھے چلنا۔ قرآن کریم میں ہے ولا تقف ما لیس لک بہ علم
اَثَرَہٗ:۔ ای خلفہٗ شے کے بقیہ حصہ کو اثر کہتے ہیں۔ اُثُورٌ جمع ہے۔ اَثَرٌ (بفتح الف) سنت۔ نشان۔
مَغَارَۃ:۔ گڑھا۔ کھڈ۔ مغارات جمع ہے۔ غارٌ گڑھا۔ اَغوار جمع ہے۔ غار یغور (نصر) گہرا ہونا۔ قرآن کریم میں ہے اِن

اصبح ماؤکم غورًا

فانساب: (ضرب) جلدی چلنا

غرارۃ: غفلت سے غر یغر (نصر) دھوکہ دینا۔ لالچ دینا۔ قرآن کریم ہے لا یغرنکم باللہ الغرور۔ غرّ ایسے بھولے بھالے آدمی کو کہتے ہیں جس کو آسانی سے دھوکہ دیا جا سکے۔

ریثما: یعنی قدرما۔ حدیث میں ہے فلم یلبث الا ریثما۔ راث یریث (ضرب) دیر کرنا۔

خلع: (فتح) اتارنا۔ ہٹانا۔ قرآن کریم میں ہے فاخلع نعلیک۔ خلع اور نزع دونوں ہم معنی آتے ہیں لیکن بعض اہل لغت کا خیال ہے کہ نزع میں بہ نسبت خلع کے زیادہ سرعت کا لحاظ ہے۔ نعلیہ: نعل کا تثنیہ ہے جوتا نعال جمع ہے۔ حدیث میں ہے اذا ابتلت النعال فالصلوۃ فی الرحال

غسل رجلیہ: غسل کے معنے فقط بدن پر پانی بہانے میں دلک یعنی ملنا ضروری نہیں۔ رجل پاؤں۔ انسان کا پاؤں ارجلکم جمع ہے وارجلکم الی الکعبین۔

ھجمت: (نصر) بے خبری میں حملہ کر دینا۔ اچانک پہنچنا ہجوم مصدر

مثافنًا: ای مصاحبا ومجالسا۔ ثافنت الرجل ساثفہ

بثفارہا۔ ثفن یثفن (ضرب) لازم پکڑنا۔

خبز: روٹی چپاتی۔ خبز یخبز (ضرب) روٹی پکانا۔

سمیذ: سفید میدہ۔ جذی: بکری کا بچہ جداء جمع ہے

حنیذا: انگاروں پر بھونا ہوا۔

خابیۃ: مٹکا خم۔ جمع خوابی۔ خبا یخبا (فتح) چھپانا۔

نبیذ: انگوری شراب۔ خرما کی شراب۔ انبذۃ جمع آتی ہے۔ نبذ ینبذ (ضرب) شراب نکالنا۔ بنانا۔ قرآن کریم میں ہے فنبذوہ وراء ظھورھم۔ فانبذ الیھم علی سواء

خبرک: جو بات بیان کی جائے یا نقل کی جائے۔ اخبار جمع ہے خبر یخبر (ضرب) جاننا۔ اخبار۔ اطلاع کرنا۔ خبر دینا۔ حریری کی مراد خبر سے ظاہری حالت اور مخبر سے باطنی حالت ہے۔ فزفر: زفر یزفر زفیرا (ضرب) کھینچ کر سانس لینا اسی مناسبت سے حمار کی ابتدائی آواز کو زفیر کہتے ہیں کیونکہ اس میں بھی وہ اپنا سانس طویل کرتا ہے۔ شہیق حمار کی آخری آواز کو کہتے ہیں۔ قرآن کریم ہے لہم فیہا زفیر وشہیق

زفرۃ: گرم سانس۔ غصہ کی گرمی۔ القیظ: سخت گرمی۔ اقیاظ اور قیوظ جمع آتی ہے فاظ یقیظ (ضرب) سخت گرم ہونا۔ یتمیز: ٹکڑے ٹکڑے ہونا قرآن کریم میں ہے تکاد تمیز من الغیظ۔ ماز یمیز (ضرب) ایک کا دوسرے سے ممتاز ہو جانا۔ قرآن کریم میں ہے حتی یمیز الخبیث من الطیب

الغیظ: شدید غصہ۔ غاظ یغیظ (ضرب) غصہ میں بھر جانا۔ قرآن کریم میں ہے قل موتوا بغیظکم۔ لیغیظ بہم الکفار۔ والکاظمین الغیظ

تحملق: گھورنا تکنا۔ حملقۃ غصہ کی نگاہ۔ حملاق پلکوں کا اندرونی حصہ۔

یسطو: حملہ کرنا۔ اصلہ سطا یسطو سطوا بمعنے صال وحمل اور بابہ نصر یکادون یسطون

خبت: خبا یخبو (نصر) آگ بجھ جانا۔ ٹھنڈی ہو جانا۔ قرآن کریم میں ہے کلما خبت زدناھم سعیرا

نارۃ: آگ۔ نار مؤنث ہے بطور مذکر بہت کم مستعمل ہوتا ہے۔ جمع انور اور نیران ہے۔ نار ینور (نصر) روشن ہونا۔ اوارۃ: آگ کی گرمی۔ آفتاب کی گرمی۔ اُوَر جمع ہے۔

لبست الخمیصۃ ابغی الخبیصۃ
وانشبت شصی فی کل شیصۃ

وصیرت وعظی احبولۃ
ادیر القنیص بہا والقنیصۃ

والجأنی الدھر حتی ولجت
بلطف احتیالی علی اللیث عیصۃ

عَلٰى أَنَّنِي لَمْ أَهَبْ صَرْفَهُ ۔۔۔ وَلَا نَبَضَتْ لِي مِنْهُ فَرِيصَهْ

وَلَا شَرَعَتْ بِي عَلٰى مَوْرِدٍ ۔۔۔ يُدَنِّسُ عِرْضِي نَفْسٌ حَرِيصَهْ

وَلَوْ أَنْصَفَ الدَّهْرُ فِي حُكْمِهِ ۔۔۔ لَمَا مَلَكَ الْحُكْمَ أَهْلُ النَّقِيصَهْ

ثُمَّ قَالَ لِيَ ادْنُ فَكُلْ۔ وَإِنْ شِئْتَ فَقُمْ وَقُلْ۔ فَالْتَفَتُّ إِلٰى تِلْمِيذِهِ وَقُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَنْ يُسْتَدْفَعُ بِهِ الْأَذٰى۔ لَتُخْبِرَنِّي مَنْ ذَا۔ فَقَالَ هٰذَا أَبُو زَيْدٍ السَّرُوجِيُّ۔ سِرَاجُ الْغُرَبَاءِ وَتَاجُ الْأُدَبَاءِ فَانْصَرَفْتُ مِنْ حَيْثُ أَتَيْتُ۔ وَقَضَيْتُ الْعَجَبَ مِمَّا رَأَيْتُ

(ترجمہ نظم) میں نے منقش چادر اوڑھ لی حلوہ کی تلاش میں اور میں نے اپنا کانٹا ہر شکار کے لئے ڈالا ہے اور اپنے وعظ کو جال بنایا ہے جس سے ہر شکار اور شکاری کو دھوکہ دیتا ہوں۔ اور مجھے زمانے نے اتنا مجبور کر دیا کہ میں اپنے نت نئے کرتبوں سے شیر کی جھاڑی میں جا گھسا۔ ان امور کے باوجود میں گردش روزگار سے کبھی نہیں ڈرا۔ اور میرے شانے کا گوشت کبھی نہیں کانپا اور میرا حریص نفس مجھے کسی ایسے گھاٹ پر نہیں لے گیا۔ جہاں عزت میلی ہو اور اگر زمانہ اپنے دستور میں انصاف سے کام لیتا تو نالائقوں کو حکومت کا مالک ہرگز نہ بناتا۔ (نثر) پھر اس نے مجھ سے کہا کہ قریب آجا اور کھا اور دل چاہے تو چلا جا اور دھوجی میں آئے کہتا پھر میں اس کے شاگرد کی طرف متوجہ ہوا اور اس سے کہا میں تجھے اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس سے دفع بلا کی درخواست کی جاتی ہے مجھے بتا یہ کون ہے۔ اس نے کہا یہ ابوزید سروجی۔ غرباء کے چراغ اور ادباء کے سرتاج ہیں۔ میں جیسے آیا تھا ویسے ہی لوٹ گیا اور جو دیکھا اس سے بیحد متاثر ہوا۔

اَلْبَسْتُ: ۔ (سمع) پہننا۔ قرآن کریم میں ہے یلبسون ثیابا خضرا۔ لباس وہ چیز جو پہنی جائے۔ لَبْسٌ (ضرب) سے آئے گا۔ تو اس کے معنی ملانے اور خلط کرنے کے ہو جائیں گے جیسے قرآن کریم میں ہے ولا تلبسوا الحق بالباطل۔ الخَمِيصَة: ۔ خمیص کا مؤنث ہے۔ سیاہ چادر منقش ہو اور خمائص جمع ہے خمیصہ اس چادر کو کہتے ہیں جو سر سے لے کر پاؤں کے تلووں تک آجائے۔

الخَبِيصَة: ۔ خبیص۔ خاص قسم کا حلوہ۔ خبص یخبص (ضرب) حلوہ بنانا۔

اَنْشَبْتُ: ۔ اٹکایا۔ معلق کیا (ضرب) لٹکانا۔

شِصِّي: ۔ لوہے کا کانٹا جس سے مچھلی شکار کی جائے شصوص جمع ہے شَصَّ یَشِصُّ (ضرب) شِيصَة بیکار کھجور۔ ایک قسم کی مچھلی۔ اُحْبُوْلَة: ۔ جال۔ پھندا۔ حبائل جمع ہے حدیث میں ہے النساء حبائل الشیطان۔ حَبْل رسی قرآن کریم میں ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا حبل یحبل (ضرب) رسی باندھنا۔

اُدِيْغُ: ۔ داغ یدوغ (ن) حیلہ سے طلب کرنا جس کا دوسرے کو پتہ نہ چلے۔ داغ یدوغ روغا کے معنی اصل میں کسی چیز کی تلاش میں مخفی طور پر جانے کے ہیں جیسے قرآن کریم میں ہے فراغ علیہم ضربا بالیمین۔ فراغ الی اہلہ فجاء بعجل سمین۔

القنیص :- وہ چیز جو شکار کی جائے مذکر ہو یا مونث قنص
یقنص (ضرب) شکار کرنا۔ اسجگہ قنیص سے مذکر شکار اور
قنیصہ سے مونث شکار مراد ہے۔
اللَّیث :- شیر۔ جمع لُیُوث اور مَلِیثة آتی ہے۔ جیسے
شیخ کی جمع مَشیخة۔
عِیصَة :- بن۔ شیر کی پناہ گاہ بمعنی مَاسَدَة۔ جمع اعیاص اور
عیصان ہے۔ لَم اَهَب :- ای لم اخف۔ هَابَ یَهَاب
هَیبَة (سمع) ڈرنا، تعظیم کرنا۔
صَرُوفه :- حوادث۔ انقلاب۔ صَرف کے اصل معنی پھرنے
کے ہیں۔ حوادثات میں بھی کیونکہ اشیا بدل جاتی اور پھر جاتی ہیں
اس لئے صَرف کو انقلاب اور حادثہ کے معنی میں استعمال کر لیا جاتا ہے
نَبَضَت :- نبض ینبض (ضرب) متحرک ہونا۔
فَرَائِصه :- پہلو اور مونڈھے کے درمیان کا گوشت جو خوف
و ہراس کے وقت کانپتا ہے۔ فرایص اور فرائص جمع
آتی ہے۔ حدیث میں ہے جئ بهما ترعد فرائصهما۔ فرص یفرص
ضرب سے آتا ہے۔ شَارَعَت :- کہا جاتا ہے شرعت الدواب
فی الماء بمعنی دخلت فیہ۔ شریعت اصل میں پانی کے گھاٹ
اور چشمہ کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں احکام خداوندی کے
مجموعہ کو شریعت کہتے ہیں اس لئے کہ پانی کی طرح شریعت بھی
روحانی حیات اور روحانی طہارت کا ذریعہ ہے۔ باء اور عَلیٰ
کے ذریعہ متعدی ہوتا ہے۔ مصنف کی عبارت علیٰ مَوْرِدٍ میں
عَلیٰ فی کے معنی میں ہے جیسے کہا جاتا ہے علیٰ عهد فلان
یعنی فی عهد فلان۔ شرع یشرع فتح سے آتا ہے۔
یُدَنِّس :- میلا کچیلا کرنا۔ دنس یدنس (سمع) میلا ہونا
دَنَس۔ میل۔ جمع ادناس۔ حماسی کا شعر ہے ؎
اذا المرء لم یدنس من اللؤم عرضه فکل رداء یرتدیه جمیل
عِرضِی :- اچھی عادت (حسب) نفس۔ جمع اعراض۔ حدیث
میں ہے ان اعراضکم حرام کحرمة یومکم هذا۔ حسّان
کہتا ہے ؎ فان ابی ووالده وعرضی ٭ لعرض محمد منکم وقاء

النصف :- بمعنی عدل۔ نصف ینصف (نصر) آدھا آدھا کرنا۔
اَهْل :- مستحق۔ واحد اور جمع کے لئے ایک ہی صیغہ ہے۔ قرآن
کریم میں ہے هو اهل التقوی واهل المغفرة۔
النقیصہ :- نَقص سے ہے، عیب، کمی۔ حدیث میں ہے
شهرا عید لا ینقصان۔ نقص ینقص (نصر) کم ہونا۔
اَدْنیٰ :- ای اقرب۔ قریب ہو جا۔ دنا یدنو (نصر) قریب ہونا
قرآن کریم میں ہے ثم دنا فتدلی ٭
فکُلی :- اکل یاکل (نصر) کھانا۔ قرآن کریم میں ہے کلوا و
اشربوا۔ اکل بڑوں کیلئے ہے، قرم صبی کے لئے اور همس بوڑھوں کیلئے
فَالتَفَتُّ :- اپنے چہرے کو اس کی طرف پھیرا، متوجہ ہوا۔ قرآن
کریم میں ہے لا یَلتَفِتْ مِنكُم اَحَدٌ۔ لفت یلفت (ضرب)
ایک راستہ سے ہٹ جانا۔ قرآن کریم میں ہے لتلفتنا عما
وجدنا علیه اباءنا۔
عَزَمتُ عَلَیكَ :- ای اقسمت علیك۔
لِیَندَفِعْ :- دفع سے مشتق ہے (فتح) دفع جب الیٰ کے
ذریعہ متعدی ہو تو پہنچانے کے معنی میں آئے گا جیسے قول
باری عز اسمه فادفعوا الیهم اموالهم اور جب عن کے ذریعہ
متعدی ہو گا تو حمایت کے معنی میں آئے گا، جیسے ولولا دفع
الله الناس بعضهم ببعض۔ دَفع کبھی آگے کی جانب
سے ہوتا ہے اور کبھی پیچھے کی جانب سے، بر خلاف دَعّ کے کہ وہ
صرف پیچھے کی طرف سے ہوتا ہے
اَذیٰ :- مصیبت، دکھ۔ اماطة الاذی عن الطریق۔
ایمان کا ادنیٰ ترین شعبہ ہے اور ایک حدیث میں ہے امیطوا
الاذی۔ یہاں اذی سے مراد بال اور نجاست جو بچے کے سر
سے نکلتی ہے۔ قرآن کریم میں ہے یسئلونك عن المحیض
قل هو اذی۔ یہاں اذی سے نجاست حیض مراد ہے۔ اَذِیَ
یَاذی (سمع) تکلیف پہنچانا۔
سِرَاج :- چراغ۔ قندیل۔ سُرُج جمع آتی ہے۔ سراج اللیل۔
کرم شب تاب جسے اردو میں پٹ بیجنا (جگنو) کہا جاتا ہے۔

تَاجٌ: شاہی کلاہ۔ اردو میں بھی لفظ تاج ہی استعمال ہوتا ہے۔ تِیجَان جمع ہے۔ الادباء: ادیب کی جمع ہے
قَضَیْتُ: یعنی اَکْمَلْتُ وَاَتْمَمْتُ۔ زہری اور ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ قضاء کے اگرچہ مختلف استعمال ہیں لیکن ہر جگہ انقطاع اور اتمام کے معنی ضرور پائے جاتے ہیں جیسے فلما قضی موسی الاجل اعلام اور اخبار کے لئے جیسے وقضینا الی بنی اسرائیل حکم کے لئے جیسے وقضی ربک الا تعبدوا۔ عمل کے لئے جیسے فاقض ما انت قاض۔ ابلاغ کے لئے جیسے۔ وقضینا الیہ ذلک الامر اور بیان کے لئے جیسے لا تعجل بالقرآن من قبل ان یقضی الیک وحیہ اسی طریقہ سے اور بہت سے معنی میں آتا ہے قضی یقضی ضرب سے ہے۔
اَلْعَجَبُ: تعجب۔ حیرت۔ اَعْجَاب جمع ہے (سمع) حیرت زدہ ہونا۔ اچنبھے میں پڑنا۔ قرآن کریم میں ہے بَلْ عَجِبْتَ وَیَسْخَرُوْنَ۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّانِيَةُ الْحُلْوَانِيَّةُ

حَكَى الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ كَلِفْتُ مُذْ مِيطَتْ عَنِّي التَّمَائِمُ وَنِيطَتْ بِيَ الْعَمَائِمُ بِاَنْ اَغْشٰى مَعَانَ الْاَدَبِ۔ وَاُنْضِيَ اِلَيْهِ رِكَابَ الطَّلَبِ لِاَعْلَقَ مِنْهُ بِمَا يَكُوْنُ لِيْ زِيْنَةً بَيْنَ الْاَنَامِ وَمُزْنَةً عِنْدَ الْاُوَامِ۔ وَكُنْتُ لِفَرْطِ اللَّهَجِ بِاقْتِبَاسِهٖ۔ وَالطَّمَعِ فِيْ تَقَمُّصِ لِبَاسِهٖ اُبَاحِثُ كُلَّ مَنْ جَلَّ وَقَلَّ وَاَسْتَسْقِي الْوَبْلَ وَالطَّلَّ۔ وَاَتَعَلَّلُ بِعَسٰى وَلَعَلَّ

(ترجمہ) حارث بن ہمام نے بیان کیا۔ جب سے میرے تعویذ اتارے گئے اور پگڑیاں باندھی گئیں (یعنی میں جوان ہوا) میں اس کا دلدادہ ہوا کہ ادبی مجلسوں میں آمد و رفت شروع کروں اور سواری طلب کو دبلا کر دوں تاکہ ایسی چیز حاصل کروں جو لوگوں میں میرے لئے باعث عزت اور تشنگی کے وقت بارش کا کام دے اور اس کے حاصل کرنے میں میری شدت شوق اور اس کا لباس زیب تن کرنے میں میرے لالچ کا یہ حال تھا کہ ہر کس و ناکس سے بحث کرتا پھرتا تھا۔ اور ہر تیز اور ہلکی بارش سے سیرابی چاہتا تھا۔ اور اپنے نفس کو عسیٰ اور لعل (امید و بیم) سے بہلاتا تھا۔

حَكٰى: (ضرب) نقل کرنا۔ كَلِفْتُ: (سمع) بے انتہا محبت کرنا۔ اسی سے تَكَلَّفَ ہے یعنی دوسرے سے اپنی محبت ظاہر کرنا اور واقعہ میں محبت نہ ہو۔ قرآن کریم میں ہے وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۔ مِيطَتْ: مَاطَ يَمِيْطُ (ضرب) ہٹانا۔ دور کرنا جدا کرنا۔ حدیث میں ہے وادناها اماطة الاذى عن الطريق۔ اَلتَّمَائِمُ: تَمِيْمَةٌ کی جمع ہے۔ تعویذ یا مہرہ جو بچوں کے گلے میں آسیب وغیرہ سے حفاظت کے لئے ڈالا جاتا ہے۔ حدیث ابن مسعودؓ میں ہے التمائم والرقی والتولة من الشرک۔ تَمَّ يَتِمُّ (ضرب) پورا کرنا کیونکہ تعویذ بھی حاجت کو پورا کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے اسلئے اسکو تمیمہ کہتے ہیں۔
وَنِيْطَتْ: ناط ينوط (نصر) معلق کرنا۔
اَلْعَمَائِمُ: عِمَامَة کی جمع ہے۔ پگڑی۔ دستار۔

مغان :- منزل - مکان -

والنضی - ای اهزل - حدیث میں ہے لو رحلتم فیهن المطی لا نضیتموهن - نِضو بکسر نون دبلا پتلا اونٹ - نضا ینضو (نصر) اتار پھینکنا - میان سے نکالنا -

رکاب :- اونٹوں کی جماعت جس پر سفر کیا جائے - اس کا مفرد نہیں آتا - راحلۃ کی جمع بغیر لفظہ ہے - رُکُب جمع ہے جیسے کِتاب کی جمع کُتُب ہے - رِکابٌ اور رکابات بھی جمع آتی ہے - رکِب یرکَب (سمع) سوار ہونا - قرآن کریم میں ہے فاذا رکبوا فی الفلک اور جیسے والخیل والبغال والحمیر لترکبوها

زِینۃ :- خوشنمائی - آراستگی - قرآن کریم میں ہے فخرج علی قومه فی زینته - زان - یزین (ضرب) سنوارنا - مُزنۃ - بادل - برسنے والا بادل بعض اہل لغت کہتے ہیں کہ مزنۃ سفید بادل کو کہا جاتا ہے - اُوام :- شدید پیاس -

اللھِج :- (سمع) حریص ہونا - دلدادہ ہونا -

والطمع :- حرص - لالچ - امید - طمع یطمع (سمع) امید کرنا - قرآن کریم میں ہے انا نطمع ان یغفر لنا ربنا -

تقمص :- کرتہ پہننا - کپڑا زیب تن کرنا - قمیص کرتہ - ان کان قمیصه قد من قبل - اقمصه اور قُمُص جمع ہے -

جلّ :- ای عظم - جلّ یجِلّ (ضرب) بڑا ہونا - جلالۃ مرتبہ کا عظیم ہونا - جلال انتہا عظمت کو کہتے ہیں اسی لئے باری تعالی کے لئے مخصوص ہے غیر اللہ پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا - قرآن کریم میں ہے ویبقی وجه ربک ذو الجلال والاکرام

قلّ :- ای حقر - قلۃ - کثرۃ کی ضد ہے - قرآن کریم میں ہے واذکروا اذ کنتم قلیلا فکثرکم -

استسقی :- سیرابی چاہتا تھا - طلب باراں کرتا تھا - واذا استسقی موسی لقومه - سقی یسقی سقیا (ضرب) پانی پلایا - پلانا - قرآن کریم میں ہے وسقاهم ربهم شرابا طهورا

الوبل :- وَبْل اور وابل تیز بارش - وبل یبل (ضرب) شدید بارش ہونا - روپڑنا - والطّل :- طل ہلکی بارش - پھوار قرآن کریم میں ہے فان لم یصبها وابل فطل (نصر) سے مستعمل ہوتا ہے - اتعلّل مشغول ہوتا ہوں - بہلاتا ہوں - علّ یعِلّ (نصر) دوبارہ پینا - گھونٹ گھونٹ پینا

لعلّی :- عسی امید - طمع - عسی لغت میں قرب ہونے کی خبر کیلئے آتا ہے کبھی شک کے موقعہ میں آتا ہے اور کبھی یقین کے موقعہ میں حق تعالی کی طرف جب اسناد ہوگی تو ایجاب اور لزوم کے معنی مراد ہوں گے جیسے عسی اللہ ان یاتی بالفتح - لعلّ :- ترجی اور توقع کے لئے آتا ہے - اور لعل حق تعالی شانہ کی طرف سے انّ کے معنی میں آتا ہے یعنی تحقیق کیلئے ہوتا ہے اسکے شواہد قرآن مجید میں بہت ہیں

فَلَمَّا حَلَلْتُ حُلْوَانَ - وَقَدْ بَلَوْتُ الْاِخْوَانَ وَسَبَرْتُ الْاَوْزَانَ وَخَبَرْتُ مَاشَانَ وَزَانَ - اَلْفَيْتُ بِهَا اَبَا زَيْدٍ السَّرُوْجِيَّ يَتَقَلَّبُ فِيْ قَوَالِبِ الْاِنْتِسَابِ وَ يَخْبِطُ فِيْ اَسَالِيْبِ الْاِكْتِسَابِ فَيَدَّعِيْ تَارَةً اَنَّهُ مِنْ آلِ سَاسَانَ - وَيَعْتَزِيْ مَرَّةً اِلٰى اَقْيَالِ غَسَّانَ - وَيَبْرُزُ طَوْرًا فِيْ شِعَارِ الشُّعَرَاءِ وَيَلْبَسُ حِيْنًا كِبْرَ الْكُبَرَاءِ

(ترجمہ) جب میں شہر حلوان میں فروکش ہوا اور میں نے لوگوں کو آزما لیا - انکی قدر و منزلت کا اندازہ لگایا - اور اچھے اور برے کو جانچ لیا - تو میں نے وہاں ابوزید سروجی کو پایا جو نسب کے قالب (چولے) بدلتا رہتا ہے - اور کمانے کے طریقوں میں گڑبڑ کرتا ہے - کبھی تو دعوی کرتا ہے کہ وہ ساسان کی اولاد سے ہے اور کبھی شاہان غسان کی طرف نسبت کرتا ہے - اور کبھی شاعروں کے بھیس میں نمودار ہوتا ہے اور کبھی بزرگوں کی بزرگی پہنتا ہے -

حَلَّتْ :- ای نزلت ببلدة حلوان - حل یحل (نصر)
اترنا - فروکش ہونا - رحل کی نقیض ہے - قرآن کریم میں ہے
او تحل قریبا من دارهم - (ضرب) حلال ہونا فلا تحل له
من بعد حتی تنکح زوجا غیره
حُلْوَان :- حلوان بغداد اور ہمدان کے درمیان ایک شہر ہے
یہ جگہ کیونکہ حلوان بن عمرو نے آباد کی تھی اس لئے اس آبادی کا
نام حلوان ہو گیا یہ مقام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ
خلافت میں فتح کیا گیا تھا -
بَلَوْتُ :- بلا یبلو بلوا و بلاءً (نصر) آزمانا - امتحان کرنا -
ابلاء کا تحقق خیر اور شر دونوں کے ساتھ ہوتا ہے جیسے قرآن
کریم میں ہے ونبلوکم بالشر والخیر فتنة
الْاِخْوَان :- اخ کی جمع ہے - بھائی دوست - والی عاد
اخاهم هودا - جمع جیسے فاخوانکم فی الدین - اخ
کی جمع اخوة بھی آتی ہے جیسے فان کان له اخوة
الْاَوْزَان :- وزن کی جمع ہے - وزن یزن (ضرب) تولنا وزن کرنا
کَالَ وَاکْتَالَ :- ناپنا قرآن کریم میں ہے واذا اکتالوا علی الناس
یستوفون اور واذا کالوهم او وزنوهم یخسرون -
شَانَ :- شان یشین (ضرب) عیب دار کرنا - زین کی نقیض ہے
اَلْفَیْتُ :- میں نے وجدت - قرآن کریم میں ہے ما الفینا علیه آباءنا
قَوَالِبُ :- قالب کی جمع ہے - سانچہ - خول -
اِنْتِسَاب :- نسبت کرنا - نسب الرجل - نسب کا ذکر کیا -
نسب ینسب (ضرب و نصر) قرآن کریم میں ہے وجعله نسبا
وصهرا - یَخْبِطُ :- خبط یخبط (ضرب) راستہ سے بھٹک

جانا - قرآن کریم میں ہے یتخبطه الشیطان من المس -
اَسَالِیْبُ :- اُسْلُوْبُ کی جمع ہے طرز - طریقہ - قولی ہو یا فعلی
اَلْاِکْتِسَاب :- اپنے لئے کمانا - اور کسب عام ہے خواہ اپنے
لئے ہو یا غیر کے لئے - ثلاثی مجرد ضرب سے آتا ہے - قرآن کریم
میں ہے لها ما کسبت وعلیها ما اکتسبت -
فَیَدَّعِیْ :- دعا یدعو دعوا (نصر) دِعْوَة (بالکسر) کے معنی ہیں
ولد کا دعوی کرنا - اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ - اور
ادعاء زعم کرنا - باطل ہو یا حق جیسے قرآن کریم میں ہے هذا
الذی کنتم به تدعون -
تَارَةً :- ایک مرتبہ - کبھی جمع تارات ہے -
سَاسَان :- شاہان فارس کا لقب - یعتزی :- ای ینسب
اَقْیَال :- قَیْل کی جمع ہے - سردار - غَسَّان :- ملک شام کا وہ گھاٹ
جہاں قوم یمن سیل عرم سے بھاگ کر فروکش ہوئی تھی -
یَبْرُزُ :- برز یبرز (نصر) ظاہر ہونا - خارج ہونا - قرآن کریم میں ہے
وبرزوا لله جمیعا - طَوْرًا :- ایک مرتبہ - ہیئت - حال -
اطوار جمع آتی ہے - قرآن کریم میں ہے وقد خلقکم اطوارا -
شِعَار :- لغت میں شعار ایسی علامت کو کہتے ہیں جس سے کوئی چیز
پہچانی جائے - شعیرہ - علامت - امتیازی نشان - شعائر جمع
ہے - قرآن کریم میں ہے ومن یعظم شعائر الله فانها من
تقوی القلوب - اسلام کی امتیازی علامتوں کو شعائر اسلام کہتے
ہیں - شعار اس کپڑے کو کہتے ہیں جو شعر جسد یعنی جسم کے بالوں کو لگا ہو
اشعرة جمع ہے - دِثَار :- اوپر کا کپڑا دثر جمع ہے یا ایها المدثر
اسی سے ماخوذ ہے - شُعَرَاء :- شاعر کی جمع ہے - قرآن کریم میں
ہے والشعراء یتبعهم الغاوون

بَیْدَ اَنَّهُ مَعَ تَلَوُّنِ حَالِهِ وَتَبَایُنِ مُحَالِهِ یَتَحَلّٰی بِرُوَاءٍ وَرِوَایَةٍ - وَمُدَارَاةٍ وَ
دِرَایَةٍ - وَبَلَاغَةٍ رَائِعَةٍ - وَبَدِیْهَةٍ مُطَاوِعَةٍ وَاٰدَابٍ بَارِعَةٍ - وَقَدَمٍ لِاَعْلَامِ
الْعُلُوْمِ فَارِعَةٍ - فَکَانَ لِمَحَاسِنِ اٰلَاتِهِ - یُلْبَسُ عَلٰی عِلَّاتِهِ وَلِسَعَةِ رِوَایَتِهِ یُصْبٰی

إِلَى رُؤْيَتِهٖ وَلِخَلَابَةِ عَارِضَتِهٖ يُرْغَبُ عَنْ مُعَارَضَتِهٖ وَلِعُذُوْبَةِ إِيْرَادِهٖ يُسْعَفُ بِمُرَادِهٖ فَتَعَلَّقْتُ بِأَهْدَابِ خَصَائِصِهٖ وَتَنَافَسْتُ فِيْ مُصَافَاتِهٖ لِنَفَائِسِ صِفَاتِهٖ

مگر اپنے بھر دیکھنے اور کھلم کھلا دروغ بیانی کے باوجود حسن صورت و روایت - ملاقات - سمجھ بوجھ - عمدہ بلاغت اور قابل تقلید بدیہہ گوئی - اور آداب فاضلہ اور علوم کی چوٹیوں پر چڑھنے والے قدموں سے آراستہ تھا - پس خوشنما آلات کی بنا پر اس کے عیوب پر پردہ ڈال دیا جاتا تھا اور اس کی وسعت بیان کی وجہ سے اس کے دیدار کی خواہش کی جاتی تھی اور اس کی لچھے دار تقریر کی وجہ سے اس کے مقابلے سے اعراض کیا جاتا تھا - اور اس کی شیریں بیانی کے باعث اس کو فائز المرام کیا جاتا تھا پس میں اس کی ادبی خصوصیات کی وجہ سے اس کا حاشیہ نشین ہو گیا اور اس کی گراں مایہ خصلتوں کے باعث اسکی دوستی کی طرف مائل ہوا

بَيْدَ: - بمعنے غیر اور علاوہ اکثر مستثنیٰ منقطع کے لئے آتا ہے حدیث میں ہے نحن الآخرون السابقون بيد انهم اوتوا الكتاب قبلنا یعنی ہم سب سے آخر میں آئے لیکن دخول جنت میں سب سے مقدم ہیں البتہ یہود و نصاریٰ وغیرہ کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی ہے -

مُحَالُہٗ: - من کل الوجوہ فاسد - ناممکن - بروا ۔ دُوَاۂ عیبن منظر - اَدْوِيَۃٌ جمع ہے -

مُدَارَاۃ: - لوگوں کے ساتھ ملاطفت اور حسن معاشرت سے پیش آنا - شر و فساد کی وجہ سے بچنے کی وجہ سے اسی وجہ سے باری تعالیٰ کی طرف مدارات کی نسبت نہیں کی جاتی - بلکہ مُهْلَة کی نسبت کی جاتی ہے کیونکہ مہلت کے معنی ہیں سرعۃ مواخذہ اور انتقام کو قدرت ہونے کے باوجود ترک کر دینا - کہا جاتا ہے اَمْهَلَ اللّٰهُ عِبَادَہٗ -

رَائِعَۃ: - ای معجبۃ (نصر) گھبرا دینا - بھلا معلوم ہوتا

بَدِيْهَة: - فی البدیہہ کہنا اجاب على البدیہہ فوراً جواب دیا - بدہ یبدہ (فتح) اچانک پہنچنا -

مُطَاوَعَتِہٖ: - ای موافقۃ (نصر) فرمانبرداری کرنا - قرآن کریم میں ہے وله اسلم من في السموات والارض طوعا وكرها - بَادِعَۃ: - یعنی فائقہ (فتح و کرم) علم و فضل میں فوقیت لے جانا - فَادِعَۃ: - (فتح) چڑھنا فرع الجبل - پہاڑ پر چڑھا - فرع - شاخ جو دوسرے پر بنی ہو - اصل کی نقیض ہے

اَلْآلَۃ: - اَلَۃ کی جمع ہے - اوزار جس سے کوئی کام کیا جائے آلٌ بھی جمع آتی ہے -

عِلَّاتِہٖ - عِلَّۃ کی جمع ہے بیماری - وجہ - علة الشئ سببہ عِلَلٌ بھی جمع آتی ہے - عَلَّ يَعِلُّ (ضرب) بیمار ہونا -

لِسَعَتِہٖ: - قدرت - وسعت - سہولت - ضیق کی ضد ہے رسیع ، وسیع ہونا - قرآن کریم میں ہے وسع كرسيه السموات والارض - يُصْبٰى: - صَبَا يَصْبُو (نصر) مائل ہونا مشتاق ہونا - قرآن کریم میں ہے اَصْبُ اِلَيْهِنَّ -

لِخَلَابَۃ: - دلفریبی - خَلَبَ يَخْلُبُ (نصر) نرم گفتاری سے دھوکہ دینا - خُلَّبٌ وہ بادل جس میں پانی نہ ہو -

عَارِضَتِہٖ: - قوت رائے - کہا جاتا ہے فلان شديد المعارضة - بہت فصیح اور فی البدیہہ جواب دینے والا ہے عَرَضَ يَعْرِضُ (ضرب) ظاہر ہونا -

لِعُذُوْبَۃ: - عذب يعذب (کرم) خوشگوار ہونا پاکیزہ اور لذیذ ہونا - پانی - شراب اور طعام کے ساتھ مستعمل ہے - قرآن کریم میں ہے هذا عذب فرات

بِاَهْدَابِہٖ: - هُدْبٌ کی جمع ہے هُدْبَۃٌ مفرد ہے دامن

پھندنا۔ هَدَبَتِ الْعَيْنُ پلکوں کے بال لمبے ہو گئے۔ هَدِبَ يَهْدَبُ (سمع) لانبا ہونا۔
تَنَافُسٌ: خواہش کی۔ اسی سے تنافس ہے۔ نفوس کا ایک دوسرے سے بڑھنے کی رغبت کرنا۔ قرآن کریم میں ہے فلیتنافس المتنافسون۔
مُصَافَاةٌ: اخلاص۔ محبت۔ مصافات کے اصل معنی ہیں کسی شے کا ملاوٹ سے خالی ہونا۔ صاف وشفاف پتھر کو کہتے ہیں جیسے قرآن کریم میں ہے ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔ مصطفیٰ۔ برگزیدہ۔ پسندیدہ۔ اصطفاء قرآن کریم میں ہے اللہ یصطفی من الملائکۃ اور ان اللہ اصطفیٰ آدم
لِنَفَائِسَ:۔ نفیسۃ کی جمع ہے وہ چیز جس کو لوگ پسند کریں۔ نَفُسَ يَنْفُسُ (کرم) عمدہ ہونا۔ مرغوب فیہ ہونا۔ شعر

فَكُنْتُ بِهٖ أَجْلُو هُمُومِي وَأَجْتَلِي ... زَمَانِي طَلْقَ الْوَجْهِ مُلْتَمِعَ الضِّيَا
أَرَى قُرْبَهٗ قُرْبَى وَمَغْنَاهُ غُنْيَةً ... وَرُؤْيَتَهٗ رِيًّا وَمَحْيَاهُ لِي حَيَا

وَلَبِثْنَا عَلَى ذَالِكَ بُرْهَةً۔ يُنْشِئُ لِي كُلَّ يَوْمٍ نُزْهَةً۔ وَيَدْرَأُ عَنْ قَلْبِي شُبْهَةً۔ إِلَى أَنْ جَدَحَتْ لَهٗ يَدُ الْإِمْلَاقِ۔ كَأْسَ الْفِرَاقِ۔ وَأَغْرَاهُ عَدَمُ الْعُرَاقِ۔ بِتَطْلِيقِ الْعِرَاقِ۔ وَلَفَظَتْهُ مَعَاوِزُ الْإِرْفَاقِ۔ إِلَى مَفَاوِزِ الْآفَاقِ۔ وَنَظَمَهٗ فِي سِلْكِ الرِّفَاقِ خُفُوقُ رَايَةِ الْإِخْفَاقِ۔ فَشَحَذَ لِلرِّحْلَةِ غِرَارَ عَزْمَتِهٖ۔ وَظَعَنَ يَقْتَادُ الْقَلْبَ بِأَزِمَّتِهٖ ؎

فَمَا رَاقَنِي مَنْ لَاقَنِي بَعْدَ بُعْدِهٖ ... وَلَا شَاقَنِي مَنْ سَاقَنِي لِوِصَالِهٖ
وَلَا رَاحَ مَنْ نَدَّ نِدًّا لِفَضْلِهٖ ... وَلَا ذُو خِلَالٍ حَاذَ مِثْلَ خِلَالِهٖ

ترجمہ (شعر) میں اس سے اپنے غموں کو دور کرتا تھا اور اپنے زمانہ کو کشادہ اور روشن پاتا تھا۔ میں اسکی نزدیکی کو قربت اور اس کے گھر کو غنیمت۔ اس کے دیدار کو سیرابی اور اس کی زندگی کو بارش سمجھتا تھا (نثر) ہم ایک مدت تک اسی طرح رہے وہ ہر روز میرے لئے ایک خوشی پیدا کرتا تھا۔ اور میرے دل سے کوئی شبہ دور کرتا تھا۔ یہاں تک کہ افلاس نے اس کے لئے جدائی کا جام تیار کیا اور قوت لایموت کے نہ ہونے نے اس کو شہر عراق چھوڑنے پر مجبور کیا۔ اور سہولتوں کی معدومی نے اس کو دنیا کے دور دراز بیابانوں کی طرف پھینک دیا۔ اور علم نامرادی کی حرکت نے اس کو مسافروں کی لڑی میں پرو دیا۔ پس اس نے ارادے کی دھار کو کوچ کے لئے تیز کیا۔ اور دل کو اپنی نکیلوں سے کھینچتا ہوا سدھار گیا۔ شعر اس کے چلے جانے کے بعد نہ تو مجھے کسی کی ملاقات بھلی معلوم ہوئی اور نہ کسی کا ہم نشینی کے لئے بلانا مجھے مشتاق بنا سکا۔ اور نہ ہی اس کی جدائی کے بعد کوئی اس کا ہم پلہ نظر آیا اور نہ کوئی اس جیسی (بہترین) عادتوں والا ملا۔

طلق: بشاش۔ ہنس مکھ۔ حدیث میں ہے افضل الایمان ان تلقاہ بوجہ طلق۔ اطلاق جمع ہے

الوجہ: چہرا۔ مکھڑا۔ وُجُوہ جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے ووجوہ یومئذ ناضرۃ۔ وجاہت۔ شان وشوکت۔

مُلْتَمِعْ: چمکدار۔ لمع یلمع (فتح) چمکنا۔ روشن ہونا۔

الضیا: وہ نور جس میں تمازت اور حرارت ہو۔ اضواء جمع ہے (القمر) روشن ہونا۔ اضاءۃ۔ روشن کرنا فلما اضاءت ما حولہ

مَغْنَاہُ: معنیٰ مکان ایسی جائے رہائش جس کی وجہ سے استغنا حاصل ہو جائے (سمع) رہنا۔ مقیم ہونا۔ قرآن کریم میں ہے کان لم یغنوا فیہا۔ ای لم یقیموا۔ مَغَانِی جمع ہے۔

رِیًّا: سیرابی۔ رُوِیتُ من الماء سے ماخوذ ہے عطش کی ضد ہے

حَیَاۃ: زندگی۔ حیات ممات کی نقیض ہے قرآن کریم میں ہے اِنَّ صَلوتِی ونسکی ومحیای ومماتی۔

حَیَا: بارش۔ حیات سے ماخوذ ہے اس لئے کہ بارش بھی حیات کا ذریعہ ہے جیسے قرآن کریم میں ہے وجعلنا من الماء کل شئ حی

لُبْثًا: (سمع) ٹھیرنا۔ قرآن کریم میں ہے کم لبثتم قالوا لبثنا یوما

نُزْھَۃُ: کچھ دیر نُزْھَۃ۔ پاکیزگی۔ تفریح۔ تروتازگی۔ نزاھت بری باتوں سے پاک ہونا (کرم) پاک وصاف ہونا۔

یَدْرَأُ: (فتح) دفع کرنا سختی سے ہٹانا۔ ویدرؤن بالحسنۃ السیئۃ (الآیۃ)۔ جَحْجَحْ: (فتح) ملانا خلط کرنا حدیث میں ہے اقول فاجحجح لنا۔

اِمْلَاق: احتیاج۔ قرآن کریم میں ہے لا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق۔ (سمع) تنگدست ہونا۔

کَاس: پیالہ۔ کاسا کان مزاجہا زنجبیلا۔ کاس شراب کے پیالے کے ساتھ مخصوص ہے۔ کئوس اور کئاس جمع آتی ہے۔ کاس الفراق۔ جدائی کا پیالہ۔

اَغْرَاہ: غری یغری (سمع) بھڑکنا۔ اغراء بھڑکانا۔ برانگیختہ کرنا۔ قرآن کریم میں ہے واغرینا بینہم العداوۃ۔

عَدَمْ: گم ہونا کسی چیز کا فقدان وجود کی نقیض ہے عدم کا اطلاق فقیر پر بھی آتا ہے۔ حدیث میں ہے انک تکسب المعدوم۔ ای الفقیر۔ عدم یعدم (سمع) گم ہونا۔

عُرَاق: عَرْق کی جمع ہے۔ وہ ہڈی جس پر سے گوشت اتار لیا گیا ہو۔ بتطلیق: طلاق دیدینا۔ اصل مادہ طلق ہے جس کے اصل معنی رسی کھول دینے کے ہیں۔ نکاح ایک قسم کی قید اور بیڑی ہے۔ طلاق سے وہ بیڑی کھل جاتی ہے۔

مَعَاوِذ: مَعَاوِذ اور معاوذۃ۔ معوذۃ کی جمع ہیں۔ پرانا کپڑا۔ یہاں پر تنگدستی مراد ہے۔ عاذ۔ یعوذ (نصر) محتاج ہونا۔ کمیاب ہونا۔ الارفاق: نفع اور کامیابی

مَفَاوِز: مفازۃ کی جمع ہے۔ جائے نجات۔ جائے ہلاکت صحرا۔ فاز یفوز (نصر) کامیاب ہونا۔ قرآن کریم میں ہے فقد فاز فوزا عظیما

خُفُوق: خَفَقَ یَخْفِقُ (ضرب۔ نصر) مضطرب ہونا ابن سیدہ فرماتے ہیں کہ خفق۔ فواد۔ تلوار۔ بجلی اور ہوا کے ساتھ مخصوص ہے

الاخفاق: خیبت اور خسران یعنی ناکامی

شَحَن: شَحَذَ یَشْحَذُ (فتح) تیز کرنا۔ شحذ تیز چھری کو کہتے ہیں غِرَاد۔ تلوار کی دھار۔ تیزی۔ ظَعَن: ظعن یظعن (فتح) چلنا۔ کوچ کرنا۔ مصدر سکون عین اور فتح عین دونوں کے ساتھ آتا ہے قرآن کریم میں ہے یوم ظعنکم ویوم اقامتکم

بِاَزِمَّتِہ: زمام کی جمع ہے۔ لگام۔ باگ۔ زمّ۔ زمًّا (نصر) باندھنا۔ رَاقَنِی: (نصر) تعجب میں ڈالنا اور بھلا لگنا

لَاقَنِی: (ضرب) چمٹنا۔ لازم پکڑنا۔ ساتھ ہونا۔

شَاقَنِی: شوق دلایا۔ ہیجان پیدا کیا۔ شائق۔ مشتاق۔

لَاحَ: (نصر) ظاہر ہونا۔ چمکنا۔ نَدَّ (ضرب) جانا۔ غائب ہونا

نِدٌّ: مماثل۔ انداد جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے فلا تجعلوا للہ اندادا۔

خِلَال: خُلَّۃ کی جمع ہے۔ عادت۔ سچائی۔ خَلَّۃ۔ دوستی

خَلِیل: وہ حقیقی اور دلی دوست جس کی محبت خلال قلب میں سرایت کر چکی ہو۔ قرآن کریم میں ہے واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا

حاذ: (انصر) ملانا، اکٹھا کرنا

وَاسْتَسَرَّ عَنِّي حِينًا۔ لَا أَعْرِفُ لَهُ عَرِينًا۔ وَلَا أَجِدُ عَنْهُ مُبِينًا۔ فَلَمَّا أُبْتُ مِنْ غُرْبَتِي۔ إِلَى مَنْبِتِ شُعْبَتِي۔ حَضَرْتُ دَارَ كُتُبِهَا الَّتِي هِيَ مُنْتَدَى الْمُتَأَدِّبِينَ۔ وَمُلْتَقَى الْقَاطِنِينَ مِنْهُمْ وَالْمُتَغَرِّبِينَ۔ فَدَخَلَ ذُو لِحْيَةٍ كَثَّةٍ۔ وَهَيْئَةٍ رَثَّةٍ فَسَلَّمَ عَلَى الْجُلَّاسِ وَجَلَسَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ ثُمَّ أَخَذَ يُبْدِي مَا فِي وِطَابِهِ وَيُعْجِبُ الْحَاضِرِينَ بِفَصْلِ خِطَابِهِ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيهِ مَا الْكِتَابُ الَّذِي تَنْظُرُ فِيهِ فَقَالَ دِيوَانُ أَبِي عُبَادَةَ الْمَشْهُودِ لَهُ بِالْإِجَادَةِ فَقَالَ هَلْ عَثَرْتَ لَهُ فِيمَا لَمَحْتَهُ عَلَى بَدِيعٍ اسْتَمْلَحْتَهُ فَقَالَ نَعَمْ قَوْلُهُ

كَأَنَّمَا تَبْسِمُ عَنْ لُؤْلُؤٍ ‏ ‏ مُنَضَّدٍ أَوْ بَرَدٍ أَوْ أَقَاحٍ

فَإِنَّهُ أَبْدَعَ فِي التَّشْبِيهِ الْمُودَعِ فِيهِ

(ترجمہ) اور وہ ایک مدت تک مجھ سے غائب رہا۔ نہ تو میں اس کا ٹھکانا جانتا تھا۔ اور نہ کسی ایسے آدمی کو پاتا تھا جو اس کی خبر دے پس جب میں سفر سے اپنے وطن کی طرف لوٹا۔ تو (وہاں) کتب خانے میں پہنچا جو مجلس ادبا تھا اور اہل وطن اور مسافروں کی جائے ملاقات تھا۔ پس (اچانک) ایک گھنی داڑھی والا اور پراگندہ ہیئت والا شخص آپہنچا اور حاضرین مجلس کو سلام کہا اور لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا۔ پھر ظاہر کرنے لگا جو کچھ اس کے مشکیزہ میں تھا۔ (یعنی ادائے مافی الضمیر) اور اپنی ستھری اور پاکیزہ تقریر سے لوگوں کو متعجب کرنے لگا۔ (پھر) اس نے اپنے پاس والے شخص سے پوچھا کہ آپ جو کتاب دیکھ رہے ہیں وہ کیا کتاب ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ابو عبادہ کا دیوان ہے جس کی عمدگی مسلم ہے۔ پھر اس نے سوال کیا کہ کیا آپ کے مطالعہ میں کوئی ایسی چیز آئی ہے جو آپ کو بھلی معلوم ہوئی ہو اس نے کہا یہ شعر۔ گویا وہ محبوبہ تر بہ تر موتی یا اولے یا گل بابونہ سے مسکراتی ہے۔ تحقیق بہت ہی اچھوتی تشبیہ اس شعر میں ودیعت کی گئی ہے۔

اِسْتَسَرَّ:۔ ای غاب واختفی۔ سِرّ لُغتے چھپا سے ہے

عَرِیْنًا:۔ وہ جھاڑی جہاں شیر وغیرہ رہتے ہیں عُرُن جمع ہے

عَرِیْن۔ صحن خانہ کو بھی کہتے ہیں۔

اُبْتُ:۔ (نصر) لوٹنا۔ رجوع کرنا مآب مرجع قرآن کریم میں ہے

فمن شاء اتخذ الی ربہ مآبا ای ملجأ۔ حدیث میں ہے

آئبون تائبون لربنا حامدون۔

مَنْبِتْ اُگنے کی جگہ۔ گھاس کی جگہ نبت ینبت (نصر)

اُگنا۔ قرآن کریم میں ہے تنبت بالدھن

شُعْبَتِی:۔ شعبۃ گروہ۔ حصہ۔ فرقہ شعب اور شعاب

جمع ہے (فتح) پراگندہ کرنا۔ درست کرنا۔ اضداد میں سے ہے

مُنْتَدٰی:۔ ادیبوں کی مجلس۔ اجتماع کی جگہ (نصر) لوگوں کو مجلس

میں جمع کرنا۔ دار الندوۃ اسی سے ماخوذ ہے۔

مُلْتَقٰی: ملنے کی جگہ (سمع) ملنا۔ لقی۔ ملاقات۔ حدیث میں ہے من اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ۔ قرآن کریم میں ہے۔ لقد لقینا من سفرنا ھذا نصبا

قَاطِنِیْنَ: ای قائمین۔ قطن یقطن (نصر) ٹھہرنا قطن فی المکان اس میں ٹھیرا۔ قیام کیا۔ والمنتجعین: مسافرین

اللِّحْیَۃ: ڈاڑھی۔ جمع لحی حدیث میں ہے احفوا الشوارب واعفوا اللُّحٰی۔ مونچھیں کترواؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔

کَثَّۃ: کثیر الشعر جمع کِثَاث ہے کث یکث (ضرب سمع) گھنا ہونا۔ غلیظ ہونا۔ ھَیْئَۃ: کیفیت اور شکل اور صورت کو کہتے ہیں۔ ھَیْئَۃ کا اطلاق امور خارجیہ پر ہوتا ہے اور صفت کا اطلاق امور ذہنیہ اور معنویہ پر ہوتا ہے۔

رَثَّۃ: پرانا۔ بیکار۔ پراگندہ رثاث جمع ہے رث یرث (ضرب کرم) پرانا ہونا

وِطَابِہٖ: وَطْب کی جمع ہے وہ مشکیزہ جس میں دودھ ہو اوطاب اور اوطب بھی جمع آتی ہے یہاں پر مصنف کی مراد وطابہ سے ابوزید سروجی کا سینہ ہے جو علم و کمال کا خزانہ ہے۔

بفصل خطابہ: حق و باطل کے درمیان فاصلہ اور فیصلہ کرنے والا۔ قرآن کریم میں ہے۔ انہ لقول فصل وما ھو بالھزل کہا جاتا ہے فصلت بین الشیئین فانفصل ای فرقت بینہما فتفرق۔ فصل یفصل (ضرب) جدا کرنا۔ الگ الگ کرنا

اَلْمَشْهُوْد: شہد یشہد (سمع) حاضر ہونا۔ معائنہ کرنا۔ گواہی دینا۔ قرآن کریم میں ہے شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو۔

بالاجادۃ: خوشنما کرنا۔ کھرا کرنا۔ جیّد سے ہے۔ کھرا قول و عمل دونوں کے ساتھ آتا ہے۔ جیاد جمع ہے قرآن کریم میں ہے بالعشی الصافنات الجیاد۔

عَثَرْتَ: عثر یعثر (نصر) اطلاع پانا۔ واقف ہونا۔ قرآن کریم میں ہے وکذلک اعثرنا علیہم۔ وان عثر علی انہما استحقا

اِسْتَمْلَحْتُہٗ: میں نے اس کو ملیح بنایا۔ سین حسبان کے لئے ہے مَلُحَ یملح (فتح) نمکین بنانا۔ تَبَسَّمَ: (ضرب) بغیر آواز کے ہنسنا۔ قرآن کریم میں ہے۔ فَتَبَسَّمَ ضَاحِکًا مِّنْ قَوْلِہَا۔

لُؤْلُؤ: لؤلؤۃ کی جمع ہے۔ موتی۔ لآلی بھی جمع آتی ہے

مُنَضَّد: تہ بہ تہ لپٹا ہوا۔ بعض کے ساتھ بعض چمٹے ہوئے نضد ینضد: (ضرب) تہ بر تہ ملانا۔ لپٹنا۔ قرآن کریم میں ہے وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّہَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌ

بَرَد: اولہ۔ برد یبرد (کرم) ٹھنڈا ہونا۔ بارد ٹھنڈا برودت۔ ٹھنڈک۔ خنکی۔ قرآن کریم میں ہے وینزل من السماء من جبال فیہا من برد۔

اَقَاحٍ: اُقْحُوَان کی جمع ہے۔ بابونہ۔ ایک قسم کا گھاس جس کے خوشنما پتے دانتوں اور لسنوں کی طرح چمکتے ہیں۔

فَقَالَ لَہٗ یَا لَلْعَجَبِ۔ وَلَضَیْعَۃِ الْاَدَبِ۔ لَقَدِ اسْتَسْمَنْتَ یَا ھٰذَا ذَا وَرَمٍ وَنَفَخْتَ فِیْ غَیْرِ ضَرَمٍ۔ اَیْنَ اَنْتَ عَنِ الْبَیْتِ النَّدِرِ الْجَامِعِ مُشَبَّہَاتِ الثَّغْرِ وَاَنْشَدَ

نَفْسِی الْفِدَاءُ لِثَغْرٍ رَاقَ مَبْسِمُہٗ ۔ وَزَانَہٗ شَنَبٌ نَاھِیْکَ مِنْ شَنَبِ

یَفْتَرُّ عَنْ لُؤْلُؤٍ رَطْبٍ وَعَنْ بَرَدٍ ۔ وَعَنْ اَقَاحٍ وَعَنْ طَلْعٍ وَعَنْ حَبَبِ

فَاسْتَجَادَہٗ مَنْ حَضَرَ وَاسْتَمْلَحُوْہُ وَاسْتَعَادَہٗ مِنْہُ وَاسْتَمْلَاہُ وَسُئِلَ لِمَنْ ھٰذَا الْبَیْتُ۔ وَھَلْ قَائِلُہٗ حَیٌّ اَوْ مَیِّتٌ۔ فَقَالَ اَیْمُ اللّٰہِ لَلْحَقُّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ وَلَلصِّدْقُ

حَقِيقٌ بِاَنْ يُسْتَمَعَ اِنَّهٗ يَا قَوْمِ لَيُنْجِيُكُمْ مِنَ الْيَوْمِ ۔ قَالَ فَكَاَنَّ الْجَمَاعَةَ ارْتَابَتْ بِعَزْوَتِهٖ وَاَبَتْ تَصْدِيقَ دَعْوَتِهٖ فَتَوَجَّسَ مَا هَجَسَ فِي اَفْكَارِهِمْ وَفَطِنَ لِمَا بَطَنَ مِنِ اسْتِنْكَارِهِمْ وَحَاذَرَ اَنْ يُّفْرَطَ اِلَيْهِ ذَمٌّ ۔ فَقَرَأَ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ۔

(ترجمہ) وہ بولا ہائے افسوس علم و ادب کے ضائع ہونے پر۔ آپ نے تو ورم والے کو موٹا سمجھ لیا۔ اور نہ جلنے والی چیز کو پھونکنا شروع کر دیا۔ کیا وہ نادر شعر نہیں سنا جو بہترین تشبیہات سے لبریز ہے۔ اور یہ شعر پڑھے (نظم) میری جان قربان ہو ان دانتوں پر جن کی تبسم گاہ بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اور اس کو ایسی آب و تاب سے رونق دی جس کے ہوتے ہوئے کسی اور چمک کی ضرورت نہیں۔ وہ محبوب تازہ بتازہ موتیوں۔ اولوں۔ گل بابونہ۔ شگوفہ اور حبابوں جیسے دانتوں سے مسکراتا ہے (نثر) حاضرین نے اسکو بہت پسند کیا۔ اور شیریں سمجھا۔ اور دوبارہ پڑھنے اور املا کرنے کی درخواست کی اور معلوم کیا کہ کس کا شعر ہے اور اس کا کہنے والا زندہ ہے یا مر چکا۔ اس نے کہا خدا کی قسم حق بات لائق پیروی ہے اور راستی ہمزار پذیرائی ہے۔ اے لوگو ان اشعار کا کہنے والا وہی ہے جو تم سے ہمکلام ہے۔ راوی کہتا ہے کہ لوگوں نے اس نسبت میں شک کیا اور اس کے دعوے کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا۔ لوگوں کے دماغوں میں جو کچھ گذر رہا تھا اس نے اسے محسوس کر لیا اور ان کے دلوں میں چھپے ہوئے انکار کو سمجھ گیا۔ اور وہ گھبرایا کہیں کوئی برائی یا عیب اس کے ساتھ نہ لاحق ہو جائے تو اس نے یہ آیت پڑھی تحقیق بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔

یَا لَلْعَجَبْ:۔ اگر لام کا فتحہ پڑھا جائے تو عجب مستغاث بہ ہوگا۔ یعنی اے تعجب یہ تیرے حاضر ہونے کا وقت ہے تو حاضر ہو جا اور اگر لام کا کسرہ پڑھا جائے تو منادی محذوف اور عجب مستغاث لہ ہوگا۔ ای یا قوم احضروا لاجل العجب۔ یعنی اے قوم تعجب کی وجہ سے حاضر ہو جاؤ۔

ضَيْعَةٌ:۔ (ضرب) ضائع ہونا۔ برباد ہونا۔ قرآن کریم میں ہے ماکان اللہ لیضیع ایمانکم۔

اِسْتَسْمَنْتَ:۔ موٹا سمجھا۔ یعنی اس کو عظیم سمجھا جو درحقیقت عظیم نہ تھا۔ سَمِنَ یَسْمَنُ (سمع) چربی زیادہ ہو جانا۔ موٹا ہو جانا۔ سَمِین۔ موٹا۔ سِمَان جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے افتنا فی سبع بقرات سمان:۔ یَا هٰذَا:۔ اسم اشارہ تحقیر کے لئے ہے جیسے اردو میں کہتے ہیں اے فلاں یا ارے فلانے۔

وَرَمٌ:۔ بیماری سے بدن کا پھول جانا اورام جمع ہے۔ حدیث میں ہے انہ صلی اللہ علیہ وسلم قام حتی تورمت قدماہ

ضَرَمٌ:۔ ضَرَمَۃٌ کی جمع ہے وہ لکڑیاں جن سے آگ جلدی بھڑک جائے چھپٹیاں (سمع) ضَرِمَتِ النَّارُ آگ بھڑک اٹھی

اَلْجَامِعُ:۔ (فتح) اکٹھا کرنا۔ جوامع جمع ہے حدیث میں ہے اوتیت جوامع الکلم۔ جوامع الکلم ان کلمات کو کہتے ہیں جن کے الفاظ کم ہوں مگر بے شمار معانی اور علوم اپنے دامن میں لئے ہوئے ہوں۔

ثَغْرٌ:۔ آگے کے دانت۔ منہ۔ ثُغُوْر جمع ہے (فتح) سوراخ کرنا۔ توڑنا۔ شَنَبٌ:۔ دانتوں کی خوبصورتی۔ نکہت۔ ٹھنڈک

نَاهِيكَ:۔ یعنی کافیك یعنی اس کے ہوتے ہوئے کسی اور رنگ و بو کی ضرورت نہیں۔

يَفْتَرُّ:۔ مسکراتا ہے (نصر) ہنسنا۔ مسکرانا۔ دانتوں کو کھولنا

رُطَبٌ:۔ تر و تازہ یابس کی ضد ہے۔ قرآن کریم میں ہے ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔ (کرم سمع) تر ہونا۔ طَلْعٌ:۔ طلعۃ کی جمع ہے۔ شگوفہ۔ شگوفہ خرما۔

قرآن کریم میں ہے لہا طلع نضید (الفر) ظاہر ہونا۔ نکلنا
حَیٌّ: زندہ مَیِّتٌ کی ضد ہے اَحیاءٌ جمع آتی ہے۔ قرآن کریم
میں ہے ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا
بل احیاء عند ربہم۔ مَیِّت: مردہ حی کی ضد ہے اموات
مَوتٰی اور میتون جمع آتی ہے۔ قرآن کریم میں ہے انک
مَیِّتٌ وانہم مَیِّتُونَ اور انک لا تُسْمِعُ الْمَوتٰی۔ مات
یَمُوتُ (الفر، سمع) مرنا۔

اَیْمُ اللہِ: اور هَیْمُ اللہِ دونوں اصل میں اَیْمُنُ اللہِ
تھے۔ ہمزہ کو ھاء کے ساتھ تبدیل کر دیا۔ کہا جاتا ہے ایم اللہِ
لَاَفْعَلَنَّ کذا خدا کی قسم ضرور ایسا کروں گا۔

اَلْحَقُّ: حق۔ باطل کی نقیض ہے جیسے قول باری میں ولا
تلبسوا الحق بالباطل۔ ولو اتبع الحق اھواءھم
لفسدت السموات والارض کبھی صادق کے معنی میں
آتا ہے جیسے حدیث میں ہے من رأنی فقد رأی الحق
ای رأی رؤیا صادقۃ اور کبھی موجود حقیقۃً کے معنی میں آتا
ہے جیسے ثم ردوا الی اللہ مولاھم الحق
حقیق یعنے لائق اور مناسب اور ضروری کے ہیں قرآن
کریم میں ہے حقیق علی ان لا اقول علی اللہ الا الحق

نَجِیُّکُمْ: نجا ینجو (الفر) سرگوشی کرنا۔ قرآن کریم میں ہے۔

حَاذِرٌ: ڈرا۔ خوف کیا (سمع) بچنا۔ قرآن کریم میں ہے

ذَمٌّ: برائی۔ مدح کی نقیض ہے (الفر) برائی کرنا۔ ذموم

خلصوا نجیا۔ اَنْجِیَۃٌ جمع ہے

اِرْتَابَ: تردد کیا۔ شک کیا۔ قرآن کریم میں ہے ام
ارتابوا ام یخافون۔ راب یریب (ضرب) شک کرنا
شبہ کرنا۔ رَیْب شک۔ قرآن کریم میں ہے ذالک الکتٰب
لاریب فیہ۔ اَبَتْ: اِبَاءٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی
شدت انکار۔ اور شدت امتناع کے ہیں قرآن کریم میں ہے
ابیٰ واستکبر وکان من الکافرین۔ ویابی اللہ الا
ان یتم نورہ (التصدیق حوت) کسی شے کو دلیل سے تسلیم کرنا
تصدیق ہے اور بلا دلیل تسلیم کرنا تقلید ہے۔

اَوْجَسَ: تاڑ لیا اور محسوس کیا۔ ایجاس۔ خوف محسوس
کرنا۔ قرآن کریم میں ہے فاوجس فی نفسہ خیفۃ موسٰی
وَجَسَ یَجِسُ (ضرب) گھبرانا

هَجَسَ (الفر، ضرب) کھٹکنا۔ دل میں خطرہ گذرنا۔ ومنہ الھواجس
یعنے الخواطر۔ اَفْکَارُهُمْ: فِکْرٌ کی جمع ہے فکر یفکر
(ضرب) سوچنا۔ غور کرنا۔ فکر افکر تفکر۔ فکر خوب غور
کیا۔ قرآن کریم میں ہے ان فی ذالک لاٰیٰت لقوم یتفکرون

فَطِنَ: (ضرب وکرم) جاننا۔ سمجھنا۔ غباوۃ کی ضد ہے۔

بَطَنَ: (الفر) چھپنا۔ ظاہر کی ضد ہے۔ قرآن کریم میں ہے ما
ظہر منہا وما بطن۔ بَطْن شکم۔ ہر چیز کا جوف باطن۔ اندرونی

.... ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروھم
.... جمع ہے۔

ثُمَّ قَالَ يَا رُوَاةَ الْقَرِيضِ. وَأُسَاةَ الْقَوْلِ الْمَرِيضِ. إِنَّ خُلَاصَةَ الْجَوْهَرِ
تَظْهَرُ بِالسَّبْكِ وَيَدُ الْحَقِّ تَصْدَعُ رِدَاءَ الشَّكِّ وَقَدْ قِيلَ فِيمَا غَبَرَ
مِنَ الزَّمَانِ. عِنْدَ الِامْتِحَانِ يُكْرَمُ الرَّجُلُ أَوْ يُهَانُ وَهَا أَنَا قَدْ
عَرَضْتُ خَبِيئَتِي لِلِاخْتِبَارِ وَعَرَضْتُ حَقِيبَتِي عَلَى الِاعْتِبَارِ فَابْتَدَرَ لَهُ
مِنْهُمْ أَحَدُ مَنْ حَضَرَ وَقَالَ أَعْرِفُ بَيْتًا لَمْ يُنْسَجْ عَلَى مِنْوَالِهِ وَلَا سَمَحَتْ

قَرِيحَتُهُ بِمِثَالِهِ۔ فَإِنْ آثَرْتَ اجْتِلَابَ الْقُلُوبِ۔ فَانْظِمْ عَلَى هٰذَا الْأُسْلُوبِ۔ وَأَنْشَدَ ؎

فَأَمْطَرَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ نَرْجِسٍ وَسَقَتْ ... وَرْدًا وَعَضَّتْ عَلَى الْعُنَّابِ بِالْبَرَدِ

فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ۔ حَتّٰى أَنْشَدَ فَأَغْرَبَ ؎

سَأَلْتُهَا حِيْنَ زَارَتْ نَضْوَ بُرْقُعِهَا ... الْقَانِي وَإِيْدَاعَ سَمْعِي أَطْيَبَ الْخَبَرِ

فَزَحْزَحَتْ شَفَقًا غَشَّى سَنَا قَمَرٍ ... وَسَاقَطَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ خَاتَمٍ عَطِرِ

(ترجمہ) پھر لوٹانے اشعار روایت کرنے والو اور لے نکمتے قول کے طبیبو تحقیق جوہر خالص پگھلانے سے معلوم ہوتا ہے اور سچائی کا ہاتھ شک کی چادر کو پھاڑ دیتا ہے۔ گذشتہ دور میں کہا گیا ہے یعنی پرانی مثل ہے کہ آزمائش کے وقت انسان عزت کیا جاتا ہے یا ذلیل وخوار ہو جاتا ہے۔ تو میں نے اپنی چھپائی ہوئی چیز امتحان کے لئے پیش کردی اور سامنے کر دی اپنی گھڑی آزمائش کے لئے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے سبقت کی اور کہا کہ میں ایک ایسا شعر جانتا ہوں کہ اس جیسا شعر (آجتک) نہیں کہا گیا اور کسی طبیعت نے اسکی مثال پیش نہیں کی۔ اگر تو لوگوں کے دلوں کو موہ لینا چاہتا ہے تو اس طرح پر نظم کہو۔ اور اس نے یہ شعر پڑھا۔ (شعر) محبوبہ نے نرگسی آنکھوں سے موتی جیسے آنسو برسا کر گلاب جیسے رخسار گل کو سیراب کیا اور اولوں کی مانند دانتوں سے عناب جیسے پوروں کو کاٹا۔ پل بھر بھی دیر نہ ہوئی تھی کہ اس نے یہ نادر شعر پڑھا (شعر) میں نے محبوبہ سے وصال میں سرخ نقاب اتار پھینکنے کی درخواست کی اور کوئی اچھی خبر سنانے کی۔ پس اس نے شفق (نقاب) کو ہٹایا جو چاند (چہرہ) کی چمک دمک کو چھپائے ہوئے تھی اور خوشبو میں بسے ہوئی انگشتری (دہان معطر) سے موتی بکھیر دئے۔

الْقَرِيضُ:۔ شعر۔ جوہری فرماتے ہیں کہ قریض اور قرض اشعار کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اصل معنی قطع ہیں اسی لئے قینچی کو مقراض کہا جاتا ہے۔ قریض اس کلام کو کہتے ہیں جو ایک خاص تقطیع پر قطع کیا گیا ہو (ضرب) کہنا

أُسَاةُ:۔ آسی کی جمع ہے۔ طبیب۔ حکیم۔ اَسَا یا سُوْ (نصر) دوا کرنا۔ المَرِيضُ۔ مرضیٰ جمع ہے ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ مرض بدن اور دین دونوں میں ہوتا ہے جیسے صحت دونوں سے متعلق ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں ہے فیطمع الذی فی قلبہ مرض۔ یہاں دینی مرض مراد ہے ومن کان مریضا یہاں جسمانی مرض مراد ہے۔ (سمع) بیمار ہونا صحت کا متغیر ہو جانا۔ مرض۔ بیماری امراض جمع ہے۔

خُلَاصَةٌ:۔ نچوڑ۔ لبّ لباب (نصر) خالص ہونا۔ پاک و صاف ہونا۔ بِالسَّبْكِ:۔ (نصر و ضرب) سبك الذهب پگھلایا۔ سانچے میں ڈھالا۔ تَصَدَّعَ:۔ (فتح) پھاڑنا۔ صَدَعَ الْقَوْمَ۔ متفرق کیا۔ صَدَعَ بِالْحَقِّ۔ حق و باطل میں تفریق کی۔ قرآن کریم میں ہے فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ

غَبَرَ:۔ (نصر) گذرنا۔ غابر۔ گذشتہ۔ بقیہ۔ (من الاضداد) قرآن کریم میں ہے إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ

يُهَانُ:۔ هَانَ يَهُوْنُ (نصر) ذلیل ہونا۔ رسوا ہونا۔ حقیر ہونا اِهَانَت۔ ذلیل کرنا۔ رسوا کرنا۔

خَبِيئَتِي:۔ خبیئۃ۔ پوشیدہ۔ مستور۔ خبایا جمع ہے۔

خَبَا یَخْبَا (فتح) چھپانا۔ حقیبتی: وہ تھیلا جس میں مسافر
اپنا توشہ وغیرہ رکھتے ہیں۔ سوار کے پیچھے جو گٹھڑی رکھی جاتی
ہے۔ جمع حَقَائِب ہے۔
اَحَدٌ: واحد۔ اکیلا۔ یکتا۔ مذکر اور مؤنث برابر ہیں۔ قرآن
کریم میں ہے قل ھو اللہ احد اور لستن کاحد
من النساء۔ لم ینسج: ای لم ینشأ بیت مثلہ
نَسَجَ ینسج (ضرب و نصر) بننا۔ کہا جاتا ہے نسج الحائک
الثوب۔ نسج الکلام۔ ملخص کیا۔ جھوٹ کہا۔ نظم کیا۔
نَسَّاج۔ کپڑا بننے والا۔
منوالہ: وہ لکڑی جس پر جلاہا کپڑا بنتے وقت لپیٹتا ہے
مَنَاوِیل جمع ہے۔ سَمَحَتْ: (فتح) عطا کرنا۔ بخشش
کرنا۔ اسی سے مُسَامَحَت اور تَسَامُح ہے۔ چشم پوشی
کرنا۔ تساہل برتنا۔
اٰثَرَتْ: بمعنے اختارت قرآن کریم میں ہے تاللہ لقد
اٰثرک اللہ علینا اور ویؤثرون علی انفسھم (نصر)
فَاَمْطَرَتْ: برسایا۔ قرآن کریم میں ہے فامطرنا علیھم
اِمْطَار بارش کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بغیر کے ساتھ
بھی استعمال پایا جاتا ہے جیسے قرآن کریم میں ہے۔ وَ
امطرنا علیھم حجارۃ من سجیل مطر یمطر (نصر) برسنا
نَرْجِس: نرگس کا معرب ہے۔ آنکھ کو نرگس کے ساتھ
تشبیہ دی جاتی ہے
سَقَتْ: (ضرب) سیراب کرنا۔ سقی کے معنی ہیں کہ بلا
مشقت اور کلفت کے سیراب کرنا اسی لئے اہل جنت کی
شراب کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ وَ
سَقَاھُمْ رَبُّھُمْ شرابا طھورًا۔ اور اسقاء کے معنی
ہیں کہ کلفت کے ساتھ سیراب کرنا اسی لئے ماء دینے کے
ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں ہے لاسقینٰھم ماءً
غَدَقًا۔ وردًا: گلاب کا پھول۔ رخساروں سے کنایہ ہے
وَرْدَۃ اس کا مفرد ہے۔ قرآن کریم میں ہے فکانت وردۃ

کالدھان۔ وَعَضَّتْ: عَضَّ یَعَضُّ (سمع۔ نصر)
دانتوں سے کاٹنا۔ قرآن کریم میں ہے عضوا علیکم
الانامل من الغیظ۔ یوم یعض الظالم علی یدیہ
عُنَّاب: ہونٹوں سے کنایہ ہے یا انگلیوں کے سرخ پوروں سے
بِالْبَرَدِ: اولہ۔ دانتوں سے کنایہ ہے
اَلْبَصَر: جمع ابصار ہے۔ بصارۃ آنکھ کی بینائی کو کہتے ہیں
اور بصیرۃ دل کی بینائی کو۔ فَاَغْرَبَ: عجیب و غریب
چیز لایا۔ اَغْرَبَ الکریم۔ رقیق اور غامض ہوا اگرم،
زَادَتْ: زاد یزید (ضرب) اضافہ کرنا قصد اور ارادہ کیا گیا
زَائِد فاعل۔ جمع زائدون۔
نَضَوْ: (نصر) اتارنا۔ کہا جاتا ہے نضا ثوبہ۔ ای خلعہ
بُرْقُعَھَا: نقاب۔ ای سالتھا کشف نقابھا۔
اَلْقَانِی: بہت زیادہ سرخ۔ قَنَا لونُھَا۔ بہت سرخ ہوا (نصر)
سرخ ہونا۔ اَطْیَبُ: بہت لذیذ۔ شیریں۔ طاب یطیب
(ضرب) شیریں ہونا۔ لذیذ ہونا۔ قرآن کریم میں ہے طبتم
فادخلوھا خالدین۔ طَیِّب پاک۔ قرآن کریم میں
ہے صعیدا طیبا۔ طِیب خوشبو۔
فَزُحْزِحَتْ: ای ذالت و دفعت۔ قرآن کریم میں ہے
فمن زحزح عن النار۔
شفقا: وہ سرخی جو بوقت شام آسمان کے کناروں میں ظاہر
ہوتی ہے۔ شفق سے مراد سرخ نقاب ہے۔ شفق کا
اطلاق سرخی اور بیاض دونوں پر آتا ہے۔ اضداد میں سے
ہے اسی وجہ سے شفق میں ائمہ کا اختلاف ہے بعض کے
نزدیک شفق حمرت کا نام ہے اور بعض کے نزدیک بیاض
کا نام ہے۔
غَشِیَ: چھپایا۔ قرآن کریم میں ہے اذ یغشیکم النعاس
امنۃ۔ غَاشِیَۃ: قیامت۔ قیامت کو غاشیہ اسی لئے
کہتے ہیں کہ وہ اپنی ہولناکیوں سے مخلوق کو چھپالے گی (سمع)
سَنَا: بجلی اور آگ کی روشنی۔ چمک۔ قرآن کریم میں ہے

یکاد سنا برقہ یذھب بالابصار۔ سنا یسنو (لغ) چمکنا۔ کوندنا۔ ساقطت: گرایا۔ قرآن کریم میں ہے تُساقِطْ عَلَیْکِ رُطَباً جَنِیّاً (لغ) گرنا سقوط مصدر ہے	خاتم: انگوٹھی۔ یہاں محبوبہ کا منہ مراد ہے خواتم جمع ہے۔ خواتیم بھی جمع آتی ہے۔ عطِر: یعنی معطر عطر میں بسا ہوا۔ کہا جاتا ہے عَطِرَتِ المرأۃُ خوشبو میں بسی ہوئی ہے جمع

فَحَارَ الْحَاضِرُوْنَ لِبَدَاھَتِہٖ وَاعْتَرَفُوْا بِنَزَاھَتِہٖ فَلَمَّا اٰنَسَ اسْتِئْنَاسَھُمْ بِکَلَامِہٖ وَانْصِبَابَھُمْ اِلٰی شِعْبِ اِکْرَامِہٖ اَطْرَقَ کَطَرْفَۃِ الْعَیْنِ ثُمَّ قَالَ دُوْنَکُمْ بَیْتَیْنِ لِخَرِیْنِ وَاَنْشَدَ ؎

وَاَقْبَلَتْ یَوْمَ جَدَّ الْبَیْنُ فِیْ حُلَلٍ ۔۔۔ سُوْدٍ تَعَضُّ بَنَانَ النَّادِمِ الْحَصِرِ

فَلَاحَ لَیْلٌ عَلٰی صُبْحٍ اَقَلَّھُمَا ۔۔۔ غُصْنٌ وَضَرَّسَتِ الْبِلَّوْرَ بِالدُّرَرِ

فَحِیْنَئِذٍ اِسْتَسْنَی الْقَوْمُ قِیْمَتَہٗ وَاسْتَغْزَرُوْا دِیْمَتَہٗ۔ وَاَجْمَلُوْا عِشْرَتَہٗ وَجَمَّلُوْا قِشْرَتَہٗ قَالَ الْمُخْبِرُ بِھٰذِہِ الْحِکَایَۃِ فَلَمَّا رَاَیْتُ تَلَھُّبَ جَذْوَتِہٖ وَتَاَلُّقَ جِلْوَتِہٖ اَمْعَنْتُ النَّظَرَ فِیْ تَوَسُّمِہٖ وَسَرَّحْتُ الطَّرْفَ فِیْ مَبْسَمِہٖ فَاِذَا ھُوَ شَیْخُنَا السُّرُوْجِیُّ وَقَدْ اَقْمَرَ لَیْلُہُ الدُّجُوْجِیُّ فَھَنَّاْتُ نَفْسِیْ بِمَوْرِدِہٖ وَابْتَدَرْتُ اِسْتِلَامَ یَدِہٖ

(ترجمہ) حاضرین اس کی بدیہہ گوئی پر حیران رہ گئے اور اس کی پاکیزگی کلام کے معترف ہوگئے۔ پس جب اس نے مجمع کی انسیت کو محسوس کرلیا اور ان کے میلان کو مختلف طریقوں سے اپنی تعظیم وتکریم کا گرویدہ پایا تو پل بھر کے لئے اپنی گردن جھکالی اور کہنے لگا لیجئے دو شعر اور سنئے۔ (نظم) جدائی کے دن وہ محبوبہ سیاہ لباس میں ندامت اور شرمندگی سے پوروں کو کاٹتی ہوئی سامنے آئی۔ گویا کہ رات صبح پر چھائی ہوئی تھی جن دونوں کو ایک ٹہنی (قد) اٹھائے ہوئے تھی۔ اور بلور (انگلیوں) کو موتیوں (دانتوں) سے کاٹ رہی تھی۔ اب تو لوگوں نے اس کی قیمت کو گراں سمجھا۔ اور اسکی بارش کو کثیر سمجھا اور اس سے اچھا برتاؤ کیا اور اس کے لئے عمدہ کپڑے مہیا کئے۔ راوی کہتا ہے کہ جب میں نے اس کے شعلے کی چمک اور اس کے چہرے کی دمک دیکھی تو میں نے اس کو پہچاننے کے لئے غور سے دیکھا اور نگاہ کو اس کے نشانات میں چرایا۔ پس (دیکھتا کیا ہوں) وہ ہمارا استاد ابوزید سروجی ہے مگر منور ہوگئی تھی اس کی تاریک رات۔ میں نے اس کی آمد پر اپنے کو مبارک دی۔ اور دوڑ کر اس کے ہاتھ چوم لئے۔

بنزاھتہ: یعنے لوگ اس بات کے معترف ہوگئے کہ یہ شخص سرقہ شعری سے پاک اور منزہ ہے۔ نزہ بنزہ (کرم) بری	ہونا۔ برائی سے دور ہونا۔ شِعب: پہاڑی راستہ۔ پانی بہنے کی جگہ۔ شعاب جمع ہے

اَطْرَقَ: خاموش ہوگیا۔ گردن جھکالی خوف کی وجہ سے سکوت
کیا، مشہور ہے۔ اطرق کرا ان النعامۃ فی القریٰ
کَطَرْفَۃِ الْعَیْنِ: آنکھ جھپکانے کی طرح۔ قرآن کریم میں
ہے۔ لا یرتد الیہم طرفہم (ضرب) ایک چیز کو دوسری
کے ساتھ ملانا۔ وَاَقْبَلَتْ: ظاہر ہوئی۔ سامنے آئی۔ اقبال
کے معنی ہیں چہرے کے سامنے سے آنا۔ دائیں بائیں دیکھے
بغیر۔ سامنے کی جانب سے متوجہ ہونا۔ ادبار کی ضد ہے۔
قرآن کریم میں ہے فاقبلت امراتہ اور فاقبل بعضہم
علی بعض
جِدٌّ: بمعنے تحقیق و ثبت جد سے ہے ہزل کے مقابل
آتا ہے۔ لِلْبَیْنِ: کلام عرب میں دو معنی میں استعمال ہوتا
ہے۔ جدائی اور وصل۔ یہاں جدائی کے معنی میں ہے۔ بَیْنَ
بعد مکانی کے لئے آتا ہے اور بُون بعد معنوی کے لئے آتا
حُلَلٌ: حُلَّۃ کی جمع ہے۔ چادر۔ وہ کپڑا جو پورے بدن کو
ڈھانپ لے سُوْدٌ: اسود کی جمع ہے۔ سواد بمعنی سیاہی
سے ہے بیاض کی ضد ہے۔ قرآن کریم میں ہے یوم تبیض
وجوہ و تسود وجوہ۔
بنان: انگلیوں کے پورے۔ انگلیاں۔ بنانۃ واحد ہے
بنانات جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے بلی قادرین علی
ان نسوی بنانہ۔ کَلَیْلٍ عَلٰی صُبْحٍ: رات سے محبوب کے
بال مراد ہیں اور صبح سے چہرہ۔
غُصْنٌ: شاخ۔ چھوٹی سی ٹہنی۔ یہاں غصن سے مراد قد ہے
دَفَتْرَسْتِ الْبِکْوُدَ بِالدَّرْدِ: بلور انگلیوں سے کنایہ ہے
اور درد پوروں سے۔ اِسْتَسْنٰی: بلند مرتبہ سمجھا۔ یسنی
یسنی (سمع) بلند ہونا۔ صاحب رفعت ہونا۔
اِسْتَغْزَرُوْا: زیادہ سمجھا۔ کرم زیادہ ہونا۔ غزارۃ بمعنی
زیادت سے مشتق ہے۔ غزیر کثیر کو کہتے ہیں۔
دِیْمَۃٌ: دیمہ اصل میں المطر الدائم کو کہتے ہیں۔ مصنف
کی مراد کلام منظوم ہے جو غیر منقطع ہے یا ایسی فہم طبیعت

ہے جو شعر کو جد مصر جاہے کھینچ لیتی ہو۔ خالد بن جنبہ فرماتے
ہیں کہ دِیْمَۃٌ ایسی بارش کو کہتے ہیں جو بغیر بجلی کڑک اور
گرج کے ہو اور تمام دن مسلسل رہے دام یدوم (نصر)
اَجْمَلُوْا: خوبصورت کیا۔ حدیث میں ہے۔ اجملوا فی
الطلب۔ جمیل جمیلۃ (مونث) خوبصورت جَمَال
خوبصورتی۔ حسن حسین مطلق خوبصورت کو کہتے ہیں اور
جمیل اس کو کہتے ہیں کہ جو ظاہر اور باطن دونوں اعتبار سے
خوبصورت ہو اسی وجہ سے حدیث میں ہے ان اللّٰہ جمیل
یحب الجمال۔ اور ان اللّٰہ حسین یحب الحسن نہیں آیا
عَشِیْرَۃٌ: میل جول۔ اختلاط۔ معاشرۃ میل جول رکھنا
اصل مادہ عشرۃ بمعنے دس ہے۔ معاشرت کے لئے
کم از کم دس آدمی چاہئیں۔
جَمَّلُوْا اَقْشَرَتَہٗ: جَمَّلَ خوبصورت بنایا۔ قِشْرٌ۔ چھلکا۔
غلاف جھلی۔ لباس۔ قشور جمع ہے (نصر ضرب) چھیلنا
کھال اتارنا۔ تَلَہُّبٌ: آگ کا مشتعل ہونا۔ لہب یلہب
(سمع) بھڑکنا۔ شعلہ زن ہونا۔ اس طریقہ پر کہ دھوئیں کا نام
ونشان تک نہ ہو۔ قرآن کریم میں ہے سیصلی نارا ذات
لہب۔ یہاں مصنف کی مراد تلہب سے ذہن اور دماغ کی
تیزی ہے۔
جَذْوَۃٌ: دھکتی ہوئی چنگاری جمع جُذًی جِذًی اور
جُذًی لغۃ ہے۔ قرآن کریم میں ہے او جذوۃ من النار
تَاَلُّقٌ: چمکنا۔ روشن ہونا۔ (ضرب) ائتلاق روشن کرنا
جَلُوْتُہٗ لے وجہہ۔ کہا جاتا ہے۔ جلوت العروس یعنی
کا نقاب اٹھا۔ چہرہ کھولا۔ تالق جلوتہ سے چہرہ کی
چمک اور خوبصورتی مراد ہے۔
سَرَّحْتُ: ای ارسلت النظر فی مَبْسَمِہٖ۔ یعنے
بہت غور سے دیکھا۔ دیر تک دیکھا۔ مِیْسَمٌ: وسم سے
ہے بمعنی علامت۔ اَلدُّجُوْجِیّ: شدید سیاہی سخت اندھیرا
مراد سیاہ بادل ہیں۔ قد اقمر لیلۃ الدجوجی یعنے اس

کے سیاہ بال سفید ہو چکے تھے

وَقُلْتُ لَهُ مَا الَّذِي أَحَالَ صِفَتَكَ ـ حَتّٰى جَهِلْتُ مَعْرِفَتَكَ وَأَيُّ شَيْءٍ شَيَّبَ لِحْيَتَكَ ـ حَتّٰى أَنْكَرْتُ حِلْيَتَكَ فَأَنْشَأَ يَقُولُ ؎

وَقْعُ الشَّوَائِبِ شَيَّبَ ۔ وَالدَّهْرُ بِالنَّاسِ قُلَّبُ
إِنْ دَانَ يَوْمًا لِشَخْصٍ ۔ فَفِي غَدٍ يَتَغَلَّبُ
فَلَا تَثِقْ بِوَمِيضٍ ۔ مِنْ بَرْقِهِ فَهُوَ خُلَّبُ
وَاصْبِرْ إِذَا هُوَ أَضْرَى ۔ بِكَ الْخُطُوبَ وَأَلَّبَ
فَمَا عَلَى التِّبْرِ عَارٌ ۔ فِي النَّارِ حِينَ يُقَلَّبُ

ثُمَّ نَهَضَ مُفَارِقًا مَوْضِعَهُ وَمُسْتَصْحِبًا الْقُلُوبَ مَعَهُ

(ترجمہ) میں نے پوچھا آپ کی ہیئت کس چیز نے بدل دی کہ میں آپ کو پہچان بھی نہ سکا۔ اور آپ کو کس چیز نے بوڑھا کر دیا یہاں تک کہ میں آپ کی صورت کو پہچاننے سے قاصر رہا۔ پس اس نے (جواباً) یہ اشعار پڑھے (نظم) مجھے مصیبتوں نے بوڑھا کر دیا۔ زمانہ لوگوں کے ساتھ عجیب قلابازیاں کھاتا ہے۔ اگر کسی دن کسی کے سامنے جھک جائے تو کل اسیر غالب ہو جاتا ہے۔ تو زمانہ کی تابش برق کا اعتبار نہ کرنا۔ کیونکہ وہ محض دہوکہ ہے۔ جب وہ تجھ پر مصیبتوں کو بھڑکانے اور اکٹھا کرے تو تو صبر کر۔ کیونکہ آگ میں ڈالا جانا خالص سونے کے لئے عار نہیں۔ پھر وہ اپنی جگہ چھوڑ کر چلا گیا۔ اور لوگوں کے دلوں کو اپنے ساتھ لئے ہوئے چلتا بنا۔

لحال: بمعنی تغیر حال یحول (نصر) پھرنا۔ ایک حالت سے دوسری حالت کیطرف منتقل ہو جانا اسی سے ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ شَيَّبَ: بوڑھا بنا دیا۔ شباب کی ضد ہے شاب یشیب (ضرب) بوڑھا ہونا۔

حِلْيَتَكَ۔ حِلْيَة۔ صورت۔ ہیئت۔ وقع الشوائب۔ ای نزول الحوادث وقع یقع (فتح) گرنا۔ نازل ہونا۔ قرآن کریم میں ہے فلما وقع علیہم الرجز۔ واقعہ۔ حادثہ نازلہ۔ شوائب۔ شائبۃ کی جمع ہے۔ شائبۃ۔ آلودگی عیب۔ آمیزش (نصر) غلط ہونا۔

لَا تَثِقْ: ای لا تعتمد (حسب) اعتماد کرنا۔ بھروسہ کرنا وثوق۔ اعتماد۔ مِيْثَاق عہد۔ معاہدہ۔ قرآن کریم میں ہے واذ اخذ اللہ میثاق النبیین۔

وَمِيضٍ: روشنی۔ خُلَّبٌ دہوکہ۔ البرق الخُلَّب ایسی بجلی جس کے ساتھ بارش نہ ہو۔ گویا اپنی چمک سے لوگوں کو دہوکہ میں رکھا۔ أَضْرٰی: بھڑکایا (سمع) حملہ کرنا۔ بار بار حملہ کرنا

اَلْخُطُوب: خَطْبٌ: کی جمع ہے۔ امر شدید۔ امر صغیر کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے فما خطبکم ایہا المرسلون۔

أَلَّبَ: جمع کیا۔ سمیٹا (ضرب) جمع ہونا۔ اَلتِّبْر۔ تِبْرَۃٌ کی جمع ہے۔ سونا جسے ڈھالا نہ گیا ہو۔ تَبَاد: ہلاک ہونا (نصر و سمع)

قرآن کریم میں ہے ولا تزد الظالمین الا تبارا۔	نُهُض: ۔ (فتح) اٹھنا کھڑا ہونا۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّالِثَةُ الدِّيْنَارِيَّةُ

رَوَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ نَظَمَنِيْ وَاَخْدَانًا اِلٰى نَادٍ لَمْ يَخِبْ فِيْهِ مُنَادٍ وَلَا كَبَا قَدْحُ زِنَادٍ وَلَا ذَكَتْ نَارُ عِنَادٍ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَتَجَاذَبُ اَطْرَافَ الْاَنَاشِيْدِ وَنَتَوَارَدُ طُرَفَ الْاَسَانِيْدِ اِذْ وَقَفَ بِنَا شَخْصٌ عَلَيْهِ سَمَلٌ وَفِيْ مِشْيَتِهٖ قَزَلٌ فَقَالَ يَا اَخَايِرَ الذَّخَائِرِ وَبَشَائِرَ الْعَشَائِرِ عِمُوْا صَبَاحًا وَاَنْعِمُوْا اصْطِبَاحًا وَانْظُرُوْا اِلٰى مَنْ كَانَ ذَا نَدِيٍّ وَّنَدٰى وَجِدَةٍ وَّجَدًى وَعَقَارٍ وَّقُرًى وَمَقَارٍ وَّقِرًى

(ترجمہ) حارث بن ہمام نے بیان کیا مجھے اور میرے چند دوستوں کو ایک ایسی مجلس نے اکٹھا کر دیا جہاں سے کبھی کوئی سائل محروم نہیں ہوا اور نہ چقماق کی رگڑ بے آگ رہی۔ اور نہ کبھی بغض وعناد کی آگ بھڑکی۔ ایک دفعہ ہم اشعار کے اطراف کو کھینچ رہے تھے اور عجیب عجیب واقعات پیش کر رہے تھے کہ یکایک ایک گدڑی پوش لنگڑا شخص کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا۔ اے بہترین ذخیرو اور خاندانوں کی خوشخبریو۔ تم کو صبح مبارک ہو۔ اور تمہیں شراب صبوحی راس آئے۔ اس شخص کی طرف دیکھو جو کبھی صاحب مجلس وعطا اور تونگری وسخا اور مالک زمین ودیہات اور مہمان نواز تھا۔

دِیْنَارِیَّۃ: ۔ دینار کی طرف نسبت ہے۔ اس میں دینار کی تعریف بھی ہے اور مذمت بھی۔ کسی نے مالک بن دینار سے پوچھا کہ دینار کیا ہے؟ فرمایا دِیْنٌ وَّنَارٌ یعنے دینار کی حقیقت یہ ہے کہ وہ دین بھی ہے اور آگ بھی ہے۔

نظمنی: ۔ ای جمعنی کہا جاتا ہے نظم اللؤلؤ لڑی میں پرو دیا۔ جمع کیا۔ (ضرب)

اَخْدَانًا۔ خِدْنٌ کی جمع ہے۔ دوست۔ ساتھی۔ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے خِدْنٌ ہی آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے ولا متخذات اخدان۔ خَادِنٌ دوست ساتھی

لَمْ یَخِبْ: ۔ (ضرب) ناکام رہنا۔ امید ختم ہونا۔ قرآن کریم میں ہے وَقَدْ خَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ۔

مُنَادٍ: ۔ وہ شخص جو تیز آواز سے پکارے یوم ینادی المناد من مکان قریب۔ وَلَا کَبَا: یعنی کبھی بے آگ نہیں ہوا۔ قَدْحُ زِنَادٍ: ۔ ای ضرب زناد۔ قدح النار بالزند۔ آگ نکالنے کا ارادہ کیا۔ زِنَاد: ۔ زَنْدٌ کی جمع ہے چقماق۔ اَزْنُدٌ اور اَزْنَادٌ بھی جمع آتی ہے۔

وَلَا ذَکَتْ: ۔ ذکا یذکو (نصر) مشتعل ہونا (سمع) فہم میں تیز ہونا

عناد: ۔ عَنَدَ یَعْنِدُ (ضرب وسمع) راستہ سے ہٹ جانا اعتدال سے عدول کرنا۔

عنید: ۔ حد سے تجاوز کرنے والا۔ سرکش۔ قرآن کریم میں ہے والقیا فی جھنم کل کفار عنید۔ اصل میں عِنْدَ سے مشتق ہے والمعاند المعجب بما عنده۔

تَجَاذُبُ:۔ ای تنازع جذب یجذب (ضرب) کھینچنا حدیث میں ہے فجذبہ عمرؓ۔ عمر فاروق نے حضور نبی کریم کا دامن کھینچا۔ اور حضور سے درخواست کی کہ آپ عبداللہ بن ابی بن سلول کی نماز جنازہ نہ پڑھئے۔ بعد میں آیت نازل ہوئی ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ اور پھر حضور نے کسی منافق کی نماز جنازہ ادا نہیں فرمائی۔

طُرَفٌ:۔ طرفۃ کی جمع ہے۔ بہت خوب عجیب شے جس کی کوئی نظیر نہ ہو۔

سَمِلٌ:۔ پھٹا پرانا کپڑا۔ اسمال جمع ہے (نصر) بوسیدہ ہونا

قَزَلٌ:۔ لنگڑا۔ بہت لنگڑا (سمع وضرب)

ٔنَخَائِرُ:۔ اخیر کی جمع ہے جیسے اکبر کی جمع اکابر ہے۔ (ضرب) صاحب خیر ہونا۔ تخییر پسند کرنا۔ فضیلت دینا۔

اَلذَّخَائِرُ:۔ ذخیرۃ کی جمع ہے۔ ذخیرہ گودام (فتح) محفوظ رکھنا۔ جمع کرنا۔

بَشَائِرُ:۔ بشارۃ کی جمع ہے بشری اور بشارۃ خوش کن خبر۔ قرآن کریم میں ہے لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ (نصر سمع) مسرور ہونا۔ تبشیر خوش خبری دینا۔ جیسے انا نبشرك بغلام حلیم۔

العشائر:۔ عشیرۃ کی جمع ہے۔ قبیلہ۔ قوم۔ کنبہ قرآن کریم میں ہے وازواجکم وعشیرتکم۔ عشیرہ کی جمع عشیرات بھی آتی ہے

عِمُوْا:۔ وَعَمَ یَعِمُ سے ہے کہا جاتا ہے وَعَمَتْ الدار دعائیہ فقرہ ہے ای قلت لہا انعمی۔ خدا خوش رکھے۔ حسب اور ضرب دونوں سے آتا ہے۔

اَنْعِمُوْا:۔ کہا جاتا ہے اَنْعِمْ صَبَاحًا خدا تیری صبح خوشی کے ساتھ گذارے۔ نَعِمَ الرَّجُلُ خوشحال ہوا مسرور ہوا نَعِمْتُ بِھٰذَا المبیع فرحت۔ ضرب اور نصر اور سمع تینوں سے آتا ہے۔

نَدٰی:۔ بخشش۔ کرم۔ اصل اس کی سمع سے ہے۔ تر ہونا۔ ندی الشئ بارش سے یا شبنم سے تر ہوئی

جَدْوٰی:۔ بمعنے غنی و تمول اور جدی بمعنے عطیہ (نصر) بخشش کرنا۔ جدی علیہ بخشش کی۔

عَقَارٌ:۔ ایسا مال جو منتقل نہ ہو سکے جیسے مکان زمین وغیرہ

قُرٰی:۔ قریۃ کی جمع ہے۔ گاؤں معمولی آبادی۔ قرآن کریم میں ہے علی رجل من القریتین عظیم۔

مَقَارٍ:۔ مہمان کا کھانا۔ وہ پیالہ جس میں مہمان کو کھلائیں

قِرٰی:۔ وہ شے جو مہمان کے آگے رکھی جاوے۔

فَمَازَالَ بِهِ قُطُوبُ الْخُطُوبِ وَحُرُوبُ الْكُرُوبِ وَشَرُّ نَشْرِ الْحَسُوْدِ
وَانْتِيَابُ النُّوَبِ السُّوْدِ۔ حَتّٰی صَفِرَتِ الرَّاحَةُ وَقَرِعَتِ السَّاحَةُ۔
وَغَارَ الْمَنْبَعُ۔ وَنَبَا الْمَرْبَعُ وَاَقْوَى الْمَجْمَعُ وَاَقَضَّ الْمَضْجَعُ۔ وَاسْتَحَالَتِ الْحَالُ وَ
اَعْوَلَ الْعِيَالُ وَخَلَتِ الْمَرَابِطُ وَرَحِمَ الْغَابِطُ وَاَوْدَى النَّاطِقُ وَالصَّامِتُ
وَرَثٰى لَنَا الْحَاسِدُ وَالشَّامِتُ وَآلَ بِنَا الدَّهْرُ الْمُوْقِعُ وَالْفَقْرُ الْمُدْقِعُ
اِلٰى اَنِ احْتَذَيْنَا الْوَجٰى۔ وَاغْتَذَيْنَا الشَّجٰى وَاسْتَبْطَنَّا الْجَوٰى وَطَوَيْنَا
الْاَحْشَاءَ عَلَى الطَّوٰى وَاكْتَحَلْنَا السُّهَادَ۔ وَاسْتَوْطَنَّا الْوِهَادَ فَاسْتَوْطَانَا

الْقَتَادَ۔ وَتَنَاسَيْنَا الرُّقَادَ وَاسْتَطَبْنَا الْحَيْنَ الْمُجْتَاحَ وَاسْتَبْطَأْنَا الْيَوْمَ الْمُتَاحَ فَهَلْ مِنْ حُرٍّ آسٍ اَوْ سَمْحٍ مُوَاسٍ۔ فَوَالَّذِیْ اسْتَخْرَجَنِیْ مِنْ قَیْلَةَ لَقَدْ اَمْسَیْتُ اَخَا عَیْلَةٍ لَا اَمْلِكُ بَیْتَ لَیْلَةٍ

(ترجمہ) مگراس پر متواتر مصائب کا نزول ہوتا رہا۔ اور غم و آلام کے حملے رہے اور دشمنوں کے شر کے شعلے اور پے در پے شدید مصائب پیش آتے رہے۔ یہاں تک کہ ہتھیلی بالکل خالی ہوگئی اور صحن ویران ہوگیا اور اس کا چشمہ خشک ہوگیا۔ اور اس کا گھر ناساز گار ہوگیا۔ مجلس اجڑ گئی اور بستر چبھنے لگا۔ حالت دگرگوں ہوگئی۔ بچے رونے پیٹنے لگے۔ اصطبل خالی ہو گئے۔ حاسدین رحم کھانے لگے مال و دولت اور مویشی سب ہلاک ہوگئے۔ ہماری حالت پر دشمن اور حاسد رو پڑے۔ اور آن دبوچا ہم کو برباد کن زمانے اور ذلیل کن تنگدستی نے حتیٰ کہ ہم نے فرسودہ پاپوش کا جوتا پہن لیا۔ اور رنج و حزن کو غذا بنا لیا۔ اور جلن سے پیٹ بھرا اور آنتوں کو بھوک پر لپیٹ لیا۔ بیداری کا سر مہ لگا لیا۔ اور غاروں میں زندگی گذارنے لگے۔ خارزار کو روندتے پھرے اور کجاووں کو بھول گئے اور تباہ کن موت کی تمنا کرنے لگے اور دور معلوم ہونے لگی ہم کو اجل مقدر۔ پس کوئی شریف اور ہمدرد ہے جو غمخواری کرے؟ قسم اس ذات کی جس نے مجھے قیلہ کے پیٹ سے پیدا کیا اب میں اتنا تنگدست ہوگیا ہوں کہ نان شبینہ تک کو محتاج ہوں۔

قُطُوبٌ: بمعنے جلوس (ضرب) ترش ہونا۔ حُرُوْبٌ: حرب کی جمع ہے۔ لڑائی۔ قتال (نصر) حرب الرجل اس کا ساز و سامان چھین لیا اور اس کے پاس کچھ نہ چھوڑا۔ قرآن کریم میں ہے فاذنوا بحرب من الله۔ اسی سے محراب ہے کیونکہ وہ بھی شیطان اور خواہشات کی لڑائی کی جگہ ہے محاریب جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے یعملون له ما یشاء من محاریب۔

الْكُرُوْبُ: کَرْبٌ کی جمع ہے۔ غم۔ مشقت۔ مصیبت قرآن کریم میں ہے فنجیناہ و اهله من الكرب العظيم

الْحَسُوْدُ: جو کسی کے مال کے ہلاک ہونے کی تمنا کرے یا کسی کے لئے خیر اور بھلائی دیکھ کر اس کے زوال کی آرزو کرتا ہو۔ امام راغب فرماتے ہیں کہ حسد کے معنی ہیں کسی مستحق نعمت کے پاس نعمت دیکھ کر اس کے زوال کی آرزو کرنا۔ قرآن کریم میں ہے ام یحسدون الناس علی ما آتاھم الله من فضله (نصر)

اِنْتِیَابُ النُّوَبِ: ای نزول النوازل مرة بعد مرة۔ حدیث جمعہ میں ہے کان الناس ینتابون الجمعة من العوالی۔ نُوَبٌ نُوْبَةٌ کی جمع ہے۔ حادثہ نازلہ مصیبت واقعہ۔ امام راغب فرماتے ہیں کہ نَوْب کے معنی بار بار لوٹنے کے ہیں۔ اور انابت الی الله کے معنی باری تعالیٰ کی طرف توبہ کے ساتھ رجوع کرنا۔ جیسے وانيبوا الی ربکم۔ خر راكعا واناب۔ الآية

صَفِرَتْ: (سمع) خالی ہونا۔ دراہم سے خالی ہونا۔ صِفْرٌ خالی۔ اصفار جمع ہے

الرَّاحَةُ: ہتھیلی۔ راحٌ اور راحاتٌ جمع ہے (سمع) وسیع ہونا کشادہ ہونا۔ راحة میدان کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی وسیع ہوتا ہے۔ قَرِعَتْ: (سمع) خالی ہونا۔ مال سے خالی ہونا۔ قرع المكان خالی ہوگیا۔ قرع الرجل سر کے بال گر گئے۔ گنجا ہوگیا۔ اسی سے قارعہ ہے۔ مصیبت شدید حادثہ۔ قرآن کریم میں ہے القارعة ما القارعة فتح سے آتا ہے

السَّاحَۃُ: صحن۔ میدان۔ سُوحٌ سَاحَاتٌ اور سَاحٌ
جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے بِسَاحَتِہِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ
الْمُنْذَرِیْنَ۔ اَلْمَنْبَعُ: چشمہ نکلنے کی جگہ۔ یہاں رزق سے
کنایہ ہے منابع جمع ہے (فتح) چشمہ سے پانی نکلنا۔ ینبوعٌ
پانی نکلنے کی جگہ۔ پانی کا بڑا چشمہ۔ ینابیع جمع ہے۔ قرآن
کریم میں ہے فسلکہ ینابیع۔
نَبَا الْمَرْبَعُ: ای المنزل فی الربیع۔ نبا ینبو (نصر)
ناساز گار ہونا۔ موافق نہ آنا۔ مَرْبَعٌ کی جمع مَرَابِعُ آتی ہے
اَقْوَی الْمَجْمَعُ: ای خلا موضع اجتماع القوم کہا
جاتا ہے قویت الدار۔ رہنے والوں سے خالی ہوگیا۔
(سمع) قَوِیَ الرَّجُلُ بمعنے قوت اس معنی کے لئے بھی
سمع سے آتا ہے ابن الاعرابی فرماتے ہیں کہ اِقْوَاءٌ کے
دونوں معنے آتے ہیں فقر کے بھی اور غنا کے بھی۔ کہا جاتا ہے
اَقْوَی الرجل۔ اذا استغنی واذا افتقر۔ ومن الثانی
قولہ تعالی متاعا للمقوین۔
اَقَضَّ الْمَضْجَعُ: کہا جاتا ہے اقضّ علیہ المضجع خوابگاہ
کنکریلی ہوگئی۔ ناموافق ہوگئی۔ بے چینی اور بیقراری سے کنایہ
ہے۔ مضجع کی جمع مَضَاجِعُ آتی ہے تتجافی جنوبہم
عن المضاجع۔ الایۃ تَقَضَّ الطعام کرکرا ہوگیا۔
اِنْقَضَّ الجدار۔ دیوار گرگئی۔ اور منہدم ہوگئی قرآن کریم میں ہے
یرید ان ینقض فاقامہ۔
اَعْوَلَ الْعِیَالُ: ای رفعوا اصواتہم بالبکاء یعنے
بچے بلبلانے لگے۔ عِیَال۔ اہل خانہ۔ بیوی بچے۔
الْمَرَابِطُ: مَرْبَطٌ کی جمع ہے۔ گھوڑے باندھنے کی جگہ۔
اصطبل (ضرب) باندھنا۔ مضبوط باندھنا۔ قرآن کریم
میں ہے ولیربط علی قلوبکم
الْغَابِطُ: رشک کرنے والا۔ یہ چاہنے والا کہ میرا حال فلاں
جیسا ہوجائے مگر اس شخص سے زوال نعمت کا متمنی نہیں
ہے۔ غُبَّطٌ جمع ہے (ضرب) غبطہ کرنا۔ حدیث میں ہے۔

یغبط بہا الاولون والاخرون۔
اَوْدٰی: ہلاک ہوا۔ کہا جاتا ہے اودی بہ الموت موت
نے ہلاک کردیا۔ رَثٰی: (نصر ضرب) رثی المیت اس پر رویا
محاسن بیان کئے۔ رَثٰی لہٗ شفقت کی۔ رحم کیا۔
الشَّامِتُ: کسی کی بربادی پر خوش ہونے والا۔ (سمع)
قرآن کریم میں ہے فلا تشمت بی الاعداء۔
اٰلَ: (نصر) لوٹنا۔ واپس ہونا۔
الْمُوْقِعُ: یعنے ہلاک۔ اوقع الدھر علیہ اس پر حملہ
کیا۔ وَالْفَقْرُ: فقر تنگی۔ احتیاج۔ استغنا کی ضد ہے
فقیر تنگدست۔ محتاج۔ جمع فقراء۔ قرآن کریم میں ہے
یا ایہا الناس انتم الفقراء الی اللہ۔ (کرم) محتاج ہونا
صاحب ضرورت ہونا۔
الْمُدْقِعُ: ذلیل کرنے والا۔ اَدْقَعَ دقعاء یعنی زمین اور مٹی
سے ملا دینے والا دقعاء کے معنی زمین اور مٹی کے آتے ہیں۔
زمین سے ملا دینا کنایہ ذلت سے ہے ادقع الرَّجُلُ خوار ہے
مٹی میں ملوث ہے (سمع)
اِحْتَذَیْنَا: اِحْتَذٰی جوتہ بنالیا اور جوتا پہنا حِذَاء
معنے نعل سے مشتق ہے بقال حذی النعل حذوا
(نصر) نمونہ پر جوتا کاٹنا۔ اَلْوَجٰی: وَجِیَ یَوْجٰی (سمع) چلتے
چلتے پاؤں گھس جانا۔ الشَّجٰی: وہ ہڈی جو حلق میں پھنس کر
رہ جائے۔ بدحالی اور مصیبت سے کنایہ ہے (نصر) غمگین ہونا
وَاسْتَبْطَنَّا: یعنے بطن میں لے لیا ای جعلنا شدۃ
الوجد فی بطوننا
الْجَوٰی: مصدر۔ شدت سوزش خواہ غم کی وجہ سے ہو
یا عشق کی وجہ سے (سمع) سخت سوزش کا پہنچنا۔
طَوَیْنَا: (ضرب) لپیٹنا۔ تہ کرنا۔ نشر کی ضد ہے قرآن
کریم میں ہے یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب
الْحَشَاءُ: حَشًا کی جمع ہے۔ آنت جو کچھ پیٹ میں ہو
(نصر) حشا الوسادۃ من القطن۔ روئی سے بھرا۔

اَلطَّوٰی:- بمعنے جوع یعنے بھوک۔ اَلسُّهَاد:- بیداری رُقَاد کی ضد ہے (سمع) نہ سونا۔ اور کم سونا۔
اِسْتَوْطَنَّا:- وطن بنایا۔ (ضرب) ٹھیرنا۔ اقامت کرنا۔
اَلْوِهَاد:- وَهْدَةٌ کی جمع ہے۔ نشیبی زمین گڑھا دَهْدٌ بھی اسی معنی کے لئے آتا ہے۔ جمع اَدْهُدٌ اور وُهْدَانٌ۔
اِسْتَوْطَأْنَا:- ای وجدناه سهلا (کرم) نرم ہونا پست ہونا۔ اَلْقَتَاد:- خاردار درخت جس کے کانٹے سوئی جیسے ہوں۔ کہا جاتا ہے من دون هذا الامر خرط القتاد یعنے یہ بات سخت دشوار ہے۔ اس سے آسان تو سخت کانٹوں کو چھیلنا ہے۔ اَقْتَاد۔ اَقْتُدٌ اور قُتُود جمع ہے
واستطبنا:- ای دابنا الهلاك طيبا یعنے ہلاکت اور موت کو طیب اور لذیذ سمجھا۔
۳ یبیت علیه لیلة:- نان شبینه یعنے اتنی روزی جس سے رات گذاری جا سکے۔

اَلْحَيْنُ:- ہلاکت و بربادی۔ کہا جاتا ہے قد حان الرجل ہلاک ہوگیا۔ (ضرب) اَلْمُجْتَاحُ:- ہلاک کرنے والا۔ بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے والا۔ الفِرر ایک راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرنا۔ اِجْتَاحَ ہلاک کیا جا۔ استیصال کیا۔
واستبطأنا:- یعنے ہم کو بطی اور موخر سمجھا۔ اَلْمُتَاح:- امر مقدر، موت کے معنی میں ہے (ضرب) مقدر ہونا۔
آسِی:- طبیب اور معالج اَسْوٌ سے مشتق ہے جس کے معنی مرہم پٹی کرنے کے ہیں۔ سَمْحٌ:- کریم، سخی سُمَحَاءُ جمع ہے۔ قَيْلَة:- قیلہ بنت ارقم غسانیہ قبیلہ اوس و خزرج اسی کے بطن سے ہیں۔ عَيْلَة:- فقر و تنگدستی۔ قرآن کریم میں ہے وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً (ضرب) غنی کی ضد ہے۔ ووجدك عائلا فاغنى (الآية)۔ يَبِيتُ لَيْلَة:- قوت ۳ ... رات گذاری جا سکے۔

(قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ) فَأَوَيْتُ لِمَفَاقِرِهٖ وَلَوَيْتُ اِلَى اسْتِنْبَاطِ فِقَرِهٖ فَأَبْرَزْتُ دِيْنَارًا وَقُلْتُ لَهٗ اخْتِبَارًا اِنْ مَدَحْتَهٗ نَظْمًا فَهُوَ لَكَ حَتْمًا فَانْبَرٰى يُنْشِدُ فِي الْحَالِ مِنْ غَيْرِ انْتِحَالٍ

اَكْرِمْ بِهٖ اَصْفَرَ رَاقَتْ صُفْرَتُهْ
جَوَّابَ اٰفَاقٍ تَرَامَتْ سَفْرَتُهْ

مَاْثُوْرَةٌ سُمْعَتُهٗ وَشُهْرَتُهْ
قَدْ اُوْدِعَتْ سِرَّ الْغِنٰى اَسِرَّتُهْ

وَقَارَنَتْ نُجْحَ الْمَسَاعِيْ خَطْرَتُهْ
وَحُبِّبَتْ اِلَى الْاَنَامِ غُرَّتُهْ

كَاَنَّمَا مِنَ الْقُلُوْبِ نُقْرَتُهْ
بِهٖ يَصُوْلُ مَنْ حَوَتْهُ صُرَّتُهْ

وَاِنْ تَفَانَتْ اَوْ تَوَانَتْ عِتْرَتُهْ
يَا حَبَّذَا نُضَارَتُهْ وَنَضْرَتُهْ

وَحَبَّذَا اِمْغَانُهٗ وَنُصْرَتُهْ
كَمْ اٰمِرٍ بِهِ اسْتَتَبَّتْ اِمْرَتُهْ

وَمُتْرَفٍ لَوْلَاهُ دَامَتْ حَسْرَتُهْ ۳
وَجَيْشِ هَمٍّ هَزَمَتْهُ كَرَّتُهْ ۲

وَبَدْرِ تَمٍّ اَنْزَلَتْهُ بَدْرَتُهْ
وَمُسْتَشِيْطٍ تَتَلَظّٰى جَمْرَتُهْ ۴

أَسَرَّ نَجْوَاهُ فَلَانَتْ شِرَّتُهُ ۔ وَكَمْ أَسِيرٍ أَسْلَمَتْهُ أُسْرَتُهُ
أَنْقَذَهُ حَتَّى صَفَتْ مَسَرَّتُهُ ۔ وَحَقِّ مَوْلًى أَبْدَعَتْهُ فِطْرَتُهُ
لَوْلَا التُّقَى لَقُلْتُ جَلَّتْ قُدْرَتُهُ

(ترجمہ) حارث بن ہمام نے کہا۔ مجھے اسکی انواع اقسام کی تہیدستی پر رحم آیا۔ اور میں اس کے مسجع کلام کو سننے کے لئے متوجہ ہوا۔ پس میں نے ایک اشرفی نکالی اور بطور آزمائش اس سے کہا کہ اگر تم اسکی تعریف نظم میں کروگے تو یہ تمہارے لئے ہے وہ فوراً ہی آگے بڑھا اور یہ طبع زاد شعر پڑھنے لگا (نظم) کس قدر شاندار ہے اور کیسی بھلی ہے اس کی زردی۔ دنیا کو چھائے ہوئے ہے اور دور دراز کا سفر کئے ہوئے ہے اسکی نیک نامی اور شہرت سب جگہ پھیلی ہوئی ہے اور اس کے نقش و نگار میں تونگری کا راز پنہاں ہے۔ اسکی ذراسی جنبش کوششوں کی کامیابی کو قریب تر کر دیتی ہے۔ اس کا روشن چہرہ ساری دنیا کو محبوب ہے۔ گویا دلوں سے اس کا سونا ڈھالا گیا ہے اور اس کی بدولت حملہ کرتا ہے جس کی تھیلی میں یہ ہوتی ہے۔ اگرچہ اس کے اقارب فنا ہو جائیں یا کمزور پڑ جائیں۔ اس کا سونا اور اس کی تازگی کتنی دلربا ہے اور اس کی یاری و مددگاری کیا ہی بھلی ہے۔ کتنے حاکم ہیں جن کی امیری اس کی وجہ سے استوار ہے اور کتنے مالدار ہیں کہ اگر یہ نہ ہوتی تو کف افسوس ہی ملتے رہتے۔ اور بہت رنج و الم کے لشکر ہیں جن کو اس نے شکست دیدی اور کتنے ماہرو ہیں جن کو اس کی تھیلی اتار لائی (یعنی رام کر چھوڑا) اور بہت سے غصہ والے جن کی آتش غضب بھڑک رہی تھی مگر جب اسنے سرگوشی کی تو اس کی تیزی ٹھنڈی پڑ گئی۔ اور بہت سے قیدی جن کو ان کے رشتہ داروں نے چھوڑ دیا تھا مگر اس نے چھڑا دیا۔ یہاں تک کہ ان کی مسرت صاف ہو گئی اس خدا کی قسم جس نے اس کی فطرت اچھوتی بنائی اگر خوف خدا نہ ہوتا تو کہہ دیتا کہ زر کی قدرت بہت بڑی ہے۔

اَدَیْتُ لَہٗ:۔ نرم ہوا۔ رحم کھایا۔ اترا (ضرب) قرآن کریم میں ہے سآوی الی جبل یعصمنی من الماء۔ اویت الیہ۔ ٹھکانا پکڑا۔ اسی سے جنۃ الماوٰی ہے۔
لِفَاقِرِہٖ:۔ فقر کی جمع ہے خلاف قیاس جیسے حسن کی جمع محاسن۔ اور سوء کی مساوی لَوَیْتُ۔ یعنی مِلْتُ (ضرب) مائل ہونا۔ موڑنا۔ پھیرنا۔ قرآن کریم میں ہے یلوون السنتہم۔ اِسْتِنْبَاط:۔ اصل معنی زمین کو کھود کر گہرائی سے پانی نکالنا۔ عرف میں پوشیدہ معانی کو اپنے فہم سے ظاہر کرنے کو استنباط کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم۔ نبط الماء پانی نکلا۔ ظاہر ہوا۔ استنبط الماء من البئر۔ پانی نکالا۔ (نصر و ضرب) لازم و متعدی دونوں طرح آتا ہے۔ فِقَرِہٖ:۔ فقرہ کی جمع ہے پسندیدہ جملہ قصیدہ کا بہترین شعر۔ حَتْمًا:۔ یعنی قطعاً و یقیناً۔ ختم الشئ محکم اور مضبوط کیا (ضرب) حدیث وتر میں ہے الوتر حتم اما کحتم الصلاۃ فلا۔
فَانْبَرٰی:۔ آگے بڑھا۔ پیش ہوا (ضرب) چھیلنا۔
اِنْتِحَال:۔ انتحل الشعر، کسی اور کا شعر لیکر اپنا ہونے کا دعوی کیا (فتح) دوسرے کے قول کو اپنی طرف منسوب کرنا۔
اَکْرِمْ بِہٖ۔ اَفْعِلْ بِہٖ کے وزن پر فعل تعجب ہے یعنی کیا ہی کریم اور کیا ہی عمدہ ہے۔ قرآن کریم میں ہے اسمع بہم و ابصر۔ جَوَّابَ اٰفَاقٍ:۔ ای قطاع البلاد۔ جاب یجوب (نصر) قطع کرنا قرآن کریم میں ہے وثمود الذین جابوا

تَرَامَتْ:- ترامی الامر مؤخر ہوگیا۔ ترامی القوم: بعض نے بعض پر پھینکا (ضرب) پھینکا جیسے قرآن کریم کی آیت ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔

سَفَرٌ:- ای غیبتہ (نصر) باہر جانا سفر کے لئے نکلنا قرآن کریم میں ہے وان کنتم مرضی او علی سفر۔

مَأْثُورَۃ:- بمعنے مذکورۃ ومنقولۃ (نصر ضرب) نقل کرنا۔ اَسَارِیْر:- چہرے کے خطوط، پیشانی اور ہتھیلی کی لکیریں۔ سِرَار کی جمع ہے۔

نُجح:- کامیابی (فتح) خیبۃ کی ضد ہے (فتح) مصدر فتح اور ضمہ دونوں کے ساتھ آتا ہے۔

المساعی:- مَسْعٰی کی جمع ہے سعٰی یسعٰی (فتح) کوشش کرنا قرآن کریم میں ہے وان لیس للانسان الا ما سعٰی

خَطَرَتْہٗ:- ای حرکتہ (ضرب) ہلانا۔ حرکت دینا۔

تَصُوْل:- (نصر) کودنا۔ حملہ کرنا۔ زبردستی کرنا۔ وفی الحدیث اللہم بک احول وبک اصول۔

حَوَتْہُ:- حوی یحوی:- (ضرب) جمع کرنا۔ مالک ہونا

صُرَّتُہٗ:- تھیلی۔ صُرَر جمع ہے۔ صرّ الدراھم فی الصُرّۃ تھیلی میں رکھے (نصر)

تَفَانَتْ:- فنی یفنی (سمع) معدوم ہونا۔ ختم ہونا صار شیخا فانیا بالکل بوڑھا ہوگیا۔ قریب المرگ ہے بقاء کی ضد ہے قرآن کریم میں ہے کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک۔

تَوَانَتْ:- بمعنے ضَعُفَتْ وَنٰی یَنِی (ضرب) سست ہونا تھک جانا۔ عِتْرَتُہٗ:- اولاد۔ ذریت۔ عتر یعتر (ضرب) شدید ہونا۔ نضارۃ:- خالص سونا۔ نضرۃ کی جمع ہے۔ ہر شے کا خالص اور خوبصورت ہونا۔ نضرۃ۔ نضورا نضارۃ تحسین، خوشنما اور خوبصورت ہونا۔ (سمع) وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ۔ تعرف فی وجوہہم نضرۃ النعیم۔ (الآیۃ)

اِسْتَتَبَّتْ:- پوری ہوگئی۔ مکمل اور استوار ہوگئی۔

اِمْرَانَہٗ:- اِمَارَۃ۔ اِمْرَۃ۔ امیری۔ حاکمیت۔

مُتْرَف:- جس کو عیش وعشرت نے نرم اور نازک بنا دیا ہو قرآن کریم میں ہے واذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا

حَسْرَتُہٗ:- شدید ندامت۔ پشیمانی۔ قرآن کریم میں ہے یا حسرۃ علی العباد۔ حسرات جمع ہے فلا تذہب نفسک علیہم حسرات (الآیۃ) سمع سے آتا ہے۔

کَرَّتُہٗ:- (نصر) لوٹنا۔ حملہ کرنا۔ لازمی اور متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

بَدْرٌ:- چودہویں کا چاند۔ ایسے شخص سے کنایہ ہے جو حسن وجمال میں چاند کے مشابہ ہو۔ بَدْرَۃ:- تھیلی جس میں دس ہزار درہم ہوں۔ مُسْتَشِیْط:- غضبناک۔ بھڑکنے والا۔ استشاط علیہ غصہ سے بھڑک اٹھا (ضرب) جلنا

تَتَلَظّٰی:- ای تتلہب قرآن کریم میں ہے فانذرتکم نارا تلظی۔ (سمع) بھڑک اٹھنا۔

جَمْرَتُہٗ:- دہکتی ہوئی آگ۔ جمر اور جمرات جمع ہے۔

نَجْوَاہُ:- راز، پوشیدہ بات جو دو آدمیوں میں محدود ہو (نصر) سرگوشی کرنا۔ قرآن کریم میں ہے فلما استیئسوا منہ خلصوا نجیا: مَلَانَتْ:- (ضرب) نرم ہونا۔ خشونۃ کی ضد ہے

اَسْلَمَتْہُ:- ای ترکت قبیلتہ نصرتہ وحمایتہ اسلام کے معنی ترک نصرۃ اور ترک حمایت کے بھی آتے ہیں حدیث میں ہے المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ ای ولا یترک نصرتہ واعانتہ۔

اَنْقَذَ:- چھڑایا۔ نجات دلائی۔ قرآن کریم میں ہے فانقذکم منہا (نصر) رہا ہونا۔ نجات پانا۔

صَفَتْ:- (نصر) خالص ہونا۔ صاف ہونا۔ کدر کی نقیض ہے اسی سے اِصْطِفَاء ہے جو قرآن میں بار بار آیا ہے۔

مَوْلٰی:- آقا۔ غلام۔ آزاد کردہ غلام۔ دوست۔ مَوَالِی جمع ہے

التُّقٰی:- خوف۔ ڈر (ضرب) ڈرنا۔ بچنا۔ پرہیز کرنا اسکی اصل وقی یقی (ضرب) سے ہے بمعنے محفوظ رکھنا۔

ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ بَعْدَ مَا أَنْشَدَهُ وَقَالَ أَنْجَزَ حُرٌّ مَا وَعَدَ وَسَحَّ خَالٌ إِذَا رَعَدَ
فَنَبَذْتُ الدِّينَارَ إِلَيْهِ وَقُلْتُ خُذْهُ غَيْرَ مَأْسُوفٍ عَلَيْهِ. فَوَضَعَهُ فِي فِيهِ
وَقَالَ بَارِكِ اللّٰهُمَّ فِيهِ ثُمَّ شَمَّرَ لِلْانْثِنَاءِ بَعْدَ تَوْفِيَةِ الثَّنَاءِ فَنَشَأَتْ لِي مِنْ
فُكَاهَتِهِ نَشْوَةُ غَرَامٍ. سَهَّلَتْ عَلَيَّ ائْتِنَافَ اغْتِرَامٍ. فَجَرَّدْتُ لَهُ دِينَارًا آخَرَ
وَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أَنْ تَذُمَّهُ ثُمَّ تَضُمَّهُ فَأَنْشَدَ مُرْتَجِلًا وَشَدَا عَجِلًا

(ترجمہ) یہ اشعار پڑھنے کے بعد اس نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور کہا کہ شریف جو وعدہ کرتا ہے اسے پورا کرتا ہے اور بادل جب گرجتا ہے برستا ہے۔ میں نے اس کی طرف اشرفی پھینک دی اور کہا کہ لو اٹھالو غمگین نہ ہو۔ اس نے اشرفی کو منہ میں رکھ لیا۔ اور کہا خدا اس میں برکت دے۔ پھر خوب تعریف کرنے کے بعد وہ چلنے کو تیار ہوا۔ پس اسکی ظرافت سے میرے اندر مستی عشق پیدا ہوئی جس نے میرے لئے تاوان کو آسان کر دیا۔ میں نے ایک اشرفی اور نکالی اور کہا کہ کیا تم اس کی برائی بھی کہہ سکتے ہو تاکہ یہ بھی لے لو۔ اس نے فی البدیہہ کہا اور تیزی سے یہ اشعار پڑھے۔

بَسَطَ:۔ پھیلایا۔ قبض کی ضد ہے (نصر) پھیلانا۔ قرآن کریم میں ہے وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ۔ أَنْجَزَ:۔ پورا کیا۔ وفا کیا۔ (نصر) پورا کرنا۔ نجز الحاجة۔ پورا کیا۔

حُرٌّ:۔ آزاد۔ بااختیار۔ شریف۔ احرار جمع ہے حر یحر (سمع) سے آتا ہے۔ آزاد ہونا۔ سَحَّ:۔ بمعنی سَالَ۔ بہا۔ سَحَّ لگاتار بہا۔ باب نصر سے آتا ہے۔ خَالٌ:۔ وہ بادل جس کو برسنے والا خیال کیا جائے لیکن وہ پانی سے خالی ہو خیلان جمع ہے (سمع) رَعَدَ:۔ رعد یرعد (نصر) گرجنا رَعْدٌ بادل کی گرج۔ فَنَبَذْتُ:۔ پھینک دیا۔ ڈال دیا (ضرب) قرآن کریم میں ہے فنبذوه وراء ظهورهم

غیر ماسوف:۔ ای غیر محزون۔ اسف بفتح السین سے ہے۔ مبالغہ فی الحزن۔ اسیف غمگین۔ جمع اسفاء اسف علیہ بمعنی غَضِبَ عَلَيْهِ (سمع) جیسے قرآن کریم میں ہے فلما اسفونا انتقمنا منهم

فِيهِ:۔ ای فی فمه۔ فیه۔ فوه۔ فاه بحسب عامل بدلتا رہتا ہے۔

شَمَّرَ:۔ تیاری کی اور جلدی کی (نصر) اِنْثِنَاء:۔ لوٹنا رجوع کرنا۔ (ضرب) قرآن کریم میں ہے الا انهم يثنون صدورهم

نَشْوَةُ غَرَامٍ:۔ نشہ۔ بدمستی کہا جاتا ہے نشی الرجل من الشراب (سمع) مست ہونا۔

غَرَام: عشق۔ محبت۔ سَهَّلَتْ:۔ تسهیل آسان کر دینا۔ نرمی کرنا۔ (کرم) آسان ہونا عُسُرٌ اور حُزُنٌ کی نقیض ہے اِئْتِنَاف: بمعنی استیناف وابتداء الف بمعنی اول شے سے ماخوذ ہے

اِغْتِرَام:۔ اپنے اوپر تاوان ڈالنا۔ غرامۃ مال دینا بطور کراہیت۔ غریم۔ قرض خواہ (سمع) نقصان اٹھانا۔ قرآن کریم میں ہے انا لمغرمون۔ فَجَرَّدْتُ:۔ ای اخرجت (نصر) چھیلنا۔ اتارنا۔ خالی کرنا۔ جرد الجلد بال اتارے جرده من الثوب۔ ننگا کر دیا۔

شَدَا (نصر) گانا۔ ترنم اور لہجہ کے ساتھ اشعار پڑھنا۔

عَجِلًا:۔ ای مسرعًا۔ بطی کی ضد ہے۔ قرآن کریم میں ہے ولا تعجل بالقرآن (سمع) جلدی کرنا۔

تَبًّا لَهُ مِنْ خَادِعٍ مُمَاذِقِ ‏ ‏ ‏ أَصْفَرَ ذِي وَجْهَيْنِ كَالْمُنَافِقِ

يَبْدُو بِوَصْفَيْنِ لِعَيْنِ الْوَامِقِ ‏ ‏ ‏ زِينَةِ مَعْشُوقٍ وَلَوْنِ عَاشِقِ

وَحُبُّهُ عِنْدَ ذَوِي الْحَقَائِقِ ‏ ‏ ‏ يَدْعُو إِلَى ارْتِكَابِ سُخْطِ الْخَالِقِ

لَوْلَاهُ لَمْ تُقْطَعْ يَمِينُ سَارِقِ ‏ ‏ ‏ وَلَا بَدَتْ مَظْلَمَةٌ مِنْ فَاسِقِ

وَلَا اشْمَأَزَّ بَاخِلٌ مِنْ طَارِقِ ‏ ‏ ‏ وَلَا شَكَا الْمَمْطُولُ مَطْلَ الْعَائِقِ

وَلَا اسْتُعِيذَ مِنْ حَسُودٍ رَاشِقِ ‏ ‏ ‏ وَشَرُّ مَا فِيهِ مِنَ الْخَلَائِقِ

أَنْ لَيْسَ يُغْنِي عَنْكَ فِي الْمَضَائِقِ ‏ ‏ ‏ إِلَّا إِذَا فَرَّ فِرَارَ الْآبِقِ

وَاهًا لِمَنْ يَقْذِفُهُ مِنْ حَالِقِ ‏ ‏ ‏ وَمَنْ إِذَا نَاجَاهُ نَجْوَى الْوَامِقِ

قَالَ لَهُ قَوْلَ الْمُحِقِّ الصَّادِقِ ‏ ‏ ‏ لَا رَأْيَ فِي وَصْلِكَ لِي فَفَارِقِ

(ترجمہ) ہلاک ہو یہ دہوکہ باز۔ منافق زرد رو۔ دو رنگی منافق کی طرح۔ دیکھنے والے کی نظر میں دو وصفوں سے ظاہر ہوتا ہے یہ (دینار) زینت معشوق بھی ہے اور رنگ عاشق بھی۔ اس کی محبت اہل البصیرت لوگوں کے نزدیک غضب الٰہی کے ارتکاب کی طرف بلاتی ہے اگر یہ (دینار) نہ ہوتا تو چور کا دایاں ہاتھ نہ کاٹا جاتا۔ اور نہ کسی گنہگار سے گناہ سرزد ہوتا۔ اور نہ کوئی بخیل کسی مہمان کی آمد سے دل تنگ ہوتا۔ اور نہ کوئی قرضخواہ مدیون کی ٹال مٹول کا گلہ کرتا۔ اور نہ حاسد طعنہ زن سے پناہ مانگی جاتی۔ اس کی بری عادت یہ ہے کہ تنگی میں نفع نہیں دیتا۔ مگر یہ کہ بھگوڑے کی طرح بھاگ نہ جائے۔ شاباش ہے اس کے لئے جو اسے اوپر سے پھینک دیتا ہے اور اس کے لئے کہ جس سے یہ مخلص دوست کی طرح سرگوشی کرتا ہے تو وہ اس سے راست باز۔ حق گو کی طرح کہہ دیتا ہے کہ چل مجھ سے جدا ہو جائیں تجھ سے ملنا نہیں چاہتا۔

تَبًّا۔ ای ھلاکا دخسرانا۔ قرآن کریم میں ہے تبت یدا ابی لھب وتبّ۔ خادع:۔ دہوکہ باز (فتح) فریب دینا قرآن کریم میں ہے یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ

مُمَاذِق:۔ ایسا شخص جس کی دوستی خالص نہ ہو۔ اپنی ذاتی اغراض کی آمیزش ہو (نصر) دودھ میں پانی ملانا۔

اَلْوَامِق:۔ محبت کرنے والا۔ عاشق۔ ومق یمق (ضرب) محبت کرنا۔ دوست رکھنا۔ دیر تک دیکھنا۔

مَعْشُوْق:۔ عشق اس محبت کو کہتے ہیں جس میں عقل مغلوب ہو جائے اسی لئے کتاب وسنت میں عشق کا لفظ نہیں آیا کیونکہ عقل کی مغلوبی دین اور دنیا دونوں میں بری ہے صرف محبت کا لفظ آیا ہے۔ سُخْط:۔ غصہ۔ غیظ وغضب۔ رضا کی ضد ہے (سمع) ناراض ہونا۔ برا سمجھنا۔ قرآن کریم میں ہے اَنْ سَخِطَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ۔

لَمْ تُقْطَعْ:۔ (فتح) کاٹنا۔ جدا کرنا۔ قرآن کریم میں ہے فاقطعوا ایدیھما۔ قطاع الطریق۔ چور۔ ڈاکو۔ رہزن۔ سارق چور سرق یسرق (ضرب) چرانا۔ خفیہ طریقہ سے کسی کا مال اٹھا لینا۔ مظلمۃ:۔ بمعنی ظلم یعنی اگر روپیہ نہ ہوتا تو نہ کوئی زنا کا مرتکب ہوتا۔ اور نہ شراب نوشی میں مبتلا ہوتا۔

اِشْمَأَزَّ:- متنفر ہونا۔ منقبض ہونا۔ قرآن کریم میں ہے۔ وحدہ اشمأزت قلوب الذین۔ بَاخِل۔ بخیل کنجوس ہونا۔ حقوق واجبہ میں کوتاہی کرنے کا نام بخل ہے سخاوت اور کرم کی ضد ہے۔ قرآن کریم میں ہے الذین یبخلون۔ طَارِق:- کسی ضرورت کے لئے رات کو آکر دروازہ کھٹکھٹانے والا۔ اطراق جمع ہے حدیث میں ہے اعوذ بك من طوارق اللیل۔ (نصر) رات میں آنا۔

شَكَا:- (نصر) شکایت کرنا۔ گلہ کرنا۔ انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ۔ شکایۃ گلہ

المطلل:- (نصر) بار بار وعدہ کرکے بات کو طویل کرنا اور ٹال دینا۔ العَائِق:- (نصر) روکنا۔ ہٹانا۔ قرآن کریم میں ہے قد یعلم اللہ المعوقین منکم یعنے صادّین عن طریق الهدایۃ والخیر۔

رَاشِق:- طعنہ زن۔ نظر لگانے والا (نصر) تیر پھینکنا۔ رشق بالسہم تیر پھینکا۔ رشق بلسانہ۔ طعنہ دیا۔

اَلْمَضَائِق:- یعنے شداید۔ مَضِیْق کی جمع ہے۔ مَضِیْق تنگ جگہ (ضرب) تنگ ہونا۔ سَعَۃٌ کی نقیض ہے۔ قرآن کریم میں ہے وَلَا تَكُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْكُرُوْنَ۔

اَلْآبِق:- بھگوڑا (ضرب و سمع) بھاگنا۔ قرآن کریم میں ہے اذ ابق الی الفلك المشحون

وَاهًا:- تعجب کے موقعہ پر بولا جاتا ہے یعنی اعجب بہا ما اطیبہا۔ حَالِق:- بہت اونچا پہاڑ جو بالکل صاف ہو گویا کہ منڈا ہے

فَقُلْتُ لَہٗ مَا اَعُوْذُ وَبِكَ۔ فَقَالَ وَالشَّرْطُ اَمْلَكُ فَخَصَصْتُہٗ بِالدِّیْنَارِ الثَّانِیْ وَ قُلْتُ لَہٗ عَوِّذْهُمَا بِالْمَثَانِیْ فَاَلْقَاہُ فِیْ فَمِہٖ وَقَرَنَہٗ بِتَوْاَمِہٖ وَانْكَفَأَ یَحْمَدُ مَغْدَاہُ وَیَمْدَحُ النَّادِیَ وَنَدَاہُ۔ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَنَاجَانِیْ قَلْبِیْ بِاَنَّہٗ اَبُوْ زَیْدٍ۔ وَاَنَّ تَعَارُجَہٗ لِكَیْدٍ۔ فَاسْتَعَدْتُہٗ وَقُلْتُ لَہٗ قَدْ عُرِفْتَ بِوَشْیِكَ۔ فَاسْتَقِمْ فِیْ مَشْیِكَ۔ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ ابْنَ هَمَّامٍ فَحُیِّیْتَ بِاِكْرَامٍ وَحَیِیْتَ بَیْنَ كِرَامٍ۔ فَقُلْتُ اَنَا الْحَارِثُ فَكَیْفَ حَالُكَ وَالْحَوَادِثُ۔ فَقَالَ اَتَقَلَّبُ فِی الْحَالَیْنِ بُؤْسٍ وَرَخَاءٍ۔ وَاَنْقَلِبُ مَعَ الرِّیْحَیْنِ زَعْزَعٍ وَرُخَاءٍ۔ فَقُلْتُ كَیْفَ ادَّعَیْتَ الْقَزَلَ وَمَا مِثْلُكَ مَنْ هَزَلَ۔ فَاسْتَسَرَّ بِشْرَہُ الَّذِیْ كَانَ تَجَلّٰی۔ ثُمَّ اَنْشَدَ حِیْنَ وَلّٰی ؎

تَعَارَجْتُ لَا رَغْبَۃً فِی الْعَرَجْ ... وَلٰكِنْ لِاَقْرَعَ بَابَ الْفَرَجْ

وَاُلْقِیْ حَبْلِیْ عَلٰی غَارِبِیْ ... وَاَسْلُكَ مَسْلَكَ مَنْ قَدْ مَرَجْ

فَاِنْ لَامَنِی الْقَوْمُ قُلْتُ اعْذُرُوْا ... فَلَیْسَ عَلٰی اَعْرَجٍ مِّنْ حَرَجْ

(ترجمہ) میں نے اس سے کہا کہ تیرا باران علم کتنا کثیر ہے۔ اس نے کہا شرط لازم ہے پس میں نے اسکو دوسرا دینا بھی دے دیا کہا کہ ان دونوں پر الحمد شریف دم کر دے اس نے اس کو اپنے منہ میں ڈال لیا اور پہلے جوڑے کے ساتھ ملا لیا اور اپنی صبح کی تعریف اور مجلس وبخشش کی مدح کرتے ہوئے لوٹ گیا۔ حارث بن ہمام نے کہا کہ میرے دل نے کہا یہ تو وہی ابو زید سروجی ہے اور لنگڑا پن (یقینا) فریب ہے۔ میں نے اس کو واپس بلا لیا اور کہا کہ تم اپنے حسن بیان کی وجہ سے پہچان لئے گئے ہو۔ اب سیدھی طرح چلو اس نے کہا اگر تو ابن ہمام ہے تو خدا کرے کہ عزت کے ساتھ زندہ رہے۔ میں نے کہا ہاں میں حارث ہوں۔ آپ کا اور حوادثات کا کیا حال ہے۔ کہنے لگا دونوں حالتوں یعنی سختی اور نرمی میں چکر لگاتا رہتا ہوں اور ناموافق اور دونوں قسم کی ہواؤں میں پھرتا رہتا ہوں۔ میں نے پوچھا زبردستی کیسے لنگڑے بن گئے حالانکہ آپ جیسا اللسان مذاق نہیں کرتا۔ پس اس کے شگفتہ چہرے کی تروتازگی پر مردنی چھا گئی اور یہ اشعار پڑھتا ہوا روانہ ہو گیا (نظم) میں شوقیہ لنگڑا نہیں بنا ہوں تاکہ کشادگی کا دروازہ کھٹکھٹاؤں اور اپنی رسی کو اپنے مونڈھوں پر ڈالوں اور غلط کاروں کی راہ چلوں تاکہ اگر کوئی ملامت کرے تو کہدوں کہ میں معذور ہوں۔ کیونکہ لنگڑے کے لئے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

ما اغزر:۔ ای ما اکثر۔ ما افعل کے وزن پر فعل تعجب ہے یعنی تیری بلاغت کی بارش کیا ہی کثیر ہے

الشُّرُوطُ:۔ (الضر) کسی چیز کو لازم کر دینا یا کر لینا شروط جمع ہے۔ حدیث میں ہے نہی عن البیع والشرط۔ شرط (بفتح الراء) علامت کے معنی میں آتا ہے جس کی جمع اشراط ہے۔ قرآن کریم میں ہے فقد جاء اشراطها یعنی علامات قیامت قریب آگئیں۔

أَمْلَكُ:۔ ای الزم والحق سب سے پہلے حکیم عرب افعی جرہمی نے یہ جملہ کہا تھا۔ اس کے پاس دو آدمی لڑتے ہوئے آئے ان میں سے ایک نے کوئی شرط کی تھی مگر پورا کرنے سے پہلو تہی کر رہا تھا اس نے افعی نے کہا۔ الشرط املك۔

نُعْمة (فتح) عطا کرنا۔ رعایت کرنا۔ بِالْمَثَانِيْ:۔ مَثْنَاةٌ کی جمع ہے مراد سورہ فاتحہ ہے۔ قرآن کریم میں ہے ولقد آتیناك سبعا من المثانی۔ سورہ فاتحہ کی کیونکہ سات آیتیں ہیں اور ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اس لئے سبع مثانی کہا جاتا ہے

بتوامه:۔ توأم وہ جڑواں بچے جو ایک بطن سے پیدا ہوں بزرگوں کا قول ہے کہ نفس شیطان کا توأم بھائی ہے۔

إِنْكَفَأَ:۔ لوٹنا۔ (فتح) واپس ہونا۔ پھرنا۔ انکفأ القوم قوم لوٹی۔ واپس ہوئی۔ تعارج:۔ بہ تکلف لنگڑا بننا۔ (الفر سمع) لنگڑا ہونا۔ اعرج حقیقتاً لنگڑا۔ قرآن کریم میں ہے ولا علی الاعرج حرج۔

بوشیك:۔ وشی یشی (ضرب) مزین کرنا منقش کرنا وشی نقش ونگار۔ یہاں حسن کلام مراد ہے۔ یعنی ہم نے تجھے تیرے حسن کلام اور تزئین کلام سے پہچان لیا ہے

مَشْيك:۔ چال۔ رفتار (ضرب) چلنا ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف قدم اٹھانا تیزی سے ہو یا آہستگی سے۔ قرآن کریم میں ہے کلما اضاء لہم مشوا فیہ۔ فمنہم من یمشی علی بطنہ ومنہم من یمشی علی اربع۔ مشی سے چغل خوری کی طرف بھی کنایہ کیا جاتا ہے۔ جیسے قرآن کریم میں ہے مشاء بنمیم۔

حُيِّيتَ:۔ حیی یحیی (سمع) طویل العمر ہونا۔ حیات زندگی ممات کی نقیض ہے۔ بُؤْس:۔ سختی۔ شدت (سمع) شدید حاجت ہونا۔ بئس الرجل۔ شدید محتاج ہو گیا۔ قرآن کریم میں ہے اخذ ناھم بالباساء والضراء

رَخَاء:۔ فراخی عیش۔ حدیث میں ہے اذکروا اللہ فی

الهجاء یذکرك فی الشدة تو اللہ کو عیش اور فراخی میں یاد رکھ اللہ تجھ کو شدت اور مصیبت میں یاد رکھے گا (سمع - فتح - کرم - نصر) ڈھیلا ہو جانا - نرم ہو جانا -

زَعْزَعٌ :- تیز ہوا جو درختوں کو اکھاڑ دے - زعزعۃ تیز حرکت دینا - اس کا ثلاثی مجرد نہیں آتا -

رُخَاء :- (بضم را) نرم ہوا - جیسے تجری بامرہ رخاء حیث اصاب - فَاسْتَنَارَ بَشَرُہٗ :- اس کے چہرہ کی مسرت و شادمانی غائب ہو گئی جو دینار لیتے وقت اس کے چہرہ سے نمایاں ہو رہی تھی -

باب :- دروازہ - ابواب جمع ہے - قرآن کریم میں ہے مفتحۃ لہم الابواب (نصر) دروازہ کو لازم پکڑ لینا -

بَوَّاب - دربان - چوکیدار

حَبْلِی :- حَبْلٌ - رسّی - بندھن - حِبَال - حُبُول اور اَحْبَال جمع ہے - قرآن کریم میں ہے واعتصموا بحبل اللہ

مَرَجٌ :- (نصر) خلط کرنا - ملتبس کرنا - قرآن کریم میں ہے مرج البحرین یلتقیان -

لَامَنِی :- لَامَ - یَلُوْمُ (نصر) ملامت کرنا - برا بھلا کہنا - لائم ملامت کرنے والا - مَلَام - ملامت جیسے ع یا لائمی کُفَّ الْمَلَامَ عَنِ الَّذِیْ - قرآن کریم میں ہے لمتنی فیہ

حَرَجٌ :- گناہ - مضائقہ - تنگی - حدیث میں ہے حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج - پورے مصرعہ میں اس قرآنی آیت کی طرف اشارہ ہے لیس علی الاعمی حرج ولا علی الاعرج حرج

اَلْمَقَامَةُ الرَّابِعَةُ الدِّمْيَاطِيَّةُ

اَخْبَرَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ. قَالَ ظَعَنْتُ اِلٰی دِمْیَاطَ. عَامَ هِیَاطٍ وَمِیَاطٍ. وَاَنَا یَوْمَئِذٍ مَرْمُوْقُ الرَّخَاءِ. مَوْمُوْقُ الْاِخَاءِ. اَسْحَبُ مَطَارِفَ الثَّرَاءِ. وَاَجْتَلِیْ مَعَارِفَ السَّرَّاءِ. فَرَافَقْتُ صَحْبًا قَدْ شَقُّوْا عَصَا الشِّقَاقِ وَارْتَضَعُوْا اَفَاوِیْقَ الْوِفَاقِ حَتّٰی لَاحُوْا کَاَسْنَانِ الْمُشْطِ فِی الْاِسْتِوَاءِ وَکَالنَّفْسِ الْوَاحِدَةِ فِی الْتِئَامِ الْاَهْوَاءِ. وَکُنَّا مَعَ ذٰلِكَ نَسِیْرُ النَّجَاءَ وَلَا نَرْحَلُ اِلَّا کُلَّ هَوْجَاءَ. وَاِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا اَوْ وَرَدْنَا مَنْهَلًا اخْتَلَسْنَا اللُّبْثَ. وَلَمْ نُطِلِ الْمُکْثَ. فَعَنَّ لَنَا اِعْمَالُ الرِّکَابِ فِیْ لَیْلَةٍ فَتِیَّةِ الشَّبَابِ غُدَافِیَّةِ الْاِهَابِ. فَاَسْرَیْنَا اِلٰی اَنْ نَضَا اللَّیْلُ شَبَابَهٗ وَسَلَتَ الصُّبْحُ خِضَا

حارث بن ہمام نے بیان کیا - میں نے سخت پریشانی و اضطراب کے سال دمیاط کی طرف کوچ کیا - اور میں اس وقت عیش و عشرت میں لوگوں کا منظور نظر تھا - اور میری دوستی مرغوب تھی - اور میں ثروت کی چادروں کو کھینچتا تھا اور

مسرت و شادمانی کے چہرے دیکھتا تھا۔ پس میں نے ایسے دوستوں کو اپنا رفیق سفر بنایا جنہوں نے عصائے مخالفت کو توڑ ڈالا تھا۔ اور موافقت و الفت کا دودھ پئے ہوئے تھے اور سب کنگھی کے دانتوں کی طرح تھے۔ سازگاری و استوار ی میں اور اتحاد خواہشات میں جان واحد کی طرح تھے۔ اس کے باوجود ہم تیزی سے سفر کر رہے تھے اور ہم سب تیز اونٹنیوں پر سوار تھے جب کسی جگہ فروکش ہوتے یا کسی چشمہ پر پڑاؤ ڈالتے تھے تو قیام کو اچک لیتے تھے اور زیادہ دیر تک نہ ٹھیرتے تھے۔ پس ہمیں سواری کے اونٹوں کو کام میں لانا پڑا۔ ایسی اندھیری رات میں جس کی جوانی کوے کی کھال کی طرح سیاہ تھی۔ ہم رات بھر چلتے رہے یہاں تک کہ رات نے اپنے شباب کو اتار پھینکا اور صبح نے رات کا خضاب چھڑا دیا

اَلدِّمْيَاطِيَّة :۔ دمیاط کی طرف نسبت ہے دمیاط ایک شہر ہے جو دریائے شور کے کنارے مصر سے تیس فرسخ کے فاصلہ پر ہے۔ ظَعَنْتُ :۔ (فتح) کوچ کرنا سفر کرنا اقامت کی ضد ہے۔ قرآن کریم میں ہے یوم ظعنکم و یوم اقامتکم۔ عَام :۔ سال۔ برس۔ قرآن کریم میں ہے عَامٌ فیہ یغاث الناس۔ اعوام جمع ہے (نصر) عام فی الماء تیرا۔ عامت السفینۃ فی الماء۔ رواں ہوئی۔

هِبَاط :۔ (ضرب) چیخنا۔ چلانا۔ شور کرنا۔ هباط۔ (ضرب) ذبح کرنا۔ جبر کرنا۔ مَرْمُوق :۔ ای منظور الیہ۔ یعنی لوگ میری فراخی کو دیکھتے تھے اور یہ تمنا کیا کرتے تھے کہ ہمارا حال بھی فراخی و وسعت میں اس جیسا ہو جائے۔

مَرْمُوقُ الْإِخَاءِ :۔ یعنی لوگ میری مواخات اور بھائی چارگی کو محبوب رکھتے تھے۔ اَسْحَبُ :۔ (فتح) کھینچنا زمین پر کھینچنا۔ قرآن کریم میں ہے یوم یسحبون فی النار مَطَارِف :۔ مُطْرَفٌ کی جمع ہے منقش چادر جس کے اطراف و جوانب میں نقش و نگار ہوں۔ (کرم) نیا ہونا یادر ہونا۔ اَلثَّرَاء :۔ یعنی ثروت یعنے دولت اور کثیر مال۔ (نصر و سمع) زیادہ مال ہونا۔

شَقَّقَ (نصر) پھاڑنا۔ چیرنا۔ شق عصا القوم جماعت کو پراگندہ کر دیا۔ قرآن کریم میں ہے ثم شققنا الارض شقا۔ انشقاق پھٹ جانا۔ و انشق القمر۔

شِقَاق :۔ اختلاف۔ شدید عداوت۔ قرآن کریم میں ہے ان الظالمین لفی شقاق بعید۔

وَارْتَضَعُوا :۔ (فتح و نصر) دودھ پینا۔ پستان سے دودھ پینا۔ اِرْضَاع پستان سے دودھ پلانا۔ قرآن کریم میں ہے۔ یُرْضِعْنَ اولادھن۔

اَفَاوِيق :۔ فِيقَةٌ کی جمع ہے ایک مرتبہ دوہنے کے بعد تھنوں میں جو دودھ جاتا ہے اور دوسری مرتبہ پھر نکالا جاتا ہے اس کو فیقۃ کہتے ہیں۔ كَاَسْنَانِ الْمُشْطِ۔ اسنان سِنٌّ کی جمع ہے۔ دانت مشط۔ کنگھی کنگھا۔ یہاں اتفاق و اتحاد سے کنایہ ہے۔ حدیث میں ہے الناس کاسنان المشط یعنے اقوال و افعال میں انسان ایک دوسرے کے ساتھ ایسے متحد ہیں جیسے کنگھی کے دانتے (نصر) تیز کرنا۔

اَلْاِسْتِوَاء :۔ استقامت اور اعتدال (سمع) برابر ہونا۔ درست ہونا۔ قرآن کریم میں ہے لا یستوون عند اللہ

اَلْوَاحِدَة :۔ واحد۔ تنہا۔ اکیلا۔ قرآن کریم میں ہے ھو اللہ الواحد القہار (ضرب) اکیلا ہونا۔ منفرد ہونا۔

اَلْتِئَام :۔ جمع ہونا۔ ملنا۔ التئم الجرح۔ بھر گیا۔ مندمل ہو گیا۔ لئم یلئم (فتح) ملانا۔ درست کرنا۔

اَلنَّجَاء :۔ سیر سریع یعنی تیز رفتاری۔ امام راغب فرماتے ہیں کہ نجاء کے معنی منفصل اور جدا ہونے کے ہیں نجا فلان من فلان۔ جدا ہوا۔ الگ ہوا۔ قرآن کریم میں ہے وانجینا الذین امنوا نجا ینجو (نصر) تیز چلنا نجوت نجاءً۔ تیز چلا۔ لپکا۔

هُوْجَاء :۔ تیز رفتار اونٹنی ساقہ ھوجۃ کا مونث ہے هَوَجٌ

جمع ہے هوج يهوج (سمع) احمق ہونا۔ مغلوب الغضب ہونا۔ گویا کہ جو اونٹنی احمق ہوتی ہے وہ خوب تیز چلتی ہے احمق تیز چلتا ہے اور عاقل سوچ سمجھ کر قدم رکھتا ہے۔

مَنْهَلًا:۔ گھاٹ مَنَاهِل جمع ہے (سمع) پانی پینا۔ پیاسا ہونا۔ (من الاضداد)

لِنَخْتَلِسَنَا:۔ (ضرب) اچکنا۔ جھپٹ لینا۔ خَلَسَ الشیئ اچک لی۔ اَللُّبْثُ:۔ (سمع) ٹھیرنا اور کسی جگہ کو لازم پکڑنا مقیم رہنا۔ قرآن کریم میں ہے فلبث فیهم اَلْفَ سَنَةٍ

اَلْمُكْثُ:۔ (ضرب) مَكْث اس ٹھیرنے کو کہتے ہیں جس میں کچھ انتظار بھی ہو۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے قال لاهله امكثوا مكث بالمكان۔ اقامت کی۔

عَنَّ:۔ (ضرب اور نصر) ظاہر ہونا۔ پیش آنا۔ عَنَّ عن الشیئ روگردانی کی۔ اعراض کیا۔ رِكَاب:۔ سواری کے اونٹ راحلہ کی جمع ہے بغیر لفظہ جیسا کہ گذر چکا۔

فَتِيَّةٌ:۔ فَتَاءٌ فتی یفتی (سمع) جوان ہونا۔ لیلۃ فتیۃ الشباب:۔ خوب اندھیری رات۔ مراد سخت سیاہی۔ فتوٰی اسی سے ماخوذ ہے۔ فتوی حکم قوی کو کہتے ہیں اور اِفْتَاء کے معنی حکم قوی بتلا دینا

شَبَاب:۔ شب یشب: (ضرب) جوان ہونا۔ شباب بلوغ سے تیس سال تک کا زمانہ۔ غُدَافِيَّة:۔ غُدَاف کی طرف نسبت ہے۔ کوا۔ ایک جانور جو گدھ کے برابر ہوتا ہے اور کثیر الشعر ہوتا ہے غِدْفَان جمع ہے۔

اِهَابٌ:۔ کھال۔ بغیر دباغت دی ہوئی کھال۔ اُهُبٌ اَهَبٌ اور اَهِبَة جمع ہے۔ حدیث میں ہے ایما اهاب دُبِغَ فقد طَهُرَ۔

سَلَتَ الصُّبْحُ خِضَابَهُ:۔ صبح نے رات کی تاریکی کو مٹا دیا۔ سلت یسلت (ضرب) زائل ہونا۔ سَلَتَتِ المرأۃ الخضاب۔ چھٹا ڈالا۔ مراد صبح کا طلوع ہونا اور رات کی تاریکی اور سیاہی کا زائل ہونا ہے۔ خِضَاب:۔ رنگ (ضرب) رنگنا۔ خضب الشیئ رنگین کیا۔

فَحِيْنَ مَلِلْنَا السُّرٰی۔ وَمِلْنَا اِلَى الْكَرٰی۔ صَادَفْنَا اَرْضًا مُخْضَلَّةَ الرُّبَا مُعْتَلَّةَ الصَّبَا فَتَخَيَّرْنَاهَا مُنَاخًا لِلْعِيْسِ۔ وَمَحَطًّا لِلتَّعْرِيْسِ۔ فَلَمَّا حَلَّهَا الْخَلِيْطُ۔ وَهَدَأَ بِهَا الْاَطِيْطُ وَالْغَطِيْطُ۔ سَمِعْتُ صَيِّتًا مِنَ الرِّجَالِ۔ يَقُوْلُ لِسَمِيْرِهٖ فِي الرِّحَالِ۔ كَيْفَ حُكْمُ سِيْرَتِكَ مَعَ جِيْلِكَ وَجِيْرَتِكَ۔ فَقَالَ اَرْعَى الْجَارَ وَلَوْ جَارَ۔ وَاَبْذُلُ الْوِصَالَ لِمَنْ صَالَ۔ وَاَحْتَمِلُ الْخَلِيْطَ وَلَوْ اَبْدَى التَّخْلِيْطَ وَاَوَدُّ الْحَمِيْمَ وَلَوْ جَرَّعَنِي الْحَمِيْمَ وَاُفَضِّلُ الشَّفِيْقَ عَلَى الشَّقِيْقِ۔ وَاَفِيْ لِلْعَشِيْرِ وَاِنْ لَمْ يُكَافِ بِالْعَشِيْرِ وَاَسْتَقِلُّ الْجَزِيْلَ لِلنَّزِيْلِ وَاَغْمُرُ الزَّمِيْلَ بِالْجَمِيْلِ۔

(ترجمہ) جب ہم چلتے چلتے تھک گئے اور مائل بخواب ہوئے تو ایسی زمین سامنے آئی جو سرسبز و شاداب ٹیلوں والی اور خوشگوار ہوا والی تھی۔ ہم نے اس جگہ کو اونٹوں کو بٹھانے کے لئے پسند کر لیا۔ جب سارے ساتھی اتر گئے اور اونٹوں اور خراٹوں

کی آوازیں ساکن ہوگئیں۔ تب میں نے ایک بلند آواز شخص کو اپنے ساتھی سے کہتے ہوئے سنا۔ تیرا اپنے عزیزوں اور پڑوسیوں سے کیسا برتاؤ ہے اس نے جواب دیا۔ پڑوسی کی رعایت کرتا ہوں اگرچہ وہ ظلم کرے۔ اور ایسے شخص سے بھی میل ملاپ رکھتا ہوں۔ جو مجھ پر حملہ کرے اور دوست کو نباہتا ہوں اگرچہ کھلم کھلا منافقت کرے۔ دوست کو محبوب رکھتا ہوں اگرچہ گرم پانی پلائے دوست کو سگے بھائی پر ترجیح دیتا ہوں۔ ساتھی سے وفا کرتا ہوں اگرچہ عشر عشیر بھی بدلہ نہ دے اور مہمان کے لئے بہت کو بھی تھوڑا سمجھتا ہوں اور احسان سے ساتھی کو ڈھانپ لیتا ہوں۔

السُّرٰی :۔ سَرٰی یَسْرِیْ (ضرب) رات میں چلنا۔ ابن السُّرٰی۔ رات کا مسافر۔ اِسْرٰی اور رات کو لیجانا۔ قرآن کریم میں ہے سبحان الذی اسری بعبدہ

مَیْلًا :۔ (ضرب) رغبت کرنا۔ مائل ہونا۔ یمیلون علیکم میلۃ واحدۃ۔ مَالَ عَلَیْہِ۔ اس پر حملہ کیا۔ مال الی الشئ اسکی طرف مائل ہوا۔ مال عن الشئ۔ اعراض کیا۔

الکَرٰی :۔ اونگھ۔ نیند (جمع) اونگھنا۔ سونا۔ صَادِفًا: یعنی وجدنا (ضرب)، لوٹنا۔ پھرنا۔ صَدَّ فَ عَنْہُ۔ پھرا۔ اعراض کیا۔ قرآن کریم میں ہے یصدفون عن آیاتنا ای یعرضون اعراضا شدیدا۔

مُخْضَلَّۃٌ :۔ سرسبز و شاداب۔ ہری بھری۔ (جمع) تر ہونا بھیگنا

الرُّبَاء :۔ ربوۃ کی جمع ہے۔ ٹیلہ۔ ابھری ہوئی زمین۔ قرآن کریم میں ہے۔ الی ربوۃ ذات قرار ومعین (نصر) بڑھنا۔ زیادہ ہونا

مُعْتَلَّۃَ الصَّبَا :۔ بھینی بھینی ہوا۔ نرم اور خوشگوار ہوا۔ صَبَا مشرق سے آنے والی ہوا۔

مُنَاخًا :۔ جائے اقامت۔ اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ اَنَاخَ الجمل۔ اونٹ بٹھایا۔ اس کا ثلاثی مجرد نہیں آتا۔ لِلْعِیْسِ سفید اونٹ۔ بیش قیمت اونٹ۔ اَعْیَسُ مفرد ہے۔ کہتے ہیں کہ عَیْس کے معنی سپیدی کے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کا نام عَیْس سے ماخوذ ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام ابیض اللون تھے۔

مَحَطًّا :۔ (نصر) اترنا۔ فروکش ہونا۔ مَحَطَّۃ اترنے کی جگہ۔ آجکل کی اصطلاح میں محطۃ :۔ اسٹیشن کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی مسافروں کے اترنے کی جگہ ہوتی ہے۔

لِلتَّعْرِیْسِ :۔ عَرَّسَ القوم۔ اخیر شب میں آرام کرنے کے لئے فروکش ہوئی۔ پھر کوچ کرے گی۔ (جمع) (نصر) سکون کیساتھ قیام کرنا۔ الْخَلِیْطُ۔ شریک۔ ساتھی۔ پڑوسی۔ شوہر خُلَطَاء جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے وان کثیرا من الخلطاء (ضرب) ملانا۔ آمیزش کرنا۔ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا۔ الآیۃ

هَدَأَ :۔ (فتح) ساکن ہونا۔ ٹھیرنا۔ سکون و حرکت کا ہو یا آواز کا یا کسی اور چیز کا سب کو شامل ہے

الاطیط :۔ اونٹ کی آواز۔ جوہری فرماتے ہیں کہ اَطِیْط اونٹ کے کجاوہ کی آواز کو کہتے ہیں جو کوچ کے وقت ہوتی ہے الغطیط۔ وہ آواز جو سوتے ہوئے نکلتی ہے۔ خراٹہ۔ حدیث میں ہے اِنَّہٗ نَامَ حَتّٰی سُمِعَ غطیطہ (ضرب) خراٹے لینا

صَیِّتًا :۔ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بلند آواز والا۔ حدیث میں ہے کان العباس رجلا صَیِّتًا۔ (نصر) پکارنا۔ صوت آواز جمع اصوات۔ قرآن کریم میں ہے۔ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی۔

لِسَمِیْرِہٖ :۔ رات میں باتیں کرنے والا۔ قصہ گو (نصر) رات کو نہ سونا۔ باتیں کرتے رہنا۔ حدیث میں ہے نہی عن السمر بعد العشاء۔ جِیْلِکَ :۔ جِیْل ایک قسم کے گروہ کو جیل کہتے ہیں مثلاً پاکستانی۔ ایرانی۔ مصری۔ اَجْیَال جمع ہے۔

جِیْرَتِکَ :۔ جِیْرَۃٌ اور جِیْرَانٌ۔ جار کی جمع ہے۔ پڑوسی ہمسایہ۔ جَائِرٌ۔ ای ظالم (نصر) ظلم کرنا۔ عدل کی نقیض ہے قرآن کریم میں ہے ومنہا جائر۔ اَبْذُلُ :۔ (نصر و ضرب) خرچ کرنا۔ منع کی ضد ہے۔

صَالَ :۔ (نصر) کودنا۔ حملہ کرنا۔ صَالَ عَلَیْہِ۔ حملہ کیا۔ الحمیم :۔ مخلص دوست۔ قرآن کریم میں ہے۔ کانہ ولی حمیم۔ حَمِیْم

كے اصل معنى كھولتے ہوئے پانی کے ہیں۔ حمیم اس دوست کو کہتے ہیں کہ جس کے دل میں محبت پانی کی طرح کھول رہی ہو۔

تَجَرَّعَنِيْ: تجرع الماء۔ گھونٹ گھونٹ پیا (فتح اور سمع) قرآن کریم میں ہے يَتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ۔ تَجَرَّعَنِي الْحَمِيْم۔

حَمِيْم۔ گرم پانی۔ تیز گرم پانی۔ قرآن کریم میں ہے وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا۔ پہلا حمیم جو اُدُّ کے بعد ہے مخلص دوست کے معنی میں ہے اور یہاں گرم پانی کے معنی میں ہے

الشَّفِيْق: محب۔ مہربان (سمع) بھلائی پر حریص ہونا۔ اور اشفاق اس خوف کو کہتے ہیں جس کا منشا محبت اور شفقت ہو

الشَّقِيْق: حقیقی بھائی۔ وهو شقيق من بطن امك۔

اُكَافِيْ: مکافات کے معنی بدلہ دینے کے ہیں کفو سے مشتق ہے جس کے معنی مساوی فی القدر والمنزلت کے ہیں۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

الْجَزِيْل: عظیم (کرم) بڑا ہونا۔ صاحب الرائے ہونا۔ اَجْزَال اور جِزَال جمع ہے۔ النَّزِيْل: مہمان۔ نزلاء جمع ہے۔ نُزُلٌ وہ کھانا جو مہمان کے لئے تیار کیا جائے۔ اور جانے ہی اس کے سامنے اتار کر رکھ دیا جائے۔ قرآن کریم میں ہے هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ۔ اَتَمِّمُ: یعنی ساتھی کے حق کو پورا کرتا ہوں اگرچہ وہ مجھ کو اس کی جزا نہ دے

الزَّمِيْل: رفیق سفر۔ ردلیف (الف) ردلیف بنانا۔

وَاُنْزِلُ سَمِيْرِيْ - مَنْزِلَةَ اَمِيْرِيْ - وَاُحِلُّ اَنِيْسِيْ مَحَلَّ رَئِيْسِيْ - وَاُوْدِعُ مَعَارِفِيْ - عَوَارِفِيْ - وَاُوْلِيْ مُرَافِقِيْ مَرَافِقِيْ - وَاُلِيْنُ مَقَالِيْ لِلْقَالِيْ - وَاُدِيْمُ تَسْاٰلِيْ عَنِ السَّالِيْ - وَاَرْضٰى مِنَ الْوَفَاءِ بِاللَّفَاءِ وَاَقْنَعُ مِنَ الْجَزَاءِ بِاَقَلِّ الْاَجْزَاءِ - وَلَا اَتَظَلَّمُ حِيْنَ اُظْلَمُ - وَلَا اَنْقِمُ وَلَوْ لَدَغَنِي الْاَرْقَمُ - فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَيْكَ يَا بُنَيَّ اِنَّمَا يُضَنُّ بِالضَّنِيْنِ وَيُنَافَسُ فِي الثَّمِيْنِ - لٰكِنْ اَنَا لَا اٰنِيْ غَيْرَ الْمُوَاتِيْ - وَلَا اَسِمُ الْعَانِيْ بِمُعَانِيْ - وَلَا اُصَافِيْ مَنْ يَاْبٰى اِنْصَافِيْ وَلَا اُوَاخِيْ مَنْ يُلْغِي الْاَوَاخِيْ - وَلَا اُمَالِيْ مَنْ يُخَيِّبُ اٰمَالِيْ - وَلَا اُبَالِيْ بِمَنْ صَرَمَ حِبَالِيْ -

(ترجمہ) اور اپنے ہم کلام کی امیر جیسی عزت کرتا ہوں۔ اور اپنے انیس کو اپنا سردار تصور کرتا ہوں۔ اور بخششوں کو جان پہچان والوں میں ودیعت کرتا ہوں۔ اور اپنے ساتھی کو منافع عطا کرتا ہوں اور اپنے دشمن سے نرم بات کرتا ہوں اور پوچھ گچھ کرتا ہوں بھول جانے والے کی بھی اور وفائے قلیل پر بھی راضی ہو جاتا ہوں۔ اور جزاء کے معمولی سے حصہ پر بھی قناعت کر لیتا ہوں۔ اور جب مجھ پر ظلم کیا جاتا ہے تو میں فریاد نہیں کرتا۔ اور انتقام نہیں لیتا اگرچہ سانپ ہی کیوں نہ ڈس لے (یہ سنکر) اس کے ساتھی نے کہا۔ افسوس ہے برخوردار بخیل کے ساتھ بخل کیا جاتا ہے اور قیمتی چیز میں رغبت کی جاتی ہے۔ اور موافق کے سوا کسی اور کے ساتھ احسان سے پیش نہیں آتا۔ اور نہ سرکش کو اپنی مراعات سے بہرہ ور کرتا ہوں۔ اور غیر منصف کے ساتھ خلوص نہیں رکھتا۔ اور نہ ایسے شخص سے بھائی چارہ کرتا ہوں۔ جو برادرانہ تعلقات کو بیکار سمجھتا ہے۔ اور نہ ایسے شخص کی مدد کرتا ہوں جو میری آرزؤں پر پانی پھیر دے

اور نہ اسکی پرواہ کرتا ہوں جس نے میری (محبت کی) رسیوں کو کاٹ دیا ہو۔

مَرَافِقِي:۔ مِرْفَقٌ کی جمع ہے۔ نفع۔ قرآن کریم میں ہے وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ مِرْفَقًا۔ (الفر سمع۔ کرم) دوست ہونا۔ لِلْقَالِي:۔ (ضرب) مبغوض رکھنا۔ عداوت رکھنا۔ قرآن کریم میں ہے مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔

أُدِيمُ:۔ إِدَامَةٌ۔ مداومت کرنا۔ ہمیشگی سے کوئی کام کرنا۔ (الفر) ممتد ہونا۔ ساکن ہونا۔ اَلسَّالِي:۔ (الفر) بھلانا۔ فراموش کرنا۔ اَلْوَفَاءُ:۔ پورا۔ تمام۔ بِالتَّغَاءِ:۔ حق سے کم۔ نقصان اَلْجَزَاءُ:۔ مکافات کسی چیز کا بدلہ دینا۔ (ضرب) بدلہ دینا۔ قرآن کریم میں ہے فما جزاء الذين يحاربون الله۔ و جزيناهم بما صبروا۔

اَلْأَجْزَاءُ:۔ جُزْءٌ کی جمع ہے۔ شے کا بعض حصہ جس سے کل پورا اور تمام ہوتا ہے جیسے مکان کے اجزاء۔ قرآن کریم میں ہے۔ لکل باب منهم جزء مقسوم۔ لَا أَنْقِمُ:۔ (ضرب) عیب لگانا۔ برا سمجھنا۔ قرآن کریم میں ہے هَلْ تَنْقِمُونَ مِنَّا۔ لَدَغَ بِي (فتح) ڈسنا۔ کاٹنا۔ لَدْغٌ سانپ اور بچھو کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

أَرْقَمُ:۔ زہریلا سانپ۔ وہ سانپ جسکی پشت پر سیاہ نقطے ہوتے ہیں اراقم جمع ہے (الفر) خط کھینچنا۔ رقم الثوب۔ دھاری دار بنایا۔ ذَيْكَ:۔ ذی اور کاف خطاب سے مرکب ہے حسرت اور ندامت بیان کرنے کے لئے لایا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے ويكانه لا يفلح الكافرون۔ بعض اہل لغت کہتے ہیں کہ ذَيْكَ اصل میں ذَيْلَكَ تھا۔ لام حذف کرکے دیلك بنا لیا۔ لَيَضَنُّ:۔ (سمع) بخل کرنا۔ قرآن کریم میں ہے وما هو على الغيب لضنين۔ ضنين کنجوس۔ بخیل اَلثَّمِين:۔ قیمتی۔ عمدہ۔ (کرم) قیمتی ہونا۔ ثَمَنٌ قیمت أَثْمَان جمع ہے۔ ثمن اس معاوضہ کو کہتے ہیں جو متعاقدین میں طے پائے۔ اور قیمت بازار کے نرخ کو کہتے ہیں۔

اَلْعَاتِي:۔ متکبر سرکش۔ عُتَاةٌ جمع ہے (الفر) سرکشی کرنا۔ حد سے گذرنا۔ قرآن کریم میں ہے۔ فعتوا عن امر ربهم۔

لَا أُوَاخِي:۔ مواخاۃ بھائی بنانا۔ حدیث میں ہے۔ اٰخی رسول الله صلعم بين المهاجرين والانصار۔

يَلْغِي:۔ (الفر) بیہودہ بکنا۔ باطل ہونا۔ قرآن کریم میں ہے واذا مروا باللغو مروا كراما۔

لَا أُمَالِي:۔ اى لا أُسَاعِدُ وَلَا أُعَاوِنُ۔

يُجِيبُ:۔ اى يجاوب۔ لم يجب کے ضمن میں تفصیل گذر چکی صَرَمَ:۔ (ضرب) کاٹنا۔ قطع کرنا۔ قرآن کریم میں ہے۔ اَنِ اغدوا على حرثكم ان كنتم صارمين۔

وَلَا أُدَارِي مَنْ جَهِلَ مِقْدَارِي۔ وَلَا أُعْطِي زِمَامِي مَنْ يُخْفِرُ ذِمَامِي۔ وَلَا أُبْدِي
وِدَادِي لِأَضْدَادِي۔ وَلَا أَدَعُ إِيعَادِي لِلْعَادِي۔ وَلَا أَغْرِسُ الْأَيَادِي فِي أَرْضِ
الْأَعَادِي۔ وَلَا أَسْمَحُ بِمُوَاسَاتِي لِمَنْ يَفْرَحُ بِمُسَاءَتِي۔ وَلَا أَرَى الْتِفَاتِي إِلَى مَنْ
يَشْمَتُ بِوَفَاتِي۔ وَلَا أَخُصُّ بِحِبَائِي إِلَّا أَحِبَّائِي۔ وَلَا أَسْتَطِبُّ لِدَائِي غَيْرَ
أَوِدَّائِي۔ وَلَا أُمَلِّكُ خُلَّتِي مَنْ لَا يَسُدُّ خَلَّتِي۔ وَلَا أُصْفِي نِيَّتِي لِمَنْ يَتَمَنَّى
مَنِيَّتِي۔ وَلَا أُخْلِصُ دُعَائِي لِمَنْ لَا يَعُمُّ وِعَائِي۔ وَلَا أُفْرِغُ ثَنَائِي عَلَى مَنْ

مَنْ يُقِمُّ اِنَائِيْ ۔ وَمَنْ حَكَمَ بِاَنْ اَبْذُلَ وَتَخْزُنَ ۔ وَاَلِيْنَ وَتَخْشُنَ ۔ وَاَذُوْبَ
وَتَجْمُدَ ۔ وَاَذْكُوْ وَتَخْمُدَ ۔ لَا وَاللّٰهِ بَلْ نَتَوَازَنُ فِي الْمَقَالِ وَزْنَ الْمِثْقَالِ ۔ وَ
نَتَحَاذٰى فِي الْفِعَالِ حَذْوَ النِّعَالِ ۔ حَتّٰى نَامَنَ التَّغَابُنَ ۔ وَنُكْفَى التَّضَاغُنَ

(ترجمہ) اور ایسے شخص سے نرمی نہیں برتتا جو میرا مرتبہ نہ پہچانے اور ایسے شخص کے ہاتھ میں اپنی باگ نہیں دیتا جس نے مجھ سے عہد شکنی کی ہو اور اپنی محبت اپنے دشمنوں پر خرچ نہیں کرتا۔ اور کبھی دشمنوں کو ڈرانا دھمکانا نہیں چھوڑتا اور نہ کبھی نفرتوں کا پودا دشمنوں کی سرزمین میں لگاتا ہوں جو میرے آلام پر مسرور ہو اسے کبھی اپنی ہمدردی سے خوش نہیں کرتا اور کسی ایسے شخص کے لئے شفقت جائز نہیں سمجھتا جو میری موت پر خوش ہو۔ میں بخشش کے لئے دوستوں کے علاوہ کسی اور کو نہیں چنتا۔ اور اپنے دوستوں کے علاوہ کسی اور کے درد کا درماں نہیں کرتا اور کسی ایسے شخص کو اپنے خلوص کا مالک نہیں بناتا جو میری تنگدستی دفع نہ کرے اور ایسے شخص کے متعلق اپنی نیت نیک نہیں رکھتا جو میری موت کا آرزومند ہو۔ اور کسی ایسے شخص کے لئے دعا کو خالص نہیں کرتا۔ جو میرا برتن نہ بھرے اور کسی ایسے شخص پر تعریف کی بارش نہیں کرتا جو میری برتن خالی کردے اور کس نے کہہ دیا کہ میں خرچ کرتا رہوں اور تو اپنا مال خزانے میں رکھے۔ میں نرمی سے پیش آؤں اور تو سختی سے۔ میں پگھلتا رہوں اور تو ٹس سے مس نہ ہو میں سلگتا رہوں اور تو ٹھنڈا رہے۔ خدا کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہم کو تو تخاطب میں بھی رتی رتی برابر ہونا چاہیئے اور کردار میں دو جوتوں کی طرح برابر اور متوازی ہونا چاہیئے تاکہ نقصان سے بھی بچ سکیں اور کینہ وری سے محفوظ رہیں۔

لَا اُدَارِیْ:۔ مداراۃ نرمی کرنا۔ احسان کرنا۔ کہا جاتا ہے داریت فلانا۔ ای رفقت بہ۔ حدیث میں ہے راس العقل بعد الایمان باللہ مداراۃ الناس۔

مِقْدَارِیْ:۔ ای قَدْرِیْ یعنی جو شخص میری قدر و منزلت کو نہ جانے میں اس کے ساتھ نرمی نہیں کرتا۔

زِمَامِیْ:۔ زمام باگ ڈور۔ رسی جس سے اونٹ وغیرہ باندھا جائے۔ نکیل۔ اَزِمَّۃٌ جمع ہے۔ حدیث میں ہے لا زمام ولا خزام فی الاسلام۔ بنی اسرائیل کے عابد و زاہد ناک میں سوراخ کرکے رسی وغیرہ ڈال لیا کرتے تھے اس لئے حضور نے فرمایا کہ اسلام میں زمام و خزام نہیں۔ زمہ (نصر) ناک باندھنا۔

خَفَرَ:۔ (ضرب) توڑنا۔ خَفَرَ الْعَهْدَ نقض عہد کیا۔

ذِمَامِیْ:۔ عہد میثاق۔ حق جس کا توڑنا موجب مذمت ہے اَذِمَّۃٌ جمع ہے ذِمَّۃٌ بھی اسی معنی میں آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے فی مومن الا ولا ذمۃ۔ ذمۃ کی جمع ذِمَمٌ ہے

لَا اَدَعُ اِیْعَادِیْ:۔ یعنی میں دشمنوں کے ساتھ کبھی تہدید و تنبیہ کو نہیں چھوڑتا۔ اِیْعَاد۔ تہدید۔ ابن سید فرماتے ہیں کہ وعد اور عِدَۃٌ خیر کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ اور وعید شر کے ساتھ مخصوص ہے۔

مُعَادِیْ:۔ مخالف۔ حریف۔ اَغْرِسُ:۔ (ضرب) درخت نصب کرنا۔ پودہ لگانا۔ غرس وہ درخت جو لگایا جائے اَغْرَاس جمع ہے۔ مَسَاءَتِیْ:۔ مَسَاءَۃٌ یعنی برائی کی جمع ہے۔ سُوْءٌ سے مشتق ہے۔ ساء یسوء (نصر) برا ہونا قرآن کریم میں ہے فساء صباح المنذرین

یَشْمَتُ:۔ شَمَاتَۃ۔ مصیبت پر خوش ہونا۔ مسرور ہونا۔ قرآن کریم میں ہے ولا تشمت بی الاعداء۔

یُحَابِیْ:۔ یعنی عطائی۔ حَبَا یَحْبُوْ (نصر) عطا کرنا۔ بغیر عوض کے دے دینا۔ اَسْتَطِبُّ:۔ ای اطلب العلاج (نصر و ضرب)

دوا کرنا۔ علاج کرنا۔ خُلَّتِیْ :۔ بضم خاء، بمعنی محبتی۔ خِلال جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے لابیع فیہ ولاخلال۔ خَلَّتِیْ :۔ (بفتح خاء) حاجت۔ اس کی جمع بھی خلال آتی ہے نِیَّتِیْ :۔ نیۃ ارادہ۔ عزم۔ نِیَّات جمع ہے۔ حدیث میں ہے الاعمال بالنیات۔
اُفْرُغْ :۔ ای اصب مدحی (فتح) بہانا۔ خالی کرنا۔ قرآن کریم میں ہے سنفرغ لکم ایہا الثقلان۔
تَخْزُنَ :۔ (نصر) جمع کرنا۔ جوڑنا۔ خزن الشیٔ جمع کیا۔ خزانہ میں رکھا۔ خازن محافظ خزانہ۔ مخزن۔ خزانہ کی جگہ۔ گودام۔ مخازن جمع ہے۔ خزانۃ کی جمع خزائن ہے قرآن کریم میں ہے وان من شیٔ الاعندنا خزائنہ۔

اُذُوْبُ :۔ (نصر) بہنا۔ جمود کی ضد ہے۔ تَجْمُدَ۔ جمود سے ہے ذوب کی ضد ہے۔ جمد الماء خشک ہوگیا (نصر) تفصیل گذر چکی۔ مثقال :۔ مثقال دراصل میزان کو کہتے ہیں۔ عرب میں دینار پر خصوصیت سے اس کا اطلاق ہوتا ہے مَثَاقِیْل جمع ہے۔ حدیث میں ہے لایدخل النار من فی قلبہ مثقال ذرۃ من ایمان۔ (کرم) بوجھل ہونا سخف کی ضد ہے۔ اَلتَّغَابُنُ :۔ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا۔ غبن فی البیع۔ بیع میں دھوکہ کیا۔ قرآن کریم میں ہے۔ ذٰلِکَ یوم التغابن (ضرب) دھوکہ دینا۔ اَلتَّضَاغُنُ :۔ ای التحاسد (سمع) مائل ہونا۔ حسد کرنا۔ ضغن کے معنی اصل کینہ کے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے ان لن یخرج اللہ اضغانہم

وَاِلَّا فَلِمَ اَعُلُّكَ وَتُعِلُّنِيْ۔ وَاُقِلُّكَ وَتَسْتَقِلُّنِيْ۔ وَاَجْتَرِحُ لَكَ وَتَجْرَحُنِيْ وَ اُسَرِّحُ اِلَيْكَ وَتُسَرِّحُنِيْ وَكَيْفَ يُجْتَلَبُ اِنْصَافٌ بِضَيْمٍ۔ وَاَنّٰى تُشْرِقُ شَمْسٌ مَعَ غَيْمٍ وَمَتٰى اُصْحِبَ وُدٌّ بِعَسْفٍ وَاَيُّ حُرٍّ رَضِيَ بِخُطَّةِ خَسْفٍ وَلِلّٰهِ اَبُوْكَ حَيْثُ يَقُوْلُ ؎

جَزَيْتُ مَنْ اَعْلَقَ بِيْ وُدَّهٗ ۔۔۔ جَزَاءَ مَنْ يَبْنِيْ عَلٰى اُسِّهٖ
وَكِلْتُ لِلْخِلِّ كَمَا كَالَ لِيْ ۔۔۔ عَلٰى وَفَاءِ الْكَيْلِ اَوْ بَخْسِهٖ
وَلَمْ اُخَسِّرْهُ وَشَرُّ الْوَرٰى ۔۔۔ مَنْ يَوْمُهٗ اَخْسَرُ مِنْ اَمْسِهٖ
وَكُلُّ مَنْ يَطْلُبُ عِنْدِيْ جَنًى ۔۔۔ فَمَا لَهٗ اِلَّا جَنٰى غَرْسِهٖ
لَا اَبْتَغِي الْغَبْنَ وَلَا اَنْثَنِيْ ۔۔۔ بِصَفْقَةِ الْمَغْبُوْنِ فِيْ حِسِّهٖ
وَلَسْتُ بِالْمُوْجِبِ حَقًّا لِمَنْ ۔۔۔ لَا يُوْجِبُ الْحَقَّ عَلٰى نَفْسِهٖ
وَرُبَّ مَذَّاقِ الْهَوٰى خَالَنِيْ ۔۔۔ اَصْدُقُهُ الْوُدَّ عَلٰى لَبْسِهٖ
وَمَا دَرٰى مِنْ جَهْلِهٖ اَنَّنِيْ ۔۔۔ اَقْضِيْ غَرِيْمِي الدَّيْنَ مِنْ جِنْسِهٖ

فَاُهْجُرْ مَنِ اسْتَغْبَاكَ هَجْرَ الْقِلٰى ۔۔ وَهَبْهُ كَالْمَلْحُوْدِ فِيْ رَمْسِهٖ

وَالْبَسْ لِمَنْ فِيْ وَصْلِهٖ لُبْسَةٌ ۔۔ لِبَاسَ مَنْ يَرْغَبُ عَنْ اُنْسِهٖ

وَلَا تُرَجِّ الْوُدَّ مِمَّنْ يَرٰى ۔۔ اَنَّكَ مُحْتَاجٌ اِلٰى فَلْسِهٖ

(ترجمہ) ورنہ یہ کیا طریقہ ہے کہ میں تجھے بار بار سیراب کروں اور تو مجھے اذیت پہنچائے۔ میں تجھے بلند مرتبہ کروں اور تو مجھ کو حقیر جانے۔ میں تو تیرے فائدہ کے لئے کوشش کروں اور تو جڑ کے لگاتا ہے۔ میں تو تیرے پاس آؤں اور تو مجھ سے بھاگے بھلا ظلم کے ساتھ انصاف کیسے حاصل ہوسکتا ہے۔ اور بادل میں سورج کیسے جلوہ ریزی کرسکتا ہے۔ اور بے وفائی کے ساتھ دوستی کیسے نبھ سکتی ہے اور کون خوددار شخص اپنی ذلت پر آمادہ ہوسکتا ہے۔ تیرے (بڈھے) باپ نے کیا خوب کہا ہے (نظم) میں اپنے محبوب کے ساتھ اس شخص جیسا معاملہ کرتا ہوں جو بنیاد پر عمارت کھڑی کرے یعنی دوست کی محبت کو بنیاد بناتا ہوں اور پھر اسی کے مطابق تعمیر کرتا ہوں۔ اور اپنے دوست کے لئے پیمانہ وفا کی میں اتنی ہی ناپ تول کرتا ہوں جتنی اس نے میرے لئے کی ہے بلکہ اس سے بھی کم۔ میں اس کو گھاٹے میں نہیں رکھتا۔ کیونکہ بدترین مخلوق وہ ہے جس کا آج کل سے گھاٹے میں ہو۔ جو شخص میرے پاس تازہ پھل ڈھونڈتا ہے بس اس کے لئے اسی کے درخت کا پھل ہے۔ نہ میں خود نقصان چاہتا ہوں اور نہ دوسرے کو نقصان پہنچانا چاہتا ہوں اور کسی ایسی بیع سے رجوع کرتا ہوں جس میں کسی کو اس کی فہم میں نقصان پہنچا ہو۔ اور میں کسی ایسے شخص کا حق اپنے اوپر تسلیم نہیں کرتا جو اپنے اوپر کسی کا حق تسلیم نہ کرتا ہو۔ اور بسا اوقات منافقانہ محبت رکھنے والا میرے متعلق یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ میں ان سے پرخلوص محبت رکھتا ہوں۔ اس بے وقوف کو یہ معلوم نہیں کہ میں قرضخواہ کو قرضہ اسی کی جنس سے ادا کیا کرتا ہوں۔ اس شخص کو دشمن کی طرح چھوڑ دے جو تجھے بیوقوف اور جاہل سمجھے اور اس کو ایسا سمجھ لے گویا کہ لحد میں رکھ دیا گیا ہے۔ جس کے میل جول میں تلبیس ہے اس کو دشمن کا لباس پہنا۔ اور ایسے شخص سے محبت کی امید نہ رکھ جو یہ سمجھتا ہو کہ تو اس کے درہم کا محتاج ہے۔

اُعَلُّكَ:۔ (نصر) سیراب کرنا۔ عَلَّهٗ بِالشَّرَابِ سیراب کیا۔

اَجْتَرِحُ:۔ ای اکتسب۔ اجترح الشیٔ اکتساب کیا۔ حاصل کیا۔ قرآن کریم میں ہے ویعلم ما جرحتم بالنہار

تُسَرِّحُنِیْ:۔ پھرنا۔ قرآن کریم میں ہے اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ وَسَرِّحُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔

تَضِيْمُ:۔ ظلم۔ تشدید۔ ضُيُوْم جمع ہے۔ ضام یضیم (ضرب) ظلم کرنا۔ زبردستی کرنا۔ تُشْرِقُ:۔ (نصر) طلوع ہونا اِشْرَاقٌ۔ روشن کرنا۔ قرآن کریم میں ہے واشرقت الارض بنور ربہا۔ غَيْمٌ:۔ بادل۔ ابر۔ غُيُوْم جمع ہے (ضرب) آسمان کا غبار آلودہ ہونا۔ يَخْسِفُ:۔ خسف کے حقیقی معنے ہیں مسافر کا کسی راستہ یا پگڈنڈی کو چھوڑ کر چلنا۔ لغۃ میں ظلم وجور کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ (ضرب)

خُطَّةٌ:۔ حال۔ امر مشکل۔ خُطَط جمع ہے۔ حدیث میں ہے قد عرض علیکم خطۃ رشد فاقبلوہا۔ خَسْفٌ:۔ نقصان۔ ذلت۔ خسف فلانا۔ ذلیل کیا۔ خسوف القمر چاند کی روشنی کا ختم ہوجانا۔ اسی سے خَسَفَ فِی الْاَرْضِ ہے بمعنی دھنسنا۔ قرآن کریم میں ہے فخسفنا بہ وبدارہ الارض

اُسِّهٖ:۔ بنیاد۔ اصل بنا۔ آساس جمع ہے۔ تاسیس بنیاد رکھنا۔ قرآن کریم میں ہے لمسجد اسس علی التقوی۔

كِلْتُ:۔ (ضرب) تولنا۔ وزن کرنا۔ قرآن کریم میں ہے واذا کالوہم او وزنوہم

بَخْسٌ:۔ ناقص۔ قرآن کریم میں ہے وشروہ بثمن بخس

(فتح) کم کرنا۔ ظلم کرنا۔ فلا تبخسوا الناس (الآیۃ) ای لا تظلموھم
لم تخسرہ :۔ تخسیر۔ کم کرنا۔ خسر المال ضائع کردیا۔
(ضرب) جب سمع سے آئے گا تو ہلاکت اور گمراہی کے معنے
میں آئے گا۔ جیسے قرآن کریم میں ہے الذین خسروا
انفسہم۔ خسران۔ ہلاکت ٹوٹا۔ الا ذلك ھو
الخسران المبین (الآیۃ)
جنیٰ :۔ تازہ اور چیدہ پھل۔ قرآن کریم میں ہے وجنی
الجنتین دان۔ جنی یجنی جنیاً۔ جنا۔ جمع کرنا۔
جنی الثمر جمع کیں۔ اکٹھی کیں جنی یجنی جنایۃ۔ گناہ کرنا
دونوں ضرب سے آتے ہیں۔ لصفقۃ :۔ استحکام بیع کے
لئے ہاتھ پہ ہاتھ مارنا۔ زمانہ جاہلیت میں عرب کا دستور تھا
صفقۃ۔ معاملہ بیع۔ حدیث ابن مسعود میں ہے صفقتان
فی صفقۃ (یا) (ضرب) اس طرح مارنا کہ آواز نہ ہو۔
حسّہ :۔ ای فہمہ (نفر) حسّ احسّ معلوم کرنا ادراک
کرنا۔ قرآن کریم میں ہے فلما احسّ عیسیٰ
واھجر :۔ بمعنی اُترك (نفر) چھوڑنا۔ وصل کی ضد ہے
قرآن کریم میں ہے واھجرھم ھجراً جمیلاً۔
القلیٰ :۔ شدت بغض و نفرت۔ ماودعك ربك
وما قلی (الآیۃ) تفصیل گذر چکی۔
رمسہ :۔ رمس قبر جو بالکل برابر ہو۔ زمین سے ابھری
ہوئی نہ ہو۔ رموس اور ارماس جمع ہے (نفر و نصر)
چھپانا اور دفن کرنا۔
لا تروّح :۔ نا امید رکھو۔ اس کی تفصیل بھی پہلے گذر چکی
ہے۔

قال الحارث بن همام۔ فلما وعيت ما دار بينهما تقت الى ان اعرف
عينهما فلما ذرّ ابن ذكاء۔ والحف الجو الضياء۔ غدوت قبل استقلال
الركاب۔ ولا اغتداء الغراب۔ وجعلت استقري صوب الصوت
الليلي۔ واتوسم الوجوه بالنظر الجلي۔ الى ان لمحت ابا زيد وابنه يتحادثان
وعليهما بردان رثّان۔ فعلمت انهما نجيا ليلتي۔ وصاحبا رائيتي فقصدتهما
قصد كلف بدماثتهما راث لرثاثتهما۔ وعرضت عليهما التحول الى رحلي والتحكم
في كثري وقلّي وطفقت اسير بين السيارة فضلهما واهزّ الاعواد
المثمرة لهما۔ الى ان عمرا بالخلان واتخذا من الخلان۔ وكنا بمعرّس
نتبين منه بنيان القرى ونتنوّر نيران القرى۔ فلما رأى ابو زيد
امتلاء كيسه وانجلاء بؤسه۔ قال لي ان بدني قد اتسخ۔ ودرني
قد رسخ۔ أفتأذن لي في قصد قرية لاستحم واقضي هذا المهم۔

(ترجمہ) حارث بن ہمام کہتا ہے۔ جب میں نے وہ تمام بات محفوظ کر لی۔ جو ان دونوں کے درمیان پیش آئی تھی۔ تو میں ان کے دیدار کا مشتاق ہوا۔ پس جب سپیدۂ صبح نمودار ہوا۔ اور فضا روشنی سے معمور ہو گئی تو میں سواریوں کے تیار ہونے اور کووں کے جاگنے سے پہلے صبح سویرے آواز شب کی طرف (لوگوں کے چہروں کو) پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھتا ہوا نکل کھڑا ہوا۔ یہاں تک کہ ابوزید اور اس کے بیٹے کو اس حال میں دیکھا کہ دونوں پرانی چادروں میں لپٹے ہوئے باہم گرم سخن ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ ہو نہ ہو یہی دونوں میری رات کے ہمراز اور میرے قصہ کے ہیرو ہیں دیہ دیکھ کر میں ان کے حسن اخلاق اور ان کی پراگندگی حال پر آنسو بہاتا ہوا ایک شائق دید کی طرح ان کی طرف لپکا۔ اور ان کو اپنے ٹھکانے میں لاکر ہر قسم کے قلیل و کثیر مال میں تصرف کے لئے مختار بنا دیا۔ اور خود میں نے قافلہ میں چکر لگا لگا کر ان کی شرافت کو شہرت دینا اور پھلوں سے لدی ہوئی شاخوں کو ان کے لئے جھاڑنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ بخششوں میں ڈھکے گئے اور دوستوں میں شمار ہونے لگے۔ اور ہم لوگ اس شب ایسی جگہ میں فروکش تھے کہ گاؤں کی آبادی اور آتشہائے مہمانی کو (اچھی طرح) بھڑکتا دیکھ رہے تھے۔ جب ابوزید نے اپنے زنبیل کو بھرتا ہوا اور تنگدستی کو دور ہوتا ہوا دیکھا۔ تو مجھ سے کہنے لگا۔ کہ میرا جسم میلا ہو گیا اور اتنا میلا کہ میل کچیل بدن میں جم چکا ہے۔ تو کیا آپ اتنی اجازت دیں گے کہ اس بستی میں جاکر حمام کر آؤں۔ اور اس مہم کو پورا کروں۔

تُقْتُ :۔ (نصر) مشتاق ہونا۔ خواہشمند ہونا۔ ابنُ ذُکَاءَ: ذکاء سورج کا عَلَم ہے۔ غیر منصرف ہے۔ اس پر نہ لام داخل ہوتا ہے اور نہ اس کو منصرف بنایا جا سکتا ہے۔

الْتَحَفَ :۔ پہنایا۔ (فتح) اوڑھنا۔ لِحَاف ہر وہ شے جس سے ڈھکا جائے۔ اَلْجَوّ :۔ زمین اور آسمان کا درمیانی خلا۔ قرآن کریم میں ہے مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ۔

الْغُرَاب :۔ کوا۔ زاغ۔ اَغْرُبٌ۔ غُرُبٌ جمع اور غِرْبَانٌ جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے فبعث الله غرابا۔

اَسْتَقْرِيُ :۔ استقرا۔ تتبع اور تلاش کرنا۔ قری البلد تلاش کیا۔ گھوما۔ بُرْدَانِ :۔ بُرْدٌ کا تثنیہ ہے۔ دھاری دار کپڑا۔ بُرُوْدٌ اور اَبْرَادٌ جمع ہے۔

دَثَّانِ :۔ دو پرانے اور بوسیدہ کپڑے (ضرب) پرانا ہونا

بِدَمَاثَتِهِمَا :۔ ای لسہولۃ اخلاقہما۔ دَمُثَ يَدْمُثُ دماثۃ (کرم) نرم ہونا۔ سہل ہونا۔ اَهْتَزَّ (نصر) ہلنا متحرک ہونا۔ قرآن کریم میں ہے وھزی الیک بجذع النخلۃ۔ حدیث میں ہے اهتز العرش لموت معاذ۔

الاعواد :۔ عود کی جمع ہے۔ لکڑی۔ ٹہنی۔ کٹی ہوئی لکڑی۔ ستون۔ خاص قسم کی خوشبو کو بھی کہتے ہیں عِیْدَانٌ اور اَعْوُدٌ بھی جمع آتی ہے۔

بِالنِّحْلَانِ :۔ عطیہ۔ ہبہ (فتح) عطا کرنا۔ اسی سے نِحْلَةٌ اور نُحْلَةٌ ہے بمعنی عطیہ اور بخشش۔ نِحَلٌ اور نُحَلٌ جمع ہے

الْخُلَّانُ :۔ خَلِيْلٌ کی جمع اَخِلَّاءُ بھی جمع آتی ہے قرآن کریم میں ہے اَلْاَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بعضھم لبعض عدو

اِمْتِلَاءٌ :۔ مَلَأَ يَمْلَأُ (فتح) بھرنا۔ پر ہونا۔ قرآن کریم میں ہے فمالئون منها البطون۔

كُبَيْنَةٌ :۔ تھیلی جس میں روپیہ وغیرہ رکھے جائیں اَكْيَاسٌ اور كُبُنَّةٌ جمع ہے۔ اِتَّسَخَ :۔ (سمع) پرانا ہونا۔ میلا ہونا۔ وَسِخَ الْجِلْدُ۔ میلی ہو گئی۔ وَسَخٌ میل۔ اَوْسَاخٌ جمع ہے

دَرِنَ :۔ (سمع) میلا ہونا۔ دَرِنَ الثَّوْبُ۔ میلا ہو گیا۔ دَرَنٌ میل۔ اَدْرَانٌ جمع ہے

رَسَخَ :۔ (فتح) پختہ ہونا۔ اپنی جگہ پر قائم رہنا۔ قرآن کریم میں ہے اَلرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ۔

اَفَتَاْذَنُ :۔ مباح کرنا۔ اجازت دینا۔ قرآن کریم میں ہے مِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ ائْذَنْ لِيْ

فَقُلْتُ اِذَا شِئْتَ فَالسُّرْعَةَ السُّرْعَةَ وَالرَّجْعَةَ الرَّجْعَةَ فَقَالَ سَتَجِدُ مَطْلِعِي عَلَيْكَ مِنْ اِرْتِدَادِ طَرْفِكَ اِلَيْكَ ثُمَّ اسْتَنَّ اِسْتِنَانَ الْجَوَادِ فِي الْمِضْمَارِ وَقَالَ لِابْنِهِ بِدَارِ بِدَارِ۔ وَلَمْ نَخَلْ اَنَّهُ غَرَّ وَطَلَبَ الْمَفَرَّ فَلَبِثْنَا نَرْقُبُهُ رِقْبَةَ الْاَعْيَادِ وَنَسْتَطْلِعُهُ بِالطَّلَائِعِ وَالرُّوَّادِ۔ اِلٰی اَنْ هَرِمَ النَّهَارُ وَكَادَ جُرُفُ الْيَوْمِ يَنْهَارُ فَلَمَّا طَالَ اَمَدُ الْاِنْتِظَارِ وَلَاحَتِ الشَّمْسُ فِي الْاَطْمَارِ۔ قُلْتُ لِصَحَابِي قَدْ تَنَاهَيْنَا فِي الْمُهْلَةِ۔ وَتَمَادَيْنَا فِي الرِّحْلَةِ اِلٰی اَنْ اَضَعْنَا الزَّمَانَ وَبَانَ اَنَّ الرَّجُلَ قَدْ مَانَ۔ فَتَاَهَّبُوا لِلظَّعْنِ وَلَا تَلْوُوا عَلٰی خَضْرَاءِ الدِّمَنِ وَنَهَضْتُ لِاَحْدِجَ رَاحِلَتِي وَاَتَحَمَّلَ لِرِحْلَتِي فَوَجَدْتُ اَبَا زَيْدٍ قَدْ كَتَبَ عَلَى الْقَتَبِ حِيْنَ شَمَّرَ لِلْهَرَبِ۔

يَا مَنْ غَدَا لِي سَاعِدًا	وَمُسَاعِدًا دُوْنَ الْبَشَرْ
لَا تَحْسَبَنْ اَنِّي نَأَيْـ	ـتُ عَنْ مَلَالٍ اَوْ اَشَرْ
لٰكِنَّنِي مُذْ لَمْ اَزَلْ	مِمَّنْ اِذَا طَعِمَ انْتَشَرْ

قَالَ فَاَقْرَأْتُ الْجَمَاعَةَ الْقَتَبَ۔ لِيَعْذِرَهُ مَنْ كَانَ عَتَبَ فَعَجِبُوا مِنْ خُرَافَتِهِ وَتَعَوَّذُوا مِنْ آفَتِهِ۔ ثُمَّ اِنَّا ظَعَنَّا۔ وَلَمْ نَدْرِ مَنْ اعْتَاضَ عَنَّا۔

(ترجمہ) میں نے کہا اگر ایسی ہی مرضی ہے تو فوراً چلے جاؤ اور جلد واپس آؤ کہنے لگا کہ میرے لوٹنے کو تم پلک جھپکنے سے زیادہ جلد پاؤ گے یہ کہہ کر وہ میدان میں تیز رو گھوڑے کی طرح روانہ ہوا۔ اور اپنے لڑکے سے کہنے لگا جلدی کر جلدی کر۔ ہم نے یہ خیال تک نہ کیا کہ اس نے دھوکہ دیکر راہ فرار اختیار کی ہے۔ ہم بہت دیر تک ہلال عید کی طرح اس کا انتظار کرتے رہے اور تجسس لشکر اور متلاشی آب و گیاہ کی طرح اس کی تلاش کرنے لگے۔ یہانتک کہ دن بوڑھا ہو گیا اور قریب تھا کہ دن کا کنارہ گر پڑے (یعنی دن ختم ہو جائے۔) جب انتظار کی مدت طویل ہو گئی۔ اور آفتاب پرانے کپڑوں میں ظاہر ہونے لگا۔ (یعنی ڈوبنے لگا) تب میں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ ہم نے انتظار انتہا کو پہنچا دیا اور کوچ میں بہت دیر کر دی یعنی ہم نے بہت سا وقت ضائع کر دیا۔ اب یہ بات ظاہر ہو گئی کہ اس مرد نے جھوٹ بولا لہذا اب چلنے کی تیاری کرو اور غلاظت کے ڈھیر پر نہ اترو۔ یہ کہہ کر میں اونٹنی پر کجاوہ کسنے اور سامان لادنے کے لئے اٹھا۔ پس دیکھتا کیا ہوں کہ ابوزید بھاگتے وقت

پالان شتر کی لکڑی پر یہ اشعار لکھ گیا ہے (نظم) اے لوگوں کے پاس میرے (قوت) بازو اور مددگار بن کر جانے والے۔ یہ ہرگز گمان نہ کر کہ میں تجھ سے کسی ملال یا نخوت کی وجہ سے دور ہوا ہوں۔ لیکن میں تو ہمیشہ سے ان لوگوں میں سے ہوں کہ کھایا (پیا) اور منتشر ہو گئے ہیں اس لکڑی پر لکھا ہوا سب کچھ پڑھا یا تا کہ اس پر عقدہ ہونیوالے اسے معذور سمجھیں سب لوگ اس کی اس خرافات پر متعجب ہوئے اور اسکی ضرر رسانی سے پناہ مانگنے لگے۔ پھر ہم نے وہاں سے کوچ کیا۔ اور نہیں معلوم کہ کس نے ابوزید سے ہماری طرف سے بدلہ لیا۔

اُرْتَدَّ اد: نظر پھیرا (نصر) لوٹانا۔ دور کرنا۔ قرآن کریم میں ہے لَا یَرْتَدُّ اِلَیْہِمْ طَرْفُہُمْ۔ اِسْتَنَّ: آگے پیچھے کو دوڑنا اسکی اصل سَنَّ السِّکِّیْنَ ہے بمعنی تیز کیا۔ صاف کیا۔ اِسْنَان: مسواک کرنا (نصر) تیز کرنا۔ اَلْجَوَاد: تیز رو گھوڑا۔ اَجْوَاد اور اَجَاوِد جمع ہے (نصر) عمدہ ہونا۔ جید ہونا۔ اَلْمِضْیَاد: گھوڑدوڑ کا میدان (کرم) دبلا ہونا۔ قلیل اللحم ہونا قرآن کریم میں ہے وعلی کل ضامر۔ بَدَارِ: مبادرت سے اسم فعل ہے بمعنی اَسْرِعْ اَسْرِعْ۔ یعنی جلدی کرو۔ قرآن کریم میں ہے ولا تاکلوا اسرافا وبدارا۔ تَرْقُبُہٗ: (نصر) انتظار کرنا۔ قرآن کریم میں ہے ولم ترقب قولی۔

اَلْعُبَّاد: عبد کی جمع ہے۔ هَرِمَ: (سمع) بوڑھا ہونا۔ ضعیف ہونا۔ جُرُفٌ: ای جانب الیوم۔ پانی کا وہ گڑھا جو نہر کے کنارے ہو جائے۔ اَجْرَاف اور جُرُوف جمع ہے قرآن کریم میں ہے۔ علی شفا جرف ھار۔

یَنْھَارُ: اِنْھَارَ الْبِنَاءُ منہدم ہو گئی۔ گر پڑی قرآن کریم میں ہے فانھار بہ فی نار جھنم (نصر) گرنا منہدم ہونا۔ اَمَد: مسافت غایت۔ یہ کلمہ مشتق منہ نہیں ہے۔ قرآن کریم میں ہے فطال علیہم الامد۔ الاطمار: طمر کی جمع ہے۔ پرانا کپڑا۔ پرانی چادر جو صوف کی نہ ہو۔ لاحت الشمس فی الاطمار سورج کے زرد پڑ جانے اور بے نور ہو جانے سے کنایہ ہے۔

اَلْمُھْلَۃ: آسانی۔ آہستگی۔ دیر (فتح) نرمی کرنا۔ آسانی کرنا۔

قرآن کریم میں ہے فمھل الکافرین امھلھم رویدا۔

مَانَ: (ضرب) جھوٹ بولنا۔ مَانَ الرَّجُلُ جھوٹ بولا غلط بیانی کی۔ لَا تَلْوُوْا: لَیٌّ کے معنی رسّی بانٹنے کے ہیں لَوّٰی رَاْسَہٗ۔ سر جھکایا۔ قرآن کریم میں ہے لَوَّوْا رُءُوْسَہُمْ لَوٰی لِسَانَہٗ۔ جھوٹ سے کنایہ ہے جیسے قرآن کریم میں ہے یَلْوٗنَ اَلْسِنَتَہُمْ بِالْکِتَابِ۔

اَلدِّمَنُ: غلاظت۔ گندگی۔ یہ مثل ہے گو یا ظاہر اچھا اور باطن برا اور مکروہ لِاَحْدِجَ: (ضرب) کجاوہ باندھنا۔ اونٹ پر سامان باندھنا۔ اَلْقَتَب: پالان۔ اَقْتَاب جمع ہے قِتْبٌ آنت کے معنی میں بھی آتا ہے (نصر)

نَاَیْتُکَ: ای فارقتک (فتح) جدا ہونا۔ دور ہونا۔ قرآن کریم میں ہے اعرض ونایٰ بجانبہ۔

اَشَرَ: تکبر کرنا۔ حد سے بڑھنا اَشِرَ الرَّجُلُ اترایا۔ اکڑا (سمع)۔ طَعِمَ: (سمع) کھانا چکھنا۔ طعام۔ کھانا۔

اِنْتَشَرَ: پھیلنا۔ ممتد ہونا۔ قرآن کریم میں ہے۔ اذا طعمتم فانتشروا۔

اَلْخُرَافَۃ: جھوٹی بات (کرم) بڑھاپے کی وجہ سے عقل خراب ہو جانا۔

اِعْتَاضَ: بدلہ لیا (نصر) بدلہ اور عوض دینا۔

اَلْمَقَامَةُ الْخَامِسَةُ الْكُوفِيَّةُ

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ سَمَرْتُ بِالْكُوفَةِ فِي لَيْلَةٍ أَدِيمُهَا ذُو لَوْنَيْنِ

وَقَمَرُهَا كَالتَّعْوِيذِ مِنْ لُجَيْنٍ۔ مَعَ رُفْقَةٍ غُذُوا بِلِبَانِ الْبَيَانِ۔ وَسَحَبُوا
عَلَى سَحْبَانَ ذَيْلَ النِّسْيَانِ۔ مَا فِيهِمْ إِلَّا مَنْ يُحْفَظُ عَنْهُ وَلَا يُتَحَفَّظُ مِنْهُ
وَيَمِيلُ الرَّفِيقُ إِلَيْهِ وَلَا يَمِيلُ عَنْهُ۔ فَاسْتَهْوَانَا السَّمَرُ إِلَى أَنْ غَرَبَ
الْقَمَرُ۔ وَغَلَبَ السَّهَرُ۔ فَلَمَّا رَوَّقَ اللَّيْلُ الْبَهِيمُ۔ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا التَّهْوِيمُ
سَمِعْنَا مِنَ الْبَابِ نَبْأَةَ مُسْتَنْبِحٍ۔ ثُمَّ تَلَتْهَا صَكَّةُ مُسْتَفْتِحٍ۔ فَقُلْنَا مَنِ
الْمُلِمُّ۔ فِي اللَّيْلِ الْمُدْلَهِمِّ۔ فَقَالَ ؎

يَا أَهْلَ ذَا الْمَغْنَى وُقِيتُمْ شَرًّا — وَلَا لَقِيتُمْ مَا بَقِيتُمْ ضُرًّا
قَدْ دَفَعَ اللَّيْلُ الَّذِي اكْفَهَرَّا — إِلَى ذَرَاكُمْ شَعِثًا مُغْبَرًّا
أَخَا سِفَارٍ طَالَ وَاسْبَطَرَّا — حَتَّى انْثَنَى مُحْقَوْقِفًا مُصْفَرًّا
مِثْلَ هِلَالِ الْأُفْقِ حِينَ افْتَرَّا — وَقَدْ عَرَا فِنَاءَكُمْ مُعْتَرًّا
وَأَمَّكُمْ دُونَ الْأَنَامِ طُرًّا — يَبْغِي قِرًى مِنْكُمْ وَمُسْتَقَرًّا
فَدُونَكُمْ ضَيْفًا قَنُوعًا حُرًّا — يَرْضَى بِمَا احْلَوْلَى وَمَا أَمَرَّا

وَيَنْثَنِي عَنْكُمْ يَنُثُّ الْبِرَّا

(ترجمہ) حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ میں نے کوفہ میں ایک ایسی رات میں افسانہ گوئی شروع کی کہ جس کی کھال دو رنگی تھی۔ اور جس کا چاند چاندی کے تعویذ کی طرح تھا۔ چند ایسے دوستوں کے ساتھ جو فصاحت کے دودھ سے پالے گئے تھے اور جنہوں نے سحبان پر دامن فراموشی ڈال رکھا تھا۔ ان دوستوں میں ہر ایک ایسا تھا کہ اس سے علم و نصیحت حاصل کی جائے نہ یہ کہ اس سے پرہیز کی جائے اور دوست انکی طرف رغبت کرتے تھے اور ان سے روگردانی کوئی نہیں کرتا تھا افسانہ گوئی نے ہم کو ایسا بیخود بنایا کہ چاند بھی ڈوب گیا اور نیند غالب آگئی۔ پس جب تاریک رات نے اندھیرے کا شامیانہ تان لیا اور صرف اونگھنے کا وقت رہ گیا تو ہمنے دروازہ پر کتا بھونکنے کی سی آواز سنی اس کے بعد دروازہ جھڑجھڑایا گیا۔ گویا کوئی دروازہ کھلوانا چاہتا ہے۔ ہم نے کہا ایسی تاریک رات میں آنے والا کون ہے؟ اس نے جواب دیا (شعر) اے گھروں کے رہنے والو خدا کرے کہ تم برائی سے بچائے جاؤ۔ اور زندگی بھر تم کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ سخت اندھیری رات نے پراگندہ بال اور غبار آلود مسافر کو تمہارے گھر کی طرف پھینکا ہے۔ جس کا سفر بہت دور دراز کا ہے۔ یہاں تک کہ وہ چلتے چلتے کبڑا اور زرد رنگ ہو گیا ہے۔ جیسا کہ چاند کنارہ آسمان پر طلوع ہوتے وقت ہوتا ہے اور اس نے تمہارے صحن

خانہ کا ارادہ ایک سائل ہونے کی حیثیت سے کیا ہے اور ساری دنیا کو چھوڑ کر تمہارے پاس آیا ہے اور تم سے صرف کھانے اور پڑ رہنے کی جگہ کا سوال کرتا ہے۔ پس ایسے مہمان کو تو ہاتھوں ہاتھ لو جو بہت شریف اور قانع ہے ہر چیز سے راضی ہے۔ خواہ وہ شیریں ہو یا تلخ اور جب لوٹے گا تو تمہارے احسان کا چرچا کرتا پھرے گا۔

اَدْہَمُہَا:۔ ادہم۔ جلد۔ زہین (ضرب) ملانا۔ اَدْہَمَ الْخُبْزَ ملایا۔ اَدْہَمُہَا ذو لونین سے یہ مقصد ہے کہ کچھ حصہ روشن تھا اور کچھ حصہ تاریک۔ بِلِبَانٍ:۔ بکسر اللام۔ لِبَان عورت کے دودھ کے لئے مخصوص ہے اسی لئے ھوا خوبلبان امہ کہا جاتا ہے بلبن امہ نہیں کہا جاتا۔ لبن کا بکری گائے اور اونٹنی وغیرہ سب کے دودھ پر اطلاق ہوتا ہے۔ لبن کی جمع اَلْبَان ہے (ضرب و نصر) دودھ پلانا۔ سُحْبَان:۔ سحبان بن زفر بن ایاس عرب کا مشہور اور مایہ ناز ادیب تھا ایک سو اسی برس کی عمر پائی۔

ذَیْل:۔ آخر شے۔ ذیل الثوب دامن۔ اَذْیَال اور ذُیُوْل جمع ہے (ضرب) طویل ہونا۔

فَاسْتَھْوَانَا:۔ بیخود بنانا۔ مست کر دینا۔ قرآن کریم میں ہے استھوتہ الشیاطین (ضرب و سمع) تَدَفَّقَ:۔ تاریکی کا شامیانہ تان دیا یعنے تاریکی پھیل گئی اور روشنی پر غالب آگئی (سمع) اَلْبَہِیْم۔ اللیل البہیم تمام رات سخت اندھیری رہی۔ بُہُم اور بُھُم جمع ہے۔

اَلْتَّہْوِیْم:۔ اونگھ۔ ہلکی سی نیند۔ ھَوَّمَ الرَّجُلُ نیند کے وجہ سے جھکنا۔ اونگھتا رہا۔ نُبَاحٌ:۔ ہلکی آواز کتوں کی آواز (فتح) آہستہ آہستہ آواز نکالی۔ مُسْتَنْبِحٌ:۔ اِسْتَنْبَحَ الْکَلْبَ۔ بھونکا (فتح) بھونکنا۔ اہل عرب کا قاعدہ تھا کہ جب جنگلوں میں راستہ بھٹک جاتے تھے تو کتے کی سی آواز نکالتے تھے اگر آبادی قریب ہوتی تھی تو وہاں کے آدمی سمجھ جاتے تھے اور ان کی آواز پر بول اٹھتے تھے۔ ایسے آدمی کو مُسْتَنْبِح کہتے ہیں۔

صَکَّۃٌ۔ شدید چوٹ (نصر) شدید چوٹ مارنا۔ قرآن کریم میں ہے فَصَکَّتْ وَجْھَھَا۔

اَلْمُلِمُّ:۔ اَلَمَّ بالقوم ان کے پاس اترا اور زیارت کی لَمَّ یَلُمُّ (نصر) اترنا۔ فروکش ہونا۔ اَلْمُدْلَھِمُّ:۔ سیاہ اِدْلَھَمَّ اللَّیْلُ۔ سخت تاریک ہے۔

اَلْمَغْنٰی:۔ ایسا مکان جس کے بعد دوسرے مکان سے استغنا ہو جائے۔ غَنِیَ یَغْنٰی (سمع) مقیم ہونا۔ ٹھہرنا۔ قرآن کریم میں ہے کَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْہَا۔ وُقِیْتُمْ:۔ وَقٰی یَقِیْ (ضرب) محفوظ رکھنا۔ بچانا۔ قرآن کریم میں ہے۔ فوقاھم اللہ شر ذالك الیوم۔

ضُرًّا:۔ ضَرَّ یَضُرُّ (نصر) نقصان پہنچانا۔ نفع کی ضد ہے قرآن کریم میں ہے ما یضرھم ولا ینفعھم۔ اِکْفَھَرَّ:۔ اِکْفَھَرَّ اللَّیْلُ رات بہت تاریک ہو گئی۔ ذَرَاکُمْ:۔ جس خانہ اس کا گرد و پیش ذری یذرو (نصر) پراگندہ کرنا۔ لے اڑنا۔ قرآن کریم میں ہے تَذْرُوْہُ الرِّیَاحُ۔

شُعْثًا:۔ وہ شخص جس کے بال غبار آلود اور پراگندہ ہوں شعث یشعث (سمع) منتشر ہونا۔ مُغْبَرًّا:۔ اِغْبَرَّ غبار آلود ہوا۔ غَبَرَۃٌ۔ غبار۔ خاک۔ قرآن کریم میں ہے وجوہ یومئذ علیہا غبرۃ (سمع) غبار چڑھنا۔ گرد پہنچنا

اَلْاَسْفَارُ:۔ ای صاحب سفر طویل۔

اِسْتَطَارَ۔ اس کا سفر طویل ہو گیا۔ اَلْاُفُقُ:۔ آسمان کے کناروں میں جو چمک ظاہر ہوتی ہے اس کو افق کہتے ہیں آفاق جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے سنریھم آیاتنا فی الآفاق۔ اَمَّھُمْ:۔ اَمَّ یَؤُمُّ (نصر) قصد کرنا۔ ارادہ کرنا قرآن کریم میں ہے۔ آمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَام

اَلْاَنَام:۔ وہ تمام مخلوقات جو زمین پر موجود ہوں والارض وضعھا للانام (الآیۃ) طُرًّا:۔ جماعت۔ جاؤنی القوم طرًّا یعنی جمیعًا یعنے سب کے سب۔

مُسْتَقَرًّا: ٹھہرنے کی جگہ۔ قرآن کریم میں ہے۔ ولکم فی الارض مُسْتَقَرٌّ ومتاعٌ۔ قَرَّ یَقِرُّ (ضرب) ساکن ہونا ٹھہرنا۔ ضَیْفًا: مہمان۔ ضُیُوفٌ اور اَضْیَافٌ جمع ہے۔ هل اتاك حديث ضيف ابراهيم المكرمين

اسی سے تَضْیِیْف ہے بمعنے مہمانی کرنا۔ جیسے فابوا ان یُضَیِّفُوْهُمَا۔ اَحْلَوْلیٰ: (الفرو کرم) شیریں ہونا۔ مُرٌّ کی نقیض ہے۔ تفصیل گذر چکی۔ بَثَّ: (الفر) فاش کرنا۔ ظاہر کرنا۔

قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ. فَلَمَّا خَلَبَنَا بِعُذُوْبَةِ نُطْقِهٖ. وَعَلِمْنَا مَا وَرَآءَ بَرْقِهٖ اِبْتَدَرْنَا فَتْحَ الْبَابِ. وَتَلَقَّيْنَاهُ بِالتَّرْحَابِ. وَقُلْنَا لِلْغُلَامِ هَيَّا هَيَّا. وَهَلُمَّ مَا تَهَيَّأَ. فَقَالَ الضَّيْفُ وَالَّذِیْ اَحَلَّنِیْ ذَرَاكُمْ. لَا تَلَمَّظْتُ بِقِرَاكُمْ اَوْ تَضْمَنُوْا لِیْ اَنْ لَّا تَتَّخِذُوْنِیْ كَلًّا. وَلَا تَجَشَّمُوْا لِاَجْلِیْ اَكْلًا.

(ترجمہ) حارث بن ہمام کہتا ہے کہ جب اس نے اپنی گویائی کی شیرینی سے فریفتہ کرلیا اور ہم نے بھی وہ سب کچھ جان لیا جو اس کی چمک کے پس پردہ تھا تو پھر ہم نے دروازہ کھولنے میں جلدی کی اور خوش آمدید کہہ کر اس کا استقبال کیا اور ہم نے لڑکے سے کہا کہ جلدی کر اور جو کچھ حاضر ہو فوری لے کر آ۔ مہمان نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے تمہاری پناہ میں لا اتارا میں تمہاری مہمانی کا مزہ نہیں چکھ سکتا یہاں تک کہ اس بات کی یقین دہانی نہ ہو کہ مجھ کو بار نہ بناؤ گے اور میری وجہ سے کھانے میں تکلف نہ کرو گے۔

خَلَبَنَا: ای سَخِرَ عقلنا وذهب بعقلنا (ضرب) دھوکہ دینا۔ بِالتَّرْحَابِ: وسعت اور کشادگی کی طرف بلانا یعنی مرحبا کہنا (کرم۔ سمع) وسیع ہونا۔ قرآن کریم میں ہے وضاقت علیهم الارض بما رحبت۔ هَيَّا هَيَّا: بمعنے عَجِّلْ عَجِّلْ۔ واسرع وَاَبْدِءْ جلدی کرو جلدی کرو، جلدی کے موقعہ پر بولا جاتا ہے۔ هَلُمَّ: لاؤ جلدی لاؤ اور حاضر کرو۔ قرآن کریم میں ہے هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ۔ لَا تَلَمَّظْتُ: (الفر) کھانے کے بعد ہونٹوں سے زبان چاٹنا کھانا۔ کھانے کے بعد دانتوں میں لگی ہوئی چیز کھانا۔

كَلًّا: ای ثِقْلًا۔ بوجھ۔ ثقل۔ ثقیل۔ قرآن کریم میں ہے وهو كلّ على مولاه۔ (ضرب) كَلَالَةٌ جس کے نہ والدین ہوں اور نہ اولاد۔ لَا تَجَشَّمُوْا: جَشِمَ یَجْشَمُ (سمع) کسی کام کو بدقت کرنا۔ لِاَجْلِیْ: ای بسببی۔ قرآن کریم میں ہے (من اجل ذلك)۔ اُكُلْ: لقمہ۔ اَكْلٌ (بفتح کاف) جمع ہے جیسے غُرْفَةٌ کی جمع غُرَفٌ ہے۔ اُكُلٌ (بضم کاف) پھل۔ قرآن کریم میں ہے۔ اُكُلُهَا دائم۔

فَرُبَّ اُكْلَةٍ هَاضَتِ الْاٰكِلَ. وَحَرَمَتْهُ مَاٰكِلَ. وَشَرُّ الْاَضْيَافِ مَنْ سَامَ التَّكْلِيْفَ وَاٰذَى الْمُضِيْفَ خُصُوْصًا اَذًى يَّعْلَقُ بِالْاَجْسَامِ. وَيُفْضِيْ اِلَى الْاَسْقَامِ. وَمَا قِيْلَ فِي الْمَثَلِ الَّذِيْ سَارَ سَائِرُهٗ خَيْرُ

الْعَشَاءِ سَوَاءٌ فَهُمْ إِلَّا لِيُعَجِّلَ الْمُتَعَشِّي وَيُجْتَنَبُ أَكْلُ اللَّيْلِ الَّذِي يُعْشِي
اللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ تَقِدَ نَارُ الْجُوعِ وَتَحُولَ دُونَ الْهُجُوعِ. قَالَ. فَكَأَنَّهُ اطَّلَعَ
عَلَى إِرَادَتِنَا. فَرَمَى عَنْ قَوْسِ عَقِيدَتِنَا. لَا جَرَمَ أَنَّا آنَسْنَاهُ بِالْتِزَامِ
الشَّرْطِ. وَأَثْنَيْنَا عَلَى خُلُقِهِ السَّبْطِ وَلَمَّا أَحْضَرَ الْغُلَامُ مَا رَاجَ. وَأَذْكَى
بَيْنَنَا السِّرَاجَ تَأَمَّلْتُهُ فَإِذَا هُوَ أَبُو زَيْدٍ فَقُلْتُ لِصَحْبِي لِيَهْنِكُمُ الضَّيْفُ
الْوَارِدُ. بَلِ الْمَغْنَمُ الْبَارِدُ. فَإِنْ يَكُنْ أَفَلَ قَمَرُ الشِّعْرَى فَقَدْ طَلَعَ قَمَرُ
الشِّعْرِ. أَوِ اسْتَسَرَّ بَدْرُ النَّثْرَةِ فَقَدْ تَبَلَّجَ بَدْرُ النَّثْرِ. فَسَرَتْ حُمَيَّا
الْمَسَرَّةِ فِيهِمْ. وَطَارَتِ السِّنَةُ عَنْ مَآقِيهِمْ. وَرَفَضُوا الدَّعَةَ الَّتِي كَانُوا
نَوَوْهَا وَثَابُوا إِلَى نَشْرِ الْفُكَاهَةِ بَعْدَ مَا طَوَوْهَا وَأَبُو زَيْدٍ مُكِبٌّ عَلَى
إِعْمَالِ يَدَيْهِ. حَتَّى إِذَا اسْتَرْفَعَ مَا لَدَيْهِ قُلْنَا لَهُ أَطْرِفْنَا بِغَرِيبَةٍ مِنْ
غَرَائِبِ أَسْمَارِكَ. أَوْ عَجِيبَةٍ مِنْ عَجَائِبِ أَسْفَارِكَ فَقَالَ لَقَدْ بَلَوْتُ
مِنَ الْعَجَائِبِ مَا لَمْ يَرَهُ الرَّاؤُونَ وَلَا رَوَاهُ الرَّاوُونَ. وَإِنَّ مِنْ أَعْجَبِهَا
مَا عَايَنْتُهُ اللَّيْلَةَ قُبَيْلَ انْتِيَابِكُمْ وَمَصِيرِي إِلَى بَابِكُمْ. فَاسْتَخْبَرْنَاهُ
عَنْ طُرْفَةِ مَرْآهُ فِي مَسْرَحِ مَسْرَاهُ. فَقَالَ إِنَّ مَرَامِيَ الْغُرْبَةِ لَفَظَتْنِي
إِلَى هٰذِهِ التُّرْبَةِ وَأَنَا ذُو مَجَاعَةٍ وَبُؤْسَى وَجِرَابٍ كَفُؤَادِ أُمِّ مُوسَى
فَنَهَضْتُ حِينَ سَجَا الدُّجَى عَلَى مَا بِي مِنَ الْوَجَى لِأَرْتَادَ مُضِيفًا أَوْ
أَقْتَادَ رَغِيفًا. فَسَاقَنِي حَادِي السَّغَبِ. وَالْقَضَاءُ الْمُكَنَّى أَبَا الْعَجَبِ
إِلَى أَنْ وَقَفْتُ عَلَى بَابِ دَارٍ فَقُلْتُ عَلَى بِدَارٍ

(ترجمہ) کیونکہ اکثر کھانے کھانے والے کو ہیضہ میں مبتلا کر دیتے ہیں اور کھانوں سے محروم کر دیتے ہیں۔ اور بدتر
کھانا وہ ہیں جو میزبان کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے۔ اور میزبان کو رنج میں ڈالے خصوصاً وہ رنج و تکلیف جو

جسموں سے متعلق ہو اور بیماریوں میں مبتلا کردے اور وہ بات جو اس مثل کے بارے میں کہی گئی ہے جو بہت مشہور ہے خَيْرُ الْعَشَاءِ سَوَافِرُهُ۔ صرف اس لئے کہی گئی ہے تاکہ رات کے کھانے میں جلدی کی جائے اور رات کے اس کھانے سے بچا جائے جو شبکوری پیدا کر دیتا ہے۔ مگر خدایا اس کو محفوظ رکھ جسکی آتش گرسنگی بھڑک رہی ہو اور اس کے اور اس کی نیند کے درمیان حائل ہو رہی ہو۔ راوی کہتا ہے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس نے ہماری خواہش کو معلوم کر لیا ہے اور ہمارے قلبی ارادہ کی کمان سے تیر مارا ہے۔ مجبوراً ہم نے شرط پوری کرنے کی موافقت کی۔ اور اس کے حسن اخلاق پر تعریف کی۔ پس جب لڑکے نے ما حضر پیش کیا اور ہمارے سامنے چراغ روشن کیا اور ہم نے اسکو غور سے دیکھا تو پتہ چلا کہ وہ ابوزید ہے۔ میں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ تم کو نووارد مہمان بلکہ مفت کا مال غنیمت مبارک ہو۔ اگر شعر ی کا چاند ڈوب گیا ہے (تو ڈوب جانے دو) شعر کا چاند تو نمودار ہو گیا ہے اور اگر نثر کا ماہ کامل چھپ گیا۔ (تو کیا ہوا) نثر کا ماہتاب تو طلوع کر آیا۔ یہ سنتے ہی خوشی کی شراب نے اسکو مست کر دیا۔ اس کے گوشہائے چشم سے نیند اڑ گئی۔ اور آرام و راحت کے ارادہ کو ترک کر دیا۔ اور پھر اسی خوش طبعی کی طرف لوٹ گئے۔ جس کا سلسلہ بند کر چکے تھے۔ ادھر ابوزید (اللہ اسے سعید رکھے) کھانے میں مشغول تھا یہاں تک کہ (خدا اُسکا بھلا کرے) کھانا اٹھانے کو کہا۔ تب ہم نے اس سے کہا کہ اپنے نادر افسانوں میں سے کوئی افسانہ یا عجائبات سفر میں سے کچھ سنا ہے کہنے لگا کہ میں ایسے عجائبات جھیلے ہوئے ہوں جو نہ کسی دیکھنے والوں میں سے کسی نے دیکھے ہوں گے اور نہ بیان کرنے والوں میں سے کسی نے بیان کئے ہوں گے اور سب سے عجیب واقعہ وہ ہے جو میں نے اسی رات تمہارے پاس آنے سے پہلے اور تمہارے دروازہ کی طرف واپسی سے کچھ قبل دیکھا ہے۔ ہم نے پوچھا کہ آج ہی رات کے چلنے میں کیا نادر واقعہ پیش آگیا؟ کہنے لگا کہ مجھے میرے اسباب سفر نے اس خاک کی طرف اس حال میں لا ڈالا کہ میں بھوکا اور سخت حاجتمند اور ایسے توشہ دان کا مالک جو موسیٰ کی والدہ کے قلب کی طرح خالی تھا۔ چنانچہ میں شب کی تاریکی پھیل جانے کے بعد اپنی فرسودگی پا کے باوجود نکل کھڑا ہوا تاکہ کسی میزبان کو تلاش کروں یا کہیں سے روٹی حاصل کروں پس مجھے گرسنگی کے حدی خواں اور حکم خداوندی نے چلایا۔ یہاں تک کہ میں ایک دروازہ پر جا کھڑا ہوا اور فی البدیہہ یہ اشعار پڑھے۔

هَاضَمَتْ۔ اپنے کھانے والے کو ہیضہ میں مبتلا کر دیا اصل معنی جوڑنے کے بعد توڑنے کے ہیں (ضرب) هَاضَ الْعَظْمَ ہڈی جوڑنے کے بعد پھر توڑ دی۔ سَامَ:۔ الفر تکلیف دینا۔ پریشان کرنا۔ کما قال تعالیٰ یسومونکم سوء العذاب۔ بالاجسام:۔ جِسْمٌ کی جمع ہے۔ بدن۔ جسد۔ قرآن کریم میں ہے بسطة فی العلم والجسم اور رایتہم تعجبك اجسامہم (کرم) جسیم ہونا۔ موٹا ہونا

الْعَشَاءُ:۔ شام کا کھانا

الَّذِي سَاءَ سَائِرُهُ:۔ ای انتشر خبره۔

سَوَافِرُهُ:۔ ای اوائلہ و بواکرہ۔ سَافِرَةٌ کی جمع ہے۔ ایسی عورت جس کے چہرہ سے نقاب ہٹا ہوا ہو یہاں یہ مراد ہے کہ کھانا ایسے وقت میں کھانا چاہئے جب لقمہ نظر آتا ہو۔

الْمُتَعَشَّى:۔ رات کا کھانا کھانا۔ تَقِدَ:۔ وَقَدَ يَقِدُ (ضرب) روشن ہونا۔ مشتعل ہونا وقود ایندھن لکڑیاں جن سے آگ سلگائی جائے۔ قرآن کریم میں ہے وقودها الناس والحجارة

الْجُوعُ:۔ بھوک۔ گرسنگی قرآن کریم میں ہے اَطْعَمَهُم

من جوع وآمنہم من خوف۔ الجوع:۔ (فتح)
رات کو سونا۔ قرآن کریم میں ہے کانوا قلیلا من اللیل
ما یھجعون۔ القوس:۔ قوس۔ کمان۔ مذکر اور
مؤنث دونوں کے لئے ایک ہی صیغہ ہے جمع قِسِیّ
واَقْوُسٌ اور اَقْوَاسٌ آتی ہے۔

لَاجَرَمَ:۔ ای لابد ولا محالۃ۔ قرآن کریم میں ہے
لاجرم ان لہم النار۔ جرم النخل چنے۔ حاصل
کئے۔ اَجْرَمَ اور اِجْتَرَمَ گناہ کیا (ضرب)

السَّبْطُ:۔ وسیع اور کشادہ اصل میں لانبے اور لٹکے
ہوئے بال کو کہتے ہیں جَعْد کی نقیض ہے۔

مَادَاجَ:۔ یعنی ما تیسر (ھیأ) (نصر) رائج ہونا۔
جلدی ہونا۔ داج الامر جلدی ہوگیا۔ یَھْنِئُکُمْ:۔
یعنی مبارک ہو۔ قال تعالیٰ فکلوہ ھنیئا مریئا۔
ھنأت کے معنے بغیر مشقت اور تعب کے حاصل ہونا
(سمع) اَلْمَغْنَمُ:۔ یعنی غنیمۃ۔ مغانم جمع ہے۔ قرآن
کریم میں ہے اذا انطلقتم الی مغانم۔ غنیمۃ بارد
وہ ہے جو بلا قتال اور بلا تعب کے حاصل ہو۔

اَفَلَ:۔ (نصر و ضرب) غائب ہونا۔ قرآن کریم میں ہے
فلما افل قال لا احب الآفلین۔

الشِّعْرٰی:۔ ایک ستارہ جو جوزا میں شدید گرمی کے
وقت طلوع ہوتا ہے۔ تَبَلَّجَ:۔ (نصر) روشن ہونا منور
ہونا۔ بلج الصبح۔ روشن ہوئی۔ اَلنَّثْرُ: نثر نظم کی ضد
ہے (نصر اور ضرب) ہاتھ سے الگ الگ کرکے پھینکنا۔
بکھیرنا۔ قرآن کریم میں ہے واذا الکواکب انتثرت

حُمَیًّا:۔ بمعنی شدت۔ تیزی (سمع) حمی النار۔ گرمی اور
آگ شدید ہوئی۔ قرآن کریم میں ہے یحمی علیہا فی نار
جہنم۔ طَارَتْ:۔ طیران۔ پرندوں کے ہوا میں اڑنے کو
کہتے ہیں۔ طائر پرندہ۔ طیور جمع ہے۔ قرآن کریم میں
ہے ولا طائر یطیر بجناحیہ (ضرب)

اَلسِّنَۃُ:۔ غنودگی۔ اونگھ۔ قرآن کریم میں ہے لا تاخذہ
سنۃ ولا نوم۔ مَآقِیْہِمْ:۔ اصل میں ماقی جمع ہے
یا الماقیہ ہے۔ جمع اٰماق۔ اور اُماق ہے۔ گوشہ چشم
آنکھ کا کونہ جو ناک کی طرف ہوتا ہے۔

اَلدَّعَۃُ:۔ آرام۔ سکون۔ ودع۔ یودع (کرم) مطمئن
ہونا۔ تَابُوْا:۔ (نصر) لوٹنا۔ رجوع کرنا۔ تاب الی اللہ
اللہ کی طرف رجوع کیا۔

طُوْدُھَا:۔ (ضرب) لپیٹنا۔ تہ کرنا۔ نَشْرٌ کی نقیض ہے
قرآن کریم میں ہے یوم نطوی السماء۔

مُکِبًّا:۔ (نصر) اوندھے منہ گرنا۔ گرانا (لازمی اور متعدی)
کَبَّ الْاِنَاءَ۔ الٹا کیا۔ قرآن کریم میں ہے افمن یمشی
مکبا علی وجہہ اھدٰی

اَسْمَارٌ:۔ سَمَر کی جمع ہے۔ رات کی قصہ گوئی۔

عَایَنْتُہٗ:۔ مُعَایَنَۃ آنکھوں سے دیکھنا۔ مشاہدہ
کرنا۔ مَرَامِی۔ مِرْمَاۃ کی جمع ہے۔ وہ تیر جو پھینکا جائے

بُؤْسٰی:۔ بئس بیئس (سمع) محتاج ہونا۔ نُعْمٰی کی
ضد ہے۔ کَفْوَاد:۔ تفصیلی تحقیق گذر چکی۔

سَجَا:۔ (نصر) ٹھہرنا۔ ساکن ہونا۔ سجا اللیل۔ ٹھہر
گئی۔ چھا گئی۔ قرآن کریم میں ہے والضحی۔ واللیل
اذا سجی۔

رُغْفًا:۔ روٹی۔ نان۔ رُغُفٌ اور اَرْغِفَۃ جمع ہے
(فتح) پکانا۔ آٹا گوندھ کر پکانا۔

حَادِیْ:۔ حدی خوان۔ ساربان۔ حدا الحیوان (نصر)
بکریاں چرانا۔ اور ساتھ گاتے جانا۔

السغب:۔ (فتح و نصر) سَغِبَ تو اس بھوک کو کہتے
ہیں جو مع المشقت ہو۔ قرآن کریم میں ہے فی یوم
ذی مسغبۃ ای مجاعۃ۔

القضاء:۔ بمعنی تقدیر۔ اَقْضِیَہ جمع ہے قَضٰی یَقْضِی
(ضرب) فیصلہ کرنا۔

حُيِّيتُم يا أَهلَ هٰذَا المَنزِلِ ۔۔۔ وَعِشتُم فِي خَفضِ عَيشٍ خَضِلِ
مَا عِندَكُم لِابنِ سَبِيلٍ مُرمِلِ ۔۔۔ نِضوٍ سَرَى خَابِطَ لَيلٍ أَليَلِ
جَوِي الحَشَاءِ عَلَى الطَّوَى مُشتَمِلِ ۔۔۔ مَا ذَاقَ مُذ يَومَينِ طَعمَ مَأكَلِ
وَلَا لَهُ فِي أَرضِكُم مِن مَوئِلِ ۔۔۔ وَقَد دَجَا جُنحُ الظَّلَامِ المُسبِلِ
وَهُوَ مِنَ الحَيرَةِ فِي تَمَلمُلِ ۔۔۔ فَهَل بِهٰذَا الرَّبعِ عَذبُ المَنهَلِ
يَقُولُ لِي أَلقِ عَصَاكَ وَادخُلِ ۔۔۔ وَابشِر بِبِشرٍ وَقِرًى مُعَجَّلِ

قَالَ فَبَرَزَ إِلَيَّ جُوذَرٌ عَلَيهِ شَوذَرٌ وَقَالَ شعر

وَحُرمَةِ الشَّيخِ الَّذِي سَنَّ القِرَى ۔۔۔ وَأَسَّسَ المَحجُوجَ فِي أُمِّ القُرَى
مَا عِندَنَا لِطَارِقٍ إِذَا عَرَا ۔۔۔ سِوَى الحَدِيثِ وَالمُنَاخِ فِي الذَّرَى
وَكَيفَ يَقرِي مَن نَفَى عَنهُ الكَرَى ۔۔۔ طَوًى بَرَى أَعظُمَهُ لَمَّا انبَرَى

(ترجمہ) اے اہل خانہ خدا کرے تم زندہ رہو۔ اور فراخی عیش اور تر و تازگی میں زندگی گذارو۔ کیا تمہارے پاس ایسے مسافر کے لئے کچھ ہے جو محتاج اور لاغر ہے۔ اور سخت اندھیری رات میں ٹکریں مارتا پھرتا ہے۔ جس کا باطن سوختہ بھوک پر لپٹ گیا ہے نہ تو اس نے دو روز سے کوئی کھانے کی چیز کھائی اور نہ اس نے تمہاری بستی میں کوئی ٹھکانہ پایا۔ تحقیق رات ہے کہ اسکی تاریکی (ہر سو) چھائی ہوئی ہے اور وہ بیچارہ حیرت و پریشانی سے کروٹیں بدل رہا ہے پس کیا اس گھر میں کوئی چشمہ شیریں (سخی) ہے جو مجھ سے کہہ دے کہ اپنا عصا ڈالدو اور اندر چلے جاؤ۔ اور تمہیں خندہ پیشانی اور فوری ضیافت کی خوشخبری ہے۔ راوی نے کہا کہ یہ سنکر ایک خوبصورت لڑکا چھوٹی سی چادر اوڑھے ہوئے برآمد ہوا۔ اور یہ اشعار پڑھے (نظم) ان بزرگ (ابراہیم علیہ السلام) کی عزت کی قسم جنہوں نے مہمانی کا طریقہ نکالا۔ اور جنہوں نے مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کی بنیاد رکھی۔ ہمارے پاس مہمان شب کے لئے جبکہ وہ آئے باتوں اور لیٹنے کی جگہ کے سوا کچھ نہیں۔ اور ایسا شخص میزبانی کر ہی کیسے سکتا ہے جس سے نیند کو ایسی بھوک نے جدا کر دیا ہو جس کے ایک وار نے ہڈیوں کو چھیل کر رکھ دیا ہو۔

عِشتُم :۔ (ضرب) صاحب حیات ہونا۔ قرآن کریم میں ہے وجعلنا لکم فیہا معائش۔ خَفضِ عَیشٍ :۔ بہترین زندگی۔ خَفَضَ العَیشُ۔ مبارک ہو (کرم) خَضِلَ :۔ بھیگا ہوا ہونا۔ پاکیزہ ہونا۔ (سمع) عَیشٌ خَضِلٌ پاکیزہ ہے۔ بہت خوب ہے۔

مُرمِل :۔ ارمل القوم۔ قوم کا توشہ ختم ہو گیا محتاج ہو گئے (نصر) رَمَلَ الطَّعَامَ کھانے میں ریت ملایا۔
نِضو :۔ کمزور جانور۔ نِضوَۃٌ مؤنث۔ انضاء جمع ہے جُنح :۔ حصہ شب (فتح) جنح الیہ مائل ہوا۔ جنح اللیل رات آگئی۔ جنح الرجل۔ گناہ کیا

اَلظَّلَامُ: سخت تاریک رات۔ اول رات۔ ظُلْمَۃٌ تاریکی سیاہی۔ ظَلِمَ اللَّیْلُ تاریک ہوگئی (سمع)

تَمَلْمُلٌ :۔ اضطراب۔ بے چینی۔ تکلیف یا غم کی وجہ سے کروٹیں بدلنا۔ تَمَلْمَلَ الرَّجُلُ۔ بے آرامی کی حالت ہوگئی بستر پر کروٹیں بدلنے لگا۔ جُؤْذُرٌ نیل گائے کا بچہ۔ جَآذِرُ جمع ہے۔ یہاں جوذر سے خوبصورت اور حسین بچے مراد ہے

شَوْذَرٌ :۔ چھوٹی چادر۔ بغیر آستینوں کا قمیص۔

اَسَّسَ فی ام القری :۔ ای بنی اساس البیت الحرام۔ قرآن کریم میں ہے اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَہٗ۔

ام القری :۔ مکہ مکرمہ۔

الطارق :۔ طارق دراصل راستہ چلنے والے کو کہتے ہیں لیکن رات میں چل کر آنے والے کے لئے مخصوص ہوگیا ستارہ کو بھی طارق سے تعبیر کر دیتے ہیں کیونکہ وہ بھی رات میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے والسماء وَالطَّارِقِ۔ نَفٰی :۔ (ضرب) انکار کرنا۔ نفی الشئ انکار کیا نَفَی الرَّجُلَ قید کیا۔ نفی الرجل من بلدہ شہر بدر ہوا

اَعْظُمٌ :۔ عَظْم بمعنی ہڈی کی جمع ہے عظام بھی جمع آتی ہے۔ قرآن کریم میں ہے فکسونا العظام لحمًا کرم عظیم ہونا

فَمَا تَرَىٰ فِيمَا ذَكَرْتُ مَا تَرَىٰ

فَقَالَ مَا أَصْنَعُ بِمَنْزِلٍ قَفْرٍ وَمُنْزِلٍ حِلْفِ فَقْرٍ وَلَكِنْ يَا فَتًى مَا اسْمُكَ فَقَدْ فَتَنَنِي فَهْمُكَ. فَقَالَ اسْمِي زَيْدٌ وَمَنْشَئِي فَيْدٌ وَوَرَدْتُ هٰذِهِ الْمَدَرَةَ أَمْسِ مَعَ أَخْوَالِي مِنْ بَنِي عَبْسٍ. فَقُلْتُ لَهُ زِدْنِي إِيضَاحًا زَادَكَ اللّٰهُ صَلَاحًا عِشْتَ وَنُعِشْتَ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي بَرَّةُ وَهِيَ كَاسْمِهَا بَرَّةٌ أَنَّهَا نُكِحَتْ عَامَ الْغَارَةِ بِمَاوَانَ رَجُلًا مِنْ سَرَاةِ سَرُوجٍ وَغَسَّانَ. فَلَمَّا آنَسَ مِنْهَا الْإِثْقَالَ وَكَانَ بَاقِعَةً عَلَىٰ مَا يُقَالُ. ظَعَنَ عَنْهَا سِرًّا وَهَلُمَّ جَرًّا فَمَا يُعْرَفُ أَحَيٌّ هُوَ فَيُتَوَقَّعُ أَمْ أُودِعَ اللَّحْدَ الْبَلْقَعَ قَالَ أَبُو زَيْدٍ فَعَلِمْتُ بِصِحَّةِ الْعَلَامَاتِ أَنَّهُ وَلَدِي وَصَدَفَنِي عَنِ التَّعَرُّفِ إِلَيْهِ صِفْرُ يَدِي. فَفَصَلْتُ عَنْهُ بِكَبِدٍ مَرْضُوضَةٍ

وَدُمُوعٍ مَفْضُوضَةٍ

(ترجمہ) پس جو کچھ میں نے ذکر کیا اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ میں نے جواب میں کہا کہ میں خالی مکان اور ضرورتمند میزبان کا کیا کروں گا۔ لیکن صاحبزادے ذرا اپنا نام تو بتلاؤ۔ تمہاری ہوشیاری نے تو مجھے لٹو بنا دیا۔ اس نے جواب دیا کہ میرا نام زید ہے اور میرا مولد فید ہے اور میں کل ہی اپنے عبسی ماموؤں کے ہمراہ اس بستی میں آیا ہوں میں نے کہا اور

وضاحت کیجئے اللہ آپ کی نیکی کو زیادہ کرے ۔ زندہ رہو اور بلند مرتبہ ہو ۔ کہنے لگا مجھ کو میری ماں برّہ نے بتلایا تھا جو اپنے نام کی طرح نیک ہے کہ اس نے جس سال قتل و غارتگری کا بازار گرم تھا ۔ ایک سروجی غسانی سردار سے نکاح کر لیا تھا ۔ جب اس سردار نے برّہ کو حاملہ پایا اور وہ جیسا کہ اس کے متعلق مشہور ہے کہ بہت چالاک شخص تھا ۔ برّہ کے پاس سے چھپ کر بھاگ گیا ۔ اور اب تک روپوش ہے ۔ نہیں معلوم کہ وہ زندہ ہے جو اس کی امید لگائی جائے یا کسی خالی قبر کے حوالے کر دیا گیا ۔ ابو زید کہتا ہے کہ میں صحیح نشانات کی وجہ سے پہچان گیا کہ ہو نہ ہو یہ میرا ہی بیٹا ہے لیکن میری تہیدستی نے اپنا تعارف کرانے سے باز رکھا ۔ پس میں اس سے اس حالت میں جدا ہوا کہ میرا جگر پارہ پارہ تھا ۔ اور بے اختیار میرے آنسو بہ رہے تھے ۔

قَفْرٌ : ۔ خالی جگہ ۔ بالکل خالی جہاں نہ آدمی ہو نہ گھاس اور پانی قِفَارٌ اور قُفُورٌ جمع ہے (سَمِعَ) کم ہونا ۔ حِلْفٌ : عہد سچی دوستی ۔ سچا دوست جو حلف اٹھائے کہ کبھی بد عہدی نہیں کرونگا ۔ (ضرب) قسم کھانا ۔ قرآن کریم میں ہے يَحْلِفُونَ بِاللهِ لَكُمْ ۔ اَلْمَدَرَةُ : ۔ مٹی کا ڈھیلا ۔ ڈھیلے کا ٹکڑا ۔ مدرة الرجل ۔ اس کا گھر ۔ فلان سيد مدرته اپنے گاؤں کا سردار ہے ۔ اَخْوَالٌ : ۔ خَالٌ کی جمع ہے ۔ ماموں ۔ اَخْوِلَةٌ بھی جمع آتی ہے

اِيْضَاحًا : بمعنی اظہارًا ۔ (ضرب) ظاہر ہونا ۔ واضح ہونا ۔ صَلَاحًا : ۔ نیکی ۔ فساد کی نقیض ہے (کرم ۔ فتح ۔ نصر) نُعِشَتْ : ۔ (فتح) بلند کرنا ۔ نَعَشَ الْمَيِّتَ ۔ ذکر خیر کیا ۔ اس کے ذکر کو بلند کیا ۔ حدیث عمر میں ہے اِنْتَعِشْ نَعَشَكَ اللهُ ای رفعك الله ۔

بَرَّةٌ : ۔ بڑی نیکو کار ۔ یعنے اسم بامسمی ہے ۔ نَكَحَتْ : (فتح) وطی کرنا ۔ شادی کرنا ۔ نکاح کرنا ۔ نَكَحَتِ الْمَرْأَةُ ۔ عقد کیا ۔ نَاكِحَةٌ ۔ مَنْكُوحَةٌ ۔ شادی شدہ ۔

سَرَاةٌ ۔ سَرِيٌّ کی جمع ہے ۔ شریف ۔ نیک ۔ بزرگ ۔ سرو يسرو (کرم) سخی ہونا ۔ حدیث میں ہے فنكحت بعده سريا ای شريفا ۔ بَاقِعَةٌ : ۔ (بَاقِعٌ) ایک پرندہ جو بے انتہا ہوشیار اور چالاک ہوتا ہے ۔ اور جب پانی پیتا ہے تو ادھر ادھر دیکھتا رہتا ہے ۔ بقع يبقع (سمع) مختلف اللون ہونا بَقِعَ الطَّيْرُ ۔ اسکا رنگ مختلف ہوا ۔

اَلْبَلْقَعَةُ : ۔ خالی زمین ۔ خالی قبر ۔ بَلَاقِعُ جمع ہے ۔ صَدَفَنِيْ : ۔ ای منعنی (ضرب) پھیرنا ۔ رکنا ۔ قرآن کریم میں ہے سنجزی الذين يصدفون عن ايتنا ۔

بِكَبِدٍ : ۔ جگر ۔ کلیجہ ۔ (ضرب) (نصر) جگر پر مارنا ۔ مَرْضُوضَةٌ یعنے مدقوقة و مكسورة ۔ (نصر) کوٹ کر پارہ پارہ کرنا ۔ حدیث میں ہے ان يهوديا رض راس جارية

مَفْضُوضَةٌ : ۔ (نصر) آنسو بہانا ۔ فض الدموع ۔ آنسو بہائے ۔ فضّ الشئ ۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ۔ فَضَّ الْقَوْمَ ۔ متفرق کر دیا ۔ تقسیم کر دیا ۔ فضّ يفضّ ٹکڑے ٹکڑے کرنا ۔

فَهَلْ سَمِعْتُمْ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۔ بِأَعْجَبَ مِنْ هٰذَا الْعُجَابِ ۔ فَقُلْنَا لَا ۔ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ۔ فَقَالَ اَثْبِتُوْهَا فِيْ عَجَائِبِ الْاِتِّفَاقِ وَخَلِّدُوْهَا بُطُوْنَ الْاَوْرَاقِ ۔ فَمَا سُيِّرَ مِثْلُهَا فِي الْاٰفَاقِ فَاَحْضَرْنَا الدَّوَاةَ وَاَسْاوِدَهَا وَرَقَشْنَا الْحِكَايَةَ عَلٰى مَا سَرَدَهَا ثُمَّ اسْتَنْبَطْنَاهُ

عَنْ مُرْتَاهُ فِي اِسْتِضْمَامِ فَتَاهُ فَقَالَ اِذَا ثَقُلَ رُدْنِي خَفَّ عَلَيَّ اَنْ اَكْفُلَ ابْنِي۔ فَقُلْنَا اِنْ كَانَ يَكْفِيكَ نِصَابٌ مِنَ الْمَالِ۔ اَلْفَنَاهُ لَكَ فِي الْحَالِ۔ فَقَالَ وَكَيْفَ لَا يُقْنِعُنِي نِصَابٌ۔ وَهَلْ يَحْتَقِرُ قَدْرَهُ اِلَّا مُصَابٌ۔ قَالَ الرَّاوِي فَالْتَزَمَ كُلٌّ مِنَّا قِسْطًا وَكَتَبَ لَهُ بِهِ قِطًّا فَشَكَرَ عِنْدَ ذٰلِكَ الصُّنْعَ وَاسْتَنْفَدَ فِي الثَّنَاءِ الْوُسْعَ۔

(ترجمہ) پس اے عقلمندو کیا تم نے اس سے زیادہ عجیب کوئی واقعہ سنا ہے۔ ہم نے کہا نہیں۔ اس ذات کی قسم ہے جسے لوح محفوظ کا علم ہے۔ اس نے کہا اس واقعہ کو واقعات نادرہ میں لکھ لو اور بطون اوراق میں محفوظ کر لو۔ کیونکہ اطراف عالم میں کوئی واقعہ اس کے برابر مشہور نہیں ہوا۔ پس ہم لوگ قلم دوات لے آئے اور اس واقعہ کو اسی طرح لکھ لیا جیسے اس نے حکایت کیا تھا اس کے بعد ہم نے لڑکے سے ملنے کے متعلق اس کی رائے معلوم کی۔ کہنے لگا جب میری آستین بھاری ہو جائے گی تب مجھ پر یہ بات آسان ہو گی کہ اپنے بیٹے کی کفالت کروں۔ ہم نے کہا کہ اگر بمقدار نصاب مال کفایت کرے تو اسی وقت آپ کے لئے مال جمع کئے دیتے ہیں۔ کہنے لگا بھلا نصاب کیسے کافی نہ ہو گا۔ اور اتنی معقول مقدار کو تو کوئی پاگل ہی رد کر سکتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک نے کچھ نہ کچھ حصہ اپنے پر لازم کر لیا اور اس کے عوض دستاویز لکھ دی پس اس بات سے وہ شکر گزار ہوا۔ اور تعریف میں اپنا پورا زور خرچ کر دیا۔

اولی الالباب:۔ صاحب عقل و دانش۔ اَلْبَاب لُبٌّ کی جمع ہے۔ خالص عقل۔ ہر شے کا خالص۔ نچوڑ۔ (الفر۔ ضرب۔ سمع۔ کرم) خَلِّدُوْهَا:۔ (الفر) ہمیشہ رہنا۔ دیر تک رہنا اَخْلَدَ الی المکان۔ اقامت کی۔ لازم پکڑا۔ قرآن کریم میں ہے ولکنہ اخلد الی الارض

اَلْاَوْرَاقِ:۔ وَرَقٌ کی جمع ہے۔ کاغذ۔ درخت کا پتہ (ضرب) وَرَقَ الشَّجَرُ۔ پتے ظاہر ہوئے۔ اَسَاوِدَهَا۔ اَسْوَدٌ کی جمع ہے۔ سانپ۔ یہاں قلم مراد ہے۔ قلم کو سانپ کے ساتھ اس لئے تشبیہ دی ہے کیونکہ قلم شکل و صورت میں کچھ نہ کچھ اسود کے مشابہ ہوتی ہے۔ یا اس لئے تشبیہ دی کہ جیسے سانپ اسود۔ سفید اور سیاہ ہوتا ہے ایسے ہی قلم بھی دو رنگی ہوتی ہے

رَقَشْنَا (الفر) لکھنا۔ نقش کرنا۔ رقش الکلام لکھا مزین کیا

سَرَدَهَا: (نصر) مسلسل بیان کرنا۔

رُدْنِیْ:۔ رُدْنٌ۔ آستین کا اوپر کا حصہ۔ آستین کا نیچے کا حصہ پوری آستین۔ اردن القمیص۔ آستین لگائی۔ (ضرب)

اَكْفُلَ:۔ (الفر) خرچ کرنا۔ قرآن کریم میں ہے وکفلها ذکریا۔ (علی قراءة التخفیف)

نِصَابٌ:۔ وہ مقدار مال جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مطلق مقدار۔ نُصُبٌ جمع ہے۔ قِسْطًا: حصہ۔ جزء۔ مقدار۔ امام راغب فرماتے ہیں کہ قسط اس حصہ کو کہتے ہیں جو عادلانہ ہو۔ قرآن کریم میں ہے واقیمو الوزن بالقسط۔

قِطًّا: ضمانت نامہ۔ انعامی چک۔ قُطُوطٌ جمع ہے۔

اَلصُّنْعَ:۔ احسان۔ صنع الیہ۔ احسان کیا (فتح)

استنفد:۔ اِسْتَنْفَدَ فُلَانٌ وُسْعَهٗ۔ اپنا تمام زور ختم کر دیا۔ سمع۔ فنا ہونا۔ منقطع ہونا۔ قرآن کریم میں ہے مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ۔

حَتّٰى اِنَّنَا اسْتَطَلْنَا الْقَوْلَ وَاسْتَقْلَلْنَا الطَّوْلَ۔ ثُمَّ اِنَّهُ نَشَرَ مِنْ وَشْيِ السَّمَرِ

مَا أَدْرِي بِالْخَبَرِ إِلَى أَنْ أَظَلَّ التَّنْوِيرُ وَحَسَرَ الصُّبْحُ الْمُنِيرُ فَقَضَيْنَاهَا لَيْلَةً
غَابَتْ شَوَائِبُهَا إِلَى أَنْ شَابَتْ ذَوَائِبُهَا وَكَمُلَ سُعُودُهَا إِلَى أَنِ انْفَطَرَ عَمُودُهَا۔ وَلَمَّا
ذَرَّ قَرْنُ الْغَزَالَةِ طَمَرَ طُمُورَ الْغَزَالَةِ وَقَالَ انْهَضْ بِنَا لِنَقْبِضَ الصِّلَاتِ وَ
لِنَسْتَنِضَّ الْإِحَالَاتِ۔ فَقَدِ اسْتَطَارَتْ صُدُوعُ كَبِدِي مِنَ الْحَنِينِ
إِلَى وَلَدِي فَوَصَلْتُ جَنَاحَهُ حَتَّى سَنَّيْتُ نَجَاحَهُ فَحِينَ أَحْرَزَ الْعَيْنَ فِي
صُرَّتِهِ بَرَقَتْ أَسَارِيرُ مَسَرَّتِهِ وَقَالَ لِي جُزِيتَ خَيْرًا عَنْ خُطًا قَدَّمْتُكَ
وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَيْكَ فَقُلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَتْبَعَكَ لِأُشَاهِدَ وَلَدَكَ النَّجِيبَ
وَأُنَافِثَ لِكَيْ يُجِيبَ۔ فَنَظَرَ إِلَيَّ نَظْرَةَ الْخَادِعِ إِلَى الْمَخْدُوعِ وَضَحِكَ حَتَّى تَغَرْغَرَتْ
مُقْلَتَاهُ بِالدُّمُوعِ ثُمَّ أَنْشَدَ

(ترجمہ) یہاں تک کہ ہم نے اسکے شکریہ کو زیادہ اور اپنی بخشش کو بہت کم سمجھا۔ پھر اس نے ایسے جادو بھرے افسانے پھیلائے جنہوں نے ہمیں جادر دل کو شرمادیا۔ یہاں تک کہ روشنی قریب تر ہوگئی اور صبح کی آمد آمد ہوئی پس جب ہم اس رات کو جو ادثات سے پاک تھی اس حد تک گذار چکے کہ اس کے گیسو (بوڑھے) سفید ہوگئے اور اسکی سعادت مکمل ہوگئی اور اسکا ستون پھٹ گیا پس جونہی آفتاب طلوع ہوا۔ اس نے ہرن کی طرح چوکڑی بھری۔ اور کہنے لگا ہمارے ساتھ چلو تاکہ بخششوں پر قبضہ کریں اور موعودہ چیزوں کو بصورت نقد تبدیل کریں۔ کیونکہ میرے پارہ ہائے جگر برخوردار کے اشتیاق میں پراگندہ ہوچکے ہیں پس میں نے اس کا بازو جوڑدیا۔ یہاں تک کہ اس کی مشکل آسان ہوگئی۔ جب اس نے اپنی نقدی تھیلی میں محفوظ کرلی تو اس کے چہرہ پر خطوط مسرت چمک اٹھے۔ اور مجھ سے کہنے لگا خدا تجھ کو تیرے چلنے کے بدلے میں جزائے خیر دے۔ اور اللہ میری طرف سے تیرا قائم مقام (نگہبان ہو) میں نے کہا کہ میرا ارادہ تو یہ ہے کہ آپ کے پیچھے پیچھے چلوں تاکہ آپ کے برگزیدہ فرزند کو دیکھوں۔ اس سے باتیں کروں اور وہ جواب دے یہ سنکر اس نے مجھ پر اس طرح نظر ڈالی جیسے فریب دہندہ فریب خوردہ پر اور اس (زور سے) ہنسا کہ دونوں آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں اور یہ اشعار پڑھے

الطَّوْل:۔ انعام، فضل وکرم۔ قرآن کریم میں ہے شدید العقاب ذی الطول۔ (ن) احسان کرنا۔ بخشش کرنا۔ تَجَنَّى: (تفعل) طلوع ہونا۔ ظاہر ہونا۔ ذَوَائِبُهَا:۔ سر کے اگلے حصے کے بال، گیسو۔ ذُؤَابَة کی جمع ہے۔ کَمُلَ۔ (کرم، نصر، سمع) پورا ہونا، مکمل ہونا۔ ذَرَّ۔ (نصر) نکلنا، طلوع ہونا۔ ذَرَّ القَرن کچھ حصہ نکلا۔ طَمَرَ طُمورَ الغَزالة:۔ طمر بمعنی وثب یعنی ہرن کی طرح کودا۔ لِنَسْتَنِضَّ:۔ کہا جاتا ہے۔ یستنض حقه من فلان۔ ای یستخرجه ویاخذ منه الشئ بعد الشئ۔ نَضَّ يَنِضُّ (ضرب) ہلکے ہلکے پانی بہنا۔ رسنا۔ نض الماء ہلکے ہلکے بہا، ٹپکا، رسا۔ نَضَّ مالُهٗ۔ سامان کی شکل میں تھا۔ اب نقد ہوگیا۔ الْحَنِين:۔ اشتیاق (ضرب) مہربانی کرنا۔ شفقت کرنا۔ حَنَّ اِلَيه مشتاق ہوا۔

جُنَاحَہٗ:- انسان کا بازو۔ پرندہ کے پر۔ اَجْنُحٌ اور اَجْنِحَۃ جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے واخفض لہما جناح الذل جمع جیسے اُولِیْ اَجْنِحَۃٍ مَثْنٰی۔

خَلِیْفَتِیْ:- خلیفۃ نائب۔ قائم مقام ہونا۔ خلفاء اور خلائف جمع ہے (نصر) قائم مقام ہونا۔ اَلنَّجِیْب:- بزرگ کریم۔ نفیس۔ انجاب اور نجباء جمع ہے (کرم) نیک ہونا۔ کریم ہونا

اَنَافِثُہٗ:- یعنی اکلمہ و اخاطبہ۔ نافثہ خطاب کیا۔ آہستہ آہستہ باتیں کیں (نصر و ضرب) تھوکنا۔

تَغَرْغَرَتْ:- کہا جاتا ہے تغرغرت العین بالدموع آنکھوں میں آنسو بھر آئے مگر بہتے نہیں جس کو کہتے ہیں آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ مُقْلَتَاہُ:- مُقْلَۃ آنکھ آنکھ کی سفیدی۔ مقل یمقل (نصر) دیکھنا۔ نظر کرنا۔

يَا مَنْ تَظَنَّى السَّرَابَ مَاءً ۔۔۔ لَمَّا رَوَيْتُ الَّذِيْ رَوَيْتُ

مَا خِلْتُ اَنْ يَسْتَسِرَّ مَكْرِيْ ۔۔۔ وَاَنْ يُخِيْلَ الَّذِيْ عَنَيْتُ

وَاللّٰهِ مَا بَرَّةٌ بِعِرْسِيْ ۔۔۔ وَلَا لِيَ ابْنٌ بِهِ اكْتَنَيْتُ

وَاِنَّمَا لِيْ فُنُوْنُ سِحْرٍ ۔۔۔ اَبْدَعْتُ فِيْهَا وَمَا اقْتَدَيْتُ

لَمْ يَحْكِهَا الْاَصْمَعِيُّ فِيْمَا ۔۔۔ حَكٰى وَلَا حَاكَهَا الْكُمَيْتُ

نَجْنِيْهَا وُصْلَةً اِلٰى مَا ۔۔۔ تَجْنِيْهِ كَفِّيْ مَتٰى اشْتَهَيْتُ

وَلَوْ تَعَافَيْتُهَا لَحَالَتْ ۔۔۔ حَالِيْ وَلَمْ اَحْوِ مَا حَوَيْتُ

فَمَهِّدِ الْعُذْرَ اَوْ فَسَامِحْ ۔۔۔ اِنْ كُنْتُ اَجْرَمْتُ اَوْ جَنَيْتُ

ثُمَّ اَنَّهٗ وَدَّعَنِيْ وَمَضٰى۔ وَاَوْدَعَ قَلْبِيْ جَمْرَ الْغَضَا۔

(ترجمہ) اے وہ شخص کہ تو نے میرے جھوٹے کلام کو سچ سمجھ لیا جبکہ میں نے روایت کیا میرا گمان نہ تھا کہ میرا فریب پوشیدہ رہے گا۔ اور میرا مقصد مشتبہ رہے گا۔ خدا کی قسم نہ تو بہ میری بیوی ہے اور نہ میرے کوئی بیٹا ہے جس کے ساتھ میری کنیت وابستہ ہو یہ تو میرے طرح طرح کے کمالات ہیں جن کا میں موجد ہوں اور کسی کی پیروی نہیں کرتا نہ تو انہیں اصمعی نے بیان کیا ہے اور نہ ہی کمیت شاعر نے یہ چیزیں حکایت کی ہیں۔ میں نے ان کو اس چیز (پھل) کے لئے آلہ بنا رکھا ہے جس کو خواہش کیوقت میرا ہاتھ چنتا ہے۔ اگر میں ان (ہر دو) کو چھوڑ دوں تو یقیناً میری حالت بدل جائے اور وہ چیزیں جمع نہیں کر سکتا جو میں نے اب کرلی ہیں۔ پس میرا عذر قبول کیجئے۔ یا مجھ سے درگذر کیجئے اگر میں نے کوئی جرم کیا ہے یا گناہ کیا ہے۔ پھر اس نے مجھے رخصت کیا اور چلا گیا۔ اور میرے قلب میں درخت غضا جیسی (نہ بجھنے والی) چنگاریاں امانت رکھ گیا۔

اَلسَّرَابُ:- ریت جو گرمی کی دوپہر میں اور چاندنی رات میں بہتا ہوا پانی معلوم ہوتا ہے (نصر) بہنا۔ عَنَيْتُہٗ۔ (ضرب) ارادہ کرنا۔

قصد کرنا۔ بِعِرْسِیْ:- عِرْس بیوی اَعْرَاس جمع ہے۔ (نصر و سمع) مسرت میں رہنا۔ الفت کرنا۔ سِحْرٌ:- وہ چیز جس کو انسان

حیلہ اور فساد سے کرے۔ جادو۔ أسحار اور سحور جمع ہے (فتح) جادو کرنا۔ دھوکہ دینا۔ الأصمعي:۔ بڑے متبحر عالم تھے ہزارہا اشعار زبانی یاد تھے۔ حاكها:۔ (نصر) کپڑا بننا حاك الثوب کپڑا بننا۔ الكميت:۔ کمیت مشہور اور زبردست شاعر گذرا

ہے۔ لم أجمع:۔ أی لم أجمع (ضرب) جمع کرنا۔ حفاظت کرنا (گذر چکا)، فمهدت:۔ کہا جاتا ہے مهد لفلان عنده قبول کیا۔ مهد الفراش۔ پھیلایا (فتح) پھیلانا۔ مهد گود۔ گہوارہ جمرة:۔ آگ کی چنگاریاں جمرات جمع ہے۔

المقامة السادسة المراغية

روى الحارث بن همام قال حضرت ديوان النظر بالمراغة۔ وقد جرى ذكر البلاغة فأجمع من حضر من فرسان اليراعة وأرباب البراعة على أنه لم يبق من ينقح الإنشاء ويتصرف فيه كيف يشاء ولا خلف بعد السلف من يبتدع طريقة غراء۔ أو يفترع رسالة عذراء وأن المفلق من كتاب هذا الأوان المتمكن من أزمة البيان كالعيال على الأوائل ولو ملك فصاحة سحبان وائل وكان بالمجلس كهل جالس في الحاشية عند مواقف الحاشية فكان كلما نشط القوم في شوطهم ونثروا العجوة والنجوة من نوطهم ينبئ تخازر طرفه وتشامخ أنفه أنه مخرنبق لينباع ومجرنمز ليمد الباع ونابض ليبري النبال ورابض ليبغي النضال

(ترجمہ) حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ شہر مراغہ میں ایک محفل مناظرہ میں حاضر ہوا۔ جہاں بلاغت کی بحث چھڑی ہوئی تھی۔ جتنے شہسواران قلم اور اہل فضل وکمال تھے سب اس پر متفق ہو گئے کہ اب کوئی ایسا شخص باقی نہیں جو انشا میں ستھراپن پیدا کر سکے اور اس میں جسطرح چاہے تصرف کر سکے۔ اور نہ سلف کے بعد اب کوئی اس قابل ہے کہ جو نئی اور روشن راہ نکال سکے یا کسی اچھوتے مضمون میں خامہ فرسائی کر سکے۔ اس زمانے کے ماہرین انشا جن کے قبضہ میں فصاحت کی باگیں ہیں گذرے ہوئے فضلا کے دست نگر ہیں۔ اگرچہ وہ سحبان بن وائل جیسی فصاحت کے کیوں نہ مالک ہو جائیں۔ ادھر مجلس کے کنارہ ایک اڈھیڑ عمر آدمی نوکروں کے بیٹھنے کی جگہ کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس کا حال یہ تھا کہ جب لوگ اپنی تگ ودو میں حد سے متجاوز ہوتے تھے اور اپنے اپنے توکروں سے جید اور ردی خرما پھینکنے لگتے تھے تو اس کا کن انکھیوں سے دیکھنا اور ناک چڑھانا بتلاتا تھا کہ وہ بھی بحث کے لئے بھرا اور سکڑا بیٹھا ہے گویا حملہ کرنا ہی چاہتا ہے۔ کمان کا چلہ چڑھائے تیروں کو ٹھیک

کررہا ہے اور گھٹنے ٹیکے ہوئے تیر اندازی کی فکر میں ہے۔
دِیْوَان:۔ وہ رجسٹر جس میں فوجیوں کے نام لکھے ہوئے ہوں وہ کتاب جس میں بحساب ابجد اشعار لکھے ہوئے ہوں۔ آج کل دیوان عام طور پر کچہری کے لئے بولا جاتا ہے دَوَادِیْن جمع ہے
بالمراغة:۔ آذربائیجان کے قریب ایک بستی کا نام ہے۔
فُرْسَان:۔ فَارِسٌ کی جمع ہے۔ گھوڑے سوار (کرم) گھوڑے وغیرہ پر سوار ہونا۔ فَرَسَ الرَّجُلُ۔ امر خیل میں خوب ماہر اور حاذق ہوگیا۔
اَلْبَرَاعَة:۔ نئے۔ بانس کا ٹکڑا جس سے قلم بنایا جاتا ہے جبتک قلم نہ تراشا جائے اس وقت تک براعہ ہے اور جب تراش لیا جائے تو پھر قلم ہے۔ بَرَاعٌ جمع ہے۔
اَرْبَابٌ:۔ رَبٌّ کی جمع ہے۔ پالنے والا۔ مالک۔ مطلق رب سے ذات باری تعالیٰ مراد ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں ہے ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ۔ غیر خدا پر رب اضافت کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے جیسے رَبُّ الدار۔ رب الغنم وغیرہ (نصر) پالنا۔ پرورش کرنا۔ انتظام کرنا۔
يُنَقِّحُ:۔ نَقَّحَ الْكَلَامَ۔ درست کیا۔ سنوارا (فتح) چھانٹنا۔ چھیلنا۔ خَلَفَ:۔ بعد میں آنے والا۔ (نصر) بعد میں آنا۔ پیچھے آنا
اَلسَّلَفَ:۔ گذرے ہوئے لوگ۔ متقدمین۔ قرآن کریم میں ہے فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا۔ اسلاف جمع ہے۔ (نصر) گذرنا۔ متقدم ہونا۔ يفترع:۔ اِفْتَرَعَ الْبِكْرَ۔ بکارت زائل کی۔ (فتح) چڑھنا۔ بلند ہونا۔
عَذْرَاءُ:۔ کنواری لڑکی۔ باکرہ۔ بن بندھا موتی عذارٰی اور عَذْرَاوَات جمع ہے۔ اَلْمُفْلِقُ:۔ حاذق۔ ماہر شاعر مُفْلِقٌ۔ ماہر ہے۔ نئی بات پیدا کرنے والا ہے (ضرب)۔
اَلْاَوَان:۔ وقت۔ لحظہ۔ زمان۔ اٰوِنَةٌ جمع ہے۔ اٰنَ يَئِيْنُ (ضرب) وقت آنا۔ فَصَاحَة:۔ کلام کا سلیس ہونا۔ (کرم) کہا جاتا ہے فصح الرجل فصاحة۔ جید اللغة ہے۔ كَهْلٌ:۔ ادھیڑ عمر کا مرد تیس برس سے چالیس برس

تک۔ قرآن کریم میں ہے ويكلم الناس في المهد وكهلا كُهُوْلٌ اور كِهَالٌ جمع ہے (فتح اور کرم) ادھیڑ عمر کا ہونا۔
حَاشِيَةٌ:۔ کنارہ۔ کونہ حَوَاشٍ جمع ہے
شَطَّ:۔ (نصر، ضرب) دور ہونا۔ زیادتی کرنا۔ حق سے بعید ہونا۔ شَوْطِهِمْ:۔ انتہا۔ دوڑ۔ چکر اشواط جمع ہے۔ حدیث میں ہے طاف بالبیت سبعة اشواط۔
دَنَثَرُوا الْعَجْوَةَ وَالنَّجْوَةَ:۔ عجوۃ۔ خرما۔ عمدہ کھجوروں کی گٹھلی۔ نجوۃ۔ خراب کھجوروں کی گٹھلی۔ مراد یہ ہے کہ اچھا اور برا کلام اپنی زبان سے نکال رہا تھا۔
نَوْطِهِمْ:۔ نوط۔ ٹوکرا۔ تَخَاذَرُ:۔ پلک بند کرنا۔ (نصر) گوشہ چشم سے دیکھنا۔ آنکھ میچ کر دیکھنا
تَشَامَخَ:۔ تکبر کی وجہ سے آنکھ اوپر کو اٹھانا۔ (فتح) تکبر کرنا۔ ناک بھوں چڑھانا۔ حدیث میں ہے فَشَمَخَ بِاَنْفِهِ
مُخْرَنْبِقٌ:۔ اِخْرَنْبَقَ سر جھکا کر خاموشی سے سوچنے لگا۔ لِيَنْبَاعَ:۔ اِنْبَاعَ الرجل اليه ممتد اور منبسط ہونا (نصر) بخشش کے لئے ہاتھ کھولنا۔ پھیلانا۔
مُجْرَمِّزٌ:۔ اى منقبض ومجتمع بعضه الى بعض۔
جَرْمَزَ الرَّجُلُ:۔ سکڑا اور بعض حصہ کو بعض کے ساتھ ملایا۔
سَيَمُدُّ الْبَاعَ:۔ کود نے اور حملہ کرنے سے کنایہ ہے۔ ہاتھ پھیلائے گا۔
نَابِضٌ:۔ تیر پھینکنے والا۔
انبض القوس۔ کمان کا چلہ کھینچا۔
النبال:۔ نَبْلٌ کی جمع ہے۔ تیر۔ (نصر) تیر مارنا۔ نَبَلَ الرَّجُلُ۔ تیر مارا۔ رَابِضٌ:۔ (ضرب) گھٹنوں پر بیٹھنا۔ اَلنِّضَال:۔ نَاضَلَهُ۔ تیر اندازی میں سبقت لے گیا۔ (نصر) نَاضَلَ عَنْهُ اس کو بچا لیا۔ اس کی طرف سے مدافعت کی۔

فَلَمَّا نُثِلَتِ الْكَنَائِنُ وَفَاءَتِ السَّكَائِنُ۔ وَرَكَدَتِ الزَّعَازِعُ۔ وَكُفَّ الْمُنَازِعُ۔ وَسَكَنَتِ الزَّمَاجِرُ وَسَكَتَ الْمَزْجُورُ وَالزَّاجِرُ۔ أَقْبَلَ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَقَالَ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا۔ وَجُرْتُمْ عَنِ الْقَصْدِ جِدًّا۔ وَعَظَّمْتُمُ الْعِظَامَ الرُّفَاتَ۔ وَأَفْنَيْتُمْ فِي الْمَيْلِ إِلَى مَنْ فَاتَ۔ وَغَمَصْتُمْ جِيلَكُمُ الَّذِينَ فِيهِمْ لَكُمُ اللِّدَاتُ۔ وَمَعَهُمُ انْعَقَدَتِ الْمَوَدَّاتُ۔ أَنَسِيتُمْ يَا جَهَابِذَةَ النَّقْدِ وَمَوَابِذَةَ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ۔ مَا أَبْرَزَتْهُ طَوَارِفُ الْقَرَائِحِ۔ وَبَرَّزَ فِيهِ الْجَذَعُ عَلَى الْقَارِحِ مِنَ الْعِبَارَاتِ الْمُهَذَّبَةِ وَالْاِسْتِعَارَاتِ الْمُسْتَعْذَبَةِ وَالرَّسَائِلِ الْمُوَشَّحَةِ وَالْأَسَاجِيعِ الْمُسْتَمْلَحَةِ وَهَلْ لِلْقُدَمَاءِ إِذَا أُنْعِمَ النَّظَرُ۔ مَنْ حَضَرَ۔ غَيْرُ الْمَعَانِي الْمَطْرُوقَةِ الْمَوَارِدِ الْمَعْقُولَةِ الشَّوَارِدِ۔

(ترجمہ) پس جب تمام ترکش خالی ہو گئے۔ سکوت طاری ہو گیا۔ آندھیاں رک گئیں۔ جھگڑالو جھگڑے سے باز آ گئے۔ شور و غل ٹھنڈا پڑ گیا۔ غالب اور مغلوب خاموش ہو گئے۔ تب اس نے جماعت کی طرف رخ کیا۔ اور کہا کہ تم سب لوگوں نے یقینا بے کار اور لغو باتیں کی ہیں۔ اور سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہو۔ تم نے بوسیدہ ہڈیوں کو بہت بڑھا دیا ہے۔ اور مُردوں کی طرف خواہ مخواہ جھکے جاتے ہو۔ درحقیقت تم لوگوں نے اپنے ان ساتھیوں کو عیب لگایا ہے جن کا تم پر حق ہمعصری ہے۔ حالانکہ ان کے ساتھ دوستی کے رشتے قائم ہو چکے۔ کیا اے پرکھ کے ماہرو۔ اور بست و کشاد کے حاکمو تم نے ان چیزوں کو بھلا دیا۔ جن کو نئی طبیعتوں نے پیدا کیا ہے اور جن میں جوان بوڑھے پر غالب آ گیا ہے۔ یعنی صاف اور سیدھی عبارتیں۔ پاکیزہ استعارات۔ آراستہ و پیراستہ مقالے۔ نمکین قافیے۔ حاضرین کرام ذرا غور فرمائیں کہ متقدمین کے پاس بجز ایسے معانی کے کہ جن کے گھاٹ گدلے ہیں۔

نُثِلَتْ:۔ نثل البئر۔ مٹی نکالی۔ نثل الکنانۃ۔ ترکش میں سے تیر نکال کر چلانے شروع کر دئے (افراد ضرب)۔
اَلْکَنَائِنُ:۔ کِنَانَۃٌ کی جمع ہے۔ ترکش۔ تیر دان۔ لکڑی کا ہو یا چمڑہ کا (نصر) ڈھکنا۔ چھپانا۔ قرآن کریم میں ہے اِنَّہٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ فِیْ کِتَابٍ مَّکْنُوْنٍ۔ اَلْکِنَّۃُ پردہ۔ جیسے قرآن کریم میں ہے قلوبنا اکنۃ۔ ای فی غطاءٍ۔
فَاءَتْ:۔ (ضرب) لوٹنا۔ واپس ہونا۔ فَاءَ الظِّلُّ۔ سایہ لوٹ گیا۔ قرآن کریم میں ہے حَتّٰی تَفِیْءَ اِلٰی اَمْرِ اللّٰہِ۔ فَیْءٌ ایسا مال جو بلا مشقت حاصل ہو۔ سائے کے ساتھ تشبیہ دی گئی کیونکہ جیسے سایہ جلدی ختم ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی یہ مال بھی ختم ہو جاتا ہے۔ فِئَۃٌ۔ چھوٹی سی جماعت مطلق جماعت۔ قرآن کریم میں ہے کم من فئۃ قلیلۃ غلبت
اَلزَّمَاجِرُ:۔ زَمْجَرَۃٌ کی جمع ہے۔ نیز آواز۔ سخت آواز زَمْجَرَ الرَّجُلُ۔ چیخا۔ چلایا۔
اِدًّا:۔ امر ثقیل کما قال تعالیٰ لقد جئتم ادًّا ای امرًا منکرًا۔ اَلرُّفَاتُ:۔ ہر وہ چیز جو شکستہ و بوسیدہ ہو

دَنِتَ الشَّیْءُ۔ نوڑا۔ خوب باریک پیسا (نصر ضرب) قرآن
کریم میں ہے اَئِذَا کُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا
غَمَصْتُمْ :۔ (ضرب) حقیر سمجھنا۔ غَمَصَ النِّعْمَۃَ۔ ناشکری کی
غَمَصَ عَلَیْہِ۔ اس پر جھوٹ بولا۔ جِبِلَّکُمْ :۔ بمعنی
ہمزمانہ اَجْیَال جمع ہے۔ اَللِّدَاتُ :۔ لِدَۃٌ کی جمع ہے
ہمزاد ہمسالگی۔ ساتھ پرورش یافتہ۔
جَھَابِذَۃُ :۔ جِھْبِذٌ کی جمع ہے۔ حاذق۔ ماہر۔ کھرا کھوٹا
پرکھنے والا۔ مَوَابِذَۃُ :۔ مُؤْبَذٌ کی جمع ہے بمعنی حاکم
اور وزیر۔ طَوَارِفُ :۔ طبائع جدیدہ۔ طَارِفَۃٌ کی جمع
ہے (کرم) ظریف الطبع ہونا۔ الجَذَعُ :۔ چوپایہ کا دو

سالہ بچہ۔ کم عمر کا بچہ۔ جِذَاعٌ جمع ہے۔
اَلْقَارِحُ :۔ وہ سُم دار جانور جس کے مسوڑھے پھٹ کر
دانت نکلنے لگے ہوں۔ (فتح۔ سمع) قارح ہونا۔
اَلْمُسْتَعْذَبُ :۔ میٹھے۔ خوشگوار۔ کہا جاتا ہے مَاءٌ
عَذْبٌ ای ماء طیّب۔ قرآن کریم میں ہے۔ ھٰذَا
عَذْبٌ فُرَاتٌ۔ اَلْمُوَشَّحَۃُ :۔ بمعنی مزیّنہ۔ اَلْمَطْرُوقَۃُ
ای مکدّرۃ للوارد۔ (نصر) گدلا پانی پینا۔ خراب پانی
پینا۔ اَلشَّوَارِدُ :۔ شَارِدَۃٌ کی جمع ہے (نصر) بھاگنا۔ بدکنا
اطاعت سے نکلنا۔ شَوَارِدُ اللُّغَۃِ : لغت کے فوائد
و غرائب۔

اَلْمَأْثُورَۃَ عَنْھُمْ لِتَقَادُمِ لِلْوَالِدِ۔ لَا لِتَقَدُّمِ الصَّادِرِ عَلَى الْوَارِدِ۔ وَاِنِّیْ لَاَعْرِفُ
الْاٰنَ مَنْ اِذَا اَنْشَاَ وَشّٰی۔ وَاِذَا عَبَّرَ حَبَّرَ۔ وَاِنْ اَسْھَبَ اَذْھَبَ وَاِذَا اَوْجَزَ
اَعْجَزَ۔ وَاِنْ بَدَہَ شَدَہَ۔ وَمَتٰی اِخْتَرَعَ خَرَعَ۔ فَقَالَ لَہٗ نَاظُوْرَۃُ الدِّیْوَانِ۔
وَعَیْنُ اُوْلٰئِكَ الْاَعْیَانِ۔ مَنْ فَارِعُ ھٰذِہِ الصِّفَاتِ۔ وَقَرِیْعُ ھٰذِہِ الصِّفَاتِ
فَقَالَ اِنَّہٗ قِرْنُ مَجَالِكَ۔ وَقَرِیْنُ جِدَالِكَ وَاِذَا شِئْتَ ذَاكَ فَرُضْ نَجِیْبًا
وَادْعُ مُجِیْبًا۔ لِتَرٰی عَجِیْبًا۔ فَقَالَ لَہٗ یَا ھٰذَا اِنَّ الْبُغَاثَ بِاَرْضِنَا لَا یَسْتَنْسِرُ
وَالتَّمْیِیْزُ عِنْدَنَا بَیْنَ الْفِضَّۃِ وَالْقِضَّۃِ مُتَیَسِّرٌ۔ وَقَلَّ مَنِ اسْتَھْدَفَ
لِلنِّضَالِ۔ فَخَلَصَ مِنَ الدَّآءِ الْعُضَالِ اَوِ اسْتَثَارَ نَقْعَ الْاِمْتِحَانِ۔ فَلَمْ
یُقْذَ بِالْاِمْتِھَانِ فَلَا تُعَرِّضْ۔ عِرْضَكَ لِلْفَاضِحِ۔ وَلَا تُعْرِضْ عَنْ نَصَاحَۃِ
النَّاصِحِ۔ فَقَالَ کُلُّ امْرِئٍ اَعْرَفُ بِوَسْمِ قِدْحِہٖ۔ وَسَیَنْفَرِیْ اللَّیْلُ عَنْ
صُبْحِہٖ۔ فَتَنَاجَتِ الْجَمَاعَۃُ فِیْمَا یُسْبَرُ بِہٖ قَلِیْبُہٗ وَیُعْجَمُ فِیْہِ تَقْلِیْبُہٗ۔ فَقَالَ
اَحَدُھُمْ ذَرُوْہُ فِیْ حِصَّتِیْ لِاَرْمِیَہٗ بِحَجَرِ قِصَّتِیْ۔ فَاِنَّھَا عُضْلَۃُ الْعُقَدِ۔ وَ
مَحَكُّ الْمُنْتَقِدِ

(ترجمہ) جوان سے محض ان کی تقدیم پیدائش کی وجہ سے نقل ہوتے چلے آرہے ہیں۔ نہ اس لئے کہ پانی سے لوٹنے والے کو پانی پر آنے والے پر تقدم حاصل ہے۔ اور یقیناً میں ایسے شخص کو جانتا ہوں کہ وہ جب انشا پردازی کرتا ہے تو کلام کو سنوارتا ہے اور جب بولتا ہے تو خوب بولتا ہے۔ اگر کلام کو طول دے تو سوالنے سے پاٹ دے۔ جب اختصار کرتا ہے عاجز کردیتا ہے اور اگر فی البدیہہ کہتا ہے تو حیران کر دیتا ہے اور جب کوئی نئی بات کہتا ہے تو (حاسد کا جگر) پھاڑ دیتا ہے۔ یہ سنکر صدر انجمن اور ان معززین کے سربراہ نے اس سے کہا بھلا اس سخت پتھر کا توڑنے والا کون ہو سکتا ہے اور ان صفات کا جامع کون سردار ہے۔ اس نے جواب دیا کہ وہ تیری جولانگاہ کا حریف اور تیری لڑائی کا فریق ہے (یعنی میں ہی ہوں) اور اسکی تصدیق چاہتے ہو تو اس اسپ تازی کو رام کرلو۔ اور جواب دینے والے کو للکارو۔ اور پھر عجائبات کا ملاحظہ کرو۔ صدر مجلس نے کہا کہ ہماری سرزمین میں معمولی پرندہ کرگس کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اور ہمارے یہاں چاندی اور سنگریزہ کو جدا کرنا آسان ہے۔ ایسے لوگ بہت کم ہیں جو تیر اندازی کا نشانہ بنے ہوں اور سخت مرض سے نجات پائی ہو۔ یا آزمائش کا غبار اڑایا ہو اور خس وخاشاک ذلت (آنکھوں میں) نہ پڑا ہو۔ پس اپنی آبرو کو رسوائیوں کے لئے پیش نہ کر اور ناصح کی نصیحت سے روگردانی مت کر۔ اس نے جواب دیا۔ ہر شخص اپنے تیر کی علامت زیادہ جانتا ہے اور کچھ دیر میں ہی رات صبح سے جدا ہوا چاہتی ہے۔ یہ سنکر جماعت آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگی کہ اس کے کنوئیں (کی گہرائی) کا امتحان کیسے کیا جائے اور کس طرح اسکو گھمانے (نادم کرنے) کا ارادہ کیا جائے۔ ان میں سے ایک بولا اس کو میرے حصہ میں چھوڑ دو۔ تاکہ اپنی گفتگو کے پتھر سے ماروں۔ کیونکہ یہ سخت ترین گرہ ہے اور پرکھنے کی کسوٹی ہے۔

وَشّٰی: بمعنی زَیَّنَ۔ وَشَیَ الثَّوْبَ وَشْیًا۔ اچھا بنایا۔ منقش کیا (نصر) مزین کرنا۔ اَسْهَبَ:۔ اَسْهَبَ الْکَلَامَ۔ طول دیا۔ کلام طویل کیا (فتح) اَوْجَزَ:۔ اِخْتَصَرَ۔ اَوْجَزَ فِی الْکَلَامِ۔ مختصر کیا (ضرب) مختصر کرنا۔ شَدَهَ:۔ (فتح) حیران کردینا۔ شدھہ حیران کردیا۔ دہشت زدہ کردیا۔

خَرَعَ:۔ (فتح) چیرنا۔ پھاڑنا۔ نَاظُوْرَةٌ:۔ قوم کی طرف سے منتخب اور منظور کردہ سردار۔ مذکر اور مؤنث مفرد اور جمع سب کے لئے مستعمل ہے۔ قَادِحٌ:۔ ضَارِبٌ۔ کَاسِرٌ۔ کھٹکھٹانے والا۔ توڑنے والا۔ قرآن کریم میں ہے کَذَّبَتْ ثمود وعاد بالقارعة (فتح)

الصفاة:۔ چکنا اور سخت پتھر۔ مشکل کام مراد ہے صَفَوَاتٌ جمع ہے۔ قَرِیْعٌ:۔ سردار۔ سید (سمع) غالب آنا۔ قرعہ اندازی میں غالب آنا۔ قَرُوْضٌ:۔ اصله راض الفرس ریاضة لیے ذلله وطوعه و (نصر) گھوڑے کے بچہ کو رام کرلینا۔ سدھانا۔ چال سکھانا۔ اَلْبُغَاثُ:۔ ایک چھوٹا پرندہ جو بہت آہستہ اڑتا ہے۔ بُغْثَانٌ جمع ہے۔ اس کی مثل یوں مشہور ہے۔ اِنَّ الْبُغَاثَ بِاَرْضِنَا یَسْتَنْسِرُ یعنی جو شخص ہمارے پڑوس میں رہتا ہے وہ اگرچہ حقیر کیوں نہ ہو۔ لیکن غالب آئے گا۔ لَایَسْتَنْسِرُ۔ اِی لایصیر نسرا۔ نَسْرٌ گدھ۔ اَنْسُرٌ اور نُسُوْرٌ جمع ہے۔

اَلْفَضَضُ:۔ سنگریزہ۔ کنکری۔ فَضَّ الطعامُ کرکرا ہوگیا

اَلْعُضَالُ: سخت شدید۔ عضل المرأة عن الزوج زوج کے لئے سخت ہوگئی۔ (نصر) سخت ہونا۔ قرآن کریم میں ہے فلا تعضلوهن ان ینکحن اَزْوَاجَهُنَّ۔

اَثَارَ اِسْتَثَارَ:۔ استثارہ۔ بھڑکایا۔ اکسانا۔ ہلایا۔ (نصر) اٹھنا۔ بلند ہونا۔ ثَارَ الْغُبَارُ۔ اٹھا۔ قرآن کریم میں ہے وَاَثَارُوا الْاَرْضَ۔ ثَوْرٌ۔ بیل۔ بیل کو ثور اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے چلنے کی وجہ سے بھی زمین سے غبار اڑتا ہے

قَذِیَتْ:۔ یعنی اس کی آنکھیں خس وخاشاک پڑ گئے (سمع) کوڑا کرکٹ گرنا۔

بِالْاِمْتِهَانِ: ای بالذلة والاحتقاد (فتح) ندمت کرنا اِهَانَۃُ۔ حقیر سمجھنا۔ قِدَاحٌ: قِدْحٌ۔ تیر۔ قِدَاحٌ اور اَقْدُحٌ جمع ہے۔ قَلِیْبٌ: کنواں۔ پرانا کنواں یہاں پر مراد علم کی گہرائی ہے۔ قُلُبٌ اور اَقْلُبٌ جمع ہے۔ عُضْلَۃٌ	مصیبت۔ آفت۔ عُضَلٌ اور عُضْلٌ جمع ہے (نصر) منع کرنا۔ تنگ کرنا۔ عَضَلَ عَلَیْہِ تنگ کیا۔ روکا۔ مِحَکٌّ: وہ پتھر جس پر سونے کی جانچ کی جاتی ہے۔ کھرا اور کھوٹا پرکھا جاتا ہے کسوٹی۔ حَکَّ یَحُکُّ (نصر) رگڑنا۔ گھسنا۔

فَقَلَّدُوْهُ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ الزَّعَامَةَ۔ تَقْلِيْدَ الْخَوَارِجِ اَبَا نَعَامَةَ فَاَقْبَلَ عَلَى
الْكَهْلِ وَقَالَ اِعْلَمْ اَنِّيْ اُوَالِيْ۔ هٰذَا الْوَالِيْ۔ وَاُرَقِّحُ حَالِيْ بِالْبَيَانِ الْحَالِيْ۔
وَكُنْتُ اَسْتَعِيْنُ عَلٰى تَقْوِيْمِ اَوَدِيْ۔ فِيْ بَلَدِيْ۔ بِسَعَةِ ذَاتِ يَدِيْ۔ مَعَ
قِلَّةِ عَدَدِيْ۔ فَلَمَّا ثَقُلَ حَاذِيْ۔ وَنَفِدَ رَذَاذِيْ۔ اَمَّمْتُهُ مِنْ اَرْجَائِيْ۔
بِرَجَائِيْ۔ وَدَعَوْتُهُ لِاِعَادَةِ رُوَائِيْ وَاِرْوَائِيْ۔ فَهَشَّ لِلْوِفَادَةِ وَرَاحَ۔ وَغَدَا
بِالْاِفَادَةِ وَرَاحَ۔ فَلَمَّا اسْتَاْذَنْتُهُ فِي الْمُرَاحِ اِلَى الْمُرَاحِ۔ عَلٰى كَاهِلِ الْمِرَاحِ۔
قَالَ قَدْ اَزْمَعْتُ اَنْ لَّا اُزَوِّدَكَ بَتَاتًا

(ترجمہ) پس سب لوگوں نے اس امر میں اسکی تقلید کی مثل تقلید کرنے خوارج کے ابو نعامہ کی۔ پس وہ شخص ادھیڑ عمر والے کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ تم معلوم کرو کہ میں اس حاکم کو محبوب رکھتا ہوں اور میں اپنے فصیح و بلیغ کلام سے اپنی حالت سنوارتا ہوں۔ پہلے تو میں اپنے شہر میں اپنی کجی کو سیدھا کرنے میں اپنی فراخدستی سے امداد حاصل کیا کرتا تھا۔ اور میرے اہل و عیال بھی مختصر تھے۔ مگر جب میری پشت بوجھل ہو گئی (یعنی کثیر العیال ہو گیا۔) اور میرا رہا سہا مال بھی ختم ہو گیا۔ تب میں نے اپنے (وطن کے) کناروں سے اپنی امیدوں کو لیکر اس حاکم کا قصد کیا اور اپنی خوشحالی اور سیرابی کو لوٹانے کے لئے ان کو پکارا وہ میرے آنے سے بید مسرور اور خوش ہوئے اور صبح و شام مجھے فائدہ پہنچاتے رہے۔ جب میں نے کیف و نشاط کے شانے پر سوار ہو وطن جانے کی اجازت مانگی تو کہنے لگے کہ میں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ تیرے لئے کوئی توشہ تیار نہیں کرونگا۔

فَقَلَّدُوْہُ:۔ ای فوضوا الیہ۔ قلدہ العمل۔ اس کے سپرد کر دیا (ضرب) بانٹنا۔ بل دینا: اَلزَّعَامَۃُ:۔ امارت۔ ریاست عزت و وجاہت (نصر و فتح) زَعِیْمٌ۔ رئیس۔ قرآن کریم میں ہے اَنَا بِہٖ زَعِیْمٌ۔ یعنی انا بہ کفیل و ضمین۔ زُعَمَاءُ جمع ہے۔ اَبَا نَعَامَۃَ:۔ ابو نعامہ خوارج کا سردار اور نہایت فصیح و بلیغ ادیب اور شاعر تھا۔ اُرَقِّحُ: ای اُصْلِحُ وَاُزَیِّنُ۔ ترقیح کے معنی اصل میں ہے	اصلاح حال کے ہیں۔ کہا جاتا ہے فلان یرقح مالہ حالہ اپنے مال اور حال کو ٹھیک رکھتا ہے۔ تَقْوِیْمُ اَوَدِیْ:۔ ای تعدیل عوجی۔ اَوِدَ یَاْوَدُ (سمع) ٹیڑھا ہونا۔ بَلَدِیْ:۔ بَلَدٌ۔ بَلْدَۃٌ۔ شہر۔ بستی۔ دیس۔ قرآن کریم میں ہے لَا اُقْسِمُ بِہٰذَا الْبَلَدِ۔ بلدۃ طیبۃ۔ بلاد جمع ہے (نصر) ٹھہرنا۔ اقامت کرنا۔ حَاذِیْ:۔ حَاذٌ۔ پشت۔ پیٹھ۔ احاذ جمع ہے۔ کہتے

ہیں ھو قلیل الحاذ۔ قلیل المال ہے۔ (نصر) تیز چلانا حاذ علی الشیٔ محافظت کی۔ اِسْتَحْوَذَ بمعنے غَلَبَ قرآن کریم میں ہے استحوذ علیہم الشیطان۔

دذاذی:۔ دذاذ ہلکی بارش پھوار (نصر) پھوار پڑنا۔ ہلکی بارش ہونا۔ مال قلیل مراد ہے۔ دُوَائِیْ:۔ بضم دار حسن ہیئت حسن نظر۔ دَوَاءٌ:۔ بفتح دار میٹھا پانی۔ دِوَاءٌ:۔ بکسر دار ڈول کی رسی۔ اَدْوَائِیْ:۔ ای ازالۃ العطش۔ ددی من الماء۔ پانی پیا۔ پیٹ بھر کر پیا (سمع) اَدْوَاہُ۔ اسکو پلایا۔

هَشَّ:۔ (ضرب) مسکرانا خوش ہونا۔

لِلْوِفَادَۃِ:۔ کہا جاتا ہے وفد الی الامیر۔ قاصد بن کر آیا۔ وافد۔ کسی حاکم وغیرہ کے پاس جانے والا۔ وَفْد جماعت۔ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا

دَاحَ:۔ (نصر) خوش ہونا مسرور ہونا۔ اَلْمَرَاحُ (بفتح میم) دواح سے مصدر میمی ہے اور غُدُوَّۃٌ کی نقیض ہے۔ مُرَاحٌ بضم میم اونٹوں۔ بھیڑوں اور بکریوں کا ماوٰی۔ مِرَاحٌ بکسر میم۔ فرحت وانبساط۔ انتہائی مسرت۔ کَاھِلٌ:۔ پشت کا بالائی حصہ جو گردن سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ اَزْمَعْتُ:۔ بمعنی قصدت کہا جاتا ہے۔ اَزْمَعَ الْاَمْرَ ارادہ کیا۔ اُزَوِّدُكَ۔ تزوید توشہ دینا۔ قرآن کریم میں ہے وتزودوا فان خیر الزاد التقوٰی۔ زاد۔ توشہ

بتاتا:۔ توشہ۔ بَتٌّ سے ہے بمعنی کاٹنا۔ توشہ کو بتات اس لئے کہتے ہیں۔ کہ اس کی مدد سے راستہ کاٹا جاتا ہے یا اس لئے کہ یہ مال اور کھانے میں سے ایک حصہ ہوتا ہے (نصر اور ضرب)

وَلَا اَجْمَعُ لَكَ شَتَاتًا۔ اَوْ تُنْشِئُ لِیْ اَمَامَ ارْتِحَالِكَ۔ رِسَالَۃً تُوْدِعُهَا شَرْحَ حَالِكَ۔ حُرُوْفُ اِحْدٰی كَلِمَتَیْهَا یَعُمُّهَا النَّقْطُ۔ وَحُرُوْفُ الْاُخْرٰی لَمْ یُعْجَمْنَ قَطُّ۔ وَقَدِ اسْتَنَابَتْ بَبَانِیْ حَوْلًا۔ فَمَا اَحَارَ قَوْلًا۔ وَنَبَّهْتُ فِكْرِیْ سَنَۃً۔ فَمَا ازْدَادَ اِلَّا سِنَۃً۔ وَاسْتَعَنْتُ بِقَاطِبَۃِ الْكُتَّابِ۔ فَكُلٌّ مِنْهُمْ قَطَّبَ وَتَابَ۔ فَاِنْ كُنْتَ صَدَعْتَ عَنْ وَصْفِكَ بِالْیَقِیْنِ۔ فَاْتِ بِاٰیَۃٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ۔ فَقَالَ لَهٗ لَقَدِ اسْتَسْعَیْتَ یَعْبُوْبًا۔ وَاسْتَسْقَیْتَ اُسْكُوْبًا۔ وَاَعْطَیْتَ الْقَوْسَ بَارِیْهَا۔ وَاَنْزَلْتَ الدَّارَ بَانِیْهَا۔ ثُمَّ فَكَّرَ رَیْثَمَا اسْتَجَمَّ قَرِیْحَتَهٗ۔ وَاسْتَدَرَّ لِقْحَتَهٗ۔ وَاَلْقِ دَوَاتَكَ وَاقْرُبْ وَخُذْ اَدَاتَكَ وَاكْتُبْ۔ اَلْكَرَمُ ثَبَّتَ اللّٰهُ جَیْشَ سُعُوْدِكَ یَزِیْنُ۔ وَاللُّؤْمُ غَضَّ الدَّهْرُ جَفْنَ حَسُوْدِكَ یَشِیْنُ۔ وَالْاَرْوَعُ یُثِیْبُ۔ وَالْمُعْوِرُ یُخِیْبُ۔ وَالْحُلَاحِلُ یُضِیْفُ۔ وَالْمَاحِلُ یُخِیْفُ۔

(ترجمہ) اور نہ تیرے لئے متفرق چیزیں اکٹھی کرونگا۔ مگر یہ کہ تم اپنے روانہ ہونے سے پہلے ایک ایسا مضمون لکھو جو تمہاری حالت کی ترجمانی کرے۔ دو کلموں میں سے ایک کلمہ کے تمام حروف پر نقطے ہوں۔ اور دوسرے کلمے کے حروف پر بالکل نقطے نہ ہوں۔ میں نے اپنی فصاحت کو ایک سال کی مہلت دی۔ لیکن کوئی جواب نہ ملا۔ اپنے فکر و فہم کو ایک سال تک جگایا مگر اونگھ بڑھتی رہی۔ میں نے تمام فصحاء سے مدد مانگی لیکن ہر ایک نے تلخی اور ترشروئی برتی اور توبہ کی۔ یعنی منہ پھیر لیا۔ پس اگر تم نے اپنا وصف یقیناً ظاہر کیا ہے اور اگر تم سچے ہو تو کوئی نشانی پیش کرو۔ اس ادھیڑ عمر والے نے کہا کہ بلاشبہ تو نے تیز رو گھوڑے سے دوڑنے کی خواہش کی ہے۔ اور برسنے والے بادل سے سیرابی چاہی ہے۔ اور تو نے کمان کمان گر کے حوالہ کر دی اور گھر میں اس کے بانی کو اتارا ہے۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے اپنے ذہن کو مجتمع کیا اور دودھ دینے والی اونٹنی سے دودھ اتارنا چاہا اور کہنے لگا۔ اپنی دوات میں روشنائی ڈال کر قریب آجاؤ اور قلم بھی لیتے آؤ۔ اور لکھو بخشش، خدا تیری نیکبختی کے لشکر کو صحیح و سالم رکھے زینت دیتی ہے اور بخیلی زمانہ تیرے حاسدوں کی آنکھیں بند رکھے (اندھا کرے) عیب دار بناتی ہے۔ اور سردار بدلہ دیتا ہے اور بدکردار محروم رکھتا ہے۔ اور سردار مہمان نوازی کرتا ہے۔ اور مکار آدمی خوف دلاتا ہے۔

شَتَاتًا:۔ ای تفرقا۔ (ضرب) متفرق ہونا۔ شتت الاشیاء متفرق کیا۔ پراگندہ کیا۔ تفرق حال اور پراگندگی خاطر مراد ہے
تُعْجَمُ:۔ اَعْجَمَ الکتٰبَ نقطے لگائے۔ اعراب لگایا۔
نَبَّهْتُ:۔ آگاہ کیا تنبیہ واقف کرنا۔ آگاہ کرنا (سمع) نَبُهَ الْاَمْرَ سمجھا۔ نَبُهَ من نومہ جاگا۔
سَنَةٌ:۔ سال۔ برس۔ بارہ مہینے۔ سنین اور سنوات جمع ہے۔ بِقَاطِبَةٍ:۔ ای بجمیعہ۔ تمام سب۔ کہا جاتا ہے جاؤا قاطبۃ سب کے سب۔ قَطَبَ:۔ منہ چڑھایا اور ترش رو ہوا (ضرب)۔ صَدَعْتَ:۔ ای کشفت۔ صدع کے معنی اصل میں جسم کاٹنے کے ہیں۔ تفصیل پیچھے گذر چکی۔
اِسْتَبْغَيْتَ:۔ یعنی تم نے تیز رو گھوڑے سے دوڑ کی خواہش کی ہے۔ یَعْبُوب:۔ تیز رو گھوڑا۔ ایسی نہر کو بھی کہتے ہیں جس میں پانی بہت تیز چلتا ہو۔ اُسْکُوبًا:۔ موسلادھار بارش بہ نکلنے والا (بینہ (نصر) بہنا۔ جاری ہونا۔ قرآن کریم میں ہے مَاءٍ مَّسْكُوبٍ۔ دَيَّمًا۔ ای قد رما۔ اِسْتَجَمَّ:۔ استجم البئر۔ کنوئیں کو چھوڑے رکھا یہانتک کہ وہ بھر گیا۔ (ضرب و نصر) بکثرت جمع ہونا۔ پانی جمع ہونا۔
اِسْتَدَرَّ:۔ دودھ دوہنا طلب کیا۔ کہا جاتا ہے دَرَّ الحلیب دودھ زیادہ ہو گیا (ضرب و نصر)۔ لِقْحَةٌ:۔ دودھ والی اونٹنی۔ لِقَاحٌ اور لقح جمع ہے (سمع)۔ اَدَاتَكَ:۔ آلہ یہاں پر قلم مراد ہے۔ اَدَوات جمع ہے۔ اَللُّؤْمُ:۔ لؤم یلؤم (کرم) کنجوس ہونا کمینہ ہونا۔ لئیم۔ بخیل۔ کمینہ لِئَام اور لُؤَماء جمع ہے۔
جَفْنٌ:۔ پپوٹا۔ اجفان اور جفون جمع ہے۔ اَلرَّوْعُ جس کا حسن یا شجاعت تعجب خیز ہو۔ (الضم) ڈرنا گھبرانا۔ قرآن کریم میں ہے فلما ذهب عن ابراهيم الروع (ای الخوف)
الْحُلَاحِلُ:۔ سردار۔ سربراہ۔ حلاحل بفتح حاء جمع ہے۔
اَلْمَاحِلُ:۔ بخیل۔ مکار۔ جھگڑالو۔ رأيته ماحلًا رنگ بدلا ہوا دیکھا (فتح و سمع)

وَالسَّمْحُ يُغْذِي وَالْمَحْكُ يُقْذِي۔ وَالْعَطَاءُ يُنْجِي وَالْمِطَالُ يُشْجِي۔ وَالدُّعَاءُ يَقِي
وَالْمَدْحُ يُنَقِّي۔ وَالْحُرُّ يَجْزِي وَالْإِلْطَاطُ يُخْزِي۔ وَاطِّرَاحُ ذِي الْحُرْمَةِ غَيٌّ
وَمَحْرَمَةُ بَنِي الْآمَالِ بَغْيٌ۔ وَمَا ضَنَّ إِلَّا غَبِينٌ۔ وَلَا غَبِنَ إِلَّا ضَنِينٌ۔ وَ

ولا خزن الا شقي - ولا قبض راحة تقي - وما فتئ وعدك يفي - و
اداؤك يشفي - وهلالك يضيء - وحلمك يغضي - وآلاؤك تغني -
واعداؤك تثني - وحسامك يفني وسؤددك يقني - ومواصلك يجتني
وماحلك يقتني - وسماحك يغيث - وسماؤك تغيث - ودرّك يفيض
ووادّك يغيض - ومؤمّلك شيخ كالفيء - ولم يبق له شيء - امّلك لظن
حرصه يثيب - ومدحك بنخب مهورها تجب

(ترجمۃ) اور سخی کھانا کھلاتا ہے - کنجوس آنکھوں میں دھول جھونکتا ہے - بخشش نجات دیتی ہے - ٹال مٹول غمگین بناتی ہے دعا حفاظت کرتی ہے - تعریف پاک و صاف کرتی ہے - شریف اچھا بدلہ دیتا ہے - حق سے انکار کردینا رسوا کردیتا ہے - محترم شخص کو چھوڑ دینا گمراہی ہے - امیدواروں کو ناکام لوٹانا ظلم ہے - اور بخل نہیں کرتا مگر بیوقوف - اور بخیل ہی نقصان اٹھاتا ہے اور بدبخت ہی مال جمع کرتا ہے - اور کریم النفس کبھی اپنی مٹھی کو بند نہیں کرتا - اور ہمیشہ تیرا وعدہ وفا ہوتا ہے اور تیری تدبیریں شفا بخشتی ہیں - تیرا ماہ (جبیں) ضو فشاں ہے - تیرا حلم چشم پوشی کرتا ہے - تیری بخشش بے نیاز بنا دیتی ہے - تیرے دشمن (بھی) تیرے مدح خواں ہیں - تیری شمشیر دشمنوں کو ختم کردیتی ہے - تیرا کرم بلند کردیتا ہے - تجھ سے ملنے والا میوے چنتا ہے - تیری تعریف کرنے والا ذخیرہ کرلیتا ہے (تیرا کرم (لوگوں کی) مدد کرتا ہے - تیرے کرم کا بادل برستا ہے - تیری بھلائی (ہر جگہ) رواں دواں ہے - تیرا لوٹا دینا روزی کم کرتا ہے - تیرا امیدوار ایک بڈھا ہے جسکی مثال سایہ جیسی ہے اور اس کے پاس کوئی چیز باقی نہیں - اس خیال سے تیرا ارادہ کیا ہے کہ اس کی حرص (خوشی سے) کو دتی پھرے گی - اس نے اچھے کلام سے تیری تعریف کی ہے کہ تجھ پر اس کے مہروں کی ادائیگی - جب واجب ہوئی ہے -

اَلمَحِكُ: بخیل جھگڑالو - کَتِفٌ کے وزن پر ہے (فتح و سمع) لڑنا جھگڑنا - یُشجِي: - شَجَا یَشجُو دلفس غمگین کرنا شَجِي یَشجِي (سمع) غمگین ہونا - وَالِاَلطَاطُ: - حق سے انکار کرنا ہٹ - اَلَطَّ الرجل عن حقه اس کے حق سے انکار کیا (ضرب) انکار کرنا - بند کرنا - یُجزِی: - (سمع) رسوا کرنا - بلا میں پھانسنا - قرآن کریم میں ہے من قبل ان نذل و نخزی وَاطِّرَاحُ: - آبروریزی کرنا - (فتح)

صَنَّ: - (سمع) بخل کرنا - ضنین - بخیل - قرآن کریم میں ہے وما هو على الغيب بضنين - ضِنَّۃ بخل کنجوسی - غَبِینٌ: - ضعیف الرائے - کمزور ارادہ والا - کہا جاتا ہے

غَبَنَ رَائُہٗ - کمزور ہوگئی - قلیل الفہم ہوا - (سمع) شَقِیٌّ: - بدبخت - بدنصیب - سعید کی ضد ہے - قرآن کریم میں ہے فمنہم شقی و سعید - وَهِلَالُكَ يُضِيءُ ای هلال جمالك يضئ العالم - هِلَالٌ: - پہلی رات کا چاند - دوسری رات کے چاند کے لئے بھی ہلال بولا جاتا ہے اَهِلَّۃٌ جمع ہے - قرآن کریم میں ہے یسئلونك عن الاهلة - وَحِلمُكَ: - حِلم بردباری - طیش کی ضد ہے - قدرت ہوتے ہوئے انتقام نہ لینا اور معاف کردینا حلم ہے - حلیم بردبار - قرآن کریم میں ہے ان ابراهیم لحلیم - اٰلَاؤُكَ: - اِلیٌ کی جمع ہے بمعنی نعمت - قرآن

کریم میں ہے واذکروا آلاء اللّٰہ ۔ وحُسامُک: تلوار شمشیر براں ۔ حسمہ فانحسم ۔ استیصال کیا پس اس کا استیصال ہو گیا ۔ (ضرب) کسی چیز کا اثر زائل کرنا ۔

یُقْنِی: ای یُغنی (ضرب اور سمع) مالک ہونا اور جمع کرنا ۔

یُغِیثُ: بمعنی یُعِین و ینصر و یفرج کرب الھموم ۔ قرآن کریم میں ہے اِذْ تَستَغِیثُونَ رَبَّکُم ۔ (نصر) مدد کرنا ۔ غاث یغیث (ضرب) بارش ہونا ۔ غَیث بارش ۔ قرآن کریم میں ہے کمثل غیث اعجب الکفار ۔ یہاں غیث سے ... جود و کرم کی بارش مراد ہے ۔

یَغِیضُ: (ضرب) کم ہونا ۔ گھٹنا ۔ قرآن کریم میں ہے ۔ وَ ما تغیض الارحام وما تزداد ۔ یَثِبُ: (ضرب) کودنا ۔ اچھلنا ۔ کہا جاتا ہے وَثَبَ اِلَی الشَّرَفِ وَثبًا شرف کی طرف جست لگائی ۔

نُخَب: نُخْبَۃ ۔ چیدہ ۔ منتخب (نصر) منتخب کرنا ۔

مُهُورَهَا: مَهر ۔ مہر عوض ۔ ھذا مھر ذالک ۔ یہ اس کا عوض ہے (فتح و نصر) حق دینا ۔ مہر دینا ۔

وَمَرَامُهُ يَخِفُّ ـ وَأَوَاصِرُهُ تَشِفُّ ـ وَإِطْرَاؤُهُ يُجْتَذَبُ ـ وَمَلَامُهُ يُجْتَنَبُ
وَوَرَاءَهُ ضَفَفٌ ـ مَسَّهُمْ شَظَفٌ ـ وَحَصَّهُمْ جَنَفٌ ـ وَعَمَّهُمْ قَشَفٌ ـ وَ
فِي دَمْعٍ يُجِيبُ ـ وَوَلَدٍ يُذِيبُ ـ وَهَمٍّ تَضَيَّفَ ـ وَكَمَدٍ تَنَيَّفَ ـ لِمَأْمُولٍ
خَيَّبَ ـ وَإِهْمَالٍ شَيَّبَ ـ وَعَدُوٍّ نَيَّبَ ـ وَهُدُوٍّ تَغَيَّبَ ـ وَلَمْ يَزِغْ وُدُّهُ
فَيُغْضَبَ ـ وَلَا خَبُثَ عُودُهُ فَيُقْضَبَ ـ وَلَا نَفَثَ صَدْرُهُ فَيُنْفَضَ ـ وَ
لَا نَشَزَ وَصْلُهُ فَيُبْغَضَ ـ وَمَا يَقْتَضِي كَرَمُكَ نَبْذَ حُرَمِهِ ـ فَبَيِّضْ أَمَلَهُ
بِتَخْفِيفِ أَلَمِهِ ـ بَثَّ حَمْدَكَ بَيْنَ عَالَمِهِ ـ بَقِيتَ لِإِمَاطَةِ شَجَبٍ ـ وَإِعْطَاءِ
نَشَبٍ ـ وَمُدَاوَاةِ شَجٍ وَمُرَاعَاةِ نِقٍ مَوْصُولًا بِتَخَفُّضٍ ـ وَسُرُورٍ غَضٍّ ـ مَا غَشِيَ
مَعْهَدٌ غَنِيٌّ ـ أَوْ خُشِيَ وَهْمٌ غَبِيٌّ وَالسَّلَامُ

(ترجمہ) اس کا مقصد بہت ہلکا ہے اس کے وسائل بہت زیادہ ہیں ۔ اسکی مدح سرائی محبوب ہے ۔ اسکی ملامت سے کنارہ کیا جاتا ہے اس کے پیچھے بڑا کنبہ ہے جن کو بدحالی چھو چکی ہے اور جنکو زمانے کے ظلم و ستم نے منتشر کر دیا ہے ۔ پراگندگی نے ان کو گھیر لیا ہے اور وہ ایسے آنسوؤں میں ہے جو لبیک کہہ رہے ہیں اور ایسے بچوں میں ہے جو اسے پگھلائے دے رہا ہے اور ایسے رنج و الم میں ہے جو مہمان بنے ہوتے ہیں ۔ اور ایسے اندوہ میں ہے جو زیادہ ہو رہا ہے اس مقصد کے سبب جو پورا ہوتا نظر نہیں آتا اور بیکار پھرنے کے باعث جس نے بوڑھا کر دیا ۔ اور اس دشمن کے سبب جو دانت گڑائے ہوئے ہے ۔ اور اس راحت کے جو رخصت ہو چکی ۔ نہ تو اسکی محبت میں کجی پیدا ہوئی جو اس پر غصہ کیا جائے اور نہ اسکی لکڑی خراب ہوئی کہ کاٹ دی جائے ۔ نہ اس کے سینہ نے کوئی بات بری نکالی ۔ کہ اسے جھٹک دیا جائے اور نہ اس کے میل جول نے کوئی

نافرمانی کی ہے کہ اس سے بغض رکھا جائے۔ تیرا کرم اسکی آبرو ریزی کا خواہشمند نہیں۔ پس تو اسکی آرزو اس کے رنج والم کو ہلکا کر کے پورا کر۔ وہ تیری تعریف زمانہ بھر میں پھیلاتا رہے گا۔ خدا تجھ کو ازالۂ حزن۔ مال و دولت بخشنے۔ غم کا مداوا کرنے۔ پیر فرتوت کی نگہبانی کرنے کے لئے زندہ رکھے۔ اور خدا ایسے کر تو عیش اور شادمانی تازہ سے ہمکنار رہے۔ جبتک کہ کسی امیر کی محفل کا ارادہ کیا جائے اور کسی ناسمجھ کے وہم سے ڈرا جائے والسلام

اَوَاصِرُہٗ: بمعنے وسائل۔ اٰصِرَۃ کی جمع ہے صلہ رحم۔ اَصْرٌ کے معنی اصل میں عہد اور عقد شے کے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے ویضع عنہم اِصْرَہُمْ۔ اَصَرَ یَاصِرُ (ضرب) توڑنا۔

نَشِفٌ:۔ شَفَّ یَشِفُّ (ضرب) زیادہ ہونا۔ شَفَّ الشئ کم ہوگئی۔ زیادہ ہوگئی۔ من الاضداد۔ ضَفَفٌ:۔ ودلوہ ضَفَفٌ یعنی کثیر العیال ہے۔ (نصر) بھیڑ ہونا۔ ہجوم ہونا۔ ضَفَّ القوم علی الماء۔ اکٹھی ہوگئی۔

شظف: عسرت۔ تنگدستی۔ شظاف جمع ہے (سمع) بدحال ہونا۔ شَظَفَ الرَّجُلُ بدحال ہوگیا۔ حَصَّہُمْ:۔ (نصر) مونڈنا۔ گرنا۔ کم ہونا۔ حَصَّ الشَّعْرُ گر گئے۔ کم ہوگئے۔

جَنَفٌ:۔ (سمع) ہٹنا۔ انصاف سے ہٹنا۔ ظلم کرنا۔ جَنَفَ عن الطریق راستہ سے ہٹ گیا۔ قرآن کریم میں ہے۔ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا۔

قَشَفٌ:۔ (کرم۔ سمع) پراگندہ حال ہونا۔ عَامٌ اَقْشَفُ۔ تنگی اور سختی کا سال۔ کَمِدَ:۔ (سمع) غمگین ہونا۔ غم واندوہ سے قریب المرگ ہوجانا۔ کمد الرجل سخت پریشانی میں مبتلا ہوا کَمِدَ الثوب۔ بوسیدہ ہوگیا۔ رنگ متغیر ہوگیا۔ نَیِّبٌ:۔ نیاؤ ہوگیا (نصر) بلند ہونا۔ نَیَّبَ دانتوں سے کاٹنا۔ (ضرب) دانت مارنا۔ فیقضب:۔ (ضرب) کاٹنا۔ قَضِیْبٌ۔ کٹی ہوئی ٹہنی۔ فینغض (نصر) دور کرنا۔ جدا کرنا۔ نفض الثوب۔ ہلایا تاکہ اس سے میل دور ہوجائے۔ نشز:۔ (نصر) نافرمانی کرنا۔ نفرت کرنا۔ نَشَزَتِ الْمَرْأَۃُ بِزَوْجِہَا۔ اپنے شوہر سے ناراض ہوئی۔ اسکی نافرمانی کی۔ قرآن کریم میں ہے۔ تخافون نشوزھن۔

اِمَاطَۃ:۔ ہٹانا۔ دور کرنا۔ حدیث میں ہے وادناھا اماطۃ الاذی۔ (ضرب) دور کرنا۔ شَجَبَ:۔ (نصر۔ سمع) غمگین ہونا۔ ہلاک ہونا۔ مرنا۔ شجب الشئ:۔ ہلاک ہوگئی جاتی رہی۔ نَشَبٌ:۔ مال اور جائداد۔ دولت۔ نَشَبَ ینشب (سمع) نشب العظم فی حلقہ گلے میں اٹک گئی نکلتی نہیں۔ شَجَنٌ:۔ حزن۔ شجون اور اَشْجَان جمع ہے (سمع۔ نصر) غمگین ہونا۔ یَفَنٌ:۔ شیخ کبیر۔ قریب المرگ یُفُنٌ جمع ہے۔

غَضٌّ:۔ ای ساکود۔ غِضَاض جمع ہے (سمع ضرب) تروتازہ ہونا۔ غَضَّ النبات تروتازہ ہوئی۔ مَعْہَدٌ:۔ عہد کرنیکی جگہ۔ وہ مکان جس میں کسی کے متعلق عہد وپیمان کیا جائے۔ (سمع) عہد کرنا۔ قرآن کریم میں ہے ولقد عہدنا الی آدم۔

فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ اِمْلَاءِ رِسَالَتِہٖ۔ وَجَلَّى فِيْ هَيْجَاءِ الْبَدَاهَةِ عَنْ بَسَالَتِهٖ اَرْضَتْهُ الْجَمَاعَةُ فِعْلًا وَّقَوْلًا۔ وَاَوْسَعَتْهُ حَفَاوَةً وَّطَوْلًا۔ ثُمَّ سُئِلَ مِنْ اَيِّ الشُّعُوْبِ نِجَارُهٗ۔ وَفِيْ اَيِّ الشِّعَابِ وِجَارُهٗ فَقَالَ ؎

غَسَّانُ اُسْرَتِیَ الصَّمِیْمَۃ | وَسَرُوْجُ تُرْبَتِیَ الْقَدِیْمَۃ
فَالْبَیْتُ مِثْلُ الشَّمْسِ اِشْـرَاقًا وَّمَنْزِلَـۃً جَسِیْمَۃ

وَالرَّبْعُ كَالْفِرْدَوْسِ مَطْيَـ	ـبَةً وَمَنْزَهَةً وَقِيمَهْ
وَاهًا لِعَيْشٍ كَانَ لِي	فِيهَا وَلَذَّاتٍ عَمِيمَهْ
أَيَّامَ أَسْحَبُ مِطْرَفِي	فِي رَوْضِهَا مَاضِي الْعَزِيمَهْ
أَخْتَالُ فِي بُرْدِ الشَّبَا	بِ وَأَجْتَلِي النِّعَمَ الْوَسِيمَهْ
لَا أَتَّقِي نُوَبَ الزَّمَا	نِ وَلَا الْحَوَادِثَ الْمُلِيمَهْ
فَلَوَ انَّ كَرْبًا مُتْلِفٌ	لَتَلِفْتُ مِنْ كُرَبِي الْمُقِيمَهْ
أَوْ يُفْتَدَى عَيْشٌ مَضَى	لَفَدَتْهُ مُهْجَتِيَ الْكَرِيمَهْ
فَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْفَتَى	مِنْ عَيْشِهِ عَيْشَ الْبَهِيمَهْ
تَقْتَادُهُ بُرَةُ الصَّغَا	رِ إِلَى الْعَظِيمَةِ وَالْهَضِيمَهْ
وَتَرَى السِّبَاعَ تَنُوشُهَا	أَيْدِي الضِّبَاعِ الْمُسْتَضِيمَهْ
وَالذَّنْبُ لِلْأَيَّامِ لَوْ	لَا شُؤْمُهَا لَمْ تَنْبُ شِيمَهْ
وَلَوِ اسْتَقَامَتْ كَانَتِ الْـ	أَحْوَالُ فِيهَا مُسْتَقِيمَهْ

(ترجمہ) جب وہ اپنا رسالہ لکھوانے سے فارغ ہوگیا اور معرکہ شجاعت میں اپنی شجاعت کو ظاہر کرچکا۔ تو پھر ساری جماعت نے اسکو قولاً و عملاً دونوں طرح خوش کیا اور اسکو انعام و مہربانی سے مالا مال کیا۔ پھر اس سے پوچھا گیا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں اور مکان کس گھاٹی میں ہے۔ اس نے جواب دیا (نظم) غسان میرا خالص کنبہ ہے اور سروج میرا پرانا مسکن ہے میرا گھر سورج کی طرح روشن اور مرتبہ میں بلند تھا۔ اور میرا گھر پاکیزگی، نزاہت اور علو قدر میں جنت کی طرح تھا۔ اور کیا ہی عجیب تھی وہ زندگی جو مجھ کو سروج میں حاصل تھی اور بے شمار لذتیں تھیں۔ کیا ہی عجیب دن تھے جب میں چادروں کو باغوں میں کھینچتا تھا اور جو چاہتا تھا کر گذرتا تھا۔ میں جوانی کی چادروں میں اکڑتا پھرتا تھا اور بہترین نعمتوں کو دیکھتا تھا۔ نہ تو میں حوادثات زمانہ سے ڈرتا تھا۔ اور نہ اسکی سختیوں سے جو قابل ملامت ہیں۔ اگر کوئی تکلیف مہلک ہوتی تو یقیناً میں اپنی دائمی تکلیف سے ختم ہوجاتا۔ یا اگر گذری ہوئی عشرت کا فدیہ دیا جاسکتا تو میں اپنی محترم جان تک ... . فدیہ میں دے دیتا۔ کیونکہ ایک مرد کے لئے چوپایوں جیسی زندگی سے مرجانا ہی بہتر ہے۔ اسکو ذلت کی نکیل بڑی بڑی اور برباد کرنے والی بلاؤں کی طرف کھینچے پھرتی ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ (بڑے بڑے) درندوں کو بجوؤں کے مغلوب تو ذلیل ہاتھ گھسوٹے ڈال رہے ہیں۔ یہ زمانہ کا قصور ہے اگر اسکی بدبختی نہ ہوتی تو عادت بھی مختلف نہ ہوتی۔ اگر زمانے کی رفتار

سیدھی ہوتی تو اس کے احوال بھی سدھر جاتے۔

بَسَالَۃٌ: شجاعت۔ دلیری (کرم) دلیر ہونا۔ حَفَاوَۃٌ ای اکراماً۔ (سمع) اعزاز کرنا۔ اظہار مسرت کرنا۔ الشُّعُوب شَعْبٌ (شین کی فتح اور کسرہ کے ساتھ) کی جمع ہے۔ قبیلہ فرقہ۔ بڑا قبیلہ۔ قرآن کریم میں ہے وجعلناکم شعوبًا

نِجَارُہٗ: اصل۔ حسب۔ رنگ۔

وِجَارُہٗ: (واؤ کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ) بجو وغیرہ کے رہنے کا بھٹ۔ یہاں مکان مراد ہے۔ وُجُرٌ اور اَوْجِرَۃٌ جمع ہے۔ اُسْرَتِیْ: اُسْرَۃٌ اہل خانہ۔ قرابت دار۔ اُسَرٌ جمع ہے۔ صُمَیْمُہٗ: خالص یا اصلیہ۔

سُرُوْج: جگہ کا نام ہے۔ تُرْبَۃٌ: بمعنے مولد و مسکن

الرَّبْعُ: منزل۔ رِبَاعٌ اور رُبُوْعٌ جمع ہے (فتح) قیام کرنا۔ ٹھیرنا۔ کَالْفِرْدَوْس: جنت۔ گلستان۔ ایسا باغ جو سرسبز و شاداب ہو اور مختلف قسم کے پھل پھول اس میں موجود ہوں۔ فرادیس جمع ہے۔

لَذَّاتٌ: لذۃ کی جمع ہے۔ حسب خواہش آلام اور بشاعت کی نقیض ہے (سمع) خواہش کے مطابق ہونا۔ اچھی معلوم ہونا جَمَّۃٌ: بمعنی کثیرہ۔ رَوْضُھَا: روضۃ باغ۔ چمن۔ سبزہ زار ریاض جمع ہے۔ حدیث میں ہے روضۃ من ریاض الجنۃ۔ اَللُّمَّۃُ: وہ کام جس کی وجہ سے ملامت کی جائے (تفصیل گذر چکی) لَتَلِفْتُ: ای لھلکت من الھموم الشدیدۃ اللازمۃ (سمع) ہلاک ہونا۔ برباد ہونا۔

یُفْتَدٰی: افتدی بہ فدیہ دیا۔ اِفْتَدٰی مِنْہُ بچالیا محفوظ کرلیا۔ قرآن کریم میں ہے لو یفتدی من عذاب

یومئذ ببنیہ (ضرب) مال وغیرہ دیکر چھڑالینا۔

مُھْجَتِیْ: مھجۃ۔ روح۔ جان۔ متنبی کا شعر ہے ع وَمُھْجَتِیْ یا عاذل الملک الذی + اسخطت کل الناس فی ارضائہ + (فتح) چہرہ کا حسین ہونا۔ نکھرنا۔ البَھِیْمَۃ: چوپایہ۔ بھائم جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے احلت لکم بھیمۃ الانعام۔ بُرَۃٌ: حلقہ۔ وہ حلقہ جو اونٹنی کے ناک میں ڈالا جاتا ہے۔ یا وہ حلقہ جو عورتوں کی ناک میں پہنایا جاتا ہے۔ جسے ہم اردو میں نتھ کہتے ہیں۔ بُرًی اور برات جمع ہے (نصر) ناک میں حلقہ ڈالنا۔ پہنانا۔

اَلْھَضِیْمَۃُ: ظلم۔ غضب۔ ھضائم جمع ہے (ضرب) ظلم کرنا۔ قرآن کریم میں ہے فلا یخاف ظلمًا ولا ھضمًا

اَلسِّبَاعُ: سَبُعٌ کی جمع ہے۔ درندہ اَسْبُعٌ بھی جمع آتی ہے۔ تَنُوْشُھَا: (نصر) کھانا۔ نَاشَ فُلَانًا۔ پکڑنا کہ اس کو کھالے۔ نوچ ڈالے۔

اَلضِّبَاعُ: ضَبُعٌ کی جمع ہے۔ بجو۔ نذکر اور مؤنث دونوں کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔

وَالذَّنْبُ: گناہ۔ معصیت۔ ذُنُوْبٌ جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے نکُلًّا اخذنا بذنبہ۔ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ۔ شُؤْمُھَا: بدفالی۔ نحوست (کرم) بدبخت ہونا۔ یُمْنٌ کی ضد ہے۔

لَمْ تَنْبُ: نبا ینبو (نصر) دور ہونا۔ متنفر ہونا۔ نبا الطبع عن الشیء۔ متنفر ہوئی۔

ثُمَّ اِنَّ خَبَرَہٗ نَمَا اِلَی الْوَالِیْ۔ فَمَلَأَ فَاہُ بِالَّلَآلِیْ۔ وَسَامَہٗ اَنْ یَّنْضَوِیَ اِلٰی اَحْشَائِہٖ۔ وَیَلِیَ دِیْوَانَ اِنْشَائِہٖ۔ فَاَحْسَبَہُ الْحِبَآءُ وَظَلَفَہٗ عَنِ الْوِلَایَۃِ الْاِبَاءُ۔ قَالَ الرَّاوِیْ وَکُنْتُ عَرَفْتُ عُوْدَ شَجَرَتِہٖ۔ قَبْلَ اِیْنَاعِ

ثمَّ رُتبِهِ۔ وَكِدتُ أُنَبِّهُ عَلَى عُلُوِّ قَدرِهِ۔ قَبلَ اِستِنَارَةِ بَدرِهِ۔ فَأَوحَى إِلَيَّ بِإِيمَاضِ جَفنِهِ۔ أَن لَا أُجَرِّدَ عَضبَهُ مِن جَفنِهِ۔ فَلَمَّا خَرَجَ بَطِينَ الخُرجِ۔ وَفَصَلَ فَائِزًا بِالفُلجِ۔ شَيَّعتُهُ قَاضِيًا حَقَّ الرِّعَايَةِ وَلَاحِيًا لَهُ عَلَى رَفضِ الوِلَايَةِ۔ فَأَعرَضَ مُتَبَسِّمًا وَأَنشَدَ مُتَرَنِّمًا

لَجَوبُ البِلَادِ مَعَ المَترَبَة ... أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ المَرتَبَه
لِأَنَّ الوُلَاةَ لَهُم نَبوَةٌ ... وَمَعتَبَةٌ يَا لَهَا مَعتَبَه
وَمَا فِيهِمُ مَن يَرُبُّ الصَّنِيعَ ... وَلَا مَن يُشَيِّدُ مَا رَتَّبَه
فَلَا يَخدَعَنكَ لَمُوعُ السَّرَابِ ... وَلَا تَأتِ أَمرًا إِذَا مَا اشتَبَه
فَكَم حَالِمٍ سَرَّهُ حُلمُهُ ... وَأَدرَكَهُ الرَّوعُ لَمَّا انتَبَه

(ترجمہ) حتی کہ اسکی خبر حاکم تک جا پہنچی۔ حاکم نے اس کا منہ موتیوں سے بھرا۔ اور اسکو مجبور کیا کہ وہ اس کے تابعین میں شامل ہو جائے اور اسکی مجلس تحریر کا منتظم بن جائے۔ لیکن اسکی جماعت کی بخشش کافی مل چکی تھی (اس لئے) اس کے انکار نے اس کو سرداری سے باز رکھا۔ راوی کہتا ہے۔ میں اسکے درخت کی شاخ کو اس کا پھل پکنے سے پہلے ہی پہچان چکا تھا۔ اور اس کی علو قدر کو اس کے ماہ کامل کے روشن ہونے سے پہلے ہی ظاہر کیا چاہتا تھا۔ مگر اس نے میری طرف کن انکھیوں سے اشارہ کر دیا۔ کہ میں اسکی شمشیر براں کو نیام سے نہ کھینچوں۔ پس جب وہ اپنی خرجین بھرے ہوئے باہر آیا۔ اور کامیاب و کامران ہو کر (لوگوں سے) جدا ہوا تو میں بھی حق رعایت ادا کرتا ہوا اور سرداری کے چھوڑنے پر ملامت کرتا ہوا اس کے پیچھے ہو لیا۔ اس نے مسکراتے ہوئے منہ پھیر لیا۔ اور گا کر یہ اشعار پڑھنے لگا۔ (نظم) بلاشبہ فقیری کر شہروں میں پھرنا مجھے قدر و منزلت سے کہیں زیادہ پسند ہے۔ اس لئے کہ حکام میں استقلال نہیں غیظ و غضب ہے ان میں کوئی ایسا نہیں جو احسان کا اچھا بدلہ دے اور نہ کوئی ایسا ہے جو اپنے مرتب کئے ہوئے امور کو پورا کرے۔ کہیں سراب کی چمک سے دھوکہ نہ کھا جانا۔ اور کسی ایسے کام کے قریب مت آ جو مشتبہ ہو۔ بہت سے خواب دیکھنے والے ہیں کہ ان کو ان کے خواب نے مسرور کر دیا۔ لیکن جیسے ہی وہ جاگے خوف نے ان کو آن پکڑا۔

نَمَا:۔ (نصر) پہنچنا۔ بلند ہونا۔ نما الحدیث الی فلانٍ بات فلاں تک پہنچی۔ نما مسندہ بلند ہوئی۔ یَغبُوی:۔ الغبوی الکبر۔ ضم ہوا۔ ملا۔ مجتمع ہوا۔ (فتح) ملنا۔ ٹھکانہ پکڑنا۔ فَاحسَبَہ:۔ ای اعطاہ لحساب اتنا دینا کہ لینے والے کو کافی ہو جائے۔ الحِبَاء:۔ عطیہ۔ ہدیہ۔

تعفہ۔ (تفصیل گذر چکی) ظَلَفَہُ:۔ ای منعہ (ضرب) روکنا منع کرنا۔ ظَلَفَ نفسہ عن الشئ۔ روکا۔ باز رکھا۔ فَاَوحیٰ:۔ ای اشار الی۔ (ضرب) ہلکا سا اشارہ کرنا۔ قرآن کریم میں ہے فاوحیٰ الیہم ان سبحوا۔ عَضبَہ:۔ شمشیر براں (ضرب) کاٹنا۔ قطع کرنا۔ بَطِینَ

بھری ہوئی - الخرج: کاٹھی - جو سواری کی پیٹھ پر رکھی جاتی ہے - خرجۃ جمع ہے - بالفلج ای بالفوز والظفر (ضرب) کامیاب ہونا - فائز المرام ہونا - لاجیا: ای لائما وعائبا علی ترك الولایۃ (نصر وفتح) برا بھلا کہنا عیب لگانا -

متبرما: ای متعبا ضجرا فی صوتہ - تبرم: گایا - ترنم خوش الحانی - نبوۃ: غیظ و غضب - عدم انفعال - تفصیل گذر چکی - مغتبنہ: غضب عقاب حالم: اسم فاعل کا صیغہ ہے (نصر) خواب دیکھنا حلم فی نومہ سوتے میں

المقامۃ السابعۃ البرقعیدیۃ

حکی الحارث بن ہمام قال ازمعت الشخوص من برقعید وقد شمت برق عید فکرہت الرحلۃ عن تلك المدینۃ واشھد بھا یوم الزینۃ

(ترجمہ) حارث بن ہمام نے بیان کیا - کہ میں برقعید سے کوچ کرنے کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ عید کا چاند دیکھ لیا میں نے یہاں سے کوچ کرنا نامناسب سمجھا - اور سوچا کہ عید کے دن یہیں حاضر ہوں -

الشخوص: ای الارتحال (فتح) جانا - کوچ کرنا - بلند ہونا شخص من بلد - چلا گیا - شخص بصرہ کا بلند ہونی - با یں معنی قرآن کریم میں آیا ہے جیسے تشخص فیہ الابصار - برقعید: دیار ربیعہ میں ایک بستی ہے جو موصل کے بالائی حصہ میں واقع ہے اور موصل سے بیس فرسخ پر ہے -

شمت: (ضرب) شام البرق - جدھر چمکتی ہے وہیں دیکھتا ہے - المدینۃ: شہر بڑی آبادی - قرآن کریم میں ہے - وجاء من اقصی المدینۃ رجل یسعی - مدن جمع ہے مدن المدینۃ - قیام کیا - ٹھہرا - یوم الزینۃ: یعنی یوم عید یوم عید کو یوم الزینۃ کیسا تھا اس لئے تعبیر کیا کہ عید کا دن زینت و

فلما اظل بفرضہ ونفلہ واجلب بخیلہ ورجلہ - اتبعت السنۃ فی لبس الجدید - وبرزت مع من برز للتعبید - وحین التام جمع المصلی وانتظم واخذ الزحام بالکظم

(ترجمہ) جب عید مع اپنے فرض اور نفل کے آپہنچی - اور اپنے سواروں اور پیادوں کو کھینچ لیا - میں نے نئے کپڑے پہننے میں طریقہ نبوی کا اتباع کیا اور جو لوگ عید منانے کے لئے جا رہے تھے میں بھی ان کے ساتھ چل دیا جب سب لوگ عیدگاہ میں اکٹھے ہو گئے اور بھیڑ کی وجہ سے سانس گھٹنے لگا -

الجدید: نیا - قدیم کی ضد ہے - جدد جمع ہے (ضرب) نیا ہونا - قرآن کریم میں ہے بل ہم فی لبس من خلق جدید - الزحام: یعنی ازدحام - بھیڑ

ہجوم - زحم یزحم (فتح) تنگ ہونا - بالکظم: سانس گھٹنا - (ضرب)

طلع شیخ فی شملتین محجوب المقلتین - وقد اعتضد شبہ المخلاۃ

وَاسْتَقَادَ لِعَجُوزٍ كَالسِّعْلَاةِ فَوَقَفَتْ وَقْفَةَ مُتَهَافِتٍ وَحَيَّى تَحِيَّةَ خَافِتٍ

(ترجمہ) (دیکھتا کیا ہوں) ایک بوڑھا دو چادروں میں لپٹا ہوا آنکھیں چھپائے ہوئے ۔ بازو پر تو بڑی جیسی کوئی چیز لٹکی ہوئی ۔ اور بھوتنی جیسی بڑھیا کو راہ نما بنائے ہوئے نمودار ہوا اور لڑکھڑاتا ہوا کھڑا ہو گیا اور بہت آہستہ سے سلام کیا ۔

شَمْلَتَیْنِ :۔ شَمْلَۃٌ کا تثنیہ ہے ۔ چادر ۔ کمبل ۔ بڑی چادر ۔ شُمُولٌ جمع ہے (سمع) چادر اوڑھانا ۔ چادر سے ڈھانپ دینا

اَلْمِخْلَاۃُ :۔ وہ برتن جس میں دانہ بھر کر گھوڑے وغیرہ کی گردن میں لٹکا دیا جاتا ہے ۔

اَلْعَجُوْزُ :۔ بوڑھی اور عمر رسیدہ عورت ۔ بوڑھی عورت کو عجوز اس لئے کہتے ہیں کہ وہ زیادتی عمر اور شدت ضعف کی وجہ سے بہت سے امور سرانجام دینے سے عاجز ہو جاتی ہے ۔ قرآن کریم میں ہے الا عجوزا فی الغابرین ۔ عَجَائِزُ اور عُجُزٌ جمع ہے ۔ (نصر اور کرم) بوڑھی ہونا ۔

کَالسِّعْلَاۃِ :۔ انثی الغول ۔ غول بیابانی ۔ بھوت بھتنی سِعَالٌ اور سِعْلَاتٌ جمع ہے ۔ اِسْتَسْعَلَتِ الْمَرْاَۃُ غول بیابانی کی طرح ہو گئی ۔ یعنی خبیث اور پلید ہو گئی ۔

مُتَهَافِتٍ :۔ اَیْ مُتَسَاقِطٍ ۔ تَهَافَتَ عَلَی الشَّیْءِ ۔ گر پڑا (ضرب) هَفَتَ الشَّیْءُ ہلکا ہونے کی وجہ سے گر گیا ۔ نیچے ہو گیا ۔

خَافِتٍ :۔ ہلکی آواز والا ۔ خفت یخفت (نصر) ساکن ہونا ۔ خَفَتَ الصَّوْتُ ۔ آہستہ ہو گئی ۔ خَافَتَ بکلامہ او بصوتہ ۔ چھپایا ۔ پست کیا ۔ آہستہ کیا ۔ آہستہ بولا ۔ تَخَافَتَ بِالْقِرَاءَۃِ ۔ جہر کی ضد ہے ۔ جیسے قرآن کریم میں ہے لَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا ۔

وَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دُعَائِهٖ اَجَالَ خَمْسَهٗ فِیْ وِعَائِهٖ فَاَبْرَزَ مِنْهُ رِقَاعًا قَدْ كُتِبْنَ بِاَلْوَانِ الْاَصْبَاغِ فِیْ اَوَانِ الْفَرَاغِ فَنَاوَلَهُنَّ عَجُوْزَهُ الْحَيْزَبُوْنَ وَاَمَرَهَا بِاَنْ تَتَوَسَّمَ الزَّبُوْنَ ۔ فَمَنْ اٰنَسَتْ نَدٰی يَدَيْهِ ۔ اَلْقَتْ دَرَقَةً مِنْهُنَّ لَدَيْهِ ۔ قَالَ ۔ فَاَتَاحَ لِیَ الْقَدَرُ الْمَعْتُوْبُ ۔ رُقْعَةً فِيْهَا مَكْتُوْبٌ ۔ فَقَالَ

(ترجمہ) جب وہ اپنی دعا سے فارغ ہو گیا ۔ تو اپنی انگلیوں کو اپنی تھیلی میں گھمایا ۔ اور اس میں سے کچھ پرچے نکالے ۔ جو مختلف رنگوں سے فرصت کے وقت لکھے گئے تھے ۔ ان پرچوں کو اس سن رسیدہ بڑھیا کے حوالہ کر دیا ۔ اور اسکو حکم دیا کہ وہ کسی بیوقوف کو دن کو تاکے ۔ پس بڑھیا جس کے ہاتھوں کو تر دیکھتی ان پرچوں میں سے ایک پرچہ اس کی طرف پھینک دیتی حارث بن ہمام کہتا ہے کہ تقدیر معتوب نے میری قسمت میں بھی ایک پرچہ موصول ہونا لکھا تھا جس پرچہ میں تحریر تھا

اَجَالَ :۔ یعنی اَدَارَ گھمایا ۔ پھرایا ۔ وِعَائِہٖ :۔ تھیلی جیب جھولی ۔ اَوْعِیَۃٌ جمع ہے ۔ تفصیل پہلے گذر چکی ۔ رِقَاعًا :۔ رُقْعَۃٌ کی جمع ہے ۔ کاغذ کا ٹکڑا ۔ رُقَعٌ بھی جمع لائی جاتی ہے ۔ اَلْوَانٌ :۔ لون کی جمع ہے ۔ رنگ ۔ اَلْاَصْبَاغُ :۔ صِبْغٌ کی جمع ہے ۔ رنگ (نصر ، فتح) رنگنا ۔ صَبَغْتُ الثَّوْبَ میں نے کپڑے کو رنگ دیا ۔ قرآن کریم میں ہے صِبْغَۃَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَۃً ۔

اَلْحَيْزَبُوْنُ :۔ کھر تل ۔ بوڑھی اور مکار عورت ۔ اَلزَّبُوْنُ

بیوقوف۔ کندۂ ناتراش۔ لیکن بایں معنی قلیل الاستعمال ہے...... اکثر کریم اور کثیر الصدقہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

لَقَدْ أَصْبَحْتُ مَوْقُوذًا بِأَوْجَاعٍ وَأَوْجَالِ
وَمَمْنُوًّا بِمُخْتَالٍ وَمُحْتَالٍ وَمُغْتَالِ
وَخَوَّانٍ مِنَ الْإِخْوَا نِ قَالٍ لِي لِإِقْلَالِي
وَعُمَّالٍ مِنَ الْعُمَّا لِ فِي تَضْلِيعِ أَعْمَالِي
فَكَمْ أُصْلَى بِإِمْحَالٍ وَأَهْوَالٍ وَتَرْحَالِ
وَكَمْ أَخْطِرُ فِي بَالٍ وَلَا أَخْطُرُ فِي بَالِ
فَلَيْتَ الدَّهْرَ لَمَّا جَا رَ أَطْفَالِي أَطْفَالِي
فَلَوْلَا أَنَّ أَشْبَالِي أَغْلَالِي وَأَعْلَالِي
لَمَا جَهَّزْتُ آمَالِي إِلَى آلٍ وَلَا وَالِي
وَلَا جَرَّرْتُ أَذْيَالِي عَلَى مَسْحَبِ إِذْلَالِي
فَمِحْرَابِي أَحْرَى بِي وَأَسْمَالِي أَسْمَى لِي
فَهَلْ حُرٌّ يَرَى تَخْفِيـ ـفَ أَثْقَالِي بِمِثْقَالِ
وَيُطْفِي حَرَّ بَلْبَالِي بِسِرْبَالٍ وَسِرْوَالِ

(ترجمہ) میں نے شدید دردوں اور شدید خوفوں سے سخت ترین چوٹیں کھائی ہیں۔ اور میں مغروروں، دھوکہ بازوں اور ناگاہ موت کے گھاٹ اتارنے والوں کا آزمایا ہوا ہوں۔ اور بہت سے خائن بھائیوں کا جو میری تنگدستی کی وجہ سے میرے دشمن ہوگئے ہیں اور ایسے کوشش کرنے والوں کی کوششوں کا جو میری محنتوں کو کج کرنے کی فکر میں ہیں۔ آخر میں کب تک عداوتوں، مصیبتوں اور کثرت سفر میں جلایا جاؤں گا۔ اور کب تک میں پرانے کپڑے میں چلتا رہوں۔ اور کسی کی نظر میں یا کسی کے دل میں نہ کھٹکوں۔ کاش جب زمانے نے مجھ پر ظلم ڈھایا تھا۔ تو میرے بچوں کو بھی مار ڈالا ہوتا۔ پس اگر میرے بچے میرے لئے بیڑیاں اور قید نہ ہوتے تو میں ہرگز اپنی آرزوؤں کو عزیز و اقارب اور حکام کے سامنے نہ لیجاتا۔ اور نہ میں اپنے دامنوں کو ذلت کے مواقع میں کھینچا پھرتا۔ میرے لئے تو میرا گھر (یا طاق مسجد) زیادہ مناسب تھا۔ اور پھٹے پرانے کپڑے میرے لئے بلند تر تھے۔ کیا کوئی حر ہے جو ایک ہی

منقال سے میرے بوجھ کو ہلکا کردے اور میری آتش غم کو ایک کرتے اور بہا جانے سے بجھا دے۔

موقوذا:- ای مضروبا شدیدا- وقذ یقذ
(ضرب) مارنا۔ بہت زیادہ مارنا۔ وقذہ۔ اتنا مارا کہ قریب
المرگ ہوگیا۔ قرآن کریم میں ہے والموقوذۃ والمتردیۃ
باوجاع:- وجع کی جمع ہے۔ الم۔ رنج۔ درد۔ وجع
یوجع (سمع) بیمار ہونا۔ دکھیارا ہونا۔
اوجال:- وجل کی جمع ہے۔ خوف۔ ڈر۔ وجل یوجل
(سمع) ڈرنا۔ خوفزدہ ہونا۔ قرآن کریم میں ہے وجلت قلوبہم
ممنوّا:- ای مبتلا منا یمنو (نصر) آزمانا۔ مبتلا کرنا۔ مختالٍ
متکبر۔ متبختر۔ اختال تکبر کیا۔ قرآن کریم میں ہے ان
اللہ لا یحب کل مختال فخور۔
مغتال:- حیلہ گر سخت دھوکہ باز۔ اغتالہ۔ دھوکہ دیا۔ غال
یغول (نصر) دھوکہ دینا۔ اسکی تحقیق پیچھے گذر چکی۔ خوّان:-
بہت زیادہ خیانت کرنے والا۔ غدّار۔ خان یخون
(نصر) خیانت کرنا۔ تضلیع:- ٹیڑھا کرنا۔ الگ الگ کرنا۔
موڑنا۔ ضلع یضلع (سمع) ٹیڑھا ہونا۔
اُصلیٰ:- بمعنی اُحرق۔ جلایا گیا۔ کہا جاتا ہے صلی اللحم
بھونا۔ پکایا۔ اصلاہ النار۔ داخل کیا۔ قرآن کریم میں ہے
فسوف نصلیہ نارا۔ صلی یصلی (سمع) جلنا۔ جیسے
قرآن کریم میں ہے یصلی النار الکبریٰ۔ بعض اہل لغت نے
صلی النار میں دخل کے معنی مراد لئے ہیں۔
باذحال:- ذحل کی جمع ہے۔ عداوت۔ کینہ۔ اسکی جمع
ذحول بھی آتی ہے۔ اُفحال:- فحل کی جمع ہے۔ فحل
فحول بھی جمع آتی ہے یہ لفظ پہلے بھی گذر چکا ہے۔ اخطر
یعنی میں کبنک پرانے کپڑوں میں مٹک مٹک کر چلوں گا۔
خطر یخطر (ضرب) چلنا۔ ہاتھ کبھی آگے کو اور کبھی پیچھے کو کرکے

چلنا۔ خطر یخطر (نصر) بھولنے کے بعد یاد آنا۔ خطرہ گذرنا۔
خطر الامر ببالی۔ میرے دل میں خطرہ گذرا۔ خیال آیا۔
بالٍ:- پرانا اور بوسیدہ کپڑا۔ بلی یبلی (سمع) بوسیدہ ہونا۔
بلی الثوب۔ پرانا ہوگیا۔ اُطفا:- اطفاءٌ بجھانا۔ ساکن
کرنا۔ قرآن کریم میں ہے یریدون ان یطفؤا نور اللہ
طفی یطفی (سمع) بجھنا۔ اطفال اُطفال۔ طفل کی جمع ہے
بچہ۔ قرآن کریم میں ہے واذا بلغ الاطفال منکم الحلم
اور یخرجکم طفلا۔ دکریم بحالت طفولیت میں داخل ہونا
بچپنے میں ہونا۔
اشبالی:- شبل کی جمع ہے۔ شیر کا بچہ۔ شیر کا بچہ جب
شکار کرنے لگے۔ اغلالی:- اغلال۔ غلّ کی جمع ہے
لوہے کا طوق۔ بیڑی۔ قرآن کریم میں ہے انا جعلنا فی اعناقہم
اغلالا۔ غلّ یغلّ (نصر) قرآن کریم میں ہے غلت ایدیہم
ولعنوا۔ اعلالی:- علّ کی جمع ہے۔ چیچڑی۔ وہ کیڑا جو
جانوروں کی رانوں وغیرہ میں چمٹ جاتا ہے
جہزت:- بمعنی ارسلت۔ قرآن کریم میں ہے فلما جہزہم
بجہازہم۔ (فتح) سختی کرنا۔ جھز الجریح۔ سختی کی اور قتل کی
دھمکی دی۔ محرابی:- محراب۔ جنگ جو۔ محراب المسجد
محراب کو اس لئے محراب کہتے ہیں کہ خواہشات اور شیطان
کی لڑائی کی جگہ ہے۔ محاریب جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے
مایشاء من محاریب۔ احریٰ:- اولیٰ زیادہ مناسب
لائق۔ بلبالی:- بلبال۔ شدت غم۔ سخت رنج۔ بلبل
القوم۔ سخت غم میں مبتلا کیا۔ بسربالی۔ سربال:- پیرہن
قمیص۔ سرابیل جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے سرابیل
تقیکم الحر۔ سروال۔ پاجامہ۔ سراویل جمع ہے۔

قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا اسْتَعْرَضْتُ حُلَّةَ الْاَبْيَاتِ تُقْتُ اِلٰى
مَعْرِفَةِ مُلْحِمِهَا وَرَاقِمِ عَلَمِهَا فَنَاجَانِي الْفِكْرُ بِاَنَّ الْوُصْلَةَ اِلَيْهِ الْعَجُوزَةُ وَ

وَأَفْتَانِي بِأَنَّ حُلْوَانَ الْمُعَرِّفِ يَجُوزُ فَرَصَدْتُهَا وَهِيَ تَسْتَقْرِي الصُّفُوفَ
صَفًّا صَفًّا۔ وَتَسْتَوْكِفُ الْأَكُفَّ كَفًّا كَفًّا۔ وَمَا إِنْ يَنْجَحُ لَهَا عَنَاءٌ۔ وَ
لَا يَرْشَحُ عَلَى يَدِهَا إِنَاءٌ

(ترجمہ) حارث بن ہمام کہتا ہے جب میں نے اس کے شعروں کی چادروں کو بہت چوڑا پایا۔ تو اس کے بننے والے اور اس کے نقوش پر مینہ کاری کرنے والے کی شناسائی کا آرزومند ہوا۔ میرے فکر نے مجھ سے کہا کہ اس تک پہنچنے کا وسیلہ یہ بڑھیا ہے۔ اور یہ بات سمجھائی کہ بتلانے والے کو اجرت دینا جائز ہے۔ چنانچہ میں اسکی فکر میں لگ گیا اور وہ ایک ایک صف کو ٹٹولتی اور ایک ایک ہتھیلی سے بخشش مانگتی پھر رہی تھی۔ مگر اس مشقت اٹھانے نے اسے کامیاب نہ کیا اور اس کے ہاتھ پر کسی برتن نے کچھ نہ ٹپکایا۔

حَبَّكَهَا: اَلْحَبَّاكُ۔ بُنَا۔ اَلْحَوْكُ الثَّوْبَ بُنَا۔ اَلْحَوْكُ الشِّعْرَ نظم کیا۔ حُلْوَانٌ: اُجرت۔ مزدوری بخشش کسی کام کے بدلے میں لیکن بطور اجرت نہ ہو۔ بلکہ بطور مٹھائی ہو۔ حلاوت سے مشتق ہے (نصر) عطا کرنا۔ مقصد یہ ہے کہ کاہن کی اجرت اور بخشش ممنوع ہے نہ کہ معرف اور رہبر کی۔ فَرَصَدْتُهَا: (نصر) انتظار کرنا۔ قرآن کریم میں ہے وَمِنْ خَلْفِهِمْ رَصَدًا لِيَعْلَمُوا۔
الصفوف:- صَفٌّ کی جمع ہے ہر شے کی سیدھی سطر جیسے لشکری اور نمازی صَفَّ يَصُفُّ (نصر) لمبائی میں مرتب اور منظم طریقہ سے کھڑا ہونا۔ قرآن کریم میں ہے۔ و... جاء ربك والملك صفا صفا اور نبی کریم علیہ السلام کا ارشاد ہے سَوُّوا صُفُوفَكُمْ۔ تَسْتَوْكِفُ:- یعنی پانی کا قطرہ مانگتی تھی معمولی بخشش سے کنایہ ہے۔ وكفت العين الدامع۔ آنسو بہائے۔ (ضرب) لازمی اور متعدی دونوں طریقوں سے آتا ہے۔ عَنَاءٌ:- تعب مشقت۔ عنی يعنى (سمع) مشقت اٹھانا۔
لَا يَرْشَحُ۔ (فتح) ٹپکنا۔ پانی وغیرہ ٹپکنا۔ رَشَحَ الْإِنَاءُ اس میں پانی وغیرہ ٹپکا۔ رَشْحٌ پسینہ جیسے حدیث میں ہے حَتّٰى يَبْلُغَ الرَّشْحُ آذَانَهُمْ۔ پسینہ کانوں تک پہنچ جاتا تھا۔

فَلَمَّا أَكْدَى اسْتِعْطَافُهَا۔ وَكَدَّهَا مَطَافُهَا۔ عَاذَتْ بِالِاسْتِرْجَاعِ۔
وَمَالَتْ إِلَى ارْتِجَاعِ الرِّقَاعِ۔ وَأَنْسَاهَا الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رُقْعَتِي۔ فَلَمْ
تَعُجْ إِلَى بُقْعَتِي۔ وَآبَتْ إِلَى الشَّيْخِ بَاكِيَةً لِلْحِرْمَانِ۔ شَاكِيَةً تَحَامُلَ الزَّمَانِ
فَقَالَ إِنَّا لِلّٰهِ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ أَنْشَدَ

(ترجمہ) جب اس کا بہلانا پھسلانا مفید ثابت نہ ہوا اور اسکی بھاگ دوڑ نے اسکو تھکا ڈالا۔ تب وہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتی ہوئی لوٹی اور پرچے واپس لینے کی طرف متوجہ ہوئی۔ لیکن شیطان نے اسکو میرا پرچہ بھلا دیا۔ اور وہ میری جگہ لوٹ کر نہیں آئی۔ اور اپنی بدنصیبی پر روتی ہوئی اور ستم ہائے روزگار کا گلہ کرتی ہوئی بڈھے کی طرف لوٹ گئی۔ بڈھے نے کہا ہمارا اللہ مددگار ہے اور میں معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور نہ (گناہوں سے) بچنے کی توفیق ہے اور نہ طاعت کی قوت مگر بجانب اللہ

پھر اس نے اشعار پڑھے۔

اَكْدٰی: ای المقطع۔ اَكْدَی الرَّجُلُ محروم رہا۔ اَكْدَاهُ لوٹا دیا۔ منع کر دیا۔ بایں معنی قرآن کریم میں ہے۔ اَعْطٰی قَلِیلًا وَّاَكْدٰی۔ كَدٰی يَكْدِی (نصر) روکنا۔ منع کرنا۔ اِسْتِعْطَافُهَا: رحمۃ اور رأفۃ کا طلبگار ہونا۔ عَطَفَ يَعْطِفُ (ضرب) مائل ہونا۔ كَدَّ هَا: (نصر) کام کاج میں سختی کرنا۔ روزی تلاش کرنا۔ بہت لجاجت سے مانگنا۔

كَدَّی الرجل: مشقت میں ڈالا۔ اَلشَّيْطَانُ: ہر متمرد۔ سرکش، درخبیث النفس کو شیطان کہا جا سکتا ہے۔ شَيَاطِيْنُ جمع ہے۔ شطن يشطن (نصر) دور ہونا۔ حق سے بعید ہونا۔ بُقْعَتِیْ۔ بُقْعَةٌ زمین کا ٹکڑا۔ بِقَاعٌ اور بُقَعٌ جمع ہے (فتح) جانا۔ ما ادری این بَقَعَ۔ مجھے معلوم نہیں کہ کہاں چلا گیا۔

لَمْ يَبْقَ صَافٍ وَّلَا مُصَافٍ   وَلَا مَعِيْنٌ وَّلَا مُعِيْنٌ
وَفِی الْمَسَاوِیْ بَدَا التَّسَاوِیْ   فَلَا اَمِيْنٌ وَّلَا ثَمِيْنٌ

(ترجمہ) نہ کوئی خالص باقی رہا اور نہ کوئی سچا دوست نہ کوئی چشمہ ہے اور نہ کوئی مددگار۔ ہاں عیوب اور نقائص میں برابری ظاہر ہو رہی ہے نہ کوئی قابل اعتماد ہے اور نہ کوئی بیش قیمت۔

مُصَافٍ: خالص دوست۔ مُعِيْنٌ: مددگار۔ مَعِيْنٌ: چشمہ۔ بار جاری۔ قرآن کریم میں ہے فمن یاتیکم بماء معین۔ اَلْمَسَاوِیْ: مَسَاءَةٌ کی جمع ہے عیب نقص

برائی۔ سوء بھی اسکا مفرد ہے اور بعض کی رائے یہ ہے کہ مَسَاوِیْ کا کوئی مفرد نہیں (واللہ اعلم) اَمِيْنٌ: امانت دار اُمَنَاءُ جمع ہے۔ ثَمِيْنٌ۔ قیمتی۔ گراں۔ تفصیل پیچھے گذر چکی۔

ثُمَّ قَالَ مَنِّی النَّفْسَ وَعِدْ بِهَا وَاجْمَعِی الرِّقَاعَ وَعُدِّ بِهَا فَقَالَتْ لَقَدْ عَدَدْتُهَا لَمَّا اسْتَعْدَدْتُهَا۔ فَوَجَدْتُ يَدَ الضِّيَاعِ قَدْ غَالَتْ اِحْدَی الرِّقَاعِ۔ فَقَالَ تَعْسًا لَكِ يَا لَكَاعِ اُخْرُمَ وَيْحَكِ الْقَنَصَ وَالْجِبَالَةَ وَالْقَبَسَ وَالذُّبَالَةَ اِنَّهَا لَضِغْثٌ عَلٰی اِبَالَةٍ

(ترجمہ) پھر وہ بوڑھا بڑھیا سے کہنے لگا اپنے دل کو ڈھارس بندھا، اس سے وعدہ کر اور پرچوں کو جمع کر لے اور گن لے۔ بڑھیا نے جواب دیا میں واپس لیتے وقت ہی شمار کر لئے تھے۔ مگر میں نے بربادی کے ہاتھ کو پایا۔ کہ اس نے ایک پرچہ کھو دیا۔ بڑھا بولا ہلاکت ہو تیرے لئے اے چڑیل افسوس تجھ پر کیا تو شکار جال، چنگاری اور بتی (سب سے) محروم ہو گئی۔ ارے یہ تو لکڑیوں کے گٹھڑ پر گھاس کا بوجھ ہو گیا (یعنی نقصان پر نقصان۔ مصیبت پر مصیبت)

مَنِّیْ: تَمْنِيَةٌ سے امر ہے۔ کہا جاتا ہے مَنَّی الرَّجُلُ الشَّیْءَ خواہشمند بنا دیا۔ آرزومند کر دیا۔ قرآن کریم میں ہے۔ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ۔ مَنٰی يَمْنِیْ (ضرب) مَنَی اللّٰهُ الْخَيْرَ۔ خیر کو مقدر کیا۔ اَلضِّيَاعُ: ہلاکت۔ ضَاعَ يَضِيْعُ

(ضرب) ہلاک ہونا۔ خراب ہونا۔ اضاعۃ۔ ہلاک کرنا۔ برباد کرنا جیسے قرآن کریم میں ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اِيْمَانَكُمْ تَعْسًا: ای ھلاکا (فتح) ہلاک ہونا۔ يَا لَكَاعِ: لئیمہ بدبخت۔ چڑیل۔ لُكَعُ۔ ولد الحمار۔

قَنَصَ: شکار۔ حِبَالَۃ: جال۔ رسی۔ الذُّبَالَۃ: فتیلہ۔ چراغ کی بتی ذُبَال جمع ہے لَضِغْثٌ: خشک و تر تنکوں یا شاخوں کا ایک مٹھا۔ گڈی۔ قرآن کریم میں ہے۔

خُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا: اَضْغَاث جمع ہے۔ اِبَّالَۃ: لکڑی کا بڑا گٹھڑ۔ گھاس کا گٹھڑ۔ لَضِغْثٌ عَلَى اِبَّالَۃ: ای بَلِيَّة علی بلية۔ مصیبت پر مصیبت۔

فَانْصَاعَتْ تَقْتَصُّ مَدْرَجَهَا وَتَنْشُدُ مُدْرِجَهَا فَلَمَّا دَانَتْنِي قَرَنَتْ بِالرُّقْعَةِ دِرْهَمًا وَقِطْعَةً وَقُلْتُ لَهَا اِنْ رَغِبْتِ فِي الْمَشُوْفِ الْمُعْلَمِ وَاَشَرْتُ اِلَى الدِّرْهَمِ فَبُوْحِي بِالسِّرِّ الْمُبْهَمِ وَاِنْ اَبَيْتِ اَنْ تَشْرَحِي فَخُذِي الْقِطْعَةَ وَاسْرَحِي فَمَالَتْ اِلَى اسْتِخْلَاصِ الْبَدْرِ التِّمِّ وَالْاَبْلَجِ الْاَهَمِّ وَقَالَتْ دَعْ جِدَالَكَ وَسَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ

(ترجمہ) یہ سنکر بڑھیا پھرتی سے اپنی جگہ لوٹ پڑی اور اپنے پرچوں کو تلاش کرنے لگی۔ جب وہ میرے قریب پہنچی تو میں نے پرچہ کے ساتھ ایک درہم اور اور کچھ ریزگاری لگا کر اس سے کہا کہ اگر تجھ کو صاف اور منقش کی طرف کچھ رغبت ہے (اور درہم کی طرف اشارہ کیا) تو اس راز سربستہ کا انکشاف کر اور اگر تجھے انکار ہے کہ تو اسکی تشریح کرے تو یہ لے یہ ٹکڑا لے اور چلتی بن۔ وہ ماہ کامل اور روشن بزرگ (درہم) کے چھڑانے کی طرف مائل ہوئی۔ اور کہنے لگی کہ لڑائی چھوڑ دو۔ اور جو چاہتے ہو معلوم کرو۔

فَانْصَاعَتْ: تیزی سے لوٹی (اِنْصَاعَ) جلدی لوٹا صَاعَ يَصُوْعُ (نصر) آس پاس سے آنا۔ مَدْرَجَهَا: مسلک، راستہ۔ مذہب۔ مَدَارِج جمع ہے۔ دَرَجَ يَدْرُجُ (نصر، ضرب) الْمَشُوْف: شاف لشوف (نصر) صیقل کرنا۔ مانجھنا۔ فَبُوْحِي: ظاہر کر۔ کھول۔ (نصر) ظاہر ہونا۔ الْمُبْهَمُ: مخفی مستور۔ اَمْرٌ مُبْهَمٌ پوشیدہ ہے۔ غیر واضح ہے۔ طَرِيْقٌ مُبْهَمٌ۔ غیر واضح راستہ۔

ابہام کا ثلاثی مجرد نہیں آتا۔ التِّمُّ: تِمٌّ تُمٌّ تَمَامٌ۔ کامل، پورا البَدْرُ التِّمُّ۔ ماہ کامل۔ اَلْاَبْلَجُ: وجیہہ اور شکیل انسان (اَبْلَجُ کی تحقیق گذشتہ صفحات میں ملاحظہ کیجئے) اَلْاَهَمُّ: بہت عمر والا۔ بوڑھا کھوسٹ۔ شیخ کبیر۔ قَدْ اَهْمَمَ۔ بہت پرانا ہے۔ ٹوٹا پھوٹا ہے۔ هَمَّ يَهِمُّ (ضرب) بوڑھا ہونا۔ جِدَالٌ: جدال۔ لڑائی جھگڑا (یہ لفظ پہلے گذر چکا ہے)

فَاسْتَطْلَعْتُهَا طِلْعَ الشَّيْخِ وَبَلْدَتِهِ وَالشِّعْرِ وَنَاسِجِ بُرْدَتِهِ فَقَالَتْ اِنَّ الشَّيْخَ مِنْ اَهْلِ سُرُوْجٍ وَهُوَ الَّذِي وَشَّى الشِّعْرَ الْمَنْسُوْجَ ثُمَّ خَطِفَتِ الدِّرْهَمَ خَطْفَةَ الْبَاشِقِ وَمَرَقَتْ مُرُوْقَ السَّهْمِ الرَّاشِقِ فَخَالَجَ قَلْبِي اَنَّ اَبَا زَيْدٍ هُوَ الْمُشَارُ اِلَيْهِ وَتَاَجَّجَ كَرْبِي لِمُصَابِهِ بِمَا طَرَبِهِ وَ

آثَرْتُ اَنْ اُفَاجِئَهٗ وَاُنَاجِيَهٗ لِاَعْجُمَ عُوْدَ فِرَاسَتِيْ فِيْهِ وَمَا كُنْتُ لِاَصِلَ اِلَيْهِ اِلَّا بِتَخَطِّيْ رِقَابِ الْجَمْعِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ فِي الشَّرْعِ۔

(ترجمہ) میں نے بڑھے۔ اسکے شہر۔ شعر اور اس کے کہنے والے کے حالات دریافت کئے۔ اس نے کہا کہ یہ بزرگ اہل سرج سے ہیں اور انہیں نے چست شعر کو آراستہ کیا ہے۔ یہ کہکر اس نے درہم کو ایسا اچک لیا جیسا شکرہ (شکار کو) اور چھوٹے ہوئے تیر کی طرح نکل گئی۔ میرے دل میں یہ بات کھٹکی کہ ہو نہو مشار الیہ ابوزید ہے پس (یہ خیال آتے ہی) میری آتش غم اسکی دونوں آنکھوں کے جاتے رہنے پر بھڑکی۔ میں چاہتا تھا کہ اس کے پاس جا پہنچوں اور اس سے کچھ راز و نیاز کی باتیں کروں تاکہ اپنی فراست کی لکڑی کو آزماؤں مگر کیونکہ اس تک میرا پہنچنا مجمع کی گردنوں کے پھلانگتے ہوئے ممکن نہیں تھا جس کی ازروئے شریعت ممانعت ہے

فَاسْتَطْلَعْتُهَا طِلْعَ الشَّيْخِ:۔ اي سالتها الاطلاع الشيخ یعنی اس کا پتہ لگانا چاہا۔ اصل طلع یطلع باب نصر سے ہے واقف ہونا مطلع ہونا۔ (تفصیل گذر چکی) حسلفت:۔ (ضرب اور سمع) سرعت کے ساتھ اچک لینا۔ قرآن کریم میں ہے الامن خطف الخطفة اور یکاد البرق یخطف ابصارهم الباشق: چھوٹا سا شکاری جانور۔ بواشق جمع ہے۔ مَرَقَتْ :۔ (نصر) تیزی سے نکلنا۔ حدیث میں ہے یمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية۔ الرَّاشِقُ: (نصر) پھینکنا۔ رشقه بالسهم تیر پھینکا، مارا رشق بلسانه۔ طعنہ زنی کی۔ فَتَأَجَّجَ: بھڑکا، اصل ضرب سے ہے تاجج :۔ مشتعل ہوا۔ اجّ یاجّ (نصر) بھڑکنا۔ قرآن کریم میں ہے هذا ملح اجاج۔ ای شديد الملوحة

اُفَاجِئَهٗ :۔ اچانک پہنچوں۔ فجئ یفجئ (سمع۔ فتح) اچانک اور دفعتہ پہنچنا کہ دوسرے کو خبر تک نہ ہو۔ لِاَعْجُمَ :۔ ای لامتحن و اختبر (نصر) آزمانا۔ عَجْمَ الْعُوْدِ۔ لکڑی کو کاٹنا تاکہ سختی و نرمی کا پتہ چل جائے۔ فِرَاسَتِيْ :۔ فراست عموماً غیر معمولی سمجھ بوجھ کے لئے بولا جاتا ہے۔ فراست کے لغوی معنی ہیں باطن کو ظاہری نظر سے دیکھنا۔ ثلاثی مجرد ضرب سے آتا ہے۔ بِتَخَطِّيْ : تجاوز کرنا۔ تخطاه الى كذا ۔ تجاوز کیا۔ حدیث میں ہے من تخطى رقاب الناس يوم الجمعة اتخذ جسرا الى جهنم رِقَابِ :۔ رَقَبَةٌ کی جمع ہے گردن۔ گدی۔ رقبة بول کر ذات اور نفس بھی مراد لے لیتے ہیں جیسے قرآن کریم میں ہے فتحرير رقبة مؤمنة۔ رقب يرقب (نصر) قرآن کریم میں ہے لا يرقبون في مؤمن الا ولا ذمة۔

وَعِفْتُ اَنْ يَتَاَذّٰى بِيْ قَوْمٌ اَوْ يَسْرِيَ اِلَيَّ لَوْمٌ فَسَدَلْتُ بِمَكَانِيْ وَجَعَلْتُ شَخْصَهٗ قَيْدَ عِيَانِيْ اِلٰى اَنِ انْقَضَتِ الْخُطْبَةُ وَحَقَّتِ الْوَثْبَةُ فَخَفَفْتُ اِلَيْهِ وَتَوَسَّمْتُهٗ عَلَى انْجِمَامِ جَفْنِهٖ۔

(ترجمہ) نیز مجھے یہ بھی برا معلوم ہوا کہ قوم کو میری وجہ سے تکلیف پہنچے اور مجھ پر ملامت کی بوچھاڑ ہو۔ بہرحال میں اپنی جگہ ٹھیر گیا اور اس کے شخص کو بہت غور سے دیکھنے لگا۔ یہاں تک کہ خطبہ ختم ہو گیا اور کودنا ضروری ہوگئی پس میں اسکی طرف کو کھسک گیا اور اسکی آنکھیں بند ہونے کے باوجود اس کو گھورنے لگا۔

عِفْتُ :- (ضرب وسمع) مکروہ سمجھ کر چھوڑ دینا۔ عَافَ الطَّعَامَ برا سمجھ کر چھوڑ دیا۔ تَسَدَّكْتُ : یعنی میں اپنی جگہ مضبوطی کے ساتھ جم گیا۔ اور ٹھیر گیا۔ اور علیحدہ نہ ہوا۔ سَدِكَ

لَبِسْتُ (سمع) لازم پکڑنا اور جدا نہ ہونا۔ اِلْتِحَامٌ : ملنا چمٹ جانا۔ اِلْتَحَمَ الشَّئُ چمٹ گئی لحم بلحم (لف)

فَإِذَا الْمَعِيَّتِي الْمَعِيَّةُ ابْنِ عَبَّاسٍ۔ وَفِرَاسَتِي فِرَاسَةُ اِيَاسٍ۔ فَعَرَّفْتُهُ حِيْنَئِذٍ شَخْصِي۔ وَاٰثَرْتُهُ بِاَحَدِ قُمُصِي۔ وَاَهَبْتُ بِهِ اِلٰى قِرْحِي فَهَشَّ لِعَارِفَتِي وَعِرْفَانِي وَلَبّٰى دَعْوَةَ رُغْفَانِي۔ وَانْطَلَقَ وَيَدِي زِمَامُهُ وَظِلّي اَمَامُهُ وَالْعَجُوْزُ ثَالِثَةُ الْاَثَافِي وَالرَّقِيْبُ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ خَافٍ فَلَمَّا اسْتَحْلَسَ وَكْنَتِيْ وَاَحْضَرْتُهُ عُجَالَةَ مُكْنَتِيْ۔ قَالَ لِيْ يَا حَارِثُ اَمَعَنَا ثَالِثٌ فَقُلْتُ لَيْسَ اِلَّا الْعَجُوْزُ قَالَ مَا دُوْنَهَا سِرٌّ مَحْجُوْزٌ

(ترجمہ) پس میری ذکاوت عبداللہ بن عباس کی ذکاوت کے مشابہ اور میری فراست ایاس کی فراست کے مشابہ نکلی۔ پھر تو میں نے فوراً ہی اپنا تعارف کراکے ایک قمیص اسکی نذر کی۔ اور اس کو کھانے پر مدعو کر دیا۔ وہ میرے احسان اور تعارف سے خوش ہوا۔ اور کھانے کی دعوت منظور کر لی۔ اور اس طرح چل کھڑا ہوا کہ میرا ہاتھ اسکی باگ تھا اور میرا سایہ اسکے آگے آگے تھا۔ اور بڑھیا تین اینٹوں کی ایک تھی۔ اور وہ تھا ایسا نگہبان جس سے کوئی پوشیدہ بھی پوشیدہ نہیں۔ پس جب میرے گھر میں آبیٹھا اور میں نے بقدر وسعت ماحضر اس کے سامنے لاکر رکھ دیا تو کہنے لگا۔ اے حارث کیا ہمارے ساتھ کوئی تیسرا شخص ہے؟ میں نے کہا کہ بڑھیا کے سوا اور کوئی نہیں۔ اس نے کہا کہ بڑھیا سے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔

اَلْمَعِيَّتِي :- اَلْمَعِيَّةُ۔ ذکاوت۔ زیرکی۔ دانائی۔ اَلْمَعِي۔ ذکی اور زیرک۔ اوس کا شعر ہے ع الالمعی الذی یظن بك الظن + کان قد رای وقد سمعا۔ لمعان۔ چمک۔ ابن عباس :- جلیل القدر صحابی۔ زبردست فقیہ اور حضور نبی کریم علیہ السلام کے چچازاد بھائی۔ (رضی اللہ تعالےٰ عنہما) ایاس :- حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور حکومت میں قاضی بصرہ تھے۔ انکی ذکاوت اور فطانت ضرب المثل ہے۔ قاضی ایاس کے زمانۂ قضاء کا واقعہ مشہور ہے کہ ایک مرتبہ دو شخص دو شالوں کے متعلق لڑتے ہوئے ان کے یہاں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک کی شال سرخ تھی اور ایک کی سبز۔ ایک شخص نے ان ....

دونوں میں سے بیان کیا کہ میں حوض میں نہانے کے لئے اترا اور اپنی شال کنارہ پر رکھ دی اس کے بعد یہ صاحب حوض میں داخل ہوئے اور میری شال کے برابر اپنی شال رکھ دی لیکن نہا کر مجھ سے پہلے نکلے اور میری شال اٹھا کر چل دئے میں نے ان کا پیچھا کیا۔ مگر یہ شال نہیں دیتے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ تو میری ہے۔ قاضی ایاس نے کہا کہ کوئی گواہ لیکر آؤ۔ جواب دیا کہ گواہ تو کوئی نہیں۔ قاضی صاحب نے کنگھا منگایا اور دونوں کے سر میں کیا۔ ایک کے سر میں سے سرخ ڈورے اور دوسرے کے سر میں سے صوف کے ریشے برآمد ہوئے۔ قاضی صاحب نے اسی کے مطابق فیصلہ کر دیا۔ اور اس طرح سرخ شال سرخ شال والے کو اور سبز

شال سبز شال والے کو دلا دی۔
اَهَبْتُ: بمعنی دَعَوْتُ۔ اس کی اصل ہے اهاب الراعی بغنمہ۔ چرواہا بکریوں پر چیخا چلایا تاکہ وہ لوٹ آئیں۔ اهاب بصاحبہ۔ بلایا۔ قُرْصٌ:۔ روٹی کی ٹکیہ۔ قُرْصُ الشَّمْسِ۔ سورج کو روٹی کی ٹکیہ سے مشابہ ہونے کی وجہ سے کہہ دیتے ہیں۔ اقراص جمع ہے۔
فَهَشَّ:۔ هَشَّ يَهِشُّ (الفر) خوش ہونا۔ مسرور ہونا۔ قرآن کریم میں ہے وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِىْ (تفصیل پہلے گذر چکی) اِمَامٌ:۔ امام جس کا لوگ اقتدا کریں۔ مقتدا خواہ انسان ہو یا کتاب وغیرہ ائمۃ جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ یوم ندعوا کل اناس باما مہم۔ اور جمع جیسے وجعلنا ھم ائمۃ یھدون بامرنا
اَلْاَثَافِىْ:۔ اُثْفِيَةٌ کی جمع ہے۔ چولھے کا پتھر۔ چولھے کا بازو۔ ثَالِثَةُ الْاَثَافِىْ۔ چولھے کا پچھلا حصہ جس کے آگے دو حصے اور ہوتے ہیں۔ اِسْتَحْلَسَ:۔ ای اتخذ الحلس حِلْس۔ پالان۔ بورے کا ٹکڑا۔ اَحْلَاس اور حُلُوس جمع ہے۔ مُكْنَةٌ:۔ پرندہ کے گھونسلہ کو کہتے ہیں۔ یہاں مکان کے معنی میں ہیں۔ اِسْتَحْلَسَ مُكْنَتِىْ یعنی میرے مکان میں داخل ہوا اور بورے کے ٹکڑے پر بیٹھ گیا۔ مَحْجُوزٌ: حجز یحجز (الفر و ضرب) منع کرنا۔ روکنا۔ حجز علیہ المال۔ روک لیا

ثُمَّ فَتَحَ كَرِيمَتَيْهِ وَرَأْرَأَ بِتَوْأَمَيْهِ۔ فَإِذَا سِرَاجَا وَجْهِهِ يَتَّقِدَانِ۔ كَأَنَّهُمَا الْفَرْقَدَانِ۔
فَابْتَهَجْتُ بِسَلَامَةِ بَصَرِهِ۔ وَعَجِبْتُ مِنْ غَرَائِبِ سِيَرِهِ۔ وَلَمْ يَلْفِنِىْ قَرَارٌ
وَلَا طَاوَعَنِى اصْطِبَارٌ حَتّٰى سَأَلْتُهُ مَا دَعَاكَ إِلَى التَّعَامِىْ۔ مَعَ سَيْرِكَ
فِى الْمَعَامِىْ۔ وَجَوْبِكَ الْمَوَامِىْ۔ وَإِيغَالِكَ فِى الْمَرَامِىْ۔ فَتَظَاهَرَ بِاللُّكْنَةِ وَ
تَشَاغَلَ بِاللُّهْنَةِ حَتّٰى إِذَا قَضٰى وَطَرَهُ اَنَارَ إِلَىَّ نَظَرَهُ وَأَنْشَدَ

(ترجمہ) اس کے بعد اس نے اپنی دونوں آنکھیں کھول دیں۔ اور دونوں آنکھوں کو گھمانے لگا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس کے دونوں چراغ (آنکھیں) فرقدان کی طرح روشن ہیں۔ میں اسکی آنکھوں کی سلامتی سے بہت خوش ہوا اور اس کی عجیب عادتوں پر تعجب کرنے لگا۔ مجھے قرار باقی نہ رہا اور صبر و تحمل نے میرا ساتھ نہ دیا۔ یہاں تک کہ میں نے پوچھ ہی لیا کہ تجھے نامعلوم راستوں میں مارا مارا پھرنے۔ چٹیل بیابانوں کے چھاننے۔ اور شہروں میں تیزی سے پھرنے کے باوجود اندھا بننے پر کس چیز نے مجبور کیا۔ یہ سنکر اس نے لکنت سے مدد چاہی اور ناشتہ کھانے میں مشغول ہو گیا۔ جب اپنی ضرورت سے فارغ ہو گیا تو مجھے گھور گھور کر یہ شعر پڑھنے لگا۔

كَرِيمَتَيْهِ:۔ کریمتین دونوں آنکھیں۔ حدیث میں ہے ما من عبد اذھب اللہ کریمتیہ الا کان ثوابہ عند اللہ الجنۃ۔ قالوا۔ وما کریمتاہ۔ قال۔ عیناہ۔ رَأْرَأَ:۔ آنکھ کی پتلی کو پھرایا۔ اور گھمایا۔
اَلْفَرْقَدَانِ:۔ فَرْقَدٌ کا تثنیہ ہے۔ قطب شمالی کے قریب ایک تارہ جس سے راستہ وغیرہ معلوم کیا جاتا ہے اس کے مقابل دوسرا تارہ ہے۔ فَرْقَدٌ۔ نیل گائے کے بچہ کو بھی کہتے ہیں۔ وَلَمْ يَلْفِنِىْ قَرَارٌ۔ یعنی میرے کوئی قرار و سکون باقی نہیں رہا۔ قرار۔ سکون۔ اطمینان قرآن کریم میں ہے۔ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا۔ اور

جنت کی صفات میں بیان کرتے ہوئے باری تعالے نے
فرمایا۔ ذات قرار و معین۔ اِصْطِبَارٌ: صبر کرنا۔
بار بار صبر کرنا۔ اِصْطَبَرَ عَلَیْہِ۔ صبر کیا۔ قرآن کریم میں
ہے وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِہٖ۔ ثلاثی مجرد ضرب سے آتا ہے
جیسے فاصبروا۔ ورابطوا۔ ان اللہ مع الصابرین
اَلْمَوَامِیْ:۔ مَوْمَاۃٌ کی جمع ہے جنگل۔ بیابان۔ اَلْاِیْغَالُ
داخل کرنا۔ اَوْغَلَ فُلَانًا فِیْہِ۔ اسکو اس میں داخل کر دیا۔ وَغَلَ

یَغِلُ (ضرب) گھسنا۔ دور ہونا۔ اَلْمَرَاجِیْ:۔ مقاصد۔ وہ
شہر جہاں سے دوسرے کو جایا جائے۔ اَلْلُّهْنَةُ: کھانے
سے پہلے جو چیز کھائی جائے لُہَنٌ جمع ہے۔ لَہَنَ الْقَوْمَ
لہنہ کھلایا۔ وَطَرٌ: آرزو۔ حاجت۔ قرآن کریم میں ہے
فلما قضی زید منہا وطرا۔ اَوْطَارٌ جمع ہے۔
اَتَارَ:۔ اَتَارَ اِلَیْہِ نَظَرَہٗ۔ گھورا۔ تیز نظروں سے دیکھا
تَارَ یَتَارُ (فتح) جھڑکنا۔

لَمَّا تَعَامَی الدَّهْرُ وَهُوَ اَبُو الْوَرٰی ‖ عَنِ الرُّشْدِ فِیْ اَنْحَائِہٖ وَمَقَاصِدِہٖ

تَعَامَیْتُ حَتّٰی قِیْلَ اِنِّیْ اَخُو عَمًی ‖ وَلَا غَرْوَ اَنْ یَحْذُو الْفَتٰی حَذْوَ وَالِدِہٖ

ثُمَّ قَالَ انْهَضْ اِلَی الْمُخْدَعِ فَأْتِنِیْ بِغَسُوْلٍ یُرُوْقُ الطَّرْفَ وَیُنَقِّی الْکَفَّ وَیُنَعِّمُ الْبَشَرَۃَ وَیُعَطِّرُ النَّکْهَۃَ وَیَشُدُّ اللِّثَۃَ وَیُقَوِّی الْمَعِدَۃَ وَلْیَکُنْ نَظِیْفَ الظَّرْفِ اَرِیْجَ الْعَرْفِ فَتِیَّ الدَّقِّ نَاعِمَ السَّحْقِ یَحْسَبُہُ اللَّامِسُ ذَرُوْرًا وَیَخَالُہُ النَّاشِقُ کَافُوْرًا۔

(ترجمہ) جب زمانہ عالم کا باپ ہونے کے باوجود اپنے اغراض و مقاصد میں راہ راست سے ہٹ گیا تو میں بھی اندھا بن گیا۔ یہاں تک کہ مشہور ہو گیا کہ میں اندھا ہوں اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ لڑکا اپنے باپ کے نقش قدم پر چلے۔ اس کے بعد کہنے لگا کہ جاؤ اور ایسا مسالہ لاؤ جو نگاہ کو اچھا معلوم ہو۔ ہاتھوں کو صاف کرے جلد کو عمدہ کرے اور نفعا کو خوشبو سے بھر دے۔ مسوڑوں کو مضبوط کرے۔ معدے کو قوی کرے۔ مگر ہو صاف ستھرے برتن میں، خوشبو مہکتی ہوئی ہو۔ تازہ کوٹا ہوا ہو۔ باریک پیسا ہوا ہو۔ چھو لینے والا اسکو ذرور محسوس کرے۔ اور سونگھنے والا اسے کافور سمجھے۔

اَلْمُخْدَعُ: میم کے کسرہ اور ضمہ کے ساتھ۔ کوٹھڑی۔ حجرہ
بڑے مکان میں چھوٹا سا مکان۔ مَخَادِعُ جمع ہے۔
غَسُوْلٌ:۔ اشنان۔ وہ پانی جس میں اشنان ملا ہوا ہو
اَلْبَشَرَۃُ:۔ ظاہر جلد۔ اَبْشَارٌ جمع ہے۔ اَلنَّکْهَۃُ:۔
منہ کی خوشبو۔ نکھہ ینکہہ (سمع) بوئے دہن سونگھنا۔
اَللِّثَۃُ:۔ مسوڑا۔ لِثَاتٌ اور لِثًی جمع ہے۔ اَلْمَعِدَۃُ
کھانا ہضم ہونے کی جگہ۔ مِعَدٌ جمع ہے مَعَدَ یَمْعَدُ

(فتح) چبانا۔ مَعَدَ الرَّجُلُ۔ معدہ پر مارا۔ نَظِیْفٌ:۔
پاکیزہ۔ صاف ستھرا۔ میل کچیل سے پاک (کرم) میل کچیل
سے پاک ہونا۔ نظیف ہونا۔ اَرِیْجُ الْعَرْفِ: خوشبو
کی مہک۔ اَرِجَ۔ خوشبو مہکی۔ عَرْفٌ۔ مطلق بو۔ لیکن
اس کا استعمال اکثر خوشبو کے لئے ہوتا ہے (سمع) خوشبو
زیادہ ہونا۔ مہک اٹھنا۔ عَرَّفَ خوشبودار بنا دیا۔
قرآن کریم میں ہے عَرَّفَهَا لَهُمْ۔ اَلسَّحْقُ:۔ (فتح) باریک

پسینا۔ ذَرُوۡدًا: خوشبو کی ایک قسم اَذۡرَّۃٌ جمع ہے۔
اَلنَّاشِقُ: (سمع) سونگھنا۔ کَافُوۡرًا: مشہور خوشبو۔
قرآن کریم میں کاسا کان مزاجہا کافورا۔

وَاقۡرِنۡ بِہٖ خِلَالَۃً نَقِیَّۃَ الۡاَصۡلِ۔ مَحۡبُوۡبَۃَ الۡوَصۡلِ۔ اَنِیۡقَۃَ الشَّکۡلِ۔ مَدۡعَاۃً اِلَی الۡاَکۡلِ لَہَا نَحَافَۃُ الصَّبِّ۔ وَصَقَالَۃُ الۡعَضۡبِ وَاٰلَۃُ الۡحَرۡبِ وَلُدُوۡنَۃُ الۡغُصۡنِ الرَّطۡبِ۔ قَالَ فَنَہَضۡتُ فِیۡمَا اَمَرَ لِاَذُوۡدَ عَنۡہُ الۡغَمَرَ وَکَمَ اَہۡمُ اِلٰی اَنَّہٗ قَصَدَ اَنۡ یَّخۡدَعَ بِاِدۡخَالِی الۡمَخۡدَعَ وَلَا تَظَنَّیۡتُ اَنَّہٗ سَخِرَ مِنَ الرَّسُوۡلِ فِی اسۡتِدۡعَاءِ الۡخِلَالَۃِ وَالۡغَسُوۡلِ۔ فَلَمَّا عُدۡتُ بِالۡمُلۡتَمَسِ فِیۡ اَقۡرَبَ مِنۡ رَجۡعِ النَّفَسِ وَجَدۡتُ الۡجَوَّ قَدۡ خَلَا۔ وَالشَّیۡخَ وَالشَّیۡخَۃَ قَدِ اجۡفَلَا فَاسۡتَشۡطَطۡتُ مِنۡ مَکۡرِہٖ غَضَبًا۔ وَاَوۡغَلۡتُ فِیۡ اِثۡرِہٖ طَلَبًا فَکَانَ کَمَنۡ قُمِسَ فِی الۡمَاءِ اَوۡ عُرِجَ بِہٖ اِلٰی عَنَانِ السَّمَاءِ

(ترجمہ) اور یہاں اس کے ساتھ ایک خلال بھی لانا۔ جو اصل کے اعتبار سے پاکیزہ ہو۔ اور اسکی ملاقات محبوب و پسندیدہ ہو۔ خوبصورت ہو۔ کھانے کی رغبت پیدا کرنے والا ہو اور عاشق کی طرح لاغر ہو۔ شمشیر براں جیسا صاف ہو۔ آلہ حرب ہو۔ تر شاخ کی طرح نرم ہو۔ راوی کہتا ہے کہ میں تعمیل حکم کے لئے اٹھا تاکہ اسکی بدبو دور کردوں۔ مجھے یہ شبہ بھی نہ گذرا کہ مجھے کمرہ میں داخل کرنے سے محض دہوکہ دینا مقصد ہے اور میں نے یہ خیال تک نہ کیا کہ اس نے خلال اور مسالہ منگا کر قاصد سے مذاق کیا ہے۔ چنانچہ جب اشیا مطلوبہ لے کر سانس کی واپسی سے بھی زیادہ تیزی سے لوٹا تو میں نے فضا کو خالی پایا۔ بوڈھا اور بڑھیا دونوں رفوچکر ہوچکے تھے۔ میں اس کے فریب سے غصہ میں تمتما اٹھا اور اس کے پیچھے پیچھے تلاش کے لئے نکلا۔ مگر وہ دونوں تو ایسے ہوگئے جیسے پانی میں ڈبو دیا گیا ہو یا فضائے آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا ہو۔

خِلَالَۃٌ: خِلَالٌ۔ وہ تنکا جس سے دانتوں میں لگا ہوا کھانا اور گوشت کے ریزے صاف کئے جاتے ہیں اَخِلَّۃٌ جمع ہے
نَقِیَّۃٌ: نظیف۔ پاکیزہ۔ نَقَایَا جمع ہے (تفصیل گذر چکی)
اَنِیۡقَۃٌ: خوبصورت۔ تعجب میں ڈالنے والی۔ اَنِقَ یَاۡنَقُ (سمع) خوش ہونا۔ اَنِقَ الشَّیۡءَ۔ اس سے محبت کی۔ اَنِقَ بِہٖ اسکو دیکھ کر تعجب میں پڑگیا۔
نَحَافَۃٌ: (سمع وکرم) قلیل اللحم ہونا۔ نَحُلَقَۃٌ دبلا پتلا ہونا۔
نَحِیۡفٌ: دبلا۔ نُحَفَاءُ جمع ہے۔ صَبٌّ: عاشق۔ دلدادہ

صَبُّوۡنَ جمع ہے (تفصیل گذر چکی) صِقَالَۃُ الۡعَضۡبِ: شمشیر براں۔ دونوں لفظ پیچھے گذر چکے) لُدُوۡنَۃٌ: نرمی ملائمت۔ لَدُنَ یَلۡدُنُ (کرم) نرم ہونا۔ کہا جاتا ہے لَدُنَتۡ اَخۡلَاقُہٗ۔ بہت پاکیزہ ہیں۔ اَلۡغَمَرُ: کھانے کی بدبو۔ جماعت۔ جاہل۔ اَغۡمَارٌ جمع ہے۔ یہ لفظ پہلے بھی گذر چکا ہے۔ لیکن وہاں جماعت کے معنی میں ہے۔ اور یہاں بدبو کے معنی میں سَخِرَ۔ بمعنی اِسۡتَہۡزَأَ (سمع) مذاق اڑانا۔ مسخر کرنا۔ قرآن کریم میں ہے اِنَّا نَسۡخَرُ مِنۡکُمۡ کَمَا

تَسْخَرُوْنَ - اَجْفَلَ :- اَجْفَلَ الْبَعِيْرُ بھاگ گیا۔ بدک گیا (نصر وضرب) تیزی سے بھاگنا۔ جَفَلَتِ الرِّیْحُ۔ ہوا تیزی سے چل رہی ہے۔ قُمُسٌ :- (نصر وضرب) پانی میں غوطہ لگانا۔ گھسنا۔ عُرُوْجٌ (نصر) چڑھنا۔ اوپر کی جانب جانا قرآن کریم میں ہے تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ۔ عَنَانٌ :- بادل۔ فضا۔ آسمان کا وہ کنارہ جو نظر آتا ہے۔

اَلْمَقَامَۃُ الثَّامِنَۃُ الْمَعَرِّیَّۃُ

اَخْبَرَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ۔ قَالَ رَأَیْتُ مِنْ اَعَاجِیْبِ الزَّمَانِ۔ اَنْ تَقَدَّمَ خَصْمَانِ۔ اِلٰی قَاضِیْ مَعَرَّۃِ النُّعْمَانِ۔ اَحَدُهُمَا قَدْ ذَهَبَ مِنْهُ الْاَطْیَبَانِ وَالْاٰخَرُ کَاَنَّهٗ قَضِیْبُ الْبَانِ۔

(ترجمہ) حارث بن ہمام نے خبر دی کہ میں نے عجائبات زمانہ میں سے ایک واقعہ دیکھا۔ کہ دو جھگڑالو شہر معرۃ جو کہ کوہ نعمان کے قریب ہے کے قاضی کے پاس آئے۔ ان میں سے ایک تو دنیا کے دو بڑے لذائذ یعنی کھانا اور جماع سے محروم ہو چکا تھا۔ اور دوسرا درخت بان کی شاخ کی طرح تھا۔ یعنی خوب تنومند تھا۔

مَعَرَّۃُ :- ملک شام کا ایک شہر۔ نُعْمَانُ :- ایک پہاڑ جو معرہ کے کنارہ پہ ہے۔ اَلْاَطْیَبَانِ :- دو پسندیدہ چیزیں یعنی کھانا اور نکاح۔ یا کھانا اور نیند۔ مراد یہ ہے کہ بہت بوڑھا تھا۔ لفظی تحقیق پہلے گذر چکی۔ اَلْبَانُ :- ایک پتلا اور لانبا درخت جس کے پتے بید سیاہ کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس سے طول قامت کو تشبیہ دی جاتی ہے۔

فَقَالَ الشَّیْخُ اَیَّدَ اللّٰهُ الْقَاضِیَ کَمَا اَیَّدَ بِهِ الْمُتَقَاضِیَ۔ اَنَّهٗ کَانَتْ لِیْ مَمْلُوْکَۃٌ رَشِیْقَۃُ الْقَدِّ۔ اَسِیْلَۃُ الْخَدِّ۔ صَبُوْرٌ عَلَی الْکَدِّ۔ تَخُبُّ اَحْیَانًا کَالنَّهْدِ۔ وَتَرْقُدُ اَطْوَارًا فِی الْمَهْدِ۔ وَتَجِدُ فِیْ تَمُّوْزَ مَسَّ الْبَرْدِ۔ ذَاتَ عَقْلٍ وَعِنَانٍ وَحَدٍّ وَسِنَانٍ وَکَفٍّ بِبَنَانٍ وَفَمٍ بِلَا اَسْنَانٍ

(ترجمہ) بڈھے نے کہا خدا قاضی کی مدد کرے جیساکہ قاضی سے طالب حق کو قوت پہنچا رکھی ہے۔ بات یہ ہے کہ میرے پاس ایک کنیز تھی۔ نہایت عمدہ قد۔ نرم رخسار۔ مشقت پر صبر کرنے والی۔ کبھی چالاک گھوڑے کی طرح دوڑتی تھی اور کبھی گہوارہ میں سوتی تھی۔ جولائی جیسے سخت گرمی کے مہینے میں ٹھنڈک محسوس کرتی تھی۔ صاحب عقل اور باگ والی اور تیز نوک والی تھی پوروں کے ساتھ ہتھیلی والی اور بغیر دانتوں کے منہ والی تھی۔

انہ کانت لی مملوکۃ :- یہاں سے وہ اوصاف شروع ہوتے ہیں جو کنیز اور سوئی کو حاوی ہیں۔ لیکن مراد سوئی کی تعریف کرتا ہے۔ اگرچہ مصنف نے ایسا پیرایہ کلام اختیار کیا ہے جس سے کنیز کی مدح سرائی کا گمان ہوتا ہے۔ رَشِیْقَۃٌ

دشق یدشق (کرم) خوبصورت قامت والا ہونا۔ دشقت الجاریۃ خوبصورت قامت والی ہے۔ اَلْقَدِّ: کسی چیز کی مقدار انسان کی قامت قَدَّ یَقُدُّ (نصر) کاٹنا۔ پھاڑنا قطع کرنا۔ قرآن کریم میں ہے اِنْ کَانَ قَمِیْصُہٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ کہا جاتا ہے قَدَّ المسافر الفلاۃ میدان کو قطع کیا۔ عبور کیا۔ اَسِیْلَۃُ الْخَدِّ: نرم رخسار۔ اَسُلَ یَاسُلُ (نصر وسمع) نرم ہونا۔ ملائم ہونا۔ سیدھا ہونا اَسِیْلٌ۔ اَسِیْلَۃٌ چکنا۔ نرم۔ خَدٌّ: رخسار خُدُوْدٌ جمع ہے (نصر) مستطیل کھودنا۔ چیرنا۔

صَبُوْرُ النَّکَدِ: سختی اور دشواری پر صبر کرنیوالی۔ دونوں لفظوں کی تحقیق گذر چکی۔ کَالنَّہْدِ: خوبصورت اور موٹا تازہ گھوڑا۔

نُہُوْدٌ جمع ہے۔ نَہَدَ یَنْہَدُ (کرم) کہا جاتا ہے نَہَدَ الْفَرَسُ موٹا تازہ ہوا۔ خوبصورت ہوا۔ اَلْمَہْدُ: گہوارہ۔ گود۔ قرآن کریم میں ہے مَنْ کَانَ فِی الْمَہْدِ صَبِیًّا۔ مُہُوْدٌ جمع ہے تحقیق گذر چکی) تَمُّوْزُ: سخت گرمی کا مہینہ۔ شمسی سال کا ساتواں مہینہ (جولائی) جس میں گرمی شدید ہوتی ہے۔

عِنَانٌ: عنان سے دھاگہ مراد ہے۔ بَنَانٌ: انگلیاں۔ انگلیوں کے پورے۔ وَفَمٍ بِلَا اَسْنَانٍ: بغیر دانتوں کا منہ۔ فَم موہنہ کے اندرونی حصہ کو کہتے ہیں اور وجہ ظاہری حصہ کو کہا جاتا ہے۔ جسے اردو میں چہرہ کہتے ہیں۔

تَلْدَغُ بِلِسَانٍ نَضْنَاضٍ۔ وَتَرْفُلُ فِیْ ذَیْلٍ فَضْفَاضٍ۔ وَتَجْلِیْ فِیْ سَوَادٍ وَّبَیَاضٍ وَتُسْقٰی وَلٰکِنْ فِیْ غَیْرِ حِیَاضٍ۔ نَاصِحَۃٌ۔ خُدَاعَۃٌ۔ خُبَاءَۃٌ۔ طُلَعَۃٌ۔ مُطْبُوْعَۃٌ عَلَی الْمَنْفَعَۃِ۔ وَمِطْوَاعَۃٌ فِی الضِّیْقِ وَالسَّعَۃِ۔ اِذَا قَطَعْتُ وَصَلَتْ۔ وَمَتٰی فَصَلْتُہَا عَنْکَ انْفَصَلَتْ۔ وَطَالَمَا خَدَمَتْکَ فَجَمَّلَتْ وَرُبَّمَا جَنَتْ عَلَیْکَ فَاَلَمَتْ وَمَلْمَلَتْ

(ترجمہ) زبان ہلاہلا کر ڈسنے والے سانپ کی طرح کاٹتی تھی۔ وسیع اور فراخ دامن میں اٹھلاتی پھرتی تھی۔ سیاہی اور سفیدی میں جلوہ گر ہوتی تھی۔ حوضوں کے بغیر سیراب کی جاتی تھی۔ ناصحہ۔ دھوکہ باز۔ شرمیلی۔ خودنما تھی۔ سودمندی میں ڈھلی ہوئی تھی۔ تنگی اور فراخی دونوں میں فرمانبردار تھی۔ جب تو پھاڑ ڈالے تو وہ جوڑ کر رکھ دے۔ جب تو اسکو جدا کرنا چاہے تو فوراً جدا ہو جائے۔ بعض مرتبہ ایسی خدمت کرتی کہ دل خوش کر دیتی تھی۔ اور جب نافرمانی کرتی تھی تو رنجیدہ اور بے چین کر دیتی تھی۔

نَضْنَاضٍ: وہ سانپ جو اپنی زبان ہلاتا رہتا ہو۔ تَرْفُلُ: (نصر) تکبر سے چلنا۔ اکڑ اکڑ کے چلنا۔ ذَیْلٌ: دامن۔ فَضْفَاضٍ: وسیع۔ کشادہ۔ ترفل کی ذیل فضفاض یعنے وسیع اور کشادہ دامن کے ساتھ اکڑتی اور اٹھلاتی چلتی ہے۔ حِیَاضٌ: حوض کی جمع ہے۔ اَحْوَاضٌ بھی جمع لائی جاتی ہے۔ حَاضَ الْمَاءُ پانی جمع ہوگیا۔ اکٹھا ہوگیا۔ سقی کا غیر حیاض سے سیراب ہونا۔ یا اس سے یہ مراد ہے کہ لوہا جب آگ سے

نکالتا ہے پانی میں ڈالتا ہے۔ تاکہ ٹھنڈی ہو جائے۔ یا یہ مراد ہے کہ یہ تب سیراب ہوتی ہے جب خیاط کی پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے۔ نَاصِحَۃٌ۔ خُدَاعَۃٌ: نصح ینصح (فتح) سینا۔ خیرخواہی کرنا۔ نصیحت کرنا۔ یہاں سینے کے معنی مراد ہیں۔ یعنی سینے والی ہے۔ اور سینے والے کو دھوکہ دینے والی ہے۔

خُبَاءَۃٌ: زیادہ چھپنے والی۔ خَبَا یَخْبَا (فتح) چھپنا۔ پوشیدہ ہونا یعنے کپڑوں کو سیتے وقت اندر چھپ جاتی ہے۔ مِطْوَاعَۃٌ فِی

فِی الضِّیقِ وَالسَّعَۃِ ۔ یعنے تنگی اور فراخی دونوں حالوں میں بہت زیادہ اطاعت اور فرمانبرداری کرنیوالی تھی ۔ فَالْمَنُوْ	مُلْمِلَتْ ۔ یعنی جب گناہ اور نافرمانی پر اتر آئے نور نجیدہ اور مضطرب کردے ۔

وَاِنَّ هٰذَا الْفَتٰى اسْتَخْدَمَنِيْهَا لِغَرَضٍ فَاَخَذَ مِنِّيْ اِيَّاهَا بِلَا عِوَضٍ عَلٰى اَنْ
يَجْتَنِيَ نَفْعَهَا ۔ وَلَا يُكَلِّفَهَا اِلَّا وُسْعَهَا فَاَوْلَجَ فِيْهَا مَتَاعَهٗ وَاَطَالَ بِهَا اسْتِمْتَاعَهٗ ١٤
ثُمَّ اَعَادَهَا اِلَيَّ وَقَدْ اَفْضَاهَا وَبَذَلَ عَنْهَا قِيْمَۃً لَا اَرْضَاهَا ۔ فَقَالَ الْحَدَثُ
اَمَّا الشَّيْخُ فَاَصْدَقُ مِنَ الْقَطَا وَاَمَّا الْاِفْضَاءُ فَوَقَعَ عَنْ خَطَا

(ترجمہ) اور اس جوان نے اپنی کسی ضرورت کے لئے مجھ سے اسکو لیا اور میں نے اسکو بغیر کسی عوض کے اس شرط پر اسکی خادمہ بنادیا کہ یہ اس سے فائدہ اٹھائے اور اسکی ہمت سے زیادہ اس کو تکلیف نہ دے ۔ پس اس نے اس میں اپنا سامان داخل کردیا ۔ اور دیر تک اس سے فائدہ اٹھاتا رہا ۔ پھر اس اسے مفضاۃ بنا کر میرے حوالے کی اور اسکی وہ قیمت ادا کرنا چاہتا ہے جس پر میں راضی نہیں ہوں ۔ نوجوان بولا اگرچہ بڑے میاں قطا سے بھی زیادہ سچے ہیں ۔ لیکن افضا سو خطاً ایسا ہوگیا ۔

الغَرَضُ ۔ حاجت ۔ مقصد ۔ اغراض جمع ہے ۔ غَرِضَ الیہ ۔ اسکا مشتاق ہوا ۔ (سمع) غَرِضَ مِنْہُ ۔ رنجیدہ ہوا ۔ ملول ہوا ۔ فَاَوْلَجَ فِیْہَا مَتَاعَہٗ ۔ یعنی اس میں اپنا سامان داخل کردیا ۔ مراد یہ ہے کہ اسکو سیا ۔ قَدْ اَفْضَاھَا ۔ اسکو توڑا ۔ کاٹا ۔ اَفْضَی الْمَکَانَ ۔ وسیع کیا ۔ افضی الی امرأتہ	خلوت کی ۔ مفضاۃ ۔ وہ عورت جس کے سبیلین ایک ہوگئے ہوں ۔ فَضَا ۔ یَفْضُوْ (نصر) کشادہ ہونا ۔ الحَدَثُ نوجوان ۔ اَحْدَاثٌ اور حُدْثَانٌ جمع ہے ۔ (نصر) اَلْقَطَا ۔ ایک پرندہ جو کبوتر کے برابر ہوتا ہے ۔ فارسی میں سنگ خوار کہتے ہیں ١٦

وَقَدْ رَهَنْتُهٗ عَنْ اَرْشِ مَا اَوْهَنْتُهٗ مَمْلُوْكًا لِيْ مُتَنَاسِبَ الطَّرَفَيْنِ مُنْتَسِبًا اِلَى
الْقَيْنِ ۔ نَقِيًّا مِنَ الدَّرَنِ وَالشَّيْنِ ۔ يُقَارِنُ مَحَلَّهٗ سَوَادَ الْعَيْنِ ۔ يُفْشِي الْاِحْسَانَ
وَيُنْشِي الْاِسْتِحْسَانَ وَيُغَذِّي الْاِنْسَانَ وَيَتَحَامَى اللِّسَانَ اِنْ سُوِّدَ جَادَ وَاِنْ
وُسِمَ اَجَادَ ۔ وَاِذَا زُوِّدَ وَهَبَ الزَّادَ وَمَتٰى اسْتُزِيْدَ زَادَ وَلَا يَسْتَقِرُّ بِمَغْنًى وَقَلَّ
مَا يَنْكِحُ اِلَّا مَثْنٰى ۔ يَسْخُوْ بِمَوْجُوْدِهٖ ۔ وَيَسْمُوْ عِنْدَ جُوْدِهٖ وَيَنْقَادُ مَعَ قَرِيْنَتِهٖ ١٧
اِنْ لَمْ تَكُنْ مِنْ طِيْنَتِهٖ ۔ وَيُسْتَمْتَعُ بِزِيْنَتِهٖ وَاِنْ لَمْ يُطْمَعْ فِيْ لِيْنَتِهٖ ۔ فَقَالَ
لَهُمَا الْقَاضِيْ اِمَّا اَنْ تُبِيْنَا وَاِلَّا فَبِيْنَا ۔ فَابْتَدَرَ الْغُلَامُ وَقَالَ

(ترجمہ) حالانکہ میں خراب کردہ شے کے تاوان میں اپنا ایک غلام رہن رکھ چکا ہوں جسکی دونوں جانبیں برابر ہیں اور جو قبیلہ قین

کی طرف منسوب ہے اور جو میل کچیل سے پاک و صاف ہے جسکی جگہ اسکی آنکھ کی تپلی سے ملی ہوئی ہے۔ احسان پھیلاتا ہے خوبی پیدا کرتا ہے۔ آنکھ کی تپلی کو غذا پہنچاتا ہے۔ زبان کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر اسکو کالا کیا جائے تو بخشش کرنے لگتا ہے۔ جب نشان لگاتا ہے تو اچھا بنا دیتا ہے اور جب توشہ دیا جاتا ہے تو توشہ بخشش دیتا ہے اور زیادہ طلب کیا جائے تو زیادہ دیتا ہے۔ ایک جگہ ٹھکانا نہیں پکڑتا۔ دوسے کم نکاح بہت ہی کم کرتا ہے۔ جو کچھ ہوتا ہے سب لٹا دیتا ہے بخشش کے وقت بلند ہو جاتا ہے۔ اپنی بیوی کا فرمانبردار رہتا ہے۔ اگرچہ اسکی جنس سے نہیں۔ اسکی آرائش سے نفع اٹھایا جاتا ہے۔ اگرچہ اس کے نرم ہونے کی کوئی امید نہیں۔ قاضی نے کہا یا تو صاف صاف بات کرو۔ ورنہ دور ہو جاؤ۔ اس پر نوجوان آگے بڑھا اور بولا۔

اَدْنَشْ :۔ دیت۔ عطار۔ اَدِیْشَ یَاْدُشُ (نصر) عطا کرنا۔ دینا اُدْهُنَتْهُ :۔ ای ضَعُفَتْ۔ دھن یھن (ضرب) کمزور کر دینا۔ کمزور ہونا۔ قرآن کریم میں ہے وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا ۔ یہاں معنی ثانی مراد ہیں۔ اور ان اللہ موھن کید الکافرین میں معنی اول مراد ہیں۔ القین :۔ لوہار۔ مطلق کاریگر اور صنّاع کو کہتے ہیں۔ قِیَانٌ اور اَقْیَانٌ جمع ہے۔

یُفْشِیْ :۔ اِفْشَاءٌ ظاہر کرنا۔ کھولنا۔ یفشی للاحسان۔ احسان کو ظاہر کرتا ہے اور جتاتا ہے۔ فَشَا یَفْشُوْ۔ پھیلنا۔ مشہور ہونا۔ وَقَلَّمَا یَنْکِحُ الْاَمْثٰی :۔ یعنی دو کے بغیر بہت ہی کم نکاح کرتا ہے۔ سلائی کا دوسے نکاح کرنا۔ مراد یہ ہے کہ سرمہ لگانے کے لئے دونوں آنکھوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

اَعَارَنِیْ اِبْرَةً لِاَرْفُوَ طِمــــ	ــارًا عَفَاهَا الْبِلٰی وَسَوَّدَهَا
فَانْخَرَمَتْ فِیْ یَدِیْ عَلٰی خَطَاءٍ	مِنِّیْ لَمَّا جَذَبْتُ مِقْوَدَهَا
فَلَمْ یَرَی الشَّیْخُ اَنْ یُسَامِحَنِیْ	بِاَرْشِهَا اِذْ رَاٰی تَاَوُّدَهَا
بَلْ قَالَ هَاتِ اِبْرَةً تُمَاثِلُهَا	اَوْ قِیْمَةً بَعْدَ اَنْ تُجَوِّدَهَا
وَاعْتَاقَ مِیْلِیْ رَهْنًا لَدَیْهِ فَیَا	هُلْكَ بِهَا سُبَّةً تَزَوَّدَهَا
فَالْعَیْنُ مَرْهٰی لِرَهْنِهٖ وَیَدِیْ	تَقْصُرُ عَنْ اَنْ تَفُكَّ مِرْوَدَهَا
فَاسْتَبِنْ بِذَا الشَّرْحِ غَوْرَ مَسْکَنَتِیْ	وَارْثِ لِمَنْ لَمْ یَکُنْ تَعَوَّدَهَا

ترجمہ (قطعہ) مجھے اس بڈھے نے ایک سوئی مانگی ہوئی دی تھی تاکہ میں اپنی گدڑی کو سی سکوں (اور وہ سوئی ایسی تھی) جسے کہنگی نے خراب اور سیاہ کر دیا تھا پس جب میں نے اس کا تاگا کھینچا تو غلطی سے میرے ہاتھ میں اس کا ناکہ ٹوٹ گیا۔ جب بڑے میاں نے دیکھا کہ سوئی کا ناکہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے یہ جائز نہ سمجھا کہ اس کے تاوان کے متعلق کچھ نرمی کریں بلکہ کہنے لگے کہ اس جیسی سوئی لیکر آؤ یا اسکی کھری اور نقد قیمت لاؤ۔ اور میری سلائی کو بطور رہن روک رکھا ہے۔ آپ کے سامنے بڑھے کی بس ایک خصلت بیان کر دینا کافی ہے جس کو بڈھے نے توشہ بنا رکھا ہے میری آنکھ سلائی رہن ہونے کی وجہ سے بیکار

پڑی ہے اور میرا ہاتھ عاجز ہے کہ اس سلائی کو چھڑا لے۔ پس آپ اس بیان سے میرے فقر و مسکنت کا اندازہ لگا لیجئے اور اس شخص پر رحم فرمایئے جو فقر و مسکنت کو عادت نہ بنائے ہوئے ہو

اِبْرَۃٌ: سوئی۔ اِبَرٌ جمع ہے۔ لِاَدْرُوْ:۔ اعارنی ابرۃ لادرو مجھے اس نے ایک سوئی مستعار دی تھی تاکہ میں گدڑی کا رفو کروں۔ دَرَأَ یَدْرَأُ (الفر) رفو کرنا۔ پھٹے ہوئے کپڑے کو درست کرنا اور سینا۔ اَطْمَارٌ طِمْرٌ کی جمع ہے۔ بوسیدہ کپڑا۔ گدڑی فَانْخَرَمَتْ:۔ ای انکسرت۔ خرم الابرۃ۔ سوئی کا ناکہ توڑ دیا (ضرب) اِخْتِرَامٌ: بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنا۔ وَاعْتَاقَ مِیْلِیْ:۔ اور میری سلائی کو روک رکھا۔ اِعْتَاقٌ عَنْ کَذَا اس سے پھیر۔ روک رکھا۔ مِیْلٌ۔ سرمہ لگانے کی سلائی۔ اَمْیَالٌ جمع ہے۔ سُبَّۃٌ:۔ عیب۔ عار جسکی وجہ سے آدمی کو برا کہا جائے۔ سَبَّ یَسُبُّ (الفر) برا بھلا کہنا۔ گالیاں دینا۔ مَرْدَھٌ:۔ وہ آنکھ جو سرمہ لگانے کی وجہ سے خراب ہو گئی ہو۔ مَرِہَ یَمْرَہُ (س) سرمہ نہ لگنے کے باعث آنکھ خراب ہو جانا۔ فالعین مرھی لرھنہ و یدی و تقصر عن ان تفک مردھا۔ میری آنکھ سلائی کے رہن ہونے کی وجہ سے خراب ہو گئی اور میرا ہاتھ یعنی میری ہمت اسکو چھڑانے سے قاصر ہے۔ مِرْوَدٌ: سرمہ لگانے کی سلائی مراد جمع ہے رَادَ یَرُوْدُ (الفر) طلب سے میں آنا جانا سلائی بھی کیونکہ سرمہ لگاتے وقت ہاتھ اور آنکھ میں آنکھ میں آتی جاتی ہے اسلئے مرود

فَاَقْبَلَ الْقَاضِیْ عَلَی الشَّیْخِ وَقَالَ اِیْہٍ بِغَیْرِ تَمْوِیْہٍ فَقَالَ ؎

اُقْسِمُ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَمَنْ ... ضَمَّ مِنَ النَّاسِکِیْنَ خَیْفُ مِنیٰ

لَوْسَاعَفَتْنِی الْاَیَّامُ لَمْ تَرَنِیْ ... مُرْتَھِنًا مِیْلَہُ الَّذِیْ رَھَنَا

وَلَا تَصَدَّیْتُ اَبْتَغِیْ بَدَلًا ... مِنْ اِبْرَۃٍ غَالَھَا وَلَا ثَمَنَا

لٰکِنَّ قَوْسَ الْخُطُوْبِ تَرْشُقُنِیْ ... مُصْمِیَاتٍ مِنْ ھُنَا وَھُنَا

وَخُبْرُ حَالِیْ کَخُبْرِ حَالَتِہٖ ... ضُرًّا وَبُؤْسًا وَغُرْبَۃً وَضَنٰی

قَدْ عَدَلَ الدَّھْرُ بَیْنَنَا فَاَنَا ... نَظِیْرُہٗ فِی الشَّقَاءِ وَھُوَ اَنَا

لَا ھُوَ یَسْطِیْعُ فَکَّ مِرْوَدِہٖ ... لَمَّا عَدَا فِیْ یَدَیَّ مُرْتَھِنَا

وَلَا مَجَالِیْ لِضِیْقِ ذَاتِ یَدِیْ ... فِیْہِ اتِّسَاعٌ لِلْعَفْوِ حِیْنَ جَنٰی

فَھٰذِہٖ قِصَّتِیْ وَقِصَّتُہٗ ... فَانْظُرْ اِلَیْنَا وَبَیْنَنَا وَلَنَا

(ترجمہ) قاضی بوڑھے کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ مبالغہ اور کذب بیانی کے بغیر کہہ سناؤ۔ بوڑھا بولا۔ (نظم) میں مزدلفہ اور ان حاجیوں کی قسم کھاتا ہوں جو مقام خیف میں جمع ہوتے ہیں۔ اگر زمانہ میرے موافق ہوتا تو آپ مجھے اس سلائی کا مرتہن نہ پاتے جس کو اس نے رہن رکھا ہے۔ اور میں اسکی گم کی ہوئی سوئی کا بدل یا قیمت مانگتا ہوا (ہرگز) نہ آتا۔ مگر کیا کروں مصیبتوں

کی کمانیں مجھے ہر طرف سے سخت بچھڑوں کا نشانہ بنا رہی ہیں۔ میری حالت تکلیف۔ بدحالی۔ غریب الوطنی اور کمزوری میں اس جوان جیسی ہے۔ بلاشبہ زمانے نے ہم دونوں کے ساتھ انصاف سے کام لیا ہے پس میں بدبختی میں اسکی مثال ہوں اور یہ میری۔ نہ اس میں اتنی سکت ہے کہ میرے پاس سلائی رہن ہونے کے بعد چھڑا سکے اور نہ مجھ میں اپنی تنگدستی کے باعث اتنی وسعت تھی کہ اسکو اس وقت معاف کردیتا جب اس نے قصور کیا تھا۔ یہ ہے میرا اور اسکا قصہ پس آپ ہماری طرف متوجہ ہوجئے۔ انصاف کیجئے اور ہم پر ترس کھائیے۔

بالمشعر الحرام: مشعر الحرام سے مزدلفہ مراد ہے جیسے قرآن کریم میں ہے فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام ناسکین سے حجاج مراد ہیں اور خَیفِ مِنیٰ سے منیٰ کی مسجد مراد ہے۔ شعر کا مطلب یہ ہوا کہ میں مزدلفہ اور ان حجاج کی قسم کھاتا ہوں جو مسجد منیٰ میں جمع ہوتے ہیں جمیات:۔ ای بسہام۔ اَصْمَی الصَّیْدَ۔ تیر پھینکا اور اس کو وہیں ہلاک کردیا۔ مَخْبَرٌ: کسی چیز کا علم۔ اَخْبَارٌ جمع ہے۔ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰہُ مِنْ اَخْبَارِکُمْ (کرم) حقیقت اور ماہیت کو جاننا اور معلوم کرنا۔ اسی لئے باری تعالیٰ عزاسمہ کے لئے خبیر کا لفظ بولا جاتا ہے۔ کیونکہ باری تعالیٰ ہر شے کی حقیقت کو جانتے اور اسکا علم رکھتے ہیں اور کائنات کا کوئی ذرہ ان کے علم سے پوشیدہ اور اوجھل نہیں ہے چنانچہ قرآن کریم میں جابجا وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ آیا ہے۔ خبر یخبر (نصر) تجربہ سے کسی چیز کو معلوم کرنا۔ ضَنیٰ:۔ مرض۔ بدحالی۔ ضَنِیَ یَضْنیٰ (سمع) بیماری کی وجہ سے کمزور ہونا۔

فَلَمَّا وَعَى الْقَاضِي قَصَصَهُمَا۔ وَتَبَيَّنَ خَصَاصَتَهُمَا وَخَصِيصَهُمَا اَبْرَزَ لَهُمَا دِيْنَارًا مِنْ تَحْتِ مُصَلَّاهُ وَقَالَ اقْطَعَا بِهِ الْخِصَامَ وَافْصِلَاهُ فَتَلَقَّفَهُ الشَّيْخُ دُوْنَ الْحَدَثِ وَاسْتَخْلَصَهُ عَلَى وَجْهِ الْجِدِّ لَا الْعَبَثِ وَقَالَ لِلْحَدَثِ نِصْفُهُ لِي بِسَهْمِ مَبَرَّتِي وَسَهْمُكَ لِي عَنْ اَرْشِ اِبْرَتِي وَلَسْتُ عَنِ الْحَقِّ اَمِيْلُ فَقُمْ وَخُذِ الْمِيْلَ فَعَرَا الْحَدَثَ لِمَا حَدَثَ اكْتِئَابٌ وَالْغَمْرُ عَلٰى سَمَائِهِ سَحَابٌ

(ترجمہ) جب قاضی نے ان دونوں کا بیان محفوظ کرلیا اور دونوں کی احتیاج اور علم و فضل کی برتری ظاہر ہوگئی تو قاضی نے اپنی جانماز کے نیچے سے ان کے لئے ایک اشرفی نکالی اور کہنے لگا کہ یہ لو اور جھگڑا ختم کرو۔ بڈھے نے (فوراً) اشرفی اچک لی اور جوان دیکھتا رہ گیا۔ اور اس اشرفی کو معقول طریقے سے اپنا بنالیا۔ نہ کہ دھاندلی سے۔ اور جوان سے کہنے لگا کہ یہ اشرفی آدھی تو میری بھلائی کے صلہ میں ہے اور آدھی اشرفی جو تیری تھی وہ سوئی کے تاوان میں میری ہوگئی یاد رکھو میں حق سے منہ موڑنے والا نہیں ہوں۔ لو اٹھو اور سلائی پکڑو۔ لڑکے کو اس حادثہ سے سخت صدمہ پہنچا۔ گویا اس کے آسمان پر کالی گھٹا چھاگئی۔

خَصَاصَتُهُمَا:۔ ای فقرھما وحاجتہما۔ قرآن کریم میں ہے وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (سمع) محتاج اور تنگدست ہونا۔ وَخَصِيصَهُمَا:۔ یعنی علم و ادب میں انکا ممتاز ہونا۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ اس سے

مراد شدید حاجت کے ساتھ مخصوص ہیں (لغوی تحقیق گذر چکی) فَتَلَقَّفَهٗ ۔ یعنی اِخْتَلَسَهٗ ۔ نگل گیا ۔ جلدی سے کھا لیا ۔ تَلَقَّفَ الشَّیْئَ ۔ اچک لیا ۔ تَلَقَّفَ الطَّعَامَ نگل لیا ۔ اَلْعَبَثُ :۔ بے فائدہ اور بے ضرورت

کام کرنا ۔ غرض کے بغیر کوئی کام کرنا (سمع) اَلْاِکْتِئَابُ :۔ حزن ۔ الم کئب یکئب (سمع) رنجیدہ ہونا ۔

وَجَمَ لَهُ الْقَاضِيْ وَهَيَّجَ اَسَفَهٗ عَلَى الدِّيْنَارِ الْمَاضِيْ اِلَّا اَنَّهٗ جَبَرَ بَالَ الْفَتٰى وَبَلْبَالَهٗ بِدُرَيْهِمَاتٍ رَضَخَ بِهَا لَهٗ وَقَالَ لَهُمَا اجْتَنِبَا الْمُعَامَلَاتِ وَادْرَءَا الْمُخَاصَمَاتِ وَلَا تَحْضُرَانِيْ فِي الْمُحَاكَمَاتِ فَمَا عِنْدِيْ كِيْسُ الْغَرَامَاتِ فَنَهَضَا مِنْ عِنْدِهٖ فَرِحَيْنِ بِرِفْدِهٖ مُفْصِحَيْنِ بِحَمْدِهٖ وَالْقَاضِيْ مَا يَخْبُوْ ضَجَرُهٗ مُذْ نَضَّ حَجَرُهٗ وَلَا يَنْصُلُ كَمَدُهٗ مُذْ رَشَحَ جَلْمَدُهٗ

(ترجمہ) اس بات سے قاضی کا دل بھی بڑا دکھا ۔ اور اس گئی ہوئی اشرفی پر اس کا غم و اندوہ بھڑک اٹھا ۔ مگر اس نے نوجوان کے دل اور اس کے شدید رنج و الم کا چند درہم دیکر مداوا کر دیا اور ان سے کہا کہ معاملات سے بچنا اور لڑائی جھگڑوں سے دور رہنا ۔ اور کچہریوں میں میرے پاس مقدمات لیکر نہ آنا ۔ کیونکہ میرے پاس تاوان بھگتنے کے لئے تھیلیاں نہیں ہیں ۔ پس وہ دونوں اٹھ کر قاضی کے پاس سے چلے گئے ۔ درانحالیکہ اس کی بخشش سے خوش تھے اور اس کی تعریف کر رہے تھے ۔ اور قاضی کا یہ حال تھا کہ جب سے اس کا پتھر چوا تھا ۔ اس کے غم و اندوہ کی آگ نہ بجھتی تھی اور اس کا اندوہ نہانی دور نہ ہوتا تھا جب سے اس کا سخت پتھر ٹپکا تھا ۔

وَجَمَ :۔ (ضرب) غمگین ہونا ۔ اتنا رنجیدہ اور غمگین ہونا کہ بات کرنے سے بھی درماندہ ہو جائے ۔ هَيَّجَ :۔ بھڑکایا ۔ متحرک کیا ۔ کسی شاعر کا شعر ہے ع ولکن بکت قبلی فہیج لی البکاء بکاھا فقلت الفضل للمتقدم ۔ یعنے اسکی آہ و بکا نے میری گریہ زاری کو اور بھڑکا دیا ۔

جَبَرَ :۔ ٹھیک کیا ۔ درست کیا (نصر) ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنا ۔ جَبِیْرَۃٌ :۔ کپڑے کی پٹی یا لکڑی کی تختیاں جو ہڈی ٹوٹ جانے کے بعد بطور علاج باندھی جاتی ہیں ۔ رَضَخَ :۔ (فتح و ضرب) تھوڑا بہت عطا کرنا ۔ رَضَخَهٗ مِنْ مَالِهٖ اپنے مال میں سے تھوڑا سا دیا ۔

اَلْمُخَاصَمَاتُ :۔ ای المنازعات ۔ جھگڑے ۔ لڑائیاں

اَلْغَرَامَاتُ :۔ غرامۃ کی جمع ہے ۔ وہ شے جو مال میں سے کراہت کے ساتھ دی جائے ۔ تاوان ۔ ڈانڈ (سمع) فَرِحَيْنِ بِرِفْدِهٖ :۔ یعنے اس کی بخشش پر خوش ہونے والے ہیں ۔ رِفْدٌ ۔ بخشش عطاء ۔ بڑا پیالہ ۔ قرآن کریم میں ہے ۔ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ (ضرب) عطا کرنا ۔ امداد کرنا ۔ ضَجَرُهٗ :۔ قلق ۔ اضطراب (سمع) افسوس کرنا ۔ مضطرب ہونا ۔

نَضَّ :۔ (ضرب) تھوڑا تھوڑا بہنا ۔ حجر سے ہتھیلی مراد ہے ۔ لَا یَنْصُلُ کَمَدُهٗ :۔ یعنے اس کا رنج و غم زائل نہ ہوتا تھا ۔ نصل ینصل (نصر)

حَتّٰی اِذَا اَفَاقَ مِنْ غَشْیَتِہٖ۔ اَقْبَلَ عَلٰی غَاشِیَتِہٖ وَقَالَ قَدْ اُشْرِبَ حِسِّیْ وَنَبَّأَنِیْ حَدْسِیْ اَنَّہُمَا صَاحِبَا دَھَاءٍ لَا خَصْمَا ادِّعَاءٍ فَکَیْفَ السَّبِیْلُ اِلٰی سَبْرِھِمَا وَاسْتِنْبَاطِ سِرِّھِمَا۔ فَقَالَ لَہٗ نِحْرِیْرُ زُمْرَتِہٖ وَشَرَارَۃُ جَمْرَتِہٖ اِنَّہٗ لَنْ یَتِمَّ اِسْتِخْرَاجُ خَبْئِہِمَا اِلَّا بِہِمَا فَقَفَاھُمَا عَوْنًا یُرْجِعُہُمَا اِلَیْہِ فَلَمَّا مَثَلَا بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ لَہُمَا اُصْدُقَانِیْ سِنَّ بَکْرِکُمَا وَلَکُمَا الْاَمَانُ مِنْ تَبِعَۃِ مَکْرِکُمَا۔ فَاَحْجَمَ الْحَدَثُ وَاسْتَقَالَ وَاَقْدَمَ الشَّیْخُ وَقَالَ ؎

(ترجمہ) یہاں تک کہ جب قاضی کو اپنی بدحواسی سے افاقہ ہوا تو اپنے خادم کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا۔ اس وقت میری عقل جاتی رہی تھی مگر اب مجھے میری رائے اور اٹکل نے خبر دی کہ وہ دونوں حیلہ گر تھے نہ کہ جھگڑالو پس ان کو آزمانے اور ان کا راز معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہونا چاہیئے۔ پس قاضی کی جماعت کے ایک ہوشیار شخص اور اس کی روشن آگ کے ایک شعلے نے کہا کہ ان دونوں کا بھید ان دونوں کے علاوہ کسی اور سے نہیں کھل سکتا۔ یہ سنتے ہی قاضی نے ان کے پیچھے ایک آدمی روانہ کیا تاکہ ان کو لوٹا کر لائے۔ جب دونوں قاضی کے سامنے آکر کھڑے ہوگئے تو قاضی نے کہا میرے سامنے صحیح صحیح واقعہ بتلادو۔ تمہارے لئے تمہارے فریب کی پاداش سے امان ہے۔ یہ سنکر جوان تو کچھ جھجکا اور معافی مانگنے لگا۔ مگر بڈھا آگے بڑھا اور کہنے لگا۔

قَدْ اُشْرِبَ :۔ ای ادخل دخولا فی فہمی۔ جیسے قول باری تعالیٰ وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِہِمُ الْعِجْلَ۔ اُشْرِبَ حُبُّ فُلَانٍ۔ اس کے قلب میں فلاں کی محبت مل گئی۔ حَدَسِیْ :۔ (مصدر) حدس یحدس (نصر و ضرب) جلدی سے سمجھ کر نتیجہ نکال لینا۔ دَھَاءٌ :۔ مکر فریب۔ اَنَّہُمَا صَاحِبَا دَھَاءٍ وَلَا خَصْمَا اِدِّعَاءٍ یعنی قاضی ہوش میں آتے ہی یہ سمجھ گیا۔ کہ یہ دونوں جھگڑالو نہ تھے۔ بلکہ فریبی اور مکار تھے۔ فکیف السبیل الی سبرھما واستنباط سرّھما یعنی ان دونوں فریبی بندوں کے امتحان و آزمائش اور حقیقت حال کے معلوم کرنے کے لئے کیا تدبیر اور طریقہ ہونا چاہئے۔ نِحْرِیْرٌ :۔ زیرک۔ ماہر۔ نحاریر جمع ہے۔ نَحَرَ الْبَہِیْمَۃَ۔ ذبح کیا (فتح)۔ فَلَمَّا مَثَلَا :۔ ای فلما وقفا۔ مثل بین یدی فلان۔ اس کے سامنے کھڑا ہوا (نصر و کرم)

بَکْرُکُمَا :۔ لطور محاورہ بولا جاتا ہے اصدقانی سن بکرکما۔ اپنے اونٹ کی عمر ٹھیک ٹھیک بتلاؤ مطلب یہ ہے کہ صحیح واقعات بیان کرو۔ اور حقیقت حال سے آگاہ کرو۔ فَاَحْجَمَ :۔ رکا۔ حجمہ عن الشیٔ فاحجم اس سے روکا۔ پس وہ رک گیا اور ٹھہر گیا۔

اَنَا السَّرُوْجِیُّ وَھٰذَا وَلَدِیْ	وَالشِّبْلُ فِی الْمَخْبَرِ مِثْلُ الْاَسَدِ
وَمَا تَعَدَّتْ یَدُہٗ وَلَا یَدِیْ	فِیْ اِبْرَۃٍ یَوْمًا وَلَا فِیْ مِرْوَدِ

وَإِنَّمَا الدَّهْرُ الْمُسِيءُ الْمُعْتَدِيْ ... مَالَ بِنَا حَتّٰى غَدَوْنَا نَجْتَدِيْ

كُلَّ نَدِيِّ الرَّاحِ عَذْبِ الْمَوْرِدِ ... وَكُلَّ جَعْدِ الْكَفِّ مَغْلُوْلِ الْيَدِ

بِكُلِّ فَنٍّ وَّبِكُلِّ مَقْصِدِ ... بِالْجِدِّ إِنْ أَجْدٰى وَإِلَّا بِالدَّدِ

لِنَجْتَلِبَ الشَّرْبَ إِلَى الْحَظِّ الصَّدِيْ ... وَنُنْفِدَ الْعُمْرَ بِعَيْشٍ أَنْكَدِ

وَالْمَوْتُ مِنْ بَعْدُ لَنَا بِالْمَرْصَدِ ... إِنْ لَّمْ يُفَاجِ الْيَوْمَ فَاجِيْ فِيْ غَدِ

(ترجمہ) میں سروجی ہوں اور یہ میرا بیٹا ہے۔ اور بچہ شیر آزمائش کے وقت شیر ہی ثابت ہوتا ہے۔ نہ تو رسوائی اور سلائی کے متعلق کسی دن میرے ہاتھ نے ظلم کیا ہے اور نہ اس کے ہاتھ نے۔ لیکن اس زشت کار اور ظالم زمانے نے ہم پر اتنا ظلم کیا کہ ہم بھیک مانگنے لگے۔ ہر سخی جواد اور چشمہ شیریں سے اور ہر بندھی ہوئی مٹھی اور ہر بندھے ہوئے ہاتھ سے (یعنی بخیل سے) ہر فن اور ہر ترکیب سے۔ صحیح طریقہ سے اگر نفع بخش ہو ورنہ دل لگی اور کھیل کود سے۔ تاکہ تھوڑی سی تری بخت تشنہ کی طرف کھینچ لیں۔ اور اپنی عمر کو مکدر اور ناخوش زندگی کے ساتھ بسر کریں۔ اور اس کے بعد موت ہمارے لئے جائے انتظار ہے اگر آج نہیں پکڑتی تو کل ضرور پکڑے گی۔

اَلشِّبْلُ: شیر کا بچہ۔ مَخْبَر: آزمائش امتحان۔ اَسَد: شیر اُسُوْد اور اُسَاد جمع ہے۔ اَلْمُسِيءُ: فاجر۔ اساءۃ احسان کی ضد ہے۔ قرآن کریم میں ہے اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَأْتُمْ فَلَهَا۔ ساء یسوء (ن) برا ہونا۔ قبیح ہونا۔ مُعْتَدِیْ: ظالم۔ ستمگر۔ مَالَ بِنَا: ای ظلمنا۔ ہمارے ساتھ ظلم کیا۔ حَتّٰى غَدَوْنَا نَجْتَدِیْ یہاں تک کہ ہم سوال کرتے اور بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ بِالدَّدِ: کھیل کود۔ دل لگی وقیل بالمکر والحیلۃ ابن اثیر فرماتے ہیں کہ یہ محذوف اللام ہے جیسے ید ورنہ اصل میں دَدَیٌ تھا۔ اَلصَّدِیْ: پیاس۔ سخت پیاس۔ (سمع) پیاسا ہونا۔ نُنْفِدُ: ای نُتِمُّ۔ فنا ہوتی۔ پوری ہوتی ہے بِعَیْشٍ اَنْكَدِ۔ مکدر عیش۔ نَكِدَ یَنْكَدُ (سمع) ناخوش ہونا۔ قرآن کریم میں ہے وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا۔ بِالْمَرْصَدِ: مرصد۔ وہ مقام جہاں مواخذہ کا ارادہ کیا جائے۔ قرآن کریم میں ہے واقعد والہم کل مرصد

فَقَالَ لَهُ الْقَاضِيْ لِلّٰهِ دَرُّكَ فَمَا أَعْذَبَ نَفَثَاتِ فِيْكَ وَوَاهًا لَّكَ لَوْ لَا خِدَاعٌ فِيْكَ وَإِنِّيْ لَكَ لَمِنَ الْمُنْذِرِيْنَ وَعَلَيْكَ مِنَ الْحَذِرِيْنَ فَلَا تُمَارِ بَعْدَهَا الْحَاكِمِيْنَ وَاتَّقِ سَطْوَةَ الْمُتَحَكِّمِيْنَ فَمَا كُلُّ مُسَيْطِرٍ يُّقِيْلُ وَلَا كُلُّ أَوَانٍ يُسْمَعُ الْقِيْلُ فَعَاهَدَهُ الشَّيْخُ عَلٰى اتِّبَاعِ مَشُوْرَتِهِ وَالْارْتِدَاعِ عَنْ تَلْبِيْسِ صُوْرَتِهِ وَفَصَلَ عَنْ حَضْرَتِهِ وَالْخَتْرُ يَلْمَعُ مِنْ جَبْهَتِهِ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ

هُمَامٍ فَلَمْ أَرَ أَعْجَبَ مِنْهَا فِي تَصَارِيفِ الْأَسْفَارِ، وَلَا قَرَأْتُ مِثْلَهَا فِي تَصَانِيفِ الْأَسْفَارِ

(ترجمہ) قاضی نے اس سے کہا۔ بہت خوب بڑے میاں۔ تمہارے منہ کی سانسیں کتنی میٹھی ہیں۔ پس کیا ہی اچھا ہوتا اگر تجھ میں مکر وفریب نہ ہوتا اور میں تیرے لئے فدا ہونے والوں میں سے ہوں اور تیرے حال پر رحم کھانے والوں میں سے ہوں۔ پس اس کے بعد کسی حاکم کے سامنے مکر نہ کرنا۔ اور حکام کی سختی سے ڈرتے اور بچتے رہنا کیونکہ نہ تو ہر حاکم ایسا ہوتا ہے کہ معاف کر دے اور نہ ہر وقت ایسا ہوتا ہے کہ بات سن ہی لی جائے۔ بڈھے نے قاضی کے مشورے پر عمل کرنے اور بھروپ بھرنے سے باز رہنے کا پختہ وعدہ کیا۔ اور قاضی کے پاس سے جدا ہو گیا لیکن فریب اسکی پیشانی پر چمک رہا تھا۔ حارث بن ہمام کہتا ہے کہ میں نے اس سے زیادہ عجیب واقعہ نہ تو سفر کی گردشوں میں دیکھا اور نہ اس جیسا واقعہ لکھی ہوئی کتابوں میں پڑھا۔

نفثات:۔ نفثۃ کی جمع ہے۔ ایک مرتبہ تھوکنا (تفصیل گذر چکی) مُسَيْطِر:۔ نگہبان۔ مُتَسَلِّط۔ تَسَيْطَرَ فُلَانٌ عَلَى كَذَا۔ نگرانی کے لئے کھڑا ہوا۔ مسلط ہوا۔ قرآن کریم میں ہے لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ۔ سَطْرٌ۔ لکھائی کی لائن جسکو اردو میں بھی سطر کہا جاتا ہے۔ وَالْخَتْرُ۔ دھوکہ بدعہدی۔ (نصر ضرب) بدعہدی کرنا بیوفائی کرنا۔ قرآن کریم میں ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَتَّارٍ كَفُورٍ۔ جَبِيْنٌ:۔ پیشانی۔ جِبَاهٌ جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ۔ اَسْفَارٌ:۔ سَفَرٌ کی جمع ہے جو کہ حضر اور اقامت کے مقابلہ میں آتا ہے اور دوسرا اَسْفَار۔ سِفْرٌ کی جمع ہے یعنی کتاب عظیم۔ قرآن کریم میں ہے كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا۔ اي كتبا۔

المَقَامَةُ التَّاسِعَةُ الْإِسْكَنْدَرِيَّةُ

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ طَحَا بِي مَرَحُ الشَّبَابِ۔ وَهَوَى الْاِكْتِسَابِ۔ إِلَى أَنْ جُبْتُ مَا بَيْنَ فَرْغَانَةَ وَغَانَةَ۔ أَخُوضُ الْغِمَارَ لِأَجْنِيَ الثِّمَارَ۔ وَأَقْتَحِمُ الْأَخْطَارَ۔ لِكَيْ أُدْرِكَ الْأَوْطَارَ۔

(ترجمہ) حارث بن ہمام کہتا ہے کہ مجھے جوانی کا نشاط اور کمانے کی خواہش (گھر سے) لے چلی۔ یہانتک کہ میں نے شہر فرغانہ اور غانہ کی درمیانی مسافت طے کر لی۔ میں میوے چننے کے لئے گہرے پانی میں گھس جاتا تھا۔ اور مطلب حاصل کرنے کی دھن میں خطروں تک میں پڑ جاتا تھا۔

طحابي:۔ اَيْ ذَهَبَ بِيْ کے معنی میں آتا ہے۔ کہا جاتا ہے (الفر) پھیلانا طَحَى الشَّيْءَ پھیلانا۔ قرآن کریم میں ہے وَالْاَرْضِ وَمَا طَحَاهَا۔ مَرَحُ الشَّبَابِ اسی سے قول باری تعالیٰ ہے وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا۔ مَرِحَ الرَّجُلُ تکبر کیا۔ مَرَحٌ بے انتہا خوشی۔ حد سے زیادہ نشاط۔ مرح تکبر (سمع) شَبَابٌ:۔ جوانی۔ شَبَّ يَشِبُّ (ضرب) جوان ہونا

فَرْغَانَہ: خراسان کا مشہور شہر۔ غَانَۃ: مملکت سوڈان کا ایک شہر۔ اُخُوْضُ: خاضَ یخوض (نصر) پانی میں گھسنا۔ چلنا۔ خَاضَ الْمَاءَ۔ پانی میں چلا۔ لبا اوقات دخول فی الامور کے لئے بھی استعارہ کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر اسی معنی کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے لیکن ان امور کے لئے ذکر کیا گیا ہے جن کا تبرّع کرنا مذموم ہے۔ مثلاً اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ اور وَخُضْتُمْ کَالَّذِیْ خَاضُوْا۔ الْغِمَارُ: غمرۃ کی جمع ہے۔ آب کثیر

اصل میں غمرۃ شدت کے معنی میں آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ۔ غَمَرَات بھی اس کی جمع آتی ہے جیسے فِیْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ۔ اَقْتَحِمُ فِی الْاَخْطَارِ۔ یعنی میں خطروں میں امور عظیمہ میں داخل ہو جاتا ہوں۔ اَقْتَحَمَ الْاَمْرَ اپنے کو سختی اور مشقت میں ڈالا۔ قَحَمَ فِی الْاَمْرِ دیکھے بغیر اس میں جا کودا (نصر)
اَلْاَوْطَارُ: وَطَرٌ کی جمع ہے حاجت شدیدہ۔ قرآن کریم میں ہے فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا۔

وَكُنْتُ لَقِفْتُ مِنْ اَفْوَاهِ الْعُلَمَاءِ وَثَقِفْتُ مِنْ وَصَايَا الْحُكَمَاءِ اَنَّهُ يَلْزَمُ الْاَدِيْبَ الْاَرِيْبَ اِذَا دَخَلَ الْبَلَدَ الْغَرِيْبَ اَنْ يَسْتَمِيْلَ قَاضِيَهُ۔ وَيَسْتَخْلِصَ مَرَاضِيَهُ لِيَشْتَدَّ ظَهْرُهُ عِنْدَ الْخِصَامِ۔ وَيَاْمَنَ فِي الْغُرْبَةِ جَوْرَ الْحُكَّامِ فَاتَّخَذْتُ هٰذَا الْاَدَبَ اِمَامًا وَجَعَلْتُهُ لِمَصَالِحِيْ زِمَامًا۔ فَمَا دَخَلْتُ مَدِيْنَةً وَلَا وَلَجْتُ عَرِيْنَةً اِلَّا وَامْتَزَجْتُ بِحَاكِمِهَا امْتِزَاجَ الْمَاءِ بِالرَّاحِ وَتَقَوَّيْتُ بِعِنَايَتِهٖ تَقَوِّيَ الْاَجْسَادِ بِالْاَرْوَاحِ فَبَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ حَاكِمِ الْاِسْكَنْدَرِيَّةِ فِيْ عَشِيَّةٍ عَرِيَّةٍ وَقَدْ اَحْضَرَ مَالَ الصَّدَقَاتِ لِيَفُضَّهٗ عَلٰى ذَوِي الْفَاقَاتِ

(ترجمہ) کیونکہ میں نے علماء کے منہ (کلام) سے یہ بات لی تھی اور حکماء کی وصیتوں میں سے یہ لیا تھا کہ کوئی عقلمند جب کسی نئے شہر میں داخل ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہاں کے قاضی کی خوشامد درآمد کرے اور اسکی خوشنودیوں کو حاصل کرے تاکہ لڑائی جھگڑے کے وقت اسکی پیٹھ مضبوط رہے اور حالت سفر میں حاکموں کے ظلم سے مامون رہے پس میں نے اس نصیحت کو پیشوا بنا لیا اور اپنے مصالح کیلئے باگ ڈور سمجھنے لگا۔ پس میں جس شہر میں داخل ہوتا اور جس کچھار میں گھستا وہاں کے حاکم سے ایسا مل جاتا جیسا پانی شراب کے ساتھ مل جاتا ہے۔ اور میں اسکی مہربانی سے ایسا قوی رہتا جیسا ارواح سے اجسام۔ پس ایک مرتبہ میں سہ پہر کے وقت حاکم اسکندریہ کے پاس تھا کہ صدقات کا مال فقراء پر تقسیم کرنے کیلئے لایا گیا

لَقِفْتُ: ای وجدت وادرکت (سمع) قابو کر لینا۔ پا لینا قرآن کریم میں ہے وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ظَهْرُهٗ: پشت۔ پیٹھ۔ قرآن کریم میں ہے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ۔ ظهور جمع ہے جیسے من ظهورهم

ذریتهم۔ ظَهَرَ کے اصل معنی ہیں زمین پر کسی چیز کا حاصل ہونا بعد میں ہر کھلی چیز کے لئے استعمال ہونے لگا۔ خواہ وہ لبصیرت سے متعلق ہو یا لبصارت سے۔ قرآن کریم میں ہے مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔ اِمْتَزَجْتُ: بمعنی خلطت۔ امتزاج

طلنا - ثلاثی مجرد نصر سے آتا ہے اور بایں معنی مستعمل ہوتا ہے کہا جاتا ہے مَزَجَ الشَّرَابُ بِالْمَاءِ - پانی کے ساتھ مخلوط ہوگئی - مل گئی - بالراح : - شراب - نشاط - رَاحَ یروح (نصر) مسرور ہونا -

وتقویت لعنایتہ تقوی الاجساد بالارواح : یعنی میں اسکی مہربانی سے ایسا توانا ہوگیا جیسے روحوں سے جسم عِنَایَۃٌ : - مہربانی - اجساد : - جَسَدٌ کی جمع ہے - انسانی جسم - قرآن کریم میں ہے وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ جَسَدًا لَا يَأْكُلُوْنَ ارواح : - روح کی جمع ہے وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا

عَشِيَّۃٌ : - زوال شمس سے لے کر صبح تک کا وقت - قرآن کریم میں ہے - اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا - عَشَايَا اور عَشِيَّات جمع ہے - عَرِيَّۃٌ : - ٹھنڈی ہوا - عَرَايَا جمع ہے - اَلصَّدَقَاتُ : - صَدَقَةٌ کی جمع ہے - صدقہ اس مال کو کہتے ہیں جو آدمی اپنے مال میں بطور قربت صدق دل سے کسی کو عطا کرے اور وہ بطور تطوع ہو - نہ کہ بطور وجوب ورنہ زکوۃ میں شامل ہو جائے گا - قرآن کریم میں ہے خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم - اور جمع جیسے انما الصدقات للفقراء - ذوی الفاقات : - حاجت والے - فاقات - فاقہ کی جمع ہے - حاجت - ضرورت فقر

إِذْ دَخَلَ شَيْخٌ عِفْرِيَةٌ - تَعْتِلُهُ امْرَأَةٌ مُصْبِيَةٌ - فَقَالَتْ أَيَّدَ اللهُ الْقَاضِيَ وَأَدَامَ بِهِ التَّرَاضِيَ - إِنِّي امْرَأَةٌ مِنْ أَكْرَمِ جُرْثُومَةٍ وَأَطْهَرِ أُرُومَةٍ وَأَشْرَفِ خُؤُولَةٍ وَعُمُومَةٍ مِيسَمِي الصَّوْنُ وَشِيمَتِي الْهَوْنُ وَخُلُقِي نِعْمَ الْعَوْنُ وَبَيْنِي وَبَيْنَ جَارَاتِي بَوْنٌ -

(ترجمہ) اچانک ایک خبیث بڈھا داخل ہوا جسے ایک بچہ والی بڑھیا گھسیٹ رہی تھی - عورت نے کہا خدا قاضی جناب کی مدد کرے اور ہمیشہ ان سے خوش رہے - میں ایک بزرگ ترین قبیلہ اور پاک ترین اصل اور معزز ترین ننہال اور دادھیال کی ایک عورت ہوں - میری خاص علامت پاک دامنی ہے - میری عادت نرمی ہے - میری سرشت بہترین مددگار ہے - مجھ میں اور مجھ جیسی دوسری عورتوں میں بہت فرق ہے -

عِفْرِيَةٌ : - خبیث - عفریت - جن - فراء فرماتے ہیں کہ عفریۃ کی جمع عَفَارِیْ اور عِفْرِيْتٌ کی جمع عَفَارِيْت آتی ہے عفر (جعفر ضرب) عَفَرَ الشَّيْئَ - زمین پر ٹپک دیا - دے مارا - تعتلہ : - ای تسوقہ - عَتَلَ يَعْتِلُ - (ضرب) کھینچنا - سختی سے گھسیٹنا - قرآن کریم میں ہے فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَاءِ الْجَحِيْمِ - مُصْبِيَةٌ : - مُصْبِيَۃ کے دو معنی مراد لئے جا سکتے ہیں اول یہ کہ ایسی عورت جس کی اولاد چھوٹی اور کم عمر ہو - دوسرے یہ کہ ایسی عورت جو حسین و جمیل ہو اور اس کے حسن و جمال کی وجہ سے لوگ اس کی طرف

مائل ہوتے ہوں - صَبَا يَصْبُو (نصر) صَبَا لَهُ اس کے بچے ہوگئے - صَبَا اَلْبَدْرُ - لوگ اس کے مشتاق اور خواہشمند ہوئے - یہاں دونوں معنی بن سکتے ہیں - یعنی بچوں والی عورت اسکو گھسیٹ رہی تھی - بالصورت دگر ایک حسین عورت اسکو اپنی طرف کھینچ رہی تھی - اور مائل کر رہی تھی صَبَا يَصْبُوْا صُبُوًّا وَصِبًا - طفلانہ حرکتیں کرنا - اسی سے صَبِيٌّ ہے - شیر خوار بچہ - چھوٹا بچہ - صِبْيَان جمع ہے - اُرُوْمَۃٌ : - درخت کی جڑ - اُرُوْمَۃ - الف کے فتح اور ضمہ دونوں دونوں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے

أَشْرَفُ: شریف ترین۔ بزرگ تر۔ شُرَفَاءُ جمع ہے۔ (کرم) بزرگ ہونا۔ صاحب شرف ہونا۔ دینی اعتبار سے ہو یا دنیوی۔ خُؤُولَة: خَالٌ کی جمع ہے۔ خالو، ماموں۔ عُمُوْمَة: عَمٌّ کی جمع ہے۔ چچا۔ اس عبارت سے مقصد یہ ہے کہ وہ عورت باپ کی جانب سے بھی شریف النسب اور صحیح النسب تھی اور ماں کی جانب سے بھی۔

اَلْهُوْنُ: وقار، سکینہ۔ قرآن کریم میں ہے يَمْشُوْنَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا۔ بَيْنِيْ وَبَيْنَ جَارَاتِيْ بَوْنٌ: جارات۔ جَارَةٌ کی جمع ہے۔ پڑوسن۔ جَارٌ مذکر ہے۔ پڑوسی۔ بَوْنٌ: فاصلہ، بُعد۔ یعنی میرے اور میری پڑوسنوں کے درمیان افتراق اور بڑی دوری ہے۔

وَكَانَ أَبِيْ إِذَا خَطَبَنِيْ بُنَاةُ الْمَجْدِ وَأَرْبَابُ الْجَدِّ سَكَّتَهُمْ وَبَكَّتَهُمْ وَعَافَ وُصْلَتَهُمْ وَصِلَتَهُمْ۔ وَاحْتَجَّ بِأَنَّهُ عَاهَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِحِلْفَةٍ أَنْ لَّا يُصَاهِرَ غَيْرَ ذِيْ حِرْفَةٍ فَقَيَّضَ الْقَدَرُ لِنَصَبِيْ وَوَصَبِيْ أَنْ حَضَرَ هٰذَا الْخُدَعَةُ نَادِيْ أَبِيْ

(ترجمہ) میرے باپ کا طریقہ تھا کہ جب بانیان شرف اور ارباب دولت میرا پیغام بھیجتے تو ان کو خاموش کر دیتا اور جھڑک دیتا اور ان کے رشتے اور بخشش کو ناپسندیدہ تصور کرتا۔ اور یہ دلیل بیان کرتا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے قسمیہ عہد کیا ہے کہ صاحب فضل و ہنر کے علاوہ کسی کو داماد نہیں بناؤں گا۔ لیکن اللہ نے میرے رنج والم اور دائمی کلفت کا سامان یوں کر دیا کہ یہ مکار میرے باپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

خَطَبَنِيْ: (نصر) منگنی کرنا۔ شادی کی درخواست کرنا۔ خَطَبَ الْفَتَاةَ۔ منگنی کی۔ شادی کی درخواست کی۔ خِطْبَةٌ۔ خُطْبَةٌ۔ منگیتر۔ خاطبۃ۔ وہ عورت جو شادی کی درخواست کرے۔ بُنَاةُ الْمَجْدِ: ای اصحاب الکرم۔ بُنَاةٌ۔ بانی کی جمع ہے (کرم ونصر) صاحب کرم اور بزرگ ہونا۔ اَلْجَدُّ: حصہ۔ رزق (سمع) حصہ والا ہونا۔ حدیث میں ہے لا ینفع ذا الجد منک الجد۔ بَكَّتَهُمْ: ان پر حجت میں غالب آیا۔ سختی سے پیش آیا۔ تلوار یا ڈنڈے سے مارا۔

(نصر) لَا يُصَاهِرُ: یعنی اپنی لڑکی کی غیر ذی حرفہ میں منگنی نہ کرے گا۔ کہا جاتا ہے صَاهَرَ الْقَوْمَ۔ ان کا داماد ہو گیا۔ صِهْرٌ۔ داماد۔ فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَّصِهْرًا۔ أَصْهَارٌ جمع ہے۔ لِنَصَبِيْ وَوَصَبِيْ: نَصَبٌ۔ تکلیف، تعب۔ قرآن کریم میں ہے لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ۔ (سمع) وَصَبٌ۔ مرض۔ دائمی بیماری۔ قرآن کریم میں ہے وَلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ۔ (سمع) مریض ہونا۔ خُدَعَةٌ: مکار، دھوکے باز۔

فَأَقْسَمَ بَيْنَ رَهْطِهِ أَنَّهُ وَفْقُ شَرْطِهِ، وَادَّعٰى أَنَّهُ طَالَمَا نَظَمَ دُرَّةً إِلٰى دُرَّةٍ فَبَاعَهُمَا بِبَدْرَةٍ۔ فَاغْتَرَّ أَبِيْ بِزُخْرُفِ مُحَالِهِ، وَزَوَّجَنِيْهِ قَبْلَ اخْتِبَارِ حَالِهِ، فَلَمَّا اسْتَخْرَجَنِيْ مِنْ كِنَاسِيْ وَرَحَّلَنِيْ مِنْ أُنَاسِيْ وَنَقَلَنِيْ إِلٰى كِسْرِهِ۔ وَحَصَّلَنِيْ تَحْتَ أَسْرِهِ وَجَدْتُهُ قُعَدَةً جُثَمَةً۔ وَأَلْفَيْتُهُ ضُجَعَةً نُوَمَةً۔ و

وَكُنْتُ صَحِبْتُهُ بِرِيَاشٍ وَزِيٍّ وَأَثَاثٍ وَرِيٍّ

(ترجمہ) اور پوری جماعت کے سامنے قسم کھائی کہ وہ ان کی شرط کے بالکل مطابق ہے اور دعویٰ کیا کہ بسا اوقات اس نے موتیوں کو پرو پرو کر دس دس ہزار درہم میں فروخت کیا ہے پس میرا باپ اس کے باطل سے آراستہ کلام سے دھوکہ کھا گیا اور مجھ کو اسکے احوال کی پڑتال کرنے سے پہلے اس سے بیاہ دیا جب اس نے مجھے میرے گھر سے نکالا میرے عزیز و اقارب سے رخصت کیا اور اپنے گھر لے گیا اور مجھ کو اپنی قید میں داخل کیا تو میں نے اس کو بے انتہا پڑیل ہمہ وقت پڑا رہنے والا بیحد سونے والا پایا۔ حالانکہ میں اس کے ساتھ بہترین کپڑوں۔ خوبصورت ہیئت۔ بڑے ساز و سامان اور حسن صورت لیکر آئی تھی۔

رَهْطِهِ:۔ رَهْطٌ۔ قبیلہ۔ بشرطیکہ اس کے افراد دس سے کم ہوں۔ قرآن کریم میں ہے تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُوْنَ۔ أَرْهَاطٌ اور أَرْهُطٌ جمع ہے۔ بِبَدْرَةٍ:۔ ایسی تھیلی کہ جس میں بہت سے درہم و دینار ہوں۔ بُدُوْرٌ اور بِدَرٌ جمع ہے۔ فَاغْتَرَّ أَبِيْ بِزَخْرَفَةِ مُحَالِهِ:۔ یعنی میرا باپ اس کے باطل آمیز کلام سے دھوکہ میں پڑ گیا۔ اور اس مکار سے میرا نکاح کر دیا۔

كِنَاسِيْ:۔ ای من بیتی و داری۔ کناس اصل میں ہرن کے ٹھکانہ کو کہا جاتا ہے۔ أَكْنِسَةٌ اور كُنُسٌ جمع ہے۔ كَنَسَ يَكْنِسُ (ضرب) کہا جاتا ہے كَنَسَ الظَّبْيُ۔ ہرن اپنے ٹھکانہ میں داخل ہوا۔ وَنَقَلَنِيْ إِلَى كِسْرِهِ یعنی اپنے مکان کے ایک کونہ میں مجھ کو منتقل کر دیا اور لا پھینکا۔ كِسْرٌ۔ مکان کے ایک کونہ کو کہتے ہیں۔ كُسُوْرٌ اور أَكْسَارٌ جمع ہے۔ تَحْتَ أَسْرِهِ:۔ یعنی مجھ کو اپنی قید میں داخل کر دیا۔ أَسْرٌ کے معنی ہیں قید میں باندھنا۔ اور قیدی کو اسی لئے أَسِيْرٌ کہا جاتا ہے لیکن محاورہ میں أَسِيْرٌ مطلق ماخوذ اور مقید کو کہا جاتا ہے اگرچہ وہ مشدود نہ ہو أُسَارَىٰ اور أَسْرَىٰ جمع ہے۔

قُعَدَةً:۔ کثیر القعود۔ بہت زیادہ بیٹھے رہنے والا۔ جُثَمَةً:۔ بہت زیادہ زمین پر پڑا رہنے والا۔ وَأَلْفَيْتُهُ ضُجَعَةً:۔ پڑیل۔ نُوَمَةً:۔ سونے والا میں نے اسکو بہت زیادہ پڑا رہنے والا اور بہت زیادہ سونے والا پایا۔

بِرِيَاشٍ:۔ رِيْشَةٌ کی جمع ہے رِيْشٌ: پرندوں کے پروں کو کہتے ہیں لباس انسانی کے لئے استعارۃً کر لیا گیا جیسے قرآن کریم میں ہے وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذٰلِكَ خَيْرٌ۔ رَاشَهُ۔ اس کو پوشاک پہنائی۔ کپڑے پہنائے اصل باب ضرب سے ہے۔ وَزِيٍّ:۔ ہیئت۔ لباس کی خوبصورت ہیئت۔ أَزْيَاءٌ جمع ہے۔ تَزَيَّا بِزِيِّ الْقَوْمِ۔ ان کو قوم جیسا لباس پہنایا۔

وَأَثَاثٍ وَرِيٍّ:۔ أَثَاثٌ۔ گھر کا سامان۔ رِيٌّ:۔ خوبصورت منظر حسن صورت۔ کہا جاتا ہے لفلان رِيٌّ حَسَنٌ۔ خوبصورت منظر ہے۔

فَمَا بَرِحَ يَبِيْعُهُ فِيْ سُوْقِ الْهَضْمِ۔ وَيُتْلِفُ ثَمَنَهُ فِي الْخَضْمِ وَالْقَضْمِ۔ إِلَىٰ أَنْ مَزَّقَ مَالِيْ بِأَسْرِهِ وَأَنْفَقَ مَالِيْ فِيْ عُسْرِهِ فَلَمَّا أَنْسَانِيْ طَعْمَ الرَّاحَةِ وَغَادَرَ بَيْتِيْ أَنْقَىٰ مِنَ الرَّاحَةِ

(ترجمہ) لیکن یہ ہمیشہ اس کو ظلم (خسارہ) کے بازار میں فروخت کرتا رہا۔ اور اسکی قیمت تھوڑے اور کھانے میں برباد کرتا رہا۔ یہاں تک کہ میرا تمام مال ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور میرا تمام مال اپنی تنگدستی کی نذر کر ڈالا جب اس نے مجھے

راحت و آسائش کا مزہ کھلا دیا۔ اور میرا گھر ہاتھ کی ہتھیلی سے زیادہ صاف کر چھوڑا۔

الهضم: ہضم، نقصان، خسارہ۔ هَضَمَ يَهْضِمُ ضرب سے توڑنا۔ قرآن کریم میں ہے فلا يخاف ظلما ولا هضما
ويُتلف ثمنه في الخضم: يتلف بمعنى يهلك۔
ثمن: قیمت۔ الخضم: اکل، کھانا پینا۔ ويتلف ثمنه في الخضم: یعنی کھانے پینے اور کھورنے میں اس مال و متاع کی قیمت ٹھکانے لگاتا رہا۔
الى ان مزّق مالي باسره: یہاں تک کہ میرا تمام مال منتشر اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ مزّق: پھاڑا۔ قرآن کریم میں ہے ومزّقناهم كل ممزّق۔ ثلاثی مجرد۔ ضرب اور نصر دونوں سے آتا ہے۔ غادر: بمعنی ترک۔ قرآن کریم میں ہے لا يغادر صغيرة ولا كبيرة۔
غدر کے معنی اصل میں خیانت کرنے اور بدعہدی کرنے کے ہیں۔ غدر بفلان۔ فلاں کے ساتھ بدعہدی کی۔ ضرب اور نصر دونوں سے مستعمل ہے۔ غادر بيتي انقى من الراحة: یعنی میرا گھر اس نے ہتھیلی سے بھی زیادہ صاف کر دیا۔ مراد یہ ہے کہ کل سامان وغیرہ بیچ کر کھا گیا اور گھر بالکل خالی کر دیا

فَقُلْتُ لَهٗ يَا هٰذَا لَا مَخْبَأَ بَعْدَ بُؤْسٍ وَلَا عِطْرَ بَعْدَ عَرُوْسٍ۔ فَانْهَضْ
لِلْاِكْتِسَابِ بِصَنَاعَتِكَ۔ وَاجْتَنِ ثَمَرَةَ بَرَاعَتِكَ۔ فَزَعَمَ اَنَّ صَنَاعَتَهٗ
قَدْ رُمِيَتْ بِالْكَسَادِ لِمَا ظَهَرَ فِي الْاَرْضِ مِنَ الْفَسَادِ۔ وَلِيْ مِنْهُ سُلَالَةٌ
كَاَنَّهَا خِلَالَةٌ وَكِلَانَا مَا يَنَالُ مَعَهٗ شُبْعَةً وَلَا تَرْقَأُ لَهٗ مِنَ الطَّوٰى دَمْعَةٌ
وَقَدْ قُدْتُهٗ اِلَيْكَ وَاَحْضَرْتُهٗ لَدَيْكَ لِتَعْجُمَ عُوْدَ دَعْوَاهُ وَتَحْكُمَ بَيْنَنَا بِمَا
اَرَاكَ اللّٰهُ۔ فَاَقْبَلَ الْقَاضِيْ عَلَيْهِ وَقَالَ لَهٗ قَدْ وَعَيْتُ قَصَصَ عِرْسِكَ
فَبَرْهِنِ الْاٰنَ عَنْ نَفْسِكَ وَاِلَّا كَشَفْتُ عَنْ لَبْسِكَ وَاَمَرْتُ بِحَبْسِكَ فَاَطْرَقَ
اِطْرَاقَ الْاُفْعُوَانِ ثُمَّ شَمَّرَ لِلْحَرْبِ الْعَوَانِ وَقَالَ

(ترجمہ) تب میں نے اس سے کہا کہ اے کمبخت سختی کے بعد کیا پردہ اور دلہا کے بعد کیا خوشبو۔ اب اپنے کمال و ہنر سے کچھ کماتے کے لئے اٹھو اور اپنی تدبیر کے پھل چنو۔ مگر وہ (مکار) کہنے لگا کہ اس کا ہنر کساد بازاری کی وجہ سے غیر مروج (بیکار) قرار دیدیا گیا۔ کیونکہ زمانہ میں خرابی اور فساد پھیلا ہوا ہے۔ اور اس سے میرے پاس ایک ننھی اور کمزور بچہ ہے اور ہم دونوں کو پیٹ بھری روٹی (بھی) نصیب نہیں ہوتی۔ اور بھوک کی شدت کی وجہ سے بچہ کے آنسو تھمتے ہی نہیں۔ اب میں اس کو آپ تک کھینچ کر لائی ہوں اور آپ کے پاس اسے حاضر کیا ہے۔ تاکہ آپ اس کے دعوی کی پڑتال کریں اور حکم خداوندی کے مطابق ہمارے درمیان فیصلہ کر دیں۔ قاضی بڈھے کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ میں نے تیری بیوی کا بیان تو خوب اچھی طرح محفوظ کر لیا۔ اب تو اپنی طرف سے جواب دہی کر ورنہ تیری مکاری کا سارا پول کھول کر رکھ دوں گا اور جیل میں ڈلوا دوں گا۔ یہ سنکر بڈھے نے کچھ دیر کے لئے اژدہا کی طرح گردن جھکالی اس کے بعد لڑائی کے لئے تیار اور مستعد ہوا اور کہنے لگا۔

لَا مُخَبَّأَ بَعْدَ بُؤْسٍ:۔ یعنے تنگی اور عسرت کے بعد کیا پردہ۔ خبا یخبا دفتح) چھپانا۔ بؤس:۔ شدت۔ بئس یبئس۔ (کرم) حاجت کا شدید ہونا۔

وَلَا عِطْرَ بَعْدَ الْعَرُوْسِ:۔ یعنے عطر اور خوشبو دولھا کے بعد کہاں۔ لا عطر بعد العروس۔ یہ ایک مثل ہے اسکی وجہ یہ لکھی ہے کہ عبداللہ العذریہ کی لڑکی کی شادی جس شخص سے ہوئی تھی اس کا نام عروس تھا اور یہ شخص بڑا صاحب فضل و کمال اور خوبصورت تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد عروس کا انتقال ہوگیا تو عبداللہ نے اپنی لڑکی اسمار کی شادی ایک ایسے شخص سے کردی جو انتہائی بخیل اور بدصورت تھا۔ ایک مرتبہ اسمار اور اس کا دوسرا شوہر عروس کی قبر پر سے گذرے۔ اسمار اپنے مرحوم شوہر کی قبر دیکھ کر سواری سے اتر گئی اور وہاں بیٹھ کر رونے لگی اور اس کے فضل وکمال بیان کرنے لگی۔ موجودہ شوہر نے ناگواری محسوس کی اور وہاں سے اٹھ جانے کے لئے کہا۔ اٹھتے ہوئے اسماء کی عطر کی شیشی گر گئی۔ شوہر نے کہا۔ کہ اپنا عطر اٹھا لو۔ اسماء نے فی البدیہہ جواب دیا۔ لا عطر بعد العروس۔ سُلَالَة:۔ وہ چیز جو کسی شئے میں سے کھینچی جائے۔ اسی مناسبت کی وجہ سے سلالہ چھوٹے بچے کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی لطبن مادر سے کھینچا گیا ہے۔ (نصر) سَلَّ الشَّیْءَ کھینچا اور آسانی سے نکالا۔

لَا تَرْقَأُ:۔ ای لا تنقطع (فتح) منقطع ہونا۔ خشک ہونا۔ حدیث میں ہے لا یرقالی دمع یعنے آنسو کسی طرح منقطع ہونے میں نہیں آتے۔ شدت بکار سے کنایہ ہے۔

اَلْاُفْعُوَانُ:۔ سانپوں کا مذکر۔ اژدہا۔ اَرْضٌ مُفْعَاةٌ۔ سانپوں کی سرزمین (اس کی تحقیق پہلے گذر چکی۔ اَلْعَوَانُ الحرب العوان۔ وہ لڑائی جس میں ایک مرتبہ مقابلہ کے بعد پھر قتال کی نوبت آئے اور پہلی لڑائی سے زیادہ شدید ہو قرآن کریم میں ہے عوان بین ذلک۔ عُوْنٌ جمع ہے۔ اگر پہلی مرتبہ لڑائی ہو اس کو حرب بکر کہتے ہیں

اِسْمَعْ حَدِیْثِیْ فَاِنَّہٗ عَجَبٌ ۔۔۔ یُضْحِكُ مِنْ شَرْحِہٖ وَیُنْتَحَبُ

اَنَا امْرُؤٌ لَیْسَ فِیْ خَصَائِصِہٖ ۔۔۔ عَیْبٌ وَلَا فِیْ فَخَارِہٖ رِیَبُ

سَرُوْجُ دَارِیَ الَّتِیْ وُلِدْتُ بِہَا ۔۔۔ وَالْاَصْلُ غَسَّانُ حِیْنَ اَنْتَسِبُ

وَشُغْلِیَ الدَّرْسُ وَالتَّبَحُّرُ فِی الْـ ۔۔۔ ـعِلْمِ طِلَابِیْ وَحَبَّذَا الطَّلَبُ

وَرَاْسُ مَالِیْ سِحْرُ الْکَلَامِ الَّذِیْ ۔۔۔ مِنْہُ یُصَاغُ الْقَرِیْضُ وَالْخُطَبُ

اَغُوْصُ فِیْ لُجَّۃِ الْبَیَانِ فَاَخْتَـ ۔۔۔ ـارُ اللَّآلِیْ مِنْہَا وَاَنْتَخِبُ

وَاَجْتَنِی الْیَانِعَ الْجَنِیَّ مِنَ الْـ ۔۔۔ ـقَوْلِ وَغَیْرِیْ لِلْعُوْدِ یَحْتَطِبُ

فَاٰخُذُ اللَّفْظَ فِضَّۃً فَاِذَا ۔۔۔ مَا صُغْتُہٗ قِیْلَ اِنَّہٗ ذَہَبُ

وَکُنْتُ مِنْ قَبْلُ اَمْتَرِیْ نَشَبًا ۔۔۔ بِالْاَدَبِ الْمُقْتَنٰی وَاَجْتَلِبُ

(ترجمة) ذرا میری کہانی سنئے جو بہت ہی عجیب ہے جس کے اظہار پر ہنسی بھی آتی ہے اور رونا بھی۔ میں ایسا شخص ہوں کہ جس کے فضائل میں نہ کوئی عیب ہے اور نہ جس کے مفاخر میں کوئی شک وشبہ ہے۔ شہر سروج میرا گھر ہے جس میں پیدا ہوا ہوں اور باعتبار نسبت کے قبیلہ غسان میری اصل ہے۔ میرا مشغلہ درس وتدریس ہے اور میرا مقصد علم میں کمال حاصل کرنا ہے اور (سبحان اللہ) کیا ہی اچھا مقصد ہے۔ میری اصل پونجی سحر بیانی ہے جس سے اشعار اور خطبے (مضامین نظم ونثر) ڈھالے جاتے ہیں۔ میں دریائے فصاحت میں غوطہ زن ہو کر موتی چنتا ہوں اور پھر انتخاب کرتا ہوں۔ میں کلام کے تازہ بتازہ پھل توڑتا ہوں اور دوسرے لوگ لکڑیاں چگنتے پھرتے ہیں۔ میں جب الفاظ کو چاندی کی حیثیت میں لے کر ان میں زرگری کرتا ہوں تو کہا جاتا ہے کہ یہ تو سونا ہے۔ پہلے تو میں اپنے حاصل کردہ علم وہنر کے ذریعہ مال حاصل کیا کرتا تھا اور کھینچتا تھا۔

فَخَارِهٖ: بکسر الفاء۔ فخر کی جمع ہے (فتح) فخر کرنا۔ رَجُلٌ فَاخِرٌ وفَخُوْرٌ وفِخِّيْرٌ۔ قرآن کریم میں ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ اس کی تحقیق پہلے بھی گذر چکی ہے۔

رَيْبٌ: شک۔ رَابَ يَرِيْبُ (ضرب) شک میں پڑنا۔ قرآن کریم میں ہے ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ۔

سَرُوْج: شہر کا نام۔ غَسَّان: قبیلہ کا نام یعنی میرا وطن سروج ہے اور قبیلہ قبیلہ غسان ہے۔ اَلتَّبَحُّرُ: علم کی گہرائی میں پہنچنا

يُصَاغُ: صَاغَ يَصُوْغُ (نصر) سانچے میں ڈھالنا۔

قَرِيْض: شعر۔ ورأس مالي سحر الكلام الذي منه يصاغ القريض والخطب۔ یعنی میری اصل پونجی سحر بیانی ہے جس سے اشعار اور خطبے ڈھالے جاتے ہیں۔

اَغُوْصُ فِيْ لُجَّةِ الْبَيَانِ: میں فصاحت کی گہرائی میں غوطہ زن ہوتا ہوں۔ پس موتیوں کو چن لیتا ہوں۔ اور پھر انتخاب کرتا ہوں۔ اَلْيَانِعُ: خوش ذائقہ خوشگوار۔ يَنَعَ الثَّمَرُ: گدرا ہو گیا (فتح) يَنْعٌ جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے انظروا الى ثمره اذا اثمر وينعه

اَلْجَنِيُّ: تازہ۔ جَنَيْتُ الثَّمَرَةَ۔ درخت سے لینا۔ قرآن کریم میں ہے تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا۔ صُغْتُهٗ: صَاغَ يَصُوْغُ (نصر) زرگری کرنا۔ وَاٰخُذُ اللَّفْظَ فِضَّةً فَاِذَا۔ مَا صُغْتُهٗ قِيْلَ اِنَّهٗ ذَهَبٌ۔ یعنی میں جب چاندی جیسے الفاظ میں زرگری کرتا ہوں تو کہا جاتا ہے کہ یہ تو سونا ہے۔ اَمْتَرِيْ: یعنی استخرج۔ اَمْتَرِي اللَّبَنَ۔ دودھ نکالا۔ دوہا۔ مَرَيْتُ النَّاقَةَ۔ اونٹنی کو دودھ نکلنے کیلئے چھ

وَمُنْتَطِيْ أَخْمَصِيْ لِحُرْمَتِهَا ... مَرَاتِبًا لَيْسَ فَوْقَهَا رُتَبُ
وَطَالَمَا زُفَّتِ الصِّلَاتُ إِلَى ... رَبْعِيْ فَكَمْ رَاضَ كُلَّ مَنْ يَهَبُ
فَالْيَوْمَ مَنْ يَعْلَقُ الرَّجَاءُ بِهٖ ... أَكْسَدُ شَيْءٍ فِيْ سُوْقِهِ الْأَدَبُ
لَا عِرْضُ أَبْنَائِهٖ يُصَانُ وَلَا ... يُرْقَبُ فِيْهِمْ إِلٌّ وَلَا نَسَبُ
كَأَنَّهُمْ فِيْ عِرَاصِهِمْ جِيَفٌ ... يُبْعَدُ مِنْ نَتْنِهَا وَيُجْتَنَبُ
فَمَا لَبِيْ بِمَا مُنِيْتُ بِهٖ ... مِنَ اللَّيَالِيْ وَصَرْفِهَا عَجَبُ

وَضَاقَ ذَرْعِي لِضِيقِ ذَاتِ يَدِي	وَسَاوَرَتْنِي الْهُمُومُ وَالْكُرَبُ
وَقَادَنِي دَهْرِي لِلْمُبْرِالَّذِي	سُلُوكُ مَا يَسْتَشِينُهُ الْحَسَبُ
فَبِعْتُ حَتَّى كُرِيتُ لِي سَبَدًا	وَلَا أَثَاثٌ إِلَيْهِ أَنْقَلِبُ

ترجمہ: اسکی عزت کی بدولت میرا قدم ایسے ایسے عظیم مرتبوں پر پڑتا ہے جن سے اوپر کوئی مرتبہ نہیں۔ اور بے شمار ہدیے تحائف میرے گھر بھیجے جاتے تھے۔ مگر میں ہر شخص کی بخشش کو قبول نہیں کرتا تھا۔ پس آج کس سے امید کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ سب سے زیادہ کھوٹی چیز بازار میں ادب ہے۔ نہ تو آج اہل علم وادب کی عزت محفوظ ہے اور نہ ان میں قرابت اور شناسائی کی کچھ پوچھ ہے۔ گویا کہ ادبا اپنے اپنے صحنوں میں مردار جانوروں کی طرح پڑے ہوئے ہیں جنکی بدبو سے بھاگا اور بچا جاتا ہے۔ میری تو عقل حوادثات زمانہ میں پھنس جانے کے باعث پریشان و بیکار ہو گئی۔ اور زمانے کی گردش بھی عجیب ہے تنگدستی کی وجہ سے میرا سینہ بھی تنگ ہو گیا۔ اور مصیبتوں اور غموں نے مجھ پر یلغار کر دی۔ مجھ کو میرے زمانے نے کہ مستحق ملامت ہے ان چیزوں کے اختیار کرنے کی طرف کھینچ لیا جنکو بزرگی برا سمجھتی ہے۔ مجبوراً میں نے اس کا مال بیچ ڈالا۔ یہاں تک کہ میرے پاس نہ تو ایک تار بچا اور نہ توشہ جسکی طرف میں لوٹ سکوں۔

یَمْتَطِی: ای یرکب المطایا۔ امتطی الدابۃ اس پر سواری کی۔ مَطِیَّۃٌ۔ وہ جانور جس پر سواری کی جائے۔
اَخْمَصِی: اَخْمَصُ پاؤں کا نچلا حصہ جو زمین کو نہیں چھوتا۔ تلوا۔ کبھی اَخْمَصُ بول کر کل بدن بھی مراد لے لیتے ہیں۔ جیسے رَقَبَۃٌ بول کر ذات مراد لی جاتی ہے۔ حالانکہ رقبۃ کے معنی گردن کے ہیں۔
زُفَّتْ: زَفَّ العَرُوسَ: دلہن کو شوہر کے پاس بھیجا۔ زَفَّ الْاِبِلُ۔ جلدی (ضرب)، زَفٌّ کے اصل معنی میں ہوا کا تیزی سے چلنا۔ اِلٌّ: قرابت۔ عہد۔ پڑوسی۔ قرآن کریم میں ہے لَا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّۃً۔
السبب: سبب۔ ذریعہ۔ وسیلہ۔ اَسْبَاب جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے لعلی ابلغ الاسباب۔ عِرَاصِہِمْ: عَرْصَۃٌ کی جمع ہے۔ صحن۔ اَعْرَاص اور عَرَصَات بھی جمع آتی ہے۔

جِیَفٌ: اور اَجْیَافٌ۔ جیفۃ کی جمع ہے۔ مرے ہوئے جانور کا جسم۔ بدبودار جسد۔ جَافَ یَجِیْفُ (ضرب) بدبودار ہونا۔ سڑ جانا۔ نَتْنُہَا: رائحۃ کریہہ۔ بدبو۔ اَنْتَنَ ونَتُنَ بدبودار ہونا۔ سَاوَرَتْنِی: ای لازمتنی وغلبتنی۔ ساورہ اس پر غالب آیا۔ سَارَ اِلَیْہِ۔ اس پر حملہ کیا۔ اسکی طرف کودا (نصر) حملہ کرنا۔ کودنا۔
سَبَدٌ: بال۔ محاورہ ہے لَا سَبَدٌ وَلَا لَبَدٌ۔ یعنی اس کے پاس نہ اونٹ ہیں نہ بکریاں۔ یہاں پر مراد یہ ہے کہ سب کچھ بیچ ڈالا۔ کہ نہ تھوڑا بچا اور نہ زیادہ۔ شدید حاجت اور تنگدستی سے کنایہ ہے۔
وَلَا اَثَاثٌ: گھر کا سامان، توشہ (نصر وضرب) کاٹنا تفصیل پہلے گذر چکی ہے۔

وَاُدْنِتُ حَتّٰی اَثْقَلَتْ سَالِفَتِی	بِجُلِّ دَیْنٍ مِنْ دُوْنِہِ الْعَطَبُ
ثُمَّ طَوَیْتُ الْحَشٰی عَلٰی سَغَبٍ	خَمْسًا فَلَمَّا اَمَضَّنِی السَّغَبُ

لَمْ اَدَرْ اَلْجِهَازَ هَا عَرَضًا	اَجُولُ فِيْ بَيْعِهٖ وَاَضْطَرِبُ
نَحَلْتُ فِيْهِ وَالنَّفْسُ كَارِهَةٌ	وَالْعَيْنُ عَبْرَى وَالْقَلْبُ مُكْتَئِبُ
وَمَا تَجَاوَزْتُ اِذْ عَبِثْتُ بِهٖ	حَدَّ التَّرَاضِيْ فَيَجُدَّ الْغَضَبُ
فَاِنْ يَكُنْ غَاظَهَا تَوَهُّمُهَا	اَنَّ بَنَانِيْ بِالنَّظْمِ تَكْتَسِبُ

(ترجمہ) اور میں مقروض ہوگیا یہاں تک کہ میں نے قرضہ کے بوجھ سے اپنی گردن کو بوجھل کرلیا اور اس (مصیبت) سے تو مرجانا ہی سہل ہے۔ پھر میں نے پانچ روز تک متواتر بھوک پر اپنی انتڑیاں لپیٹیں مگر جب بھوک نے مجھے سخت تکلیف میں مبتلا کردیا۔ تو میں نے اس کے جہیز کے سامان کے علاوہ کوئی سامان ایسا نہ پایا جس کے بیچنے کے لئے میں چکر لگاؤں اور مضطرب ہوں۔ اگرچہ میں نے یہ کام کیا۔ لیکن میرا نفس کراہت محسوس کررہا تھا۔ آنکھیں گریاں تھیں اور دل کڑھ رہا تھا۔ اور میں اس کے مال سے کھیل کرنے میں خوشنودی کی حد سے آگے نہیں بڑھا۔ جو آج مجھ پر غصہ پیدا ہوا۔ پس اگر بیوی اسکو اس خیال نے غضبناک کرر کھا ہے کہ میری انگلیاں موتی پرو کر کما سکتی ہے۔

اِدَّنْتُ:۔ یعنے اِسْتَقْرَضْتُ۔ دان یدین (ضرب) قرض لینا۔ لازمی اور متعدی دونوں طرح آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے اِذَا تَدَايَنْتُم بِدَيْنٍ۔ سَالِفَتِيْ:۔ سَالِفَۃ: گردن کا بالائی حصہ جو کانوں کے برابر ہوتا ہے سَغَب:۔ شدید بھوک۔ سخت پیاس (سمع) بھوکا ہونا اَمَضَّنِيْ:۔ امضني السغب۔ یعنے مجھ کو شدید بھوک نے جلا ڈالا۔ مَضَّ الْجُرْحُ فُلَانًا۔ زخم نے سخت تکلیف پہنچائی۔ (نصر) تکلیف پہنچانا (سمع) کسی تکلیف

اور درد کی وجہ سے رنجیدہ ہونا۔ وَالْعَيْنُ عَبْرَى:۔ اور آنکھ گریاں ہے۔ والقلب مکتئب:۔ اور دل رنجیدہ ہے عبر یعبر (سمع) آنسو بہانا۔ کئب یکئب (سمع) غمگین ہونا۔ ملول ہونا۔
غَاظَهَا یعنے اَغْضَبَهَا۔
غَاظَ يَغِيظُ (ضرب) غصہ میں بھر جانا۔ غضب ناک ہونا۔ قرآن کریم میں ہے لیغیظ بھم الکفار۔

اَدَانِيْ اِذْ عَزَمْتُ خِطْبَتَهَا	زَخْرَفْتُ قَوْلِيْ لِيُنْتِجَ الْاَرَبُ
فَوَالَّذِيْ سَارَتِ الرِّفَاقُ اِلٰى	كَعْبَتِهٖ تَسْتَحِثُّهَا النُّجُبُ
مَا الْمَكْرُ بِالْمُحْصَنَاتِ مِنْ خُلُقِيْ	وَلَا تَعَاطِي التَّمْوِيْهِ وَالْكَذِبُ
وَلَا يَدِيْ مُذْ نَشَأْتُ نِيطَ بِهَا	اِلَّا الْمَوَاضِي الْيَرَاعُ وَالْكُتُبُ
بَلْ فِكْرَتِيْ تَنْظِمُ الْقَلَائِدَ لَا	كَفِّيْ وَشِعْرِيْ الْمَنْظُوْمُ لَا السُّخُبُ
وَهٰذِهِ الْحِرْفَةُ الْمُشَارُ اِلٰى	مَا كُنْتُ اَحْوِيْ بِهَا وَاَجْتَلِبُ

فَأْذَنْ لِشَرْحِي كَمَا أَذِنْتَ لَهَا | وَلَا تُرَاقِبْ وَاحْكُمْ بِمَا يَجِبُ

(ترجمہ) یا یہ کہ میں نے رشتہ کے وقت چکنی چپڑی باتیں بنا دی تھیں۔ تاکہ مقصد میں کامیابی ہوسکے تو میں اس خدا کی قسم کھاتا ہوں جس کے کعبہ کی طرف قافلے جاتے ہیں۔ جن کو بہترین اونٹ دوڑائے چلے جاتے ہیں۔ نہ تو نیک اور پاکدامن عورتوں کو فریب دینا میری عادت ہے اور نہ تلبیس اور جھوٹ میری خصلت ہے۔ میرے ہاتھ جب سے میں پیدا ہوا ہوں بجز رواں قلموں اور کتابوں کے کبھی بھی موتی پرونے سے متعلق نہیں ہوتے ہیں۔ بلکہ میری فکر ہاروں کو گوندھنے والے ہاتھ ہیں۔ اور میرے اشعار پروئے ہوئے ہوتے ہیں۔ نہ کہ گلوبند۔ پس یہی وہ حرفہ ہے جس کی طرف میرا اشارہ تھا کہ میں اسی کے ذریعہ سے جمع مال اور کسب معیشت کرتا ہوں۔ بس میرا بیان بھی ایسی ہی توجہ سے سنئے جیسے اس عورت کا سنا ہے۔ اور قطعاً رعایت نہ کیجئے۔ بلکہ جو واجب ہے وہ فیصلہ صادر فرما دیجئے۔

اَلْاَرَبُ:۔ حاجت۔ ضرورت۔ اَرَبٌ ایسی شدید حاجت کو کہتے ہیں جس کو رد کرنے کے لئے آدمی حیلہ بازی پر آمادہ ہوجائے۔ کَعْبَتِهٖ:۔ خانہ کعبہ۔ اَلنُّجُبُ:۔ نَجِیْبٌ کی جمع ہے۔ بہترین اونٹ۔ بِالْمُحْصَنَاتِ:۔ مُحْصَنَةٌ کی جمع ہے۔ عفیفہ اور پاکدامن عورت۔ قرآن کریم میں ہے المحصنات الغافلات المؤمنات۔ اَحْصَنَتِ الْمَرْأَةُ شادی شدہ ہے۔ پاکدامن ہے۔ یَنُطْ:۔ یعنی عَلِقَ۔ ناط ینوط (نصر) لٹکانا۔ مَوَاضِیْ:۔ مَاضِیَةٌ کی جمع ہے۔ گذر جانے والی۔ مَوَاضِی الْیَرَاعِ:۔ یعنی ایسا ماہر اور فصیح و بلیغ ہے کہ قلم ٹھیرتا ہی نہیں۔ چلتا ہی رہتا ہے۔ اَلْقَلَائِدُ:۔ قِلَادَةٌ کی جمع ہے۔ گلوبند۔ پٹہ جو گردن میں ڈالا جاتا ہے یا وہ چیز جو کسی کا احاطہ کئے ہوئے ہو۔ فَأْذَنْ:۔ اے اِسْتَمِعْ۔ کہا جاتا ہے اَذِنَ اِلَیْهِ۔ کان لگا کر سنا۔ قرآن کریم میں ہے ائذن لی ولا تفتنی۔ اَذِنَ بِالشَّیْءِ۔ جان لیا معلوم کیا۔ جیسے فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ۔ دونوں صورتوں

قَالَ فَلَمَّا اَحْكَمَ مَا شَادَهٗ وَاَكْمَلَ اِنْشَادَهٗ۔ عَطَفَ الْقَاضِیْ اِلَى الْفَتَاةِ بَعْدَ اَنْ شُغِفَ بِالْاَبْیَاتِ۔ وَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَ جَمِیْعِ الْحُكَّامِ وَوُلَاةِ الْاَحْكَامِ انْقِرَاضُ جِیْلِ الْكِرَامِ۔ وَمَیْلُ الْاَیَّامِ اِلَى اللِّئَامِ وَاِنِّیْ لَاَخَالُ بَعْلَكِ صَدُوْقًا فِی الْكَلَامِ۔ بَرِیْئًا مِّنَ الْمَلَامِ وَهَا هُوَ قَدِ اعْتَرَفَ لَكِ بِالْقَرْضِ وَصَرَّحَ عَنِ الْمَحْضِ وَبَیَّنَ مِصْدَاقَ النَّظْمِ وَتَبَیَّنَ اَنَّهٗ مَعْرُوْقُ الْعَظْمِ

(ترجمہ) راوی کہتا ہے۔ جب وہ اپنی اٹھائی ہوئی عمارت کو محکم اور اپنی شعر خوانی کو پورا کرچکا۔ تو قاضی اس کے اشعار پر فریفتہ ہونے کے بعد اس نوجوان عورت کی طرف مائل اور متوجہ ہوا۔ اور بولا حقیقت یہ ہے کہ تمام حکام اور اصحاب فرامین پر جماعت شرفاء کی تباہی اور زمانے کا نااہلوں کی طرف جھکنا۔ روشن اور واضح ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ تیرا شوہر بات کہنے میں بالکل سچا ہے۔ نکوہش سے قطعاً بری ہے۔ اور یاد رکھ کہ اس نے تیرے قرضہ کا اعتراف کرلیا ہے اور خالص چیز سے تصریح کی ہے۔ یعنی ٹھیک ٹھیک واقعات بتلائے ہیں۔ نظم کا مصداق بیان کر دیا ہے اور ظاہر ہوگیا

کہ وہ بالکل مفلس ہے۔

اَلْفَتَاۃُ:۔ جوان عورت فَتَیَات جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے وَلَا تُکْرِھُوا فَتَیَاتِکُمْ (تفصیل پیچھے گذر چکی) شُغِفَ:۔ (فتح وسمع) سوداء قلب میں کسی بات کا جاگزیں ہو جانا۔ قرآن کریم میں ہے قد شغفہا حُبًّا۔ بَعْلُكِ: بَعْلٌ۔ شوہر۔ قرآن کریم میں ہے۔ ھذا بعلی شیخا بُعُوْلَۃٌ جمع ہے جیسے وَبُعُوْلَتُھُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّھِنَّ مُعْرَوقُ العظمِ سے مفلس نادار مراد ہے۔

بَرِیًّا مِنَ الْمَلَاۃِمِ۔ یعنی ملامت اور شرمندگی سے پاک۔ اور بری ہے۔ اَلْمَحْضُ: خالص۔ ہر شے کے خالص کو مَحْضٌ کہتے ہیں۔ صَدَّحَ عَنِ الْمَحْضِ یعنی حق بات پر سے پردے اٹھا دئے اور صحیح صحیح واقعات بتلائے۔ مُعْرَقُ الْعَظْمِ: اس کی ہڈی پر گوشت باقی نہیں رہا۔ عَرَقَ الْعَظْمَ۔ اس پر سے گوشت وغیرہ چھٹا کر کھالیا۔ بالکل صاف کر دیا۔ اس مقام پر

وَاِعْنَاتُ الْمَعْذُوْرِ مَلَامَۃٌ وَحَبْسُ الْمُعْسِرِ مَاْثَمَۃٌ وَکِتْمَانُ الْفَقْرِ زَھَادَۃٌ وَ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ عِبَادَۃٌ۔ فَارْجِعِیْ اِلٰی خِدْرِكِ وَاعْذِرِیْ اَبَا عُذْرِكِ وَنَھْنِھِیْ عَنْ غَرْبِكِ۔ وَسَلِّمِیْ لِقَضَاءِ رَبِّكِ ثُمَّ اِنَّہٗ فَرَضَ لَھُمَا فِی الصَّدَقَاتِ حِصَّۃً وَنَاوَلَھُمَا مِنْ دَرَاھِمِھَا قُبْضَۃً۔ وَقَالَ لَھُمَا تَعَلَّلَا بِھٰذِہِ الْعُلَالَۃِ وَتَنَدَّیَا بِھٰذِہِ الْبُلَالَۃِ وَاصْبِرَا عَلٰی کَیْدِ الزَّمَانِ وَکَدِّہٖ فَعَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِہٖ فَنَھَضَا وَلِلشَّیْخِ فَرْحَۃُ الْمُطْلَقِ مِنَ الْاِسَارِ وَھِزَّۃُ الْمُوْسِرِ بَعْدَ الْاِعْسَارِ

(ترجمہ) اور معذور کو مشقت میں مبتلا کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔ تنگدست کو قید کرنا گناہ ہے۔ کنگالی کا چھپانا پرہیزگاری ہے اور صبر کے ساتھ کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔ لہٰذا اب تو اپنے گھر کی طرف لوٹ جا اور اپنے شوہر کا عذر قبول کر اور اپنی تیزی اور طمطراق سے باز آجا۔ اور پروردگار کے حکم کے سامنے جھک جا۔ اس کے بعد قاضی نے ان دونوں کے لئے مال صدقات میں سے کچھ حصہ مقرر کر دیا۔ اور مٹھی بھر کر کچھ درہم ان کے حوالے کئے۔ اور ان دونوں سے کہا کہ اس تھوڑی سی چیز پر قناعت کرو۔ اور اس معمولی پانی (ترح) سے سیراب ہو۔ زمانے کے فریب اور سختی پر صبر کرو۔ اور امید ہے کہ اللہ تعالےٰ عنقریب کشادگی عطا فرمائے گا۔ یا اور کوئی بہتر صورت پیدا فرمائے گا۔ یہ سنکر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور بڈھے کے لئے ایسی خوشی تھی جیسے قید سے چھوٹنے والے کے لئے۔ اور ایسی مسرت تھی جیسی تنگدستی کے بعد مالداری کی۔

اِعْنَاتٌ: ہمت سے زیادہ بوجھ اٹھالینا۔ ہلاکت میں ڈالنا۔ عَنِتَ الرَّجُلُ مشقت میں پڑا۔ یہاں تک کہ

ہلاکت اور سختی سے قریب ہو گیا۔ (سمع) قرآن کریم میں ہے وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ۔ کِتْمَانُ الْفَقْرِ: تنگدستی کا چھپانا۔

كِتْمَانُ الْفَقْرِ زَهَادَةٌ: تنگدستی اور حاجت کا چھپانا پرہیزگاری ہے کتم یکتم (نصر) چھپانا۔ قرآن کریم میں ہے۔ يَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔ وَانْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ عِبَادَةٌ: صبر و تحمل کے ساتھ کشادگی و فراخی کا انتظار کرنا عبادت ہے (انفرادی طریقہ سے ہر لفظ کی تحقیق گذر چکی)

خُدُوْرِكِ: خُدُوْرٌ۔ پردہ جمع اخدر اور خدور ہے حدیث میں ہے کنا نخرج عواتقنا وذوات الخدور (ذات الخدر) پردہ والی۔ یہاں خدر سے گھر مراد ہے فارجعی الی خدرك۔ یعنی اپنے گھر کی طرف لوٹ جا۔ واپس چلی جا۔ أَبَا عُذْرِكِ: اس سے مراد شوہر ہے کیونکہ وہ اس کی زوال بکارت کا سبب ہے۔ تحقیق پہلے گذر چکی ہے)

غَرْبِكِ: غَرْبٌ۔ تیزی۔ حدت۔ مستی شباب۔ بڑا ڈول۔ نَهْنِهِيْ عَنْ غَرْبِكِ۔ یعنے اپنے آپ کو تیزی و سختی سے باز رکھ۔ وَسَلِّمِيْ لِقَضَاءِ رَبِّكِ۔ اور اپنے آپ کو حکم خداوندی کی طرف سونپ دے۔ قَبْضَةٌ: قبض سے ہے۔ پورے ہاتھ سے کسی چیز کو لے لینا اور اٹھا لینا۔ قرآن کریم میں ہے قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَيْدِ الزَّمَانِ وَكَدِّهٖ: کید۔ مکر۔ حیلہ۔ سازش۔ مذموم و محبوب دونوں میں استعمال ہوتا ہے لیکن اکثر اوقات مذموم کے لئے آتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا (ضرب) حیلہ کرنا۔ كَدٌّ: مشقت سختی۔ كَدَّ الرَّجُلُ: مشقت میں ڈالا۔ (نصر) هَزَّةٌ: وہ حرکت جو خوشی و مسرت کے باعث ہوتی ہے (نصر و فتح) ہلانا۔ حرکت دینا۔ قرآن کریم میں ہے وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ

قَالَ الرَّاوِيْ وَكُنْتُ عَرَفْتُ اَنَّهٗ اَبُوْزَيْدٍ سَاعَةَ بَزَغَتْ شَمْسُهٗ وَنَزَغَتْ عِرْسُهٗ فَكِدْتُ اُفْصِحُ عَنِ افْتِنَانِهٖ وَاِثْمَارِ اَفْنَانِهٖ ثُمَّ اَشْفَقْتُ مِنْ عُثُوْرِ الْقَاضِيْ عَلٰى بُهْتَانِهٖ وَتَزْوِيْقِ لِسَانِهٖ فَلَا يَرٰى عِنْدَ عِرْفَانِهٖ اَنْ يُّرَشِّحَهٗ لِاِحْسَانِهٖ فَاَحْجَمْتُ عَنِ الْقَوْلِ اِحْجَامَ الْمُرْتَابِ وَطَوَيْتُ ذِكْرَهٗ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكِتَابِ

(ترجمہ) راوی کہتا ہے کہ میں اسی وقت پہچان گیا تھا کہ یہ ابوزید ہے جب اس کا سورج روشن ہوا تھا اور اسکی بیوی نے جھگڑا شروع کیا تھا۔ اور قریب تھا کہ میں اسکی حیلہ بازی اور اس کی شاخوں کے بار آور ہونے کو (شست از بام کردن) کہ میں اس کے جھوٹے اور بناوٹی کلام پر قاضی کے آگاہ ہونے سے ڈرا۔ اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر قاضی تک اس کی مخفلوں کی خوبیوں اور اسکی (فصیح و بلیغ) باتوں کا علم پہنچ گیا تو وہ (ہرگز) اس کو اس تعارف کے بعد اپنے احسانات کا اس کو مستحق نہیں گردانے گا۔ یہ سوچ کر میں کچھ کہنے سے اس طرح رک گیا جس طرح شک کرنے والا رک جاتا ہے اور میں نے اس کے ذکر کو ایسے لپیٹ دیا جیسے سجل نامۂ اعمال کو لپیٹ دے۔

بَزَغَتْ: (نصر) طلوع ہونا۔ بَزَغَتِ الشَّمْسُ۔ طلوع کر آیا۔ قرآن کریم میں ہے فَلَمَّا رَاَى الْقَمَرَ بَازِغًا نَزَغَتْ: (فتح) لڑنا۔ ابھارنا۔ قرآن کریم میں ہے۔ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ

نَزَغَ الشَّيْطَانُ اِلَى الْمَعَاصِيْ۔ گناہوں کے لئے آمادہ کیا۔ ابھارا۔ سَاعَةَ بَزَغَتْ شَمْسُهٗ وَنَزَغَتْ عِرْسُهٗ یعنی جب سے کہ اس کا سورج چمکا تھا۔ اسی وقت سے اس کی بیوی نے اس سے جھگڑنا شروع کر دیا تھا۔

عُثُورۃ۔ اطلاع۔ عَثَرَ الرَّجُلُ بغیر طلب کے اطلاع دی۔ قرآن کریم میں ہے فَاِنْ عُثِرَ عَلٰی اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا اِثْمًا۔ خبر دینا، اطلاع کرنا۔ تَزْوِیْق: آراستہ کرنا، سنوارنا۔ زَوَّقَ الْکَلَامَ آراستہ کیا۔ تَزْوِیْقُ لِسَانِهٖ بربیرہ

شعبدہ بازی۔ اَلسِّجِلّ: نبی کریم علیہ السلام کے کاتب کا نام تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ فرشتہ کا نام ہے جو ہر دوشنبہ اور پنجشنبہ کو اعمال نامہ پیش کرتا ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ورق مکتوب کے معنی ہیں۔ واللہ اعلم۔

اَلَا اِنِّیْ قُلْتُ بَعْدَ مَا فَصَلَ وَوَصَلَ اِلٰی مَا وَصَلَ لَوْ اَنَّ لَنَا مَنْ یَّنْطَلِقُ فِیْ اَثَرِهٖ۔ لَاَتَانَا بِفَصِّ خَبَرِهٖ وَبِمَا یُنْشَرُ مِنْ حِبَرِهٖ فَاَتْبَعَهُ الْقَاضِیْ اَحَدَ اُمَنَائِهٖ وَاَمَرَهٗ بِالتَّجَسُّسِ عَنْ اَنْبَائِهٖ فَمَا لَبِثَ اَنْ رَجَعَ مُتَدَهْدِهًا وَقَهْقَرَ مُقَهْقِهًا۔ فَقَالَ لَهُ الْقَاضِیْ مَهْیَمْ یَا اَبَا مَرْیَمَ۔ فَقَالَ لَقَدْ عَایَنْتُ عَجَبًا وَسَمِعْتُ مَا اَنْشَأَ لِیْ طَرَبًا۔ فَقَالَ لَهٗ مَاذَا رَاَیْتَ۔ وَمَا الَّذِیْ وَعَیْتَ قَالَ لَمْ یَزَلِ الشَّیْخُ مُذْ خَرَجَ یُصَفِّقُ بِیَدَیْهِ وَیُخَالِفُ بَیْنَ رِجْلَیْهِ وَیُغَرِّدُ بِمِلْءِ شِدْقَیْهِ

(ترجمہ) لیکن میں نے اس کے چلے جانے اور جو کچھ اسے ملنا تھا وہ ملنے کے بعد کہا۔ کاش ہمارے پاس کوئی ایسا آدمی ہوتا جو اس کے پیچھے چلا جاتا۔ تاکہ اسکی حقیقت حال اور اسکی پھیلی ہوئی چادروں کی خبر لاتا۔ پس قاضی نے اپنے ایک معتمد کو اس کے پیچھے روانہ کیا اور حکم دیا کہ اس کے حالات کی تفتیش کرے۔ کچھ ہی دیر گذری تھی کہ وہ شخص بھاگتا اور قہقہے مارتا ہوا واپس لوٹا۔ قاضی نے کہا۔ اے ابو مریم کیا خبر لائے ہو۔ کہنے لگا عجیب چیز دیکھی ہے اور ایسی بات سنی ہے جس نے مجھ پر نشاط کی کیفیت پیدا کر دی۔ قاضی نے کہا کیا چیز ہے جو تو نے سنی اور محفوظ کی کہنے لگا۔ جب بڈھا یہاں سے نکلا تو لگاتار دونوں ہاتھوں سے تالیاں بجانے لگا۔ ناچنے لگا۔ (کودنے لگا) اور دونوں جبڑے بھر بھر کر (خوب زور زور سے) یہ (اشعار) پڑھنے لگا۔

بِفَصِّ خَبَرِهٖ: فَصّ حقیقت۔ اصلیت۔ فصوص جمع ہے۔ بِالتَّجَسُّسِ: تفتیش، تفحص۔ تَجَسَّسَ الْاَمْرَ۔ کھود کرید کی۔ قرآن کریم میں ہے وَلَا تَجَسَّسُوْا۔ جَسَّ یَجُسُّ (الشیء) پہچاننے کے لئے ہاتھ سے چھونا۔ تَقَهْقَرَ: پیچھے کو لوٹنا۔ حدیث میں ہے فَرَجَعَ الْقَهْقَرٰی پیچھے کی جانب کو لوٹے۔ مُقَهْقِهًا: زور سے ہنسنے والا۔ قہقہہ تیز ہنسی جس میں آواز بلند ہو جائے۔

مَهْیَمْ: استفہامیہ کلمہ ہے یعنی ما خبرك وما شانك۔ یَا اَبَا مَرْیَمَ: یا تو اس شخص کی کنیت ہے جس کو قاضی نے جاسوس بنا کر بھیجا تھا۔ یا اس لئے ابا مریم کہا کہ ایک عجیب خبر لے کر آیا تھا۔ یُغَرِّدُ: تَغْرِیْد۔ چہچہانا۔ گانا۔ غَرَّدَ الطَّائِرُ پرندہ چہچہایا۔ غَرِدَ (سمع) گاتے ہوئے آواز بلند کی۔ شِدْقَیْهِ: شِدْق۔ زاویۃ فم من باطن الخدین

وَيَقُولُ لَقَدْ كِدْتُ أُصْلٰى بِبَلِيَّةٍ ، مِنْ وَقَاحٍ شَتِّيرَةٍ ۔ وَأَزُورُ السِّجْنَ لَوْ حَاكِمُ الْاِسْكَنْدَرِيَّةِ ۔ فَضَحِكَ الْقَاضِي حَتّٰى هَوَتْ دَنِّيَّتُهُ ۔ وَذَوَتْ سَكِينَتُهُ ۔ فَلَمَّا فَاءَ اِلَى الْوَقَارِ وَعَقَّبَ الْاِسْتِغْرَابَ بِالْاِسْتِغْفَارِ ۔ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ عِبَادِكَ الْمُقَرَّبِينَ ۔ حَرِّمْ حَبْسِي عَلَى الْمُتَأَدِّبِينَ ۔ ثُمَّ قَالَ لِأَمِينِهِ عَلَيَّ بِهِ فَانْطَلَقَ مُجِدًّا فِي طَلَبِهِ ۔ ثُمَّ عَادَ بَعْدَ لَأْيٍ مُخْبِرًا بِتَنَائِيهِ ۔ فَقَالَ لَهُ الْقَاضِي اَمَا اِنَّهُ لَوْ حَضَرَ لَكُفِيَ الْحَذَرَ ثُمَّ لَأَوْلَيْتُهُ مَا هُوَ بِهِ اَوْلٰى وَلَأَرَيْتُهُ اَنَّ الْآخِرَةَ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْاُولٰى ۔ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا رَأَيْتُ صَغْوَ الْقَاضِي اِلَيْهِ وَفَوْتَ ثَمَرَةِ التَّنْبِيهِ عَلَيْهِ غَشِيَتْنِي نَدَامَةُ الْفَرَزْدَقِ حِينَ اَبَانَ النَّوَارَ ۔ وَالْكُسَعِيِّ لَمَّا اسْتَبَانَ النَّهَارُ

ترجمہ: نظم۔ قریب تھا کہ بے شرم اور جلد باز عورت کی وجہ سے کسی مصیبت میں پھنس جاتا۔ اور اگر حاکم اسکندریہ نہ ہوتا تو مجھے جیل خانہ کی زیارت کرنی پڑتی۔ یہ سنکر قاضی اتنی زور سے ہنسا کہ اسکی ٹوپی بھی گر گئی اور سارا وقار ختم ہو گیا جب قاضی اپنے وقار اور طمانینت کی طرف لوٹا اور ہنسنے کے بعد استغفار پڑھی۔ تو کہنے لگا۔ الٰہی! اپنے مقبول و مقرب بندوں کے طفیل میری قید کو ادب آموز بندوں پر حرام کردے۔ اور پھر اس معتمد سے کہا۔ اس کو میرے پاس لائیں وہ بہت کوشش سے اس کو تلاش کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ پس بہت دیر کے بعد اس کے بہت دور نکل جانے کی خبر دی۔ قاضی اس سے کہنے لگا۔ اگر وہ حاضر ہو جاتا تو خطرہ سے محفوظ ہو جاتا۔ اور میں اسکو وہ چیز عطا کرتا جو اس کی شان کے مناسب ہوتی اور اسکو دکھلا دیتا کہ اس کے لئے آخری بخشش ابتدائی بخشش سے بہتر ہے۔ حارث بن ہمام کہتے ہیں جب میں نے قاضی کا میلان اسکی طرف دیکھا۔ اور آگاہ کرنے کے ثمرہ کو بے سود پایا۔ تو مجھے ایسی پشیمانی اور ندامت نے آگھیرا جیسے فرزدق کو نوار کے طلاق دیتے وقت اور کسعی کو صبح نمودار ہوتے وقت ہوئی تھی۔

دَنِّيَّتُهُ: خاص قسم کی ٹوپی۔ کلاہ جس کو اکثر و بیشتر قاضی وغیرہ استعمال کیا کرتے تھے جو گولائی اور لمبائی میں دَنّ یعنی مٹکے کے مشابہ ہوتی تھی۔ ذَوَتْ: ای فترت ضعفت۔ کہا جاتا ہے ذَوَی النَّبَاتُ۔ مرجھا گئی۔ ترو تازگی جاتی رہی (سمع و ضرب)۔ فَاءَ: ای رجع۔ فیء (ضرب) اچھی حالت کی طرف لوٹنا۔ قرآن کریم میں ہے حتی تفیء الی امر اللّٰہ۔ لَأْيٍ: ای بعد بطء۔

لای۔ یلای (فتح) دیر کرنا۔ رک رہنا۔ صَغْو: صَغْوَ الْقَاضِي ای میل القاضی (سمع و نصر) مائل ہونا۔ قرآن کریم میں ہے وَلِتَصْغٰى اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِينَ۔ ندامۃ الفرزدق: فرزدق۔ ہمام بن غالب التمیمی۔ قبیلہ تمیم میں مشہور شاعر تھا۔ اسکی شادی اسکی چچا زاد بہن نوار سے ہوئی تھی۔ جو بہت خوبصورت اور پاکیزہ سیرت تھی۔ کے بعد فرزدق نے نوار کو طلاق دے دی۔ لیکن بعد میں

بہت نادم ہوا - ایک روز اتفاقاً نوار کو راستہ میں دیکھ لیا فرطِ محبت سے لپٹنا چاہا۔ نوار کو اس حرکت پر سخت غصہ آیا اور لعنت ملامت کی۔ فرزدق نے طلاق کا انکار کر دیا اور غلبۂ شوق میں نوار کا بوسہ لے لیا۔ نوار سخت برہم ہوئی اور امام حسن رضی اللہ عنہ سے شکایت کرنے اور سزا دلوانے کی دھمکی دی۔ فرزدق ڈرا اور اسی حالت میں یہ اشعار کہے

نَدِمْتُ نَدَامَةَ الْكُسَعِيِّ لَمَّا ✽ غَدَتْ مِنِّي مُطَلَّقَةً نَوَارُ
وَكَانَتْ جَنَّتِي فَخَرَجْتُ مِنْهَا ✽ كَآدَمَ حِينَ أَخْرَجَهُ الضِّرَارُ
وَلَوْ أَنِّي مَلَكْتُ يَدِي وَنَفْسِي ✽ لَأَصْبَحَ لِي عَلَى الْقَدَرِ اخْتِيَارُ
وَكُنْتُ كَفَاقِئٍ عَيْنَيْهِ عَمَدًا ✽ فَأَصْبَحَ مَا يُضِيءُ لَهُ نَهَارُ

الْكُسَعِيُّ: کسع یمن میں ایک قبیلہ ہے، اسکی طرف منسوب بعض لوگوں نے اس کا نام محارب اور بعض نے عامر بن قیس لکھا ہے۔ بہت اچھا نشانہ باز تھا۔ اس نے درخت نبع کی کمان بنائی اور رات میں گورخر کے شکار کے لئے نکلا اور پانچ تیر چلائے جو خاص اسی شکار کے لئے بنائے گئے تھے۔ ہر ایک تیر گورخر سے نکل کر پتھر پر لگتا رہا۔ اور پتھر سے چنگاریاں اٹھتی رہیں۔ کسعی یہ سمجھا کہ میرے تیر نشانہ پر نہیں بیٹھے۔ اس کو بہت غصہ آیا اور اس لئے اسی جھنجھ میں کمان توڑ ڈالی۔ صبح اٹھ کر دیکھا تو سب تیر خون آلودہ پائے۔ تب کمان توڑنے کا سخت رنج ہوا۔ اور اپنی اس حرکت سے متاثر ہو کر یہ پڑھے۔

نَدِمْتُ نَدَامَةً لَوْ أَنَّ نَفْسِي ✽ تُطَاوِعُنِي إِذًا لَقَطَعْتُ خَمْسِي
تَبَيَّنَ لِي سَفَاهُ الرَّأْيِ مِنِّي ✽ لَعَمْرُ أَبِيكَ حِينَ كَسَرْتُ قَوْسِي۔

الْمَقَامَةُ الْعَاشِرَةُ الرَّحْبِيَّةُ

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ۔ قَالَ هَتَفَ بِي دَاعِي الشَّوْقِ إِلَى رَحْبَةِ مَالِكِ بْنِ طَوْقٍ فَلَبَّيْتُهُ مُمْتَطِيًا شِمِلَّةً وَمُنْتَضِيًا عَزْمَةً مُشْمَعِلَّةً۔ فَلَمَّا أَلْقَيْتُ بِهَا الْمَرَاسِيَ وَشَدَدْتُ أَمْرَاسِي۔ وَبَرَزْتُ مِنَ الْحَمَّامِ بَعْدَ سَبْتِ رَاسِي۔ رَأَيْتُ غُلَامًا أُفْرِغَ فِي قَالَبِ الْجَمَالِ وَأُلْبِسَ مِنَ الْحُسْنِ حُلَّةَ الْكَمَالِ۔ وَقَدِ اعْتَلَقَ شَيْخٌ بِرُدْنِهِ۔ يَدَّعِي أَنَّهُ فَتَكَ بِابْنِهِ۔ وَالْغُلَامُ يُنْكِرُ عِرْفَتَهُ وَيُكْبِرُ قِرْفَتَهُ وَالْخِصَامُ بَيْنَهُمَا مُتَطَايِرُ الشَّرَارِ۔ وَالزِّحَامُ عَلَيْهِمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْأَخْيَارِ وَالْأَشْرَارِ۔ إِلَى أَنْ تَرَاضَيَا بَعْدَ اشْتِطَاطِ اللَّدَدِ بِالتَّنَافُرِ إِلَى وَالِي الْبَلَدِ۔ وَكَانَ مِمَّنْ يُزَنُّ بِالْهَنَاتِ۔ وَيُغَلِّبُ حُبَّ الْبَنِينَ عَلَى الْبَنَاتِ۔ فَأَسْرَعَا إِلَى نَدْوَتِهِ۔ كَالسُّلَيْكِ فِي عَدْوَتِهِ۔

(ترجمہ) حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ مجھ کو داعی شوق نے رحبہ مالک بن طوق کی طرف کھینچ لیا۔ میں نے تیز رو اونٹنی پر سوار ہو کر تیز رفتاری کے ارادہ سے تیار ہو کر لبیک کہا۔ جب میں شہر رحبہ میں لنگر انداز ہوا اور خیمہ کی رسیاں کس لیں اور سر منڈانے کے بعد حمام سے نکلا تو میں نے ایک لڑکے کو دیکھا جو جمال کے سانچے میں ڈھالا گیا تھا۔ اور جسے انتہائی حسن کا لباس پہنایا گیا تھا۔ ایک بڈھا اس کی آستین سے لٹکے ہوئے تھا۔ اور دعوی کر رہا تھا کہ اس لڑکے نے میرے لڑکے کو مار ڈالا ہے۔ اور وہ لڑکا اسکی جان پہچان سے بھی انکار کر رہا تھا۔ اور اسکی تہمت تراشی پر حیران تھا۔ ان کی باہمی مخاصمت چنگاریاں اڑا رہی تھی اور ہجوم اچھے برے لوگ اپنے جمع کر رہا تھا۔ یہانتک کہ وہ خوب لڑ جھگڑنے کے بعد حاکم شہر کی عدالت میں دعوی دائر کرنے پر راضی ہوگئے۔ ادھر حاکم صاحب ان لوگوں میں سے تھے جن کو عادات قبیحہ سے متہم کیا جاتا ہے اور لڑکیوں کی محبت پر لڑکوں کی محبت کو غالب رکھتا تھا۔ پس یہ دونوں سلیک کی طرح عدالت کی طرف جھپٹنے لگے۔

هَتَفَ بِي :۔ هتف بی۔ ای نادانی۔ هتف فلان بفلان۔ آواز سنی لیکن کوئی نظر نہیں آیا (ضرب) پکارنا۔ زور سے آواز دینا۔ الشَّوْقُ :۔ نفس کا مائل ہونا۔ خواہش کرنا۔ کہا جاتا ہے شَاقَنِي الْحُبُّ إِلَيْهِ۔ مجھ میں ہیجان و اضطراب پیدا کیا۔ (نصر) رَحْبَة :۔ یعنی جو دریائے فرات کے ساحل سے کچھ میل ہٹ کر ہے۔ مالک بن طوق نے اس بستی کو آباد کیا تھا۔ اس لئے رحبہ مالک بن طوق کہا ہے۔ اس بستی کو رحبۃ الشام کہتے ہیں

شِمِلَّة :۔ تیز رفتار اونٹنی۔ شَمَلَ الرَّجُلُ۔ جلدی کی۔ (نصر) چلنے میں جلدی کرنا۔ مُشْمَعِلَّة :۔ اِشْمَعَلَّ الرَّجُلُ۔ چلے جانے میں بہت کوشش کی۔ مَرَاسِي :۔ مَرْسَاةٌ کی جمع ہے۔ کشتی۔ جہاز کا لنگر۔ القی مراسیہ۔ ٹھہرا لنگر انداز ہوا۔ أَمْرَاس :۔ مَرَسٌ کی جمع ہے۔ اور مَرَسٌ مَرَسَةٌ کی جمع ہے۔ رسی۔ حبال۔

سَبْتِ رَاسِي :۔ ای بعد حلق راسی (نصر و ضرب) قطع کرنا۔ کاٹنا۔ سَبَتَ الرَّاسَ۔ سر مونڈا۔ بعد سبت راسی رایت غلاما افرغ فی قالب الجمال۔ یعنے حلق راس کے بعد میں نے ایک لڑکے کو دیکھا جو حسن و جمال کے قالب میں ڈھالا گیا تھا۔

اِعْتَلَقَ :۔ یعنی تَعَلَّقَ وَلَزِمَ۔ قَدِ اعْتَلَقَ شَيْخٌ بِرُدْنِهِ بوڑھا آدمی اس لڑکے کی آستین تھامے ہوئے تھا اور دعوی کر رہا تھا۔ فَتَكَ :۔ یعنی قَتَلَ۔ (ضرب) شدید گرفت کرنا بے خبری میں مار ڈالنا۔ فَتَكَ بِابْنِهِ۔ اس کے لڑکے کو بے خبری میں مار ڈالا۔ قِرْفَتُهُ :۔ قِرْفَة۔ تہمت۔ بہتان۔ یکبر قرفتہ۔ اسکی افترا پردازی کو بہت بڑا سمجھ رہا تھا۔

الْخِصَام :۔ جھگڑا۔ مُتَطَايِرٌ :۔ مُتَنَاثِرٌ بکھیرنے والا۔ اڑانے والا۔ شَرَار :۔ شَرَارَةٌ کی جمع ہے۔ چنگاری شعلہ۔ الْأَلَدّ :۔ خصومت۔ لڑائی۔ (سمع) سخت جھگڑا کرنا۔ لَدَّ الرَّجُلُ سخت جھگڑا کیا۔ قرآن کریم میں ہے۔ و هو الد الخصام۔

يُزَنُّ :۔ (نصر) متہم کرنا۔ زَنَّهُ بِكَذَا۔ تہمت لگائی۔ بِالْهَنَاتِ :۔ هَنَة کی جمع ہے۔ فرج۔ لواطت سے کنایہ ہے۔ كَالسُّلَيْكِ فِي عَدْوِهِ :۔ عرب میں چار آدمیوں کی تیز رفتاری مشہور تھی۔ تابط شرا۔ شنفری۔ عمرو بن امیہ ضمری۔ اور سلیک۔ ایک مرتبہ بنو بکر کے قبیلے نے بنو تمیم کی قتل و غارتگری کا ارادہ کیا۔ سلیک کو معلوم ہوگیا۔ یہ بنو تمیم کو خبر پہنچانے کے لئے دوڑا۔ بنو بکر کو علم ہوا تو انہوں نے اسکی گرفتاری کے لئے دو گھوڑے سوار دوڑائے لیکن وہ سلیک کو نہ پا سکے اور اس نے بنو تمیم کو جا کر پورے حالات بتلا دئے۔ انہوں نے اتنی لمبی مسافت اتنی تھوڑی سی دیر میں پیدل طے کر لینے کو محال سمجھا۔ اور اسکی بات کو جھٹلا دیا۔ یہانتک کہ بنو بکر کا مسلح لشکر آیا اور بنو تمیم کو بے خبری

بیں آن دبوچا۔ اور خوب جی بھر کے لوٹ مار کی۔ دَاسْتَرْعَا اور کچہری کی طرف سلیک کی طرح جھپٹے چلے گئے۔

فِی عَدْوَتِہٖ یعنے وہ دونوں (مدعی اور مدعیٰ علیہ) عدالت

فَلَمَّا حَضَرَاہُ جَدَّدَ الشَّیْخُ دَعْوَاہُ وَاسْتَدْعَیٰ عَدْوَاہُ۔ فَاسْتَنْطَقَ الْغُلَامَ وَقَدْ فَتَنَہٗ بِمَحَاسِنِ غُرَّتِہٖ۔ وَطَرَّ عَقْلَہٗ بِتَصْفِیْفِ طُرَّتِہٖ۔ فَقَالَ اِنَّہَا اَفِیْکَۃُ اَفَّاکٍ عَلٰی غَیْرِ سَفَّاکٍ۔ وَعَضِیْہَۃُ مُحْتَالٍ عَلٰی مَنْ لَیْسَ بِمُغْتَالٍ۔ فَقَالَ الْوَالِیْ لِلشَّیْخِ اِنْ شَہِدَ لَکَ عَدْلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِلَّا فَاسْتَوْفِ مِنْہُ الْیَمِیْنَ

(ترجمہ) جب دونوں قاضی کے پاس پہنچ گئے۔ تو بڈھے نے اپنا دعویٰ پھر دہرایا۔ اور حاکم سے امداد کا طلبگار ہوا۔ حاکم نے لڑکے کا بیان لینا چاہا۔ جو کہ پہلے ہی اپنے مکھڑے کی پاکیزگی سے حاکم کو گرویدہ بنا چکا تھا۔ اور اس کی عقل کو اپنے گیسوؤں کی سج دھج سے چھین چکا تھا۔ لڑکے نے کہا۔ بلاشبہ یہ دعویٰ تہمت جوڑنے والے کی ایسے شخص پر جو سفاک نہیں ہو سکتا۔ ایک تہمت ہے۔ اور حیلہ ساز کا ایک ایسے شخص پر صریح بہتان ہے جو ہرگز قاتل نہیں ہو سکتا۔ قاضی نے بڈھے سے کہا کہ اگر دو مسلمان اور عادل گواہ تیرے پاس موجود ہیں تو پیش کر۔ ورنہ لڑکے سے قسم کھلوا۔

فَاسْتَنْطَقَ :۔ ای طلب الوالی نطق الغلام یعنی قاضی نے اس لڑکے کا بیان لینا چاہا۔ کہ وہ لڑکا خود اپنی زبان سے بولے۔ وَطَرَّ عَقْلَہٗ بِتَصْفِیْفِ طُرَّتِہٖ :۔ طَرَّ یَطُرُّ (نصر) کاٹنا۔ لیجانا۔ طُرَّتِہٖ۔ پیشانی۔ جبین۔ طُرَدْ۔ طُرَّاتٌ اور طِرَادٌ جمع ہے۔ یعنے والی کی عقل اپنے گیسوؤں کی درازی اور حسن سے سلب کر چکا تھا۔

اَفِیْکَۃُ اَفَّاکٍ :۔ اَفِیْکَۃٌ۔ بدترین جھوٹ۔ اَفَائِکُ جمع ہے۔ افک یافک (ضرب وسمع) جھوٹ بولنا۔ قرآن کریم میں ہے لتافکنا عن الھتنا۔ اَفَّاکٌ۔ بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا۔

سَفَّاکٌ :۔ بہت زیادہ خون بہانے والا۔ (ضرب) خون بہانا قرآن کریم میں ہے وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ۔ فقال انہا افیکۃ افاک علی غیر سفاک۔ اس لڑکے نے کہا کہ اس بوڑھے کا دعویٰ جھوٹے کی خالص تہمت ہے۔ ایسے شخص پر جو خون ریز نہیں۔ عَضِیْہَۃُ مُحْتَالٍ۔ اور ایک حیلہ گر کا بہتان ہے ایسے شخص پر جو قاتل نہیں۔ عَضِیْہَۃٌ تہمت۔ بہتان۔ مُغْتَالٌ :۔ غفلت اور بے خبری میں قتل کرنے والا۔ عَدْلَانِ :۔ ای رَجُلَانِ عَادِلَانِ۔ عادل منصف۔ اَعْدَال جمع ہے (ضرب) انصاف کرنا۔ قرآن کریم میں ہے اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ۔

فَقَالَ الشَّیْخُ اِنَّہٗ جَدَّلَہٗ خَاسِیًا وَاَفَاحَ دَمَہٗ خَالِیًا۔ فَاَنّٰی لِیْ شَاہِدٌ دُکَمْ یَکُنْ ثَمَّ مُشَاہِدٌ۔ وَلٰکِنْ وَلِّنِیْ تَلْقِیْنَہُ الْیَمِیْنَ۔ لِیَبِیْنَ لَکَ اَیَصْدُقُ اَمْ یَمِیْنُ۔ فَقَالَ لَہٗ اَنْتَ الْمَالِکُ لِذٰلِکَ۔ مَعَ وَجْدِکَ الْمُتَہَالِکِ۔ عَلَی ابْنِکَ الْہَالِکِ۔ فَقَالَ الشَّیْخُ لِلْغُلَامِ قُلْ۔ وَالَّذِیْ زَیَّنَ الْجِبَاہَ بِالطُّرَرِ۔ وَالْعُیُوْنَ

بِالْحَوَرِ وَالْحَوَاجِبَ بِالْبَلَجِ ـ وَالْمَبَاسِمَ بِالْفَلَجِ ـ وَالْجُفُونَ بِالسَّقَمِ وَالْأُنُوفَ بِالشَّمَمِ وَالْخُدُودَ بِاللَّهَبِ وَالثُّغُورَ بِالشَّنَبِ وَالْبَنَانَ بِالتَّرَفِ وَالْخُصُورَ بِالْهَيَفِ ـ

(ترجمہ) بڈھے نے کہا اس نے مقتول کو آدمیوں سے دور لیجا کر پچھاڑا ہے ـ اور اس کا خون خلوت میں بہایا ہے ـ پس میرے لئے گواہ کہاں ہو سکتا ہے محال تو یہ ہے کہ وہاں کوئی دیکھنے والا ہی نہ تھا ـ ہاں مجھے حکم کیجئے کہ میں اسے قسم سکھلاؤں تاکہ آپ پر روشن ہو جائے کہ یہ سچا ہے یا جھوٹا ـ قاضی نے کہا ـ بیشک تو اپنے بیٹے کا ہلاکت بغیر علم کے ہوتے ہوئے اس معاملہ کا پوری طرح مالک و مختار ہے ـ یہ سنکر بڈھا لڑکے سے کہنے لگا ـ اچھا کہو ـ اس خدا کی قسم جس نے پیشانیوں کو گیسوؤں سے آنکھوں کو سفیدی اور سیاہی کی آمیزش سے ـ بھوؤں کو کشادگی سے ـ دانتوں کو ان کی درمیانی کشادگی سے ـ پوٹوں کو بیماری (باریکی) سے ـ ناکوں کو بلندی سے ـ رخساروں کو چمک سے ـ دانتوں کو آب و تاب سے ـ پوروں کو نازکی سے ـ اور کمروں کو پتلے پن سے سنوارا ہے ـ

خَاسِئًا : مقہور ـ دھتکارا ہوا ـ خَسَأْتُ الْكَلْبَ ـ دھتکارا (فتح) لازمی اور متعدی دونوں طرح آتا ہے ـ قرآن کریم میں ہے كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ـ أَفَاحَ بمعنے أَرَاقَ ـ بہایا ـ (الفیح) خون بہانا ـ اِنَّهُ جَنَّاكَهُ خَاسِئًا وَأَفَاحَ دَمَهُ خَالِيًا ـ یعنے اس لڑکے نے مقتول کو آبادی سے دور پچھاڑا ہے اور تنہائی میں لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو کر اسکا خون بہایا ہے ـ

وَجْدُكَ الْمُتَهَالِكُ : وَجْد ـ حزن ـ غم ـ بِالْحَوَرِ : سیاہی اور سفیدی ـ حَوِرَتِ الْعَيْنُ آنکھ کی سفیدی اور سیاہی خوب چمکیلی اور شدید ہو گئی ـ حَوْرَاءُ ج ـ ایسی عورت جس کی آنکھوں کی سیاہی اور سفیدی نمایاں ہو ـ حُورٌ جمع ہے ـ قرآن کریم میں ہے حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ـ (سمع) بَلَجٌ : پلکوں کا درمیانی فاصلہ ـ (روشن مع تفضیلہ) الْمَبَاسِمُ : مَبْسِمٌ کی جمع ہے مسکرانے کی جگہ، دانت ـ یہاں پر لفظا ہر منہ مراد ہے لیکن جمع لانے سے غالبًا دانت ہی مراد لینے مقصود ہیں شَنَبٌ : سونے کی آب و تاب ـ دانتوں کی چمک ـ بِالتَّرَفِ : نرمی ـ لطافت ـ نزاکت ـ الْخُصُورُ خَصْرٌ کی جمع ہے ـ کمر ـ هَيَفٌ : باریکی ـ پتلا پن (سمع) هَيِفَ الْغُلَامُ ـ شکم چھوٹا ہے اور کمر پتلی ہے ـ

إِنَّنِي مَا قَتَلْتُ ابْنَكَ سَهْوًا وَلَا عَمْدًا ـ وَلَا جَعَلْتُ هَامَتَهُ لِسَيْفِي غِمْدًا ـ وَإِلَّا فَرَمَى اللهُ جَفْنِي بِالْعَمَشِ وَخَدِّي بِالنَّمَشِ وَطُرَّتِي بِالْجَلَحِ وَطَلْعِي بِالْبَلَحِ وَوَرْدَتِي بِالْبَهَارِ وَمِسْكَتِي بِالْبُخَارِ

(ترجمہ) میں نے تیرے لڑکے کو نہ تو بھول کر مارا ہے اور نہ قصدًا اور نہ اس کے سر کو اپنی تلوار کا نیام بنایا ہے ـ ورنہ اللہ تعالیٰ میری پلکوں کو چوندھے پن ـ رخسار کو دھبوں ـ میرے گیسوؤں کو گنج پنے ـ میرے دانتوں کو سبزی اور میرے گلاب جیسے رخسار کو زردی ـ میرے چاند سے چہرے کو تاریکی ـ میری نکہت دہن کو بدبو ـ

هَامَتِہٖ: وسط راس۔ هَامٌ اور هَامَاتٌ جمع ہے۔
لِسَیْفِیْ غِمْدًا: سیف۔ تلوار سُیُوْفٌ اور اَسْیَافٌ جمع ہے غِمْد۔ تلوار کا نیام۔ غُمُوْد اور اَغْمَاد جمع ہے۔
بالعمش: ضعف بصر۔ اکثر اوقات آنکھوں سے پانی بہنا (سمع) چوندھا ہونا۔ اَعْمَشُ: چوندھا۔
بالنمش: سفید اور سیاہ دھبے۔ داغ (سمع) نَمِشَ نَمَشًا۔ دھبوں دار ہو گیا۔ بالجلح: (سمع) سر کی جانب سے بالوں کا گرنا۔ بعض نے کہا ہے کہ سر کے اگلے حصہ کے بالوں کا گرنا۔ بالکلحۃ: سبزی۔ گدلاہٹ۔ کَلِحَ النَّخْلُ۔ گدرا گیا (فتح)
وورد تی بالبہار: وَرْدَۃٌ: گلاب کا پھول۔ یہاں رخسار مراد ہیں۔ بہار: زردی بہار ایک زرد گھاس کو کہتے ہیں
وورد تی بالبہار یعنی میرے گلاب جیسے چہرے کو یا رخسار کو زردی سے بدل دے۔ وَمِسْکَتِیْ بِالْبُخَارِ: مِسْکَۃٌ قطعۂ مشک۔ مِسَكٌ۔ مُسُكٌ۔ مسک۔ مراد نکہت دہن ہے اور بخار سے خلاف نکہت یعنی بدبو مراد لی ہے۔ ویسے بخار کے اصل معنے دھوئیں کے ہیں۔

وَبَدْرِیْ بِالْمُحَاقِ۔ وَفِضَّتِیْ بِالْاِحْتِرَاقِ۔ وَشُعَاعِیْ بِالْاِظْلَامِ وَدَوَاتِیْ بِالْاَقْلَامِ
فَقَالَ الْغُلَامُ الْاِصْطِلَاءُ بِالْبَلِیَّۃِ وَلَا الْاِیْلَاءُ بِھٰذِہِ الْاَلِیَّۃِ۔ وَالْاِنْقِیَادُ بِالْقَوَدِ
وَلَا الْحَلْفُ بِمَا لَمْ یُحْلَفْ بِہٖ اَحَدٌ وَاَبَی الشَّیْخُ اِلَّا تَجْرِیْعَہُ الْیَمِیْنَ الَّتِی اخْتَرَعَھَا
وَاَمَرَّ لَہٗ جُرَعَھَا وَلَمْ یَزَلِ التَّلَاحِیْ بَیْنَھُمَا یَسْتَعِرُ۔ وَمَحَجَّۃُ التَّرَاضِیْ تَعِرُ۔

(ترجمہ) میرے چاند (سے چہرے) کو تاریکی۔ میرے رخسار کی سفیدی کو سیاہی۔ میری روشنی کو اندھیرے۔ اور میری دوات کو قلموں کی سزا دے۔ لڑکے نے جواب دیا۔ آتش بلا میں جلنا آسان ہے مگر ایسی قسم نہیں کھائی جا سکتی۔ اور قصاص کے لئے سر جھکا دینا ایسی قسم کھانے سے کہیں بہتر ہے جو آج تک کسی نے نہ کھائی ہو۔ لیکن بڈھا مصر تھا کہ وہی قسم کھائی جائے جو اس نے گھڑی ہے۔ اگرچہ اس نے اس کے گھونٹ انتہائی تلخ کر دیئے تھے۔ اس طرح تو دونوں میں گالی گلوچ کی آگ بھڑک رہی تھی اور رضامندی کا راستہ کٹھن ہوتا جا رہا تھا۔

وَبَدْرِیْ بِالْمُحَاقِ: بدر: چاند۔ مراد چہرہ ہے۔ مُحَاقٌ: قمری مہینہ کی آخری تین راتیں۔ مراد تاریکی ہے۔ مَحَقَ یَمْحَقُ (فتح) مٹانا۔ باطل کرنا۔ قرآن کریم میں ہے یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا۔ وبدری بالمحاق یعنے چاند سے تاباں چہرہ کو سیاہ اور تاریک کر دے۔ وَشُعَاعِیْ بِالْاِظْلَامِ: شعاع۔ کرن۔ سورج کی چمک۔ اَشِعَّۃٌ۔ شُعُعٌ اور شِعَاعٌ جمع ہے۔
اَلْاِصْطِلَاءُ بِالْبَلِیَّۃِ: اصطلاء: احتراق۔ ثلاثی مجرد (سمع) سے آتا ہے۔ صَلِیَ بِالنَّارِ۔ قرآن کریم میں ہے تَصْلٰی نَارًا ذات لہب۔ بَلِیَّۃٌ: مصیبت۔ آفت۔ اَلْاِیْلَاءُ: قسم کھانا۔
اَلِیَّۃٌ: قسم۔ یعنی مصیبت کی آگ میں جل جانا ایسی قسم کھانے سے بہتر ہے۔ وَاَمَرَّ: امرار۔ کڑوا کرنا۔ جُرَعَھَا: جُرْعَۃٌ کی جمع ہے۔ جَرِعَ یَجْرَعُ (سمع) نگلنا۔ گھونٹ گھونٹ پینا۔ یَسْتَعِرُ: اَیْ یَشْتَعِلُ۔ اِسْتَعَرَ النَّارُ: آگ بھڑکی۔ (فتح) روشن کرنا۔ بھڑکانا۔ قرآن کریم میں ہے وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ۔ تَعِرُ: وَعَرَ یَعِرُ (ضرب) سخت ہونا۔ دشوار ہونا۔ کٹھن ہونا۔

وَالْغُلَامُ فِیْ ضِمْنِ تَاَبِّیْہِ۔ یَجْتَلِبُ قَلْبَ الْوَالِیْ بِتَلَوِّیْہِ۔ وَیُطْمِعُہٗ فِیْ اَنْ یُلَبِّیَہٗ

إِلٰى أَنْ دَانَ هَوَاهُ عَلٰى قَلْبِهٖ وَأَلَبَّ بِلُبِّهٖ فَسَوَّلَ لَهُ الْوَجْدُ الَّذِيْ تَيَّمَهٗ وَالطَّمَعُ الَّذِيْ تَوَهَّمَهٗ أَنْ يُّخَلِّصَ الْغُلَامَ وَيَسْتَخْلِصَهٗ وَأَنْ يُّنْقِذَهٗ مِنْ حِبَالَةِ الشَّيْخِ ثُمَّ يَقْتَنِصَهٗ فَقَالَ لِلشَّيْخِ هَلْ لَكَ فِيْمَا هُوَ أَلْيَقُ بِالْأَقْوٰى وَأَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى فَقَالَ أَلَامَ تُشِيْرُ لِأَقْتَفِيَهٗ وَلَا أَقِفَ لَكَ فِيْهِ فَقَالَ أَرٰى أَنْ تَقْصُرَ عَنِ الْقِيْلِ وَالْقَالِ وَتَقْتَصِرَ مِنْهُ عَلٰى مِائَةِ مِثْقَالٍ لِأَتَحَمَّلَ مِنْهَا بَعْضًا وَأَجْتَنِيَ الْبَاقِيَ لَكَ عَرْضًا فَقَالَ الشَّيْخُ مَا مِنِّيْ خِلَافٌ فَلَا يَكُنْ لِوَعْدِكَ إِخْلَافٌ

(ترجمہ) (ادھر) لڑکا ناز و ادا سے بل کھا کھا کر حاکم کو اپنا گرویدہ بنا رہا تھا۔ اور اسکو للچا رہا تھا۔ کہ اسکی منشا کے مطابق فیصلہ کردے۔ یہانتک کہ لڑکے کی محبت نے قاضی کے دل پر قابو پالیا۔ اور اسکی عقل کو ٹھیرا دیا۔ اور قاضی کو اس عشق نے جس نے کہ ذلیل کردیا تھا (یا اپنا بندہ بنا لیا تھا) اور اس لالچ نے کہ جس کی امید لگائے ہوئے تھا۔ اس بات پر بہکا لیا کہ لڑکے کو آزاد کرکے اپنے لئے مخصوص کرلے گا۔ اور بڈھے کے جال سے چھڑا لے گا۔ اور خود شکار کرلے گا۔ چنانچہ بڈھے سے کہنے لگا کیا تجھے کوئی ایسی چیز پسند ہے جو صاحب قوت کے شایان شان ہو۔ اور تقوی کے زیادہ مناسب ہو۔ بڈھے نے کہا آپ کا اشارہ کس چیز کی طرف ہے۔ فرمائیے تاکہ میں اسکی پیروی کرلوں اور اس میں مطلق دیر نہ کروں۔ قاضی نے کہا میری رائے میں مناسب یہ ہے کہ قیل و قال کو چھوڑ کر ایک سو اشرفیوں پر اکتفا کیا جائے جس میں سے کچھ تو میں خود برداشت کروں اور باقی تیرے لئے کسی اور ذریعہ سے فراہم کردوں۔ بڈھے نے جواب دیا۔ میری طرف سے کوئی اشکال نہیں مگر آپ کی جانب سے وعدہ خلافی نہ ہونی چاہیے۔

تأبّیہ:۔ شدید انکار۔ عدم قبول۔ یتأبّیٰ بہ ای العطاء۔ لوّیتُ الحبل:۔ اینٹھا۔ بانٹا۔ لوی یدہ کا اکثر استعمال کیا قرآن کریم میں ہے لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ۔ لوی لسانہ بکذا (ب) جھوٹ سے کنایہ ہوتا ہے جیسے یلوون السنتہم بالکتاب (القرآن)۔ دَانَ هَوَاهُ:۔ دان یدین (ضرب) غالب آنا۔ ھوی۔ محبت۔ قرآن کریم میں ہے۔ کلا بل ران علی قلوبھم۔ اَلَبَّ:۔ عام طور پر الَبّ کے معنی اقامت کے لئے جاتے ہیں اَلَبَّ بالمکان۔ ٹھیرا اقامت کی۔ اَلَبَّ بِلُبِّہٖ۔ لڑکے کی محبت نے قاضی کی عقل کو ٹھیرا دیا۔ اور کھڑا کردیا۔ کہ کہیں جا نہ سکے۔ یعنی قاضی کی عقل حیران کھڑی رہ گئی۔

فَسَوَّلَ:۔ آراستہ کیا۔ مزین کیا۔ قرآن کریم میں ہے۔ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا۔ اَلْوَجْدُ:۔ محبت عشق (تفصیل گذر چکی)۔ تَیَّمَهٗ:۔ غلام بنا لیا۔ ذلیل و خوار کیا۔ (ضرب) ذلیل کرنا۔ رسوا کرنا۔
عُرْضًا:۔ جانب۔ کونہ۔ اور عَرَض بفتح راء بمعنی سامان متاع جیسے تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ ... (القرآن)
خِلَافٌ:۔ مخالفت۔ لِوَعْدِكَ:۔ وعدہ خیر اور شر دونوں میں استعمال ہوتا ہے اور وعید شر کے ساتھ مخصوص ہے۔ قرآن کریم میں ہے وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً۔ شر کے ساتھ جیسے ویستعجلونک بالعذاب ولن یخلف اللہ وعدہ۔

فَنَقَدَهُ الْوَالِي عِشْرِيْنَ۔ وَوَزَّعَ عَلٰى وَزَعَتِهِ تَكْمِلَةَ خَمْسِيْنَ۔ وَرَقَّ ثَوْبُ الْأَصِيْلِ وَانْقَطَعَ لِأَجْلِهِ صَوْبُ التَّحْصِيْلِ۔ فَقَالَ لَهُ خُذْ مَا رَاجَ وَدَعْ عَنْكَ اللَّجَاجَ۔ وَعَلَيَّ فِيْ غَدٍ اَنْ اَتَوَصَّلَ اِلٰى اَنْ يَنِضَّ لَكَ الْبَاقِيْ وَيَتَحَصَّلَ فَقَالَ الشَّيْخُ اَقْبَلُ مِنْكَ عَلٰى اَنْ اُلَازِمَهُ لَيْلَتِيْ وَيَرْعَاهُ اِنْسَانُ مُقْلَتِيْ حَتّٰى اِذَا قَضٰى بَعْدَ اِسْفَارِ الصُّبْحِ بِمَا بَقِيَ مِنْ مَالِ الصُّلْحِ تَخَلَّصَتْ قَائِبَةٌ مِنْ قُوْبٍ وَبَرَأَ بَرَاءَةَ الذِّئْبِ مِنْ دَمِ ابْنِ يَعْقُوْبَ

(ترجمہ) پس اس بڈھے کو قاضی نے بیس اشرفیاں گن دیں۔ اور اپنے خادموں پر تقسیم کردیں کہ وہ پوری پچاس کریں۔ اسی میں دن ختم ہونے لگا اور اس وجہ سے فراہمی زر التوا میں پڑ گئی۔ قاضی نے کہا جو حاضر ہے اس پر قبضہ کرو اور جھگڑا مٹاؤ۔ اور میرے لئے لازم ہے کہ کل اور تلاش کروں تاکہ تمہارا باقی مال بھی چکاؤں۔ بڈھا بولا مجھے منظور ہے بشرطیکہ میں آج کی رات لڑکے کے پاس ہی رہوں۔ اور میری آنکھ کی پتلی اس کی نگہبانی کرے۔ ہاں جب صبح ہونے کے بعد بقیہ مال بھی ادا ہو جائے گا۔ تب انڈا چوزہ سے رہائی پائے گا۔ اور وہ اس جرم سے بری ہو جائے گا۔ جیساکہ بھیڑیا یوسف علیہ السلام کے خون سے بری ہوگیا تھا۔

وَزَّعَ: تقسیم کیا۔ متفرق کیا۔ وَزْع (فتح) تقسیم کرنا۔ وَزَعَتِهِ مددگار وَازِع کی جمع ہے۔ مددگار۔ مصاحب۔ وَرَقَّ ثَوْبُ الْاَصِيْلِ سورج کی روشنی رقیق ہونے لگی۔ اَصِيْل عصر اور مغرب کا درمیانی وقت۔ اَصَائِل اور اُصُل جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا اور بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ۔ صَوْبُ التَّحْصِيْلِ: یعنی باقی اشرفیوں کی فراہمی میں وصل

جانے کے باعث منقطع ہوگئی۔ معرض التوا میں پڑ گئی۔ اللَّجَاج۔ جھگڑا۔ خصومت (سمع وضرب) عناد کرنا۔ منع کئے ہوئے کو چھوڑ نے سے انکار کرنا۔ قرآن کریم میں ہے۔ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ۔ يَنِضُّ:۔ (ضرب) آسان ہونا۔ حاصل ہونا۔ قَائِبَةٌ مِنْ قُوْبٍ:۔ قَائِبَة۔ انڈا۔ قُوْب۔ چوزہ پرندہ کا بچہ

فَقَالَ لَهُ الْوَالِيْ مَا اَرَاكَ سُمْتَ شَطَطًا۔ وَلَا رُمْتَ فَرَطًا۔ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ۔ فَلَمَّا رَأَيْتُ حُجَجَ الشَّيْخِ كَالْحُجَجِ الشَّمْسِيَّةِ عَلِمْتُ اَنَّهُ عَلَمُ السَّرُوْجِيَّةِ فَلَبِثْتُ اِلٰى اَنْ ذَهَبَتْ نُجُوْمُ الظَّلَامِ۔ وَانْتَثَرَتْ عُقُوْدُ الزِّحَامِ۔ ثُمَّ قَصَدْتُ فِنَاءَ الْوَالِيْ فَاِذَا الشَّيْخُ لِلْفَتٰى كَالِيْ فَنَشَدْتُهُ اللّٰهَ اَهُوَ اَبُوْ زَيْدٍ۔ فَقَالَ اِيْ۔ وَمُحِلِّ الصَّيْدِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ هَفَتْ لَهُ الْاَحْلَامُ

فَقَالَ فِي النَّسَبِ فَرْخِيْ وَفِي الْمُكْتَسَبِ فَخِّيْ

(ترجمہ) قاضی نے کہا۔ میرے خیال سے تم نے کوئی نا معقول شرط نہیں لگائی۔ اور نہ حد سے تجاوز کر کے کوئی چیز چاہی۔ حارث بن ہمام کہتا ہے۔ جب میں نے اس کی دلیلوں کو دلائل سریجیہ جیسا پایا۔ تو میں سمجھ گیا کہ ہو نہ ہو یہ سروجیہ کا سردار ہے۔ میں ٹھیرا رہا یہاں تک کہ تاریکی شب کے ستارے روشن ہوگئے اور جمع شدہ لوگ منتشر ہوگئے۔ اس کے بعد میں نے قاضی کے صحن کا ارادہ کیا۔ دیکھتا کیا ہوں بڈھا لڑکے کی نگہبانی کر رہا ہے۔ میں نے اللہ کی قسم دے کر پوچھا کہ کیا تو ابوزید ہے اس نے کہا ہاں شکار حلال کرنے والے کی قسم۔ میں نے معلوم کیا یہ لڑکا کون ہے ..... جس کے حسن سے عقلیں اڑی جارہی ہیں کہنے لگا کہ باعتبار نسب کے میرا لڑکا ہے اور پیسے کمانے میں میرا جال ہے۔

كَالنُّجُومِ السُّرَيْجِيَّةِ: ابو العباس احمد بن عمر بن سریج حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے اصحاب میں سے تھے۔ آپ تیسری صدی کے مجدد تھے۔ آپ کے دلائل بے انتہا وزنی اور آپ کے مناظرے بے مثال ہوا کرتے تھے۔ بے مثال علمی تبحر کی وجہ سے آپ کا لقب الباز الاشہب۔ اور الشافعی الثانی تھا۔ اور آپ کی دلیلیں ضرب المثل تھیں۔ زَهَرَتْ: (فتح) ظاہر ہونا۔ چمکنا۔ زَهَرَ الْقَمَرُ: روشن ہوا۔ نُجُوْمٌ: نَجْمٌ کی جمع ہے۔ ستارہ۔ اَلنَّجْمُ۔ اور

نُجُمٌ بھی جمع آتی ہے۔ کَالِی: محافظ۔ نگہبان۔ کَلَأَ يَكْلَأُ (فتح) حفاظت کرنا۔ کَلَأَ بَصَرَهُ فِي الشَّيْءِ۔ آنکھیں پھیر پھیر کر دیکھا۔ قرآن کریم میں ہے قُلْ مَنْ يَكْلَؤُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔ هَفَتْ: ای طَارَتْ۔ اڑا۔ هَفَا الطَّائِرُ: پھڑ پھڑا کر اڑا۔ فَرْخِيْ: فَرْخٌ: پرندہ کا بچہ۔ فِرَاخٌ فُرُوخٌ اور فِرْخَانٌ جمع ہے۔ فَخٌّ: جال شکار کرنے کا آلہ۔

قُلْتُ فَهَلَّا اكْتَفَيْتَ بِمَحَاسِنِ فِطْرَتِهِ. وَكَفَيْتَ الْوَالِيَ الْافْتِتَانَ بِطُرَّتِهِ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَبْرُزْ جَبْهَتُهُ السِّيْنَ. لَمَا قُنِصْتُ الْخَمْسِيْنَ. ثُمَّ قَالَ بِتِ اللَّيْلَةَ عِنْدِيْ لِنُطْفِئَ نَارَ الْجَوٰى. وَنُذِيْلَ الْمَهْوٰى مِنَ النَّوٰى. فَقَدْ اَجْمَعْتُ عَلٰى اَنْ اَنْسَلَّ بِسُحْرَةٍ. وَاُصْلِيَ قَلْبَ الْوَالِيْ نَارَ حَسْرَةٍ قَالَ فَقَضَيْتُ اللَّيْلَةَ مَعَهُ فِيْ سَمَرٍ اٰنَقَ مِنْ حَدِيْقَةٍ زَهْرٍ وَخَمِيْلَةٍ ثَجْرٍ حَتّٰى اِذَا اَلَاحَ الْاُفُقُ ذَنَبَ السِّرْحَانِ. وَاٰنَ انْبِلَاجُ الْفَجْرِ وَحَانَ رَكِبَ مَتْنَ الطَّرِيْقِ وَاَذَاقَ الْوَالِيْ عَذَابَ الْحَرِيْقِ۔

(ترجمہ) میں نے کہا تو نے اس کے پیدائشی حسن اور خوبی پر کیوں بس نہ کی۔ اور قاضی کو اس کے گیسوؤں میں پھانسنے کی کوشش کی۔ بڈھا بولا۔ اگر اسکی پیشانی سین جیسے گیسوؤں کو ظاہر نہ کرتی تو میں اس وقت پچاس اشرفیاں حاصل نہ کر سکتا۔ پھر کہنے لگا۔ آج کی رات میرے ہی پاس گذارو۔ تاکہ ہم آتش غم کو بجھائیں۔ اور محبت کو جدائی کا بدلہ بنادیں۔

کیونکہ میں نے حتمی ارادہ کیا ہے کہ صبح کاذب کے وقت یہاں سے کھسک جاؤں گا۔ اور پشیمانی کی آگ سے قاضی کا دل جلاؤں گا۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوزید کے ساتھ ایسی ایسی خوش گپیوں میں رات بسر کی جو کلیوں کے گلستاں اور اور درختوں کے بوستاں سے بھی زیادہ خوش آئند تھیں۔ یہاں تک کہ کنارۂ افق کو صبح کاذب نے روشن کیا۔ اور صبح صادق کا طلوع قریب ہو گیا۔ بلکہ آ پہنچا۔ اور پشت راہ پر سوار ہوگیا۔ اور قاضی کو آتش سوزاں کے دکھ کا مزہ چکھا گیا۔

اَلسَّبِیْن: گیسو مراد ہیں۔ کیونکہ ان کو حرف سین کی طرح سنوارا جاتا ہے۔ بظاہر گھنگھریالے بال مراد ہیں۔ تَنَفَّشَتْ جلدی سے اکٹھا کیا۔ تُدَاوِلُ: اَدَالَ۔ پھیرا۔ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیر دینے کو اَدَالَہٗ کہتے ہیں۔ نُدَاوِیْکَ الْھَوٰی مِنَ النَّوٰی: آ۔ کہ آج رات طویل فراق کے بعد تجدید محبت کریں۔ حَدِیْقَۃٌ: وہ باغ جس کے چار سو باڑ بھی ہو۔ حَدَائِقُ جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے حَدَائِقَ ذَاتَ بَھْجَۃٍ۔ زَھْرٌ: شگوفہ کلی۔ زَھْرَۃٌ مفرد ہے۔ زَھْرَۃُ الدُّنْیَا: دنیا کی رونق

خَمِیْلَۃٌ: جہاں درخت بہت گھنے اور گنجان ہوں۔ حَتّٰی اِذَا الْاُلَالَاُفُقَ ذَنَبُ السِّرْحَانِ: اَلْاَلَاءُ۔ روشن کیا منور کیا۔ افق۔ کنارہ۔ مفعول مقدم ہے اور ذَنَبُ السِّرْحَانِ فاعل مؤخر ہے۔ یہاں تک کہ جب صبح کاذب نے آسمان کا کنارہ روشن کیا۔ مَتْنُ الطَّرِیْقِ: یعنے وسط طریق۔ سفر سے کنایہ ہے۔ مَتْنٌ۔ پشت۔ مضبوط۔ اکرم۔ مضبوط ہونا۔ قوی ہونا۔ مَتِیْنٌ۔ قوی۔ سخت۔ قرآن کریم میں ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ۔

وَسَلَّمَ اِلَیَّ سَاعَۃَ الْفِرَاقِ۔ رُقْعَۃً مُحْکَمَۃَ الْاِلْصَاقِ۔ وَقَالَ اِدْفَعْھَا اِلَی الْوَالِیْ اِذَا سُلِبَ الْقَرَارُ۔ وَتَحَقَّقَ مِنَّا الْفِرَارُ۔ فَفَضَضْتُھَا فِعْلَ الْمُتَلَمِّسِ مِنْ مِثْلِ صَحِیْفَۃِ الْمُتَلَمِّسِ فَاِذَا فِیْھَا مَکْتُوْبٌ۔ شعر

(ترجمہ) اور چلتے ہوئے ایک مضبوط چپکا ہوا کاغذ میرے سپرد کر گیا۔ اور کہہ گیا کہ جب قاضی کا صبر و قرار جاتا رہے اور ہمارا جانا پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے تو یہ رقعہ قاضی کے حوالہ کر دینا۔ میں اس شخص کی طرح جو متلمس کے جیسے خط سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہے اس کی مہر کو توڑ ڈالا۔ اس میں لکھا ہوا تھا۔

اَلْمُتَلَمِّسُ: متخلص۔ چھٹکارا پانے والا۔ بسہولت رہائی حاصل کرنے والا۔ اَلْمُتَلَمِّسُ: زمانہ جاہلیت کا ایک شاعر۔ متلمس اور اس کا بھانجہ عمرو بن ہند شاہ حیرہ کے ندیم خاص تھے۔ ایک مرتبہ شاہ حیرہ کے بھائی قابوس نے شراب و کباب کی مجلس سجائی۔ متلمس اور اس کا بھانجہ دونوں صبح سے شام تک دروازہ پر منتظر رہے مگر باریاب نہ ہو سکے۔ متلمس اور اس کے بھانجہ طرفہ نے بدلگی کی ٹھانی اور ان دونوں کو قتل کرنے کا ارادہ کیا لیکن اپنے دربار میں قتل مناسب نہ سمجھا۔ کچھ روز ٹالتا رہا ایک

دن شاہ نے ان دونوں سے کہا کہ تم لوگ حاکم بحرین کے نام خط لیجاؤ۔ وہ تم کو خوب انعام و اکرام دیگا۔ شاہ نے دو سربند مکتوب لکھ کر ان کے حوالہ کئے اور بحرین روانہ ہو لنے کے لئے کہا۔ دونوں خط لیکر سوئے بحرین چل کھڑے ہوئے۔ راستہ میں ایک شخص کو دیکھا کہ قضائے حاجت بھی کر رہا ہے اور کھجور بھی کھا رہا ہے اور جوئیں بھی مار رہا ہے۔ متلمس نے کہا۔ اس بوڑھے سے بھی زیادہ کوئی بیوقوف ہوگا؟ بوڑھے نے جواب دیا اس میں بیوقوفی کیا ہے۔ نجاست کو نکال رہا ہوں۔ پاکیزہ

چیز کو داخل کر رہا ہوں۔ اور دشمن کو قتل کر رہا ہوں۔ البتہ وہ شخص پاگل ہے جو اپنے ہی ہاتھوں سے موت کا پروانہ اٹھانے لئے جا رہا ہے۔ متلمس گھبرایا اور اپنے خط کی مہر توڑ ڈالی۔ لفافہ چاک کیا اور ایک لڑکے سے پڑھوایا۔ اسمیں لکھا ہوا تھا کہ جونہی تمہارے پاس متلمس پہنچے فوراً قتل کرا دینا۔ متلمس نے خط پھاڑ ڈالا اور ملک شام کی طرف بھاگ نکلا۔ لیکن طرفہ کے دماغ پر شاہی التفات کا جو جنون سوار تھا وہ کم نہ ہوا اور وہ خط لیکر حاکم بحرین کے یہاں حاضر ہوا۔ حاکم بحرین نے خط کھول کر دیکھا۔ اور شاہی فرمان کی تعمیل میں طرفہ کو دائمی خاموشی کی نیند سلا دیا۔

قُلْ لِوَالٍ غَادَرْتُهُ بَعْدَ بَيْنٍ … سَادِمًا نَادِمًا يَعَضُّ الْيَدَيْنِ

سَلَبَ الشَّيْخُ مَالَهُ وَفَتَاهُ … لُبَّهُ فَاصْطَلَى لَظَى حَسْرَتَيْنِ

جَادَ بِالْعَيْنِ حِيْنَ أَعْمَى هَوَاهُ … عَيْنَهُ فَانْثَنَى بِلَا عَيْنَيْنِ

خَفِّضِ الْحُزْنَ يَا مُعَنَّى فَمَا يُجْدِي … طِلَابُ الْآثَارِ مِنْ بَعْدِ عَيْنِ

وَلَئِنْ جَلَّ مَا عَرَاكَ كَمَا جَلَّ … لَدَى الْمُسْلِمِيْنَ رُزْءُ الْحُسَيْنِ

فَقَدِ اعْتَضْتَ مِنْهُمَا وَحَزْمًا … وَاللَّبِيْبُ الْأَرِيْبُ يَبْغِيْ ذَبِيْنِ

فَاعْصِ مِنْ بَعْدِهَا الْمَطَامِعَ وَاعْلَمْ … أَنَّ صَيْدَ الظِّبَاءِ لَيْسَ بِهَيِّنِ

لَا وَلَا كُلُّ طَائِرٍ يَلِجُ الْفَخَّ … وَلَوْ كَانَ مُحْدِقًا بِاللُّجَيْنِ

وَلَكَمْ مَنْ سَعَى لِيَصْطَادَ فَاصْطِيْدَ وَلَمْ يَلْقَ غَيْرَ خُفَّيْ حُنَيْنِ

فَتَبَصَّرْ وَلَا تَشِمْ كُلَّ بَرْقٍ … رُبَّ بَرْقٍ فِيْهِ صَوَاعِقُ حَيْنِ

وَاغْضُضِ الطَّرْفَ تَسْتَرِحْ مِنْ غَرَامٍ … تَكْتَسِيْ فِيْهِ ثَوْبَ ذُلٍّ وَشَيْنِ

فَبَلَاءُ الْفَتَى اتِّبَاعُ هَوَى النَّفْسِ … وَبَذْرُ الْهَوَى طُمُوْحُ الْعَيْنِ

قَالَ الرَّاوِيْ فَمَزَّقْتُ رُقْعَتَهُ شَذَرَ مَذَرَ وَلَمْ أُبَلِ أَعَذَلَ أَمْ عَذَرَ

(ترجمہ) اس حاکم سے کہدو جس سے میں جدا ہو کر اسکو غمگین۔ پشیمان اور ہاتھوں کو کاٹتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں۔ جس کا مال بڈھا چھین لے گا اور بچہ عقل۔ یا یوں دیجئے وہ دوہرے افسوس کی آگ میں جل رہا ہے۔ جب لڑکے کی محبت نے اسکو اندھا بنا دیا تو اس نے نقد مال کی بخشش کی اور (نتیجہ یہ ہوا) وہ دونوں آنکھیں کھو بیٹھا۔ اے غمزدہ اپنے رنج والم کو کم کر کیونکہ اصل چیز کے بعد محض نشانات کی جستجو کرنا سود مند نہیں ہے۔ اگرچہ تجھے وہ مصیبت جو پیش آئی ہے اتنی بڑی

سبھی جتنی مسلمانوں کے نزدیک امام حسین کو پیش آئی تھی - مگر تو نے اس کے بدلے میں دانائی اور تجربہ کاری حاصل کی اور ہوشیار اور دانا انہیں دو چیزوں کا متلاشی رہتا ہے - پس اس سانحہ کے بعد تجھے لالچوں سے بچنا چاہئے اور یاد رکھ کہ ہرنوں کا شکار کوئی کھیل نہیں ہے - نہ آسان ہے اور نہ یہ ضروری ہے کہ ہر پرندہ جال میں پھنس ہی جایا کرے اگرچہ اس میں دانہائے سیم ہی کیوں نہ پھیلائے گئے ہوں - بہت سے لوگوں نے شکار کی کوشش کی مگر خود ہی شکار ہو گئے اور سوائے حنین کے دو موزوں کے اور کچھ پلے نہیں پڑا - لہذا تو عبرت پکڑ اور سبز بجلی کو آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ کیونکہ بہت سی بجلیاں ہلاکت کا پیش خیمہ ہوتی ہیں - نظر نیچی کئے رکھ - تکالیف عشق سے مامون رہے گا - جسکی بدولت ذلت اور عیب کے کپڑے پہننے پڑتے ہیں - نفسانی خواہشات کا اتباع انسان کے لئے تباہی ہے اور خواہشات کی جڑ نظارہ بازی ہے - راوی کہتا ہے میں نے اس کا رقعہ پھاڑ ڈالا اور ریزہ ریزہ کر دیا اور قطعاً پرواہ نہ کی کہ ابوزید مجھے برا کہے گا یا معذور سمجھے گا -

طِلَابُ الْاٰثَارِ مِنْ بَعْدِ عَيْنٍ :- یعنی کسی چیز کے گم جانے کے بعد محض نشانات سے اسکی جستجو کرنا - اردو میں کہتے ہیں سانپ نکل گیا اب لکیر پیٹنے سے کیا حاصل؟ حَزْمًا :- احتیاط (کرم) سمجھ بوجھ کر کسی کام کو کرنا - اَدِيْبٌ :- ماہر اَلظِّبَاءُ :- ظَبْيٌ کی جمع ہے - ہرنی - نر اور مادہ دونوں پر اطلاق ہوتا ہے ظَبْيٌ کی جمع ظَبَيَاتٌ بھی آتی ہے -

هَيِّنٌ :- آسان - سہل - وَلَمْ يَلْقَ غَيْرَ خُفَّيْ حُنَيْنٍ :- حنین کے دو موزوں کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہ لگا - بلکہ اپنا بھی سب کچھ کھو بیٹھا - اصل واقعہ یوں ہے کہ ایک دیہاتی موزہ خریدنے کے لئے حنین (جو حیرہ کا رہنے والا ایک موچی تھا) کے پاس پہنچا - قیمت میں اختلاف ہوا - دیہاتی موزے لئے بغیر لوٹ گیا - حنین کو سخت غصہ آیا - اور اس نے دھوکہ دینے کی ٹھان لی چنانچہ اس نے دیہاتی کے راستہ میں ایک موزہ ڈال دیا - اور دور فاصلہ پر دوسرا موزہ ڈال دیا - اور خود چھپ کر بیٹھ گیا - دیہاتی نے گذرتے وقت ایک موزہ پڑا ہوا دیکھا اور یہ کہتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا - مَا اَشْبَهَ هٰذَا بِخُفِّ حُنَيْنٍ وَلَوْ كَانَ مَعَهُ اٰخَرُ لَاَخَذْتُهُ - تھوڑی دور چلنے کے بعد دوسرا موزہ پڑا ہوا دیکھا - تب تو پہلے موزہ کے چھوڑ کر چلے آنے کا بہت افسوس ہوا چنانچہ اونٹنی کو وہیں باندھا اور پہلا موزہ اٹھانے کی خاطر پیچھے لوٹا - حنین تو گھات میں تھا ہی اس کے لوٹتے ہی اونٹنی کھولی اور اپنی راہ لی بیچارہ دیہاتی ہاتھ ہلاتا ہوا اپنے گاؤں میں داخل ہوا تو لوگوں نے پوچھا کہ سفر سے کیا لائے ہو؟ بصد حسرت جواب دیا - خُفَّيْ حُنَيْنٍ - یعنی صرف حنین کے دو موزے - اسی طرح یہ کلام ضرب المثل ہو گیا - خف موزہ اَخْفَافٌ جمع ہے -

صَوَاعِقُ :- صَاعِقَةٌ کی جمع ہے - شدید آواز - بادلوں کی گرج - بجلی - قرآن کریم میں ہے مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ - صَعِقَ الرَّعْدُ - شدید گرج ہوئی - (سمع) فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ -

بَذْرُ الْهَوٰى :- محبت کا بیج - بذر بیج - تخم - بُذُوْرٌ اور بِذَارٌ جمع ہے - بَذَرَ الْحَبَّ :- تخم ریزی کی (نصر) طُمُوْحُ الْعَيْنِ :- نظارہ بازی بالنظر الی الامرد والجمیل طَمَحَ بَصَرُهُ اِلَيْهِ - گھورا - آنکھ اٹھا کر دیکھا - (فتح) طَمَحَ طَمْحًا - طُمُوْحًا وَطِمَاحًا -

عَذَلَ :- (ضرب و نصر) ملامت کرنا - عذل - ملامت ابوالطیب کا مشہور شعر ہے - ع عَذْلُ الْعَوَاذِلِ حَوْلَ قَلْبِ التَّائِهِ ÷ وَهَوَى الْاَحِبَّةِ مِنْهُ فِيْ سَوْدَائِهِ (عذل کی تحقیق پہلے گذر چکی)

اَلْمَقَامَةُ الْحَادِيَةُ الْعَشْرَةُ السَّاوِيَّةُ

حَدَّثَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ آنَسْتُ مِنْ قَلْبِي الْقَسَاوَةَ حِيْنَ حَلَلْتُ سَاوَةَ فَأَخَذْتُ بِالْخَبَرِ الْمَأْثُوْرِ فِي مُدَاوَاتِهَا بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ. فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى مَحَلَّةِ الْأَمْوَاتِ وَكِفَاتِ الرُّفَاتِ رَأَيْتُ جَمْعًا عَلَى قَبْرٍ يُحْفَرُ وَمَجْنُوْزٍ يُقْبَرُ فَانْحَزْتُ إِلَيْهِمْ مُتَفَكِّرًا فِي الْمَآلِ مُتَذَكِّرًا مَنْ دَرَجَ مِنَ الْآلِ

(ترجمہ) حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ جب میں ساوہ میں فروکش ہوا تو میں نے اپنے دل میں کچھ سختی محسوس کی پس میں نے حدیث شریف کے مطابق اس کا علاج زیارت قبور سے کرنا شروع کر دیا جب میں مردوں کی جگہ اور پرانی ہڈیوں کے اکٹھا ہونے کی جگہ پہنچا تو میں نے ایک کھدتی ہوئی قبر اور دفن کئے جاتے ہوئے مردے پر بھیڑ دیکھی میں بھی انجام کو سوچتا ہوا اور ان لوگوں کو یاد کرتا ہوا جو اہل وعیال چھوڑ کر وفات پا گئے ہیں ان کے قریب جا پہنچا۔

اَلْقَسَاوَةُ:۔ ای الصلابۃ والغلاظۃ۔ قسا یقسو قسوًا قسوۃ قساوۃ وقساءً (نصر) سخت ہونا۔ غلیظ ہونا۔ قرآن کریم میں ہے ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ۔ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ

سَاوَةُ:۔ رے اور ہمدان کے درمیان ایک معمولی سی بستی۔

بِالْخَبَرِ الْمَأْثُوْرِ:۔ ای المنقول عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور الا فزوروھا (الحدیث)۔ آنَسْتُ من قلبی القساوۃ الخ یعنی جب میں ساوہ پہنچا تو میں نے اپنے قلب میں کچھ کھوٹ اور سختی محسوس کی۔ چنانچہ میں نے حدیث شریف میں تجویز کردہ نسخہ کے مطابق زیارت قبور سے اس کا علاج شروع کیا۔ کیونکہ قبروں کی زیارت قلب میں رقت پیدا کرتی ہے اور آنکھوں سے آنسو لاتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ کِفَاتُ الرُّفَاتِ:۔ وہ قبریں جنہیں بوسیدہ ہڈیوں کے سوا کچھ نہ ہو۔ کفات وہ جگہ جہاں کوئی چیز اکٹھی کی جائے۔ کفت یکفت (ضرب) قبضہ کرنا۔ جمع کرنا۔ قرآن کریم میں ہے الم نجعل الارض کفاتا احیاءً وامواتا۔ ای تجمع الناس احیائہم وامواتہم۔ رفات وہ حصہ جو کسی چیز سے ٹوٹ جائے۔ رفت یرفت (نصر وضرب) توڑنا اور خوب باریک کر دینا۔ ائذا کنا عظاما ورفاتا۔

مَجْنُوْزٌ:۔ مردہ۔ جنازہ پر اٹھایا ہوا۔ جنازۃ المیت۔ وہ تخت وغیرہ جس پر مردہ کو اٹھائیں۔ جنازۃ جیم کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ۔ جنز یجنز (ضرب)

يُقْبَرُ: بمعنی یُدْفَنُ۔ فَانْحَزْتُ:۔ مائل ہوا۔ متوجہ ہوا (تفصیل گذر چکی) دَرَجَ:۔ (نصر وضرب) مر جانا۔ ہلاک ہو جانا گذر جانا۔ مَنْ دَرَجَ مِنَ الْآلِ۔ جو اپنے اہل وعیال سے بچھڑ گیا۔ اور جدا ہو گیا۔

فَلَمَّا أُلْحِدَ الْمَيِّتُ وَفَاتَ قَوْلُ لَيْتَ. أَشْرَفَ شَيْخٌ مِنْ رَبَاوَةٍ مُتَخَصِّرًا بِهِرَاوَةٍ. وَقَدْ لَفَعَ وَجْهَهُ بِرِدَائِهِ. وَنَكَّرَ شَخْصَهُ لِدَهَائِهِ. فَقَالَ لِمِثْلِ هٰذَا

فليعمل العاملون۔ فاذكروا أيها الغافلون۔ وتشمروا أيها المقصرون و
أحسنوا النظر أيها المتبصرون۔ ما لكم لا يحزنكم دفن الأتراب۔ ولا
يهولكم هيل التراب۔ ولا تعبأون بنوازل الأحداث ولا تستعدون
لتنزل الأجداث

(ترجمہ) جب وہ لوگ مردے کو دفنا چکے اور جنال و جنین ختم ہو گئی۔ تو ٹیلہ سے ایک بڈھا بغل میں سونٹا دبائے ہوئے چہرہ کو چادر میں چھپائے ہوئے اور اپنی صورت عجیب و غریب بنائے ہوئے ظاہر ہوا۔ اور کہنے لگا اس دن کے لئے عمل کی ضرورت پڑتی ہے۔ بس چاہئے کہ عمل کرنے والے عمل کریں۔ اے غافلو! موت کو یاد کرو۔ اور اے کوتاہی کرنے والو کوشش کرو۔ اور اے اہل بصیرت غور کرو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ نہ تو تمہیں معاصرین کا دفن ہونا غمگین کرتا ہے اور نہ ان پر خاک کا ڈالنا تم کو ڈراتا ہے۔ نہ تم نزول حوادث کی پروا کرتے ہو اور نہ قبروں میں اترنے کے لئے تیار ہوتے ہو۔

أَلْحَدُوْا: دفن کر دیا۔ اور قبر میں رکھ دیا۔ فات قول لیت یعنی لوگوں کا یہ کہنا۔ لیت فلاناً لم یمت۔ مطلب یہ ہے کہ ان آرزوؤں اور تمناؤں کا انقطاع ہو چکا جو زندگی میں ہوا کرتی ہیں۔ مرنے اور دفن کرنے کے بعد ہر قسم کی امیدوں کا خاتمہ ہو گیا۔ أَشْرَفَ: ای اطلع من فوق۔ شرف یشرف (سمع) بلند ہونا۔

رَبَاوَة: وہ حصہ جو زمین سے کچھ ابھرا ہوا ہو۔ ٹیلہ۔ ربوۃ ٹیلہ۔ قرآن کریم میں ہے الی ربوۃ ذات قرار و معین ربا یربو (نصر) زیادہ ہونا۔ ہِرَاوَۃ۔ خامرہ۔ کوکہ۔ تحقیق گذر چکی۔ تَلَفَّعَ: ای غطی۔ لفع یلفع (فتح) لفع الشیب راسہ۔ بڑھاپے نے سر کو ڈھانپ لیا۔ سر پر چھا گیا۔ قد تلفع

وجہہ بردائہ۔ اپنے چہرہ کو چادر سے چھپائے ہوئے تھا لِدَهَائِهِ: دہاء۔ مکر۔ حیلہ۔ مکر شخص لہ دہاء۔ اپنی چالاکی اور حیلہ طرازی سے اوپر اپنائے ہوئے تھا۔ کہ کوئی پہچان نہ سکے۔ لَا يَهُولُكُمْ: ای لا یخوفکم۔ ہَالَ یَہُوْلُ (نصر) گھبرا لینا۔ ہَالَ الْأَمْرُ فُلَانًا۔ ڈرا دیا۔ گھبرا لیا۔ ہَيْلُ التُّرَابِ مٹی ڈالنا۔ چھڑکنا۔ ہَالَ عَلَيْهِ التُّرَابَ اس پر مٹی ڈالی بکھیری۔ (ضرب) لَا تَعْبَأُوْنَ: ای تبالون قرآن کریم میں ہے قل ما یعبأ بکم ربی۔ (فتح) ارادہ کرنا عبأ الی فلان قصد کیا۔ لا أعبأ لہ میں اسکی پرواہ نہیں کرتا۔ حقارۃ کہا جاتا ہے۔ اَلْأَجْدَاثُ: جدث کی جمع ہے قبر گور۔ قرآن کریم میں ہے فاذا ہم من الاجداث یوم یخرجون

ولا تستعبرون لعين تدمع۔ ولا تعتبرون بنعي تسمع۔ ولا ترتاعون
لإلف يفقد۔ ولا تلتاعون لمناحة تعقد۔ يشيع أحدكم نعش الميت و
قلبه تلقاء البيت۔ ويشهد مواراة نسيبه۔ وفكره في استخلاص نصيبه
ويخلي بين ودوده ودوده۔ ثم يخلو بمزماره وعوده۔ طالما أسيتم
انثلام الجنة۔ وتناسيتم اخترام الأحبة واستكنتم لاعتراض الغصة

وَاسْتَهَنْتُمْ بِانْقِرَاضِ الْعَشِيرَةِ وَضَحِكْتُمْ عِنْدَ الدَّفْنِ وَلَا ضَحِكُكُمْ سَاعَةَ الزَّفْنِ وَتَبَخْتَرْتُمْ خَلْفَ الْجَنَائِزِ وَلَا تَبَخْتُرَكُمْ يَوْمَ قَبْضِ الْجَوَائِزِ۔

(ترجمہ) نہ کبھی چشم گریاں کے لئے آنسو بہاتے ہو۔ اور نہ موت کی خبر سنکر کوئی نصیحت حاصل کرتے ہو۔ تم کسی دوست کے کھوئے جانے سے گھبراتے ہو اور نہ کسی محفل نوحہ کے منعقد ہونے پر غم سے سلگتے ہو۔ تم میں سے کوئی جنازہ کے پیچھے چلتا ہے اور اس کا دل گھر کی طرف ہوتا ہے۔ عزیز و اقربا، کو دفن کرنے کے لئے آتا ہے مگر اپنا حصہ خاص کرنے کی فکر میں لگا رہتا ہے۔ ادھر تو اپنے دوست لاد کیڑے مکوڑوں کو ایک جگہ کر جاتے ہو اور ادھر نئے اور وبا سب سے خلوت ہوتی ہے مدت سے تمہارا دستور ہے کہ ایک دانے کے نقصان پر ماتم کرتے ہو لیکن دوستوں کے مرنے کو بھلا دیتے ہو۔ تنگی معیشت کو ظاہر کرنے کے لئے عجز و نیاز کرتے پھرتے ہو لیکن اقارب کی تباہی کو حقیر سمجھتے ہو۔ دفن کے وقت تمہارا ہنسنا رقص و سرود کے وقت کی ہنسی سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے۔ اور تمہارا جنازے کے پیچھے اکڑ کر چلنا وصولی انعامات کے وقت کے تبختر سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔

وَلَا تَسْتَعْبِرُوْنَ :- ای لا تبکون ولا تطلبون العبرۃ (تحقیق گذر چکی) ینعی :- موت کی خبر دینا نَعٰی یَنْعٰی (فتح) موت کی خبر دینا۔ نعٰی لنا فلانًا ہم کو فلاں کے مرنے کی خبر دی۔ لَا تَرْتَاعُوْنَ :- ای لا تخافون ولا تفزعون۔ رَاعَ یَرُوْعُ (نصر) ڈرنا، گھبرانا۔ قرآن کریم میں ہے فلما ذهب عن ابراهیم الروع۔
اِلْفٌ یُفْقَدُ :- ای حبیب یعدم ویموت۔
وَلَا تَلْتَاعُوْنَ :- اِلْتَاعَ قَلْبُہٗ :- غم یا شوق سے دل سلگا۔ لَاعَ یَلُوْعُ (نصر) غم میں گھلنا، تنگ ہونا۔ لَوْعَۃٌ محبت یا غم کی جلن۔ دُوْدِہَا :- دُوْدَۃٌ کی جمع ہے کیڑا کرم، جیسا ریشم وغیرہ میں ہوتا ہے۔ دِیْدَان بھی جمع آتی ہے۔ بِمِزْمَارٍ :- مزمار۔ نئے، بانسری، گانا۔ حدیث میں ہے امزمارة الشیطن فی بیت النبی صلی الله علیه وسلم۔ مَزَامِیْرُ جمع ہے۔ اِنْثِلَامٌ :- منقطع ہونا۔ انثلام الحبۃ۔ انقطاع طعام۔ ثَلَمَ یَثْلِمُ (ضرب) منقطع ہونا۔ ثَلَمَ الْاِنَاءَ۔ برتن توڑنا۔ اِخْتِرَامُ الْاَحِبَّۃِ۔ بمعنی انقطاع الاحبۃ۔ اخترام سے موت مراد ہے۔

طالما اسیتم علی انثلام الحبۃ وتناسیتم اخترام الاحبۃ۔ یعنی تم ہمیشہ معمولی سے کھانے کے نقصان پر تو نوحہ خواں ہوتے ہو، مگر دوستوں کی ہلاکت اور جدائی کو بھلا بیٹھتے ہو۔ سَاعَۃَ الزَّفْنِ :- رقص کے وقت۔ زفن۔ رقص، ناچ۔ یوم قبض الجوائز :- ای یوم اخذ العطایا۔ وتبخترتم خلف الجنائز ولا تبخترکم یوم قبض الجوائز یعنی تمہارا جنازوں کے ساتھ اکڑ کے چلنا وصولی انعامات کے دن اکڑ کر چلنے سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔

وَاَعْرَضْتُمْ عَنْ تَعْدِیْدِ النَّوَادِبِ اِلٰی اَعْدَادِ الْمَآدِبِ وَعَنْ تَحَرُّقِ الثَّوَاکِلِ اِلَی التَّاَنُّقِ فِی الْمَآکِلِ لَا تُبَالُوْنَ بِمَنْ هُوَ بَالٍ وَلَا تُخْطِرُوْنَ ذِکْرَ الْمَوْتِ بِبَالٍ حَتّٰی کَاَنَّکُمْ قَدْ عَلِقْتُمْ مِنَ الْحِمَامِ بِذِمَامٍ اَوْ حَصَلْتُمْ

مِنَ الزَّمَانِ عَلٰى اَمَانٍ اَوْ وَثِقْتُمْ بِسَلَامَةِ الذَّاتِ اَوْ تَحَقَّقْتُمْ مُسَالَمَةَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ كَلَّا سَاءَ مَا تَتَوَهَّمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ اَنْشَدَ

(ترجمہ) تم نوحہ خواں عورتوں کے شمار کو چھوڑ کر دعوتوں کے اہتمام میں لگ جاتے ہو۔ اور گم کردہ فرزندماؤں سے اعراض کرکے تم عمدہ کھانوں کی تلاش میں لگ جاتے ہو۔ تم کسی خستہ حالی کی پرواہ نہیں کرتے ہو۔ اور دل میں موت کا خطرہ تک نہیں گذرنے دیتے ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے موت سے عہد و پیمان باندھے ہیں یا تمہیں زمانے سے پناہ حاصل ہوگئی ہے۔ یا تم نے سلامتی ذات پر بھروسہ کرلیا ہے۔ یا موت سے محفوظ رہنے پر یقین کئے بیٹھے ہو۔ ہرگز نہیں جو تم خیال لئے بیٹھے ہو بہت برا ہے اور عنقریب تم جان لوگے پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

اَلنَّوَادِبُ:۔ نادبہ کی جمع ہے۔ نوحہ کرنے والی عورت (نصر) نَدَبَ الْمَيِّتَ اس پر نوحہ کیا۔ اَلْمَآدِبُ:۔ مادبۃ کی جمع ہے۔ محفل۔ مائدۃ الطعام۔ ضیافت۔ کھانے کی مجلس۔ اَلثَّوَاكِلُ:۔ ثاکلۃ کی جمع ہے وہ عورت جس کا بچہ مرگیا ہو۔ حدیث میں ہے ثكلتك امك یا

معاذ (ج) تَاَنُّقٌ:۔ تتبع۔ تلاش (تفصیل گذر چکی)۔ هَاذِمُ اللَّذَّاتِ:۔ هَاذِمٌ: کاٹنے والی (ضرب) کاٹنا منقطع کرنا۔ هَاذِمُ اللَّذَّاتِ۔ تمام لذتوں اور خواہشوں کو کاٹنے والی ہے۔ هَاذِمُ اللَّذَّاتِ سے موت مراد ہے کیونکہ موت بھی تمام لذتوں کو ختم کردیتی ہے۔

اَيَا مَنْ يَدَّعِي الْفَهْمَ ۔ اِلٰى كَمْ يَا اَخَا الْوَهْمِ ۔ تُعَبِّي الذَّنْبَ وَالذَّمَّ

وَتُخْطِي الْخَطَأَ الْجَمَّ

اَمَا بَانَ لَكَ الْعَيْبُ ۔ اَمَا اَنْذَرَكَ الشَّيْبُ ۔ وَمَا فِيْ نُصْحِهِ رَيْبٌ

وَلَا سَمْعُكَ قَدْ صَمَّ

اَمَا نَادٰى بِكَ الْمَوْتُ ۔ اَمَا اَسْمَعَكَ الصَّوْتُ ۔ اَمَا تَخْشٰى مِنَ الْفَوْتِ

فَتَحْتَاطَ وَتَهْتَمَّ

فَكَمْ تَسْدَرُ فِي السَّهْوِ ۔ وَتَخْتَالُ مِنَ الزَّهْوِ ۔ وَتَنْصَبُّ اِلَى اللَّهْوِ ۔

كَاَنَّ الْمَوْتَ مَا عَمَّ

وَحَتَّامَ تَجَافِيْكَ ۔ وَاِبْطَاءُ تَلَافِيْكَ ۔ طِبَاعًا جَمَعَتْ فِيْكَ

عُيُوْبًا شَمْلُهَا انْضَمَّ

اِذَا اَسْخَطْتَ مَوْلَاكَ ۔ فَمَا تَقْلَقُ مِنْ ذَاكَ ۔ وَاِنْ اَخْفَقَ مَسْعَاكَ

تَلَظَّيْتَ مِنَ الهَمِّ

(ترجمہ) اے عقل و دانش کے مدعی اور صاحب وہم تو کب تک گناہ اور بدی کے سامان اور مسلسل خطائیں کرتا رہے گا
کیا تجھے دا بھی تک، کوئی عیب نظر نہیں آیا۔ اور کیا تجھے بڑھاپے نے نہیں ڈرایا۔ حالانکہ نہ تو اسکی نصیحت میں کوئی
شبہ ہے اور نہ ہی تیرے کان بہرے ہوگئے ہیں۔ کیا تجھے موت نے نہیں للکارا (اور) کیا تجھے اس سے گریہ وزاری
کی آواز نہیں سنوائی (اور) کیا تو بربادی وغیرہ سے نہیں ڈرتا۔ (ورنہ تو یقینا) ہوشیاری اور غمخواری سے کام لیتا۔ آخر تو کب تک
بھول میں بھٹکتا اور غرور سے بھٹکتا پھرے گا۔ اور کب تک کھیل کود کی طرف مائل رہے گا۔ گویا کہ موت عام نہیں ہے۔ کب تک
تو بھلے کاموں سے دور رہے گا اور ان بری عادتوں کی اصلاح میں دیر کرتا رہے گا جن کے متفرق عیوب تجھ میں یکجا اکٹھے ہو (۱)
گئے ہیں۔ ادھر تو اپنے آقا کو بھی ناراض کر کے بے چین نہیں ہوتا۔ اور تیری ادھر کوئی (دنیاوی) کوشش ناکام ہو جائے تو
تو غم سے جل اٹھتا ہے۔

تُعَنِّيْ:۔ ای تعبی۔ عَنِّي الْعَيْشِ۔ سامان مہیا کیا۔ صَمَّمَ (سمع) بہرہ ہونا۔ قرآن کریم میں ہے ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِنْهُمْ اَصَمّ۔ بہرہ۔ صُمٌّ جمع ہے۔ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ تَنْصَبُّ إِلَى اللَّهْوِ:۔ ای تمیل الی اللهو۔ صَبَّ إِلَيْهِ اسکی طرف مائل ہوا (سمع)۔ وَتَحْتَامَ تُجَافِيكَ:۔ یعنی تو کب تک حق سے منحرف رہے گا۔ شَمْلُهَا:۔ شمل کے معنی جمع اور تفرق دونوں آتے ہیں۔ عبارت کے قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جمع کے معنی میں ہے یا تفرق کے مثلاً فَرَّقَ اللهُ شَمْلَهُ یہاں فرق کے قرینہ کی وجہ سے جمع کے معنی مراد ہوں گے۔ اور جمع اللہ شملہ میں تفرق کے معنی مراد ہوں گے کیونکہ ماقبل میں جمع مذکور ہے۔ اسی طرح مصنف کی عبارت میں تفرق کے معنی مراد ہوں گے کیونکہ انضم آرہا ہے۔ تَقْلَقُ:۔ (سمع) بے چین ہونا۔ مضطرب ہونا۔ تَلَظَّيْتَ:۔ ای احترقت نارًا تلظیت من الہم غم واندوہ سے جل اٹھا۔ قرآن کریم میں ہے

وَإِنْ لَاحَ لَكَ النَّقْشُ + مِنَ الْأَصْفَرِ تَهَشُّ + وَإِنْ مَرَّ بِكَ النَّعْشُ

تَغَامَمْتَ وَلَا غَمَّ

تُعَاصِي النَّاصِحَ الْبَرَّ + وَتَعْتَاصُ وَتَزْوَرُّ + وَتَنْقَادُ لِمَنْ غَرَّ

وَمَنْ مَانَ وَمَنْ نَمَّ

وَتَسْعَى فِي هَوَى النَّفْسِ + وَتَحْتَالُ عَلَى الْفَلْسِ + وَتَنْسَى ظُلْمَةَ الرَّمْسِ

وَلَا تَذْكُرُ مَا ثَمَّ

وَلَوْ لَاحَظَكَ الْحَظُّ + لَمَا طَاحَ بِكَ اللَّحْظُ + وَلَا كُنْتَ إِذَا الْوَعْظُ

جَلَا الْأَحْزَانَ تَغْتَمُّ

سَتُذْرِي الدَّمَ لَا الدَّمْعَ + إِذَا عَايَنْتَ لَا جَمْعَ + يَقِي فِي عَرْصَةِ الْجَمْعِ

وَلَا خَالٌ وَلَا عَمٌّ

كَأَنِّي بِكَ تَنْحَطُّ ۔ إِلَى اللَّحْدِ وَتَنْغَطُّ ۔ وَقَدْ أَسْلَمَكَ الرَّهْطُ

إِلَى أَضْيَقَ مِنْ سَمٍّ

(ترجمہ) اگر تیرے لئے کوئی اشرفی ظاہر ہوجائے تو تو خوش ہوتا ہے۔ لیکن اگر تیرے قریب سے کوئی جنازہ گذرے تو تو صرف ظاہرا غم کرتا ہے۔ مگر درحقیقت تجھے کوئی غم نہیں ہوگا۔ تو ناصح مشفق کی نافرمانی کرتا ہے (اسکی نصیحت کو) مشکل سمجھتا ہے اور اس سے انحراف کرتا ہے لیکن ایسے شخص کی اطاعت کرتا ہے جو فریبی ہے جھوٹا ہے اور چغلخور ہے۔ تو خواہشات نفسانی کے پیچھے سرگرداں ہے۔ ایک ایک پیسہ کے لئے فریب کرتا ہے۔ لیکن قبر کی (ہولناک) تاریکی کو بھولے ہوئے ہے اور وہاں کے معاملات کو یاد نہیں کرتا۔ اگر خوش بختی تجھے نگاہ غلط انداز سے دیکھ لیتی تو تجھے بری چیزوں کی طرف دیکھنا تباہ نہ کرتا۔ اور نہ تیری یہ حالت ہوتی کہ غموں کو دور کرنے والی نصیحت سے غمگین ہوتا ہے۔ وہ وقت قریب تر ہے جب تجھے آنسوؤں سے نہیں خون سے رونا پڑے گا۔ اور تو دیکھ لے گا کہ میدان قیامت میں زاندو ختہ مال بچا سکے گا اور نہ ماموں اور چچا۔ اور گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تو قبر میں گھسر رہا ہے اور غوطے لگا رہا ہے اور تیرے عزیزوں نے تجھے سوئی کے ناکہ سے زیادہ تنگ قبر کے سپرد کر دیا ہے۔

النَّقْشُ: نقش سے مراد یہاں اشرفی ہے۔ نقش ینقش (نصر) مزین کرنا۔ تحقیق پہلے گذر چکی۔ تَهُشُّ: ای تفرح وتبتہج۔ ھش یھش ھشاشۃ (سمع) خوش ہونا، مسرور ہونا۔ تَعَاصِي: مخالف۔ نافرمانی۔ تعتاص: مشکل اور کٹھن سمجھتا ہے۔ عوص یعوص (سمع) مشکل ہونا۔ عوص الشیٔ بہت مشکل الحصول ہے۔ عَوِصَ الْكَلَامُ متعسر الفہم ہے۔ وَتَزْوَرُّ: انقباض کرتا ہے۔ انحراف کرتا ہے۔ زور یزور (سمع) مائل ہونا۔ ٹیڑھا ہونا۔ غَرَّ: بمعنی خدع (نصر) دھوکہ دینا۔ قرآن کریم میں ہے مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ۔ مَانَ ای کذب (ضرب) جھوٹ بولنا۔ نَمَّ: نمیمۃ سے ہے چغلخوری کرنا۔ (ضرب ونصر)

تَنْسٰى ظُلْمَةَ الرَّمْسِ: رمس۔ قبر، گور۔ طاح: (نصر) حیران ہونا۔ ہلاک ہونا۔ اَللَّحْظُ (فتح) کنکھیوں سے دیکھنا۔ سَتُذْرِي: کہا جاتا ہے ذَرَتِ الرِّيحُ التُّرَابَ اڑایا، متفرق اور پراگندہ کیا۔ ذرا یذرو (نصر) قرآن کریم میں ہے تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ۔ وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا۔ كَأَنِّي بِكَ تَنْحَطُّ: گویا کہ تیرا قبر میں جانا اور تیرا میری نظروں کے سامنے ہے۔ وَتَنْغَطُّ: انغط فی الماء۔ پانی میں گھسا غرق ہوا۔ غَطَّهُ فِي الْمَاءِ۔ پانی میں ڈبویا (نصر) سَمٌّ: سوئی کا ناکہ۔ قرآن کریم میں ہے حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ۔ سمام اور سموم جمع ہے۔

هُنَاكَ الْجِسْمُ مَمْدُودٌ لِيَسْتَأْكِلَهُ الدُّودُ ۔ إِلَى أَنْ يَنْخَرَ الْعُودُ

وَيُمْسِي الْعَظْمُ قَدْ رَمَّ

وَمِنْ بَعْدُ فَلَا بُدَّ ۔ مِنَ الْعَرْضِ إِذَا اعْتُدَّ ۔ صِرَاطٌ جِسْرُهُ مُدَّ

عَلَى النَّارِ لِمَنْ أَمَّ

وَكَمْ مِنْ مُرْشِدٍ ضَلَّ + وَمِنْ ذِي عِزَّةٍ ذَلَّ + وَكَمْ مِنْ عَالِمٍ زَلَّ

وَقَالَ الْخَطْبُ قَدْ طَمَّ

فَبَادِرْ أَيُّهَا الْغُمْرُ + لِمَا يَحْلُو بِهِ مُرٌّ + فَقَدْ كَادَ يَهِي الْعُمْرُ

وَمَا أَقْلَعْتَ عَنْ ذَمٍّ

(ترجمہ) وہاں پر جسم لانبا ڈال دیا جائے گا۔ تاکہ کیڑے مکوڑے کھائیں یہاں تک کہ بدن گل جائے گا۔ اور ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی اس کے بعد پیشی ہے جب الیسا پل تیار کیا جائے گا جو آگ پہ بچھا ہوا ہوگا۔ اس شخص کے لئے جو ارادہ کرے۔ بہت سے راہنما گم جائیں گے۔ اور بہت سے عزیز ذلیل ہو جائیں گے اور بہت سے عالم پھسل جائیں گے اور کہیں گے کہ مصیبت بہت سخت ہے اے ناتجربہ کار اس چیز کی طرف دوڑ جو کڑوے کو میٹھا بنا دے کیونکہ عمر ختم ہوا چاہتی ہے اور حال یہ ہے کہ تو ابھی تک برائیوں سے باز نہیں آیا ہے۔

یَنْخَرُ: (سمع) ریزہ ریزہ ہو جانا۔ گل جانا۔ قرآن کریم میں ہے۔ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً۔ رَمَّ: (ضرب) بوسیدہ ہونا۔ رَمَّ الْعَظْمُ، بوسیدہ ہوگئی۔ رَمِیْم۔ بوسیدہ۔ قرآن کریم میں ہے قال من یحی العظام وھی رمیم۔ صراط: راستہ صُرُطٌ جمع ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ لِمَنْ اَمَّ: اَمَّ یَاُمُّ (نصر) ارادہ کرنا۔ طَمَّ: (نصر) شدید ہونا، عظیم ہونا اسی سے طَامَّۃٌ ہے۔ سب سے بڑی مصیبت۔ قیامت قرآن کریم میں ہے فاذا جاءت الطامۃ الکبری۔ یَھِی: (ضرب وسمع) کمزور ہونا۔ وَھَی الشیءُ کمزور ہوگئی۔ قرآن کریم میں ہے۔ فَھِیَ یَوْمَئِذٍ وَّاھِیَۃٌ۔

وَلَا تَرْكَنْ إِلَى الدَّهْرِ + وَإِنْ لَانَ وَإِنْ سَرَّ + فَتُلْفَى كَمَنِ اغْتَرَّ

بِأَفْعَى تَنْفُثُ السَّمَّ

وَخَفِّضْ مِنْ تَرَاقِيكَ + فَإِنَّ الْمَوْتَ لَاقِيكَ + وَسَارٍ فِي تَرَاقِيكَ

وَمَا يَنْكُلُ إِنْ هَمَّ

وَجَانِبْ صَعَرَ الْخَدِّ + إِذَا سَاعَدَكَ الْجَدُّ + وَزُمَّ اللَّفْظَ إِنْ نَدَّ

فَمَا أَسْعَدَ مَنْ زَمَّ

وَنَفِّسْ عَنْ أَخِي الْبَثِّ + وَصَدِّقْهُ إِذَا نَثَّ + وَرُمَّ الْعَمَلَ الرَّثَّ

فَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ رَمَّ

(ترجمہ) زمانے کی طرف مائل نہ ہو اگرچہ وہ نرم اور خوش کن ہی کیوں نہ ہو۔ ورنہ تیرا حال اس جیسا ہو جائے گا۔ جو زہر اگلنے والے سانپ پر فدا ہو۔ تکبر اور نخوت کو چھوڑ دے کیونکہ موت تجھ سے ملاقات کرنے والی ہے۔ اور تیری پسلی میں سرایت ہوا چاہتی ہے اور وہ جب ارادہ کر لیتی ہے تو پھر کسی طرح نہیں رکتی۔ جب نیکبختی تیری ہمنوا ہو تو منہ پھیرنے سے بچ۔ اور برے الفاظ کو قابو میں رکھ۔ وہ بڑا ہی خوش نصیب ہے جس نے اپنی زبان کو زبان کو لگام دے کر رکھا۔ پراگندہ حال کا غم دور کر اور اس کے حال کو صحیح اور سچا سمجھ۔ اپنے پوشیدہ عمل کی اصلاح کر کیونکہ اصلاح کرنے والا ہی کامیاب ہوتا ہے۔

لا ترکن:۔ ای لا تلتفت (لفر وسمع) مائل ہونا۔ جھکنا۔ قرآن کریم میں ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا۔ بآفعیٰ:۔ زہریلا سانپ۔ أفاعی جمع ہے۔ تنفث (لفر) اگلنا۔ سمّ:۔ زہر۔ ینکُلُ (ضرب وسمع) موخر ہونا پیچھے رہنا نکل عن کذا۔ نامردی کی وجہ سے پیچھے رہا۔ نکال:۔ عذاب۔ قرآن کریم میں ہے نکالا من اللہ۔ نُکُلٌ۔ قید

شدید۔ انکال جمع ہے قرآن کریم میں ہے ان لدینا انکالا وجحیما۔ صَعِرَ (سمع) ایک طرف کو جھکنا۔ صَعَّرَ وجھہ۔ چہرا ایک طرف کو پھیرا۔ ولا تصعر خدك للناس لوگوں کی اہانت کے لئے اپنا چہرہ مت پھیر۔ زُمَّ اللَّفْظَ:۔ ای قید کلامك۔ زُمَّ صیغہ امر ہے ذم یزم (لفر) باندھنا مقید کرنا۔ دُمَّ صیغہ امر ہے (لفر وضرب) صحیح کرنا درست کرنا

وَرِشْ مَنْ رِيشُهُ انْحَصَّ بِمَا عَمَّ وَمَا خَصَّ ✦ وَلَا تَأْسَ عَلَى النَّقْصِ

وَلَا تَحْرِصْ عَلَى الْكَمِّ

وَعَادِ الْخُلُقَ الرَّذْلَ ✦ وَعَوِّدْ كَفَّكَ الْبَذْلَ ✦ وَلَا تَسْتَمِعِ الْعَذْلَ

وَنَزِّهْهَا عَنِ الضَّمِّ

وَزَوِّدْ نَفْسَكَ الْخَيْرَ ✦ وَدَعْ مَا يُعْقِبُ الضَّيْرَ ✦ وَهَيِّئْ مَرْكَبَ السَّيْرِ

وَخَفْ مِنْ لُجَّةِ الْيَمِّ

بِذَا أَوْصَيْتُ يَا صَاحِ ✦ وَقَدْ بُحْتُ كَمَنْ بَاحَ ✦ فَطُوبَى لِفَتًى رَاحَ

بِآدَابِي يَأْتَمُّ

(ترجمہ) خستہ حال کی مدد کر۔ خواہ تمام مال سے ہو یا خاص سے اور مال کی کمی پر ملول نہ ہو اور زیادہ مال جمع کرنے کی فکر میں نہ پڑ۔ رذیل عادتوں سے دشمنی رکھ۔ اپنے ہاتھ کو سخاوت کا خوگر بنا۔ ملامت پر کان نہ دھر اور ہاتھوں کو بخل سے پاک رکھ۔ اپنی جان کو نیکی کا توشہ دے جس کے پس پردہ برائی ہو اسے چھوڑ دے۔ روانگی کے لئے سواری تیار رکھ اور دریا کی گہرائی سے ڈر۔ میرے عزیز مجھے بھی یہی نصیحت کی گئی تھی جیسا تجھے بتلایا تھا میں نے بھی ظاہر کر دیا۔ یقیناً وہ جوان قابل ستائش ہے جو میری نصیحتوں پر عمل پیرا ہو۔

رِشْ مَنْ رِيشُهُ:۔ بے بال و پر کو صاحب بال و پر بنا ... دے راش یریش (ضرب) رَاشَ الرَّجُلَ۔ مدد کی۔

داشہ اس کو کھانا کھلایا۔ کپڑے پہنائے۔ ریش جانوروں کے پر۔ بِمَا عَمَّ وَخَصَّ: یعنی خستہ حال کی مدد کرو خواہ عام مال سے ہو یا خاص سے۔ مطلب یہ ہے کہ مدد کرنے میں اچھے اور برے کا خیال نہ کرنا چاہیئے جو میسر ہو وہ دیدو۔ اَللَّمَّ:۔ لَمَّ الشَّیْئَ۔ جمع کیا۔ (نصر) جمع کرنا۔ قرآن کریم میں ہے وتاکلون التراث اکلا لمّا۔ اَلْخُلُقُ الرَّذْلُ: خصلت رذیلہ۔ بری عادت۔ خُلُق۔ عادت انک لعلی خلق عظیم۔ نَزِّهْهَا:۔ یعنی اپنے ہاتھوں کو بخل سے محفوظ رکھ نَزُہَ نَزَاهَۃً (سمع، وکرم) برائی سے دور ہونا۔ ضَیْرٌ: مضرت۔ نقصان۔ لاضیر انا الی ربنا منقلبون۔ اَلْیَمّ: سمندر۔ دریا۔ قرآن کریم میں ہے فلیلقہ الیم بالساحل۔ بِذَا اُوْصِیْتُ یَاصَاحِ مجھے بھی اے دوست یوں ہی نصیحت کی گئی تھی۔ صَاحِ:۔ ای یا صاحبی منادٰے مرخم ہے۔

ثُمَّ حَسَرَ رُدْنَہٗ عَنْ سَاعِدٍ شَدِیْدِ الْاَسْرِ قَدْ شَدَّ عَلَیْہِ جَبَائِرَ الْمَکْرِ لَا الْکَسْرِ
مُتَعَرِّضًا لِلْاِسْتِمَاحَۃِ فِیْ مَعْرِضِ الْوَقَاحَۃِ۔ فَاخْتَلَبَ بِہٖ اُولٰٓئِکَ الْمَلَأَ حَتّٰی
اَتْرَعَ کُمَّہٗ وَمَلَأَ ثُمَّ انْحَدَرَ مِنَ الرَّبْوَۃِ جَذِلًا بِالْحَبْوَۃِ۔ قَالَ الرَّاوِیْ فَجَذَبْتُ
مِنْ وَّرَآئِہٖ حَاشِیَۃَ رِدَآئِہٖ۔ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ مُسْتَسْلِمًا وَّوَاجَہَنِیْ مُسَلِّمًا
فَاِذَا ہُوَ شَیْخُنَا اَبُوْزَیْدٍ بِعَیْنِہٖ وَمَیْنِہٖ۔ فَقُلْتُ لَہٗ ؎

(ترجمہ) اس کے بعد اس نے اپنے مضبوط اور قوی الخلقت بازو پر جس پر فریب کی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ نہ کہ ہڈی ٹوٹنے کیوجہ سے آستین سرکائی۔ اور بے شرمی سے بھیک مانگنے لگا۔ جب پوری جماعت کو گرویدہ بناکر خوب اچھی طرح اپنی آستین بھر چکا تو خوش ہوتا ہوا ٹیلہ سے نیچے اترا۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے پیچھے سے اسکی چادر کا کنارہ پکڑ کر کھینچ لیا۔ جب وہ سر جھکائے میری طرف متوجہ ہوا اور سلام کرتا ہوا میرے سامنے ہوا۔ تو دیکھتا کیا ہوں کہ ہمارا استاذ ابوزید اپنے وجود اور جھوٹ کے ساتھ موجود ہے۔ میں کہنے لگا۔

حَسَرَ رُدْنَہٗ:۔ حسر یحسر (نصر وضرب) کھولنا۔ سرکانا ردن:۔ آستین۔ اَرْدَان جمع ہے۔ جبائر۔ جبیرۃ کی جمع ہے (تفصیل گذر چکی) لِلْاِسْتِمَاحَۃِ: بخشش مانگنا سفارش چاہنا۔ ثلاثی مجرد ضرب سے آتا ہے۔ اَلْوَقَاحَۃُ بے شرمی۔ بے حیائی۔ فَاخْتَلَبَ:۔ مکر و فریب کیا۔ دھوکہ دیا (ضرب) دھوکہ دینا۔ اَلْمَلَأُ:۔ جماعت۔ قوم کے بزرگ اور سربراہ افراد۔ قرآن کریم میں ہے یا ایہا الملاء انی القی الی کتاب کریم۔ اَتْرَعَ:۔ بھر دیا۔ اترع الاناء۔ پر کر دیا۔ بھر دیا۔ حتی اترع کمہ یعنی اپنی آستین خوب درہم و دینار سے بھر لی۔ ثُمَّ انْحَدَرَ مِنَ الرَّبْوَۃِ:۔ انحدار نیچے اترنا۔ ربوۃ۔ ٹیلہ۔ اونچی جگہ۔ جَذِلًا بِالْحَبْوَۃِ یعنی بخشش سے خوش ہوتا ہوا ٹیلہ سے نیچے اتر گیا۔ جذلا یعنی فرحا۔ جَذِلَ مَسْرُوْرًا (سمع) مسرور ہونا۔ حَبْوَۃٌ۔ عطیہ۔ بخشش۔ حبا یحبو (نصر) بخشش کرنا۔ ومینہ: ای مع کذبہ۔ مان یمین (ضرب) جھوٹ بولنا۔

اِلٰی کَمْ یَآ اَبَا زَیْدٍ ٭ اَفَانِیْنُ فِی الْکَیْدِ ٭ لِیَنْحَاشَ لَکَ الصَّیْدُ

وَلَا تَعْبَأْ بِمَنْ ذَمَّ

(ترجمہ) اے ابوزید تیرے مکرو فریب کے اسلوب کب تک رہیں گے۔ تاکہ تیرے لئے شکار جمع کریں۔ اور برا کہنے والے
کی تو کب تک پرواہ نہیں کرے گا۔

أَفَانِيْنُكَ فِي الْكَيْدِ:۔ تیرے اسلوب اور طریقے مکرو فریب میں۔ لِيُحَاشَ لَكَ الْمَصِيْدُ:۔ اى يجتمع لك الصيد۔ حَاشَ الْإِبِلَ۔ جمع کیا۔ ہنکایا (نصر)

فَأَجَابَ مِنْ غَيْرِ اسْتِحْيَاءٍ وَلَا ارْتِيَاءٍ وَقَالَ ؎

تَبَصَّرْ وَدَعِ اللَّوْمَ ✣ وَقُلْ لِيْ هَلْ تَرَى الْيَوْمَ ✣ فَتًى لَا يَقْمُرُ الْقَوْمَ
مَتٰى مَا دَسْتُهُ تَمَّ

(ترجمہ) پس اس نے بڑی بے حیائی اور بے فکری سے جواب دیا۔ اور کہا (نظم) آنکھیں کھول اور ملامت بازی کو چھوڑ اور
بتا کہ آج دنیا میں تو کوئی ایسا شخص دیکھتا ہے جو اپنے فریب کی کامیابی سے لوگوں کو مغلوب نہ کر لیتا ہو۔

لَا يَقْمُرُ (کلفظ) جوا کھیلنا۔ بازی لگانا۔ قَمَرَ الرَّجُلَ:۔ قمار اور جوئے میں اس سے جیت گیا۔ دَسْتُهُ:۔ حیلہ۔ مکر فریب۔ دُسُوْتٌ جمع ہے۔

فَقُلْتُ لَهُ بُعْدًا لَكَ يَا شَيْخَ النَّارِ وَذَامِلَةَ الْعَارِ۔ فَمَا مَثَلُكَ فِي طَلَاوَةِ عَلَانِيَتِكَ۔ وَخُبْثِ نِيَّتِكَ إِلَّا مَثَلُ رَوْثٍ مُفَضَّضٍ أَوْ كَنِيْفٍ مُبَيَّضٍ ثُمَّ تَفَرَّقْنَا فَانْطَلَقْتُ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَانْطَلَقَ ذَاتَ الشِّمَالِ وَنَاوَحْتُ مَهَبَّ الْجَنُوْبِ وَنَاوَحَ مَهَبَّ الشِّمَالِ

(ترجمہ) میں نے اس سے کہا اے ابلیس اور اے ننگ وعیب سے لدے ہوئے تو تیرے لئے ہلاکت ہو۔ تیری ظاہری خوبی
اور باطنی خباثت کی ایسی مثال ہے جیسے گوبر پر چاندی کا پانی پھیر لیا جائے یا سفیدی پالش کیا ہوا پاخانہ اس کے بعد
ہم دونوں جدا ہو گئے۔ میں دائیں جانب چل پڑا اور وہ بائیں جانب یعنی میں باد جنوبی کے مقابل ہوا اور وہ باد شمال کے

بُعْدًا لَكَ:۔ اى هلاكا لك۔ شَيْخَ النَّارِ:۔ ابلیس سے کنایہ ہے۔ کیونکہ وہ بھی آگ سے پیدا کیا گیا۔ ذَامِلَةَ الْعَارِ:۔ ذاملہ وہ اونٹنی جس پر مسافر اپنا زاد راہ باندھے۔ زَمَلَ الشَّيْءَ۔ اٹھایا۔ زَمَّلَ الشَّيْءَ اس کو چھپایا۔ زَمَّلَ فِي ثَوْبِهٖ لپیٹا۔ قرآن کریم میں ہے يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ۔ عار:۔ عیب۔ تفصیل گذر چکی۔

طَلَاوَةٌ:۔ طاء کے ضمہ۔ فتحہ اور کسرہ کے ساتھ حسن بہجت۔ خوبصورتی۔ رَوْثٌ:۔ گوبر۔ لید۔ أَرْوَاثٌ جمع ہے رَوْثَةٌ روث کا مفرد ہے۔ نَاوَحْتُ:۔ اى قَابَلْتُ سامنے ہوا۔ نیاحۃ اس کی اصل ہے کیونکہ نوحہ کرتے وقت بھی عورتیں ایک دوسرے کے سامنے ہوتی ہے۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّانِيَةَ عَشْرَةَ الدِّمَشْقِيَّةُ

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ شَخَصْتُ مِنَ الْعِرَاقِ اِلَى الْغُوْطَةِ وَاَنَا ذُوْ جُرْدٍ مَرْبُوْطَةٍ وَجِدَةٍ مَغْبُوْطَةٍ. يُلْهِيْنِيْ خُلُوُّ الذَّرْعِ. وَيَزْدَهِيْنِيْ حُفُوْلُ الضَّرْعِ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا بَعْدَ شِقِّ النَّفْسِ وَاِنْضَاءِ الْعَنْسِ اَلْفَيْتُهَا كَمَا تَصِفُهَا الْاَلْسُنُ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِى الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ فَشَكَرْتُ يَدَ النَّوٰى وَجَرَيْتُ طَلْقًا مَّعَ الْهَوٰى وَطَفِقْتُ اَفُضُّ بِهَا خُتُوْمَ الشَّهَوَاتِ وَاَجْتَنِيْ قُطُوْفَ اللَّذَّاتِ

ترجمہ: حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ جب میں عراق سے غوطہ کو چلا تو میرے پاس انتہائی قیمتی گھوڑے تھے جو بندھے رہتے تھے اور میری مالداری پر رشک کیا جاتا تھا۔ مجھے فارغ البالی نے کھیل کود میں ڈال رکھا تھا اور بھرے ہوئے تھنوں نے مغرور بنا رکھا تھا۔ جب میں تکلیف اٹھانے اور تیز و توانا اونٹنیوں کو دبلا کرنے کے بعد وہاں پہنچا تو اسکو ایسا ہی پایا جیسا زبانیں اسکی تعریف کرتی تھیں۔ اس میں ہر وہ سامان موجود تھا جس کی نفس کو خواہش ہو اور جس سے آنکھیں لذت اندوز ہوں۔ میں اپنے سفر کی نعمتوں کو دیکھ کر بہت شکر گذار ہوا اور بیک جست خواہشات کے ہمراہ چلنے لگا یعنی میں وہاں تمناؤں کی مہریں توڑنے لگا۔ اور لذتوں کے تازہ بتازہ پھل چننے لگا۔

اَلْغُوْطَة: شام میں ایک آبادی ہے جو نہایت سرسبز و شاداب ہونے کی وجہ سے جنان الدنیا کہلاتی ہے۔
جُرْدٍ مَرْبُوْطَةٍ: جُرْدٌ اَجْرَدُ کی جمع ہے۔ ایسا گھوڑا جس کے بدن پر بال نہ ہوں۔ جس گھوڑے کے جسم پر بال نہ ہوں یا کم ہوں وہ اچھا ہوتا ہے۔ مربوطة: بندھے ہوئے۔ جرد مربوطة وہ گھوڑے جن کو حفاظت کی خاطر مکان میں باندھ دیا گیا ہو۔

یَزْدَهِیْنِیْ: اِزْدَهَى الرَّجُلَ کبر پر آمادہ کیا۔
حُفُوْلُ الضَّرْعِ: حفل یحفل حفلا و حفولا (ضرب) جمع کرنا۔ ضرع۔ تھن۔ حفول الضرع کثرت مال سے کنایہ ہے۔ یزدهینی حفول الضرع یعنی مجھے کثرت مال نے تکبر پر آمادہ کیا اور خود پسند بنا دیا۔
قُطُوْف: قَطْفٌ کی جمع ہے۔ تازہ پھل قرآن کریم میں ہے قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ۔

اِلٰى اَنْ شَرَعَ سَفْرٌ فِي الْاِعْرَاقِ وَقَدْ اَشْفَفْتُ مِنَ الْاِعْرَاقِ فَعَادَنِيْ عِيْدٌ مِّنْ تَذْكَارِ الْوَطَنِ وَالْحَنِيْنِ اِلَى الْعَطَنِ فَقَوَّضْتُ خِيَامَ الْغَيْبَةِ وَاَسْرَجْتُ جَوَادَ الْاَوْبَةِ وَلَمَّا تَاَهَّبَتِ الرِّفَاقُ وَاسْتَتَبَّ الْاِتِّفَاقُ الْخَنَا مِنَ الْمَسِيْرِ

دُونَ اسْتِصْحَابِ الْخَفِيرِ. فَرُدْنَاهُ مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ وَأَعْمَلْنَا فِي تَحْصِيلِهِ أَلْفَ حِيلَةٍ. فَأَعْوَزَ وِجْدَانُهُ فِي الْأَحْيَاءِ حَتَّى خِلْنَا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْأَحْيَاءِ

(ترجمہ) یہاں تک کہ یاران سفر عراق جانے لگے ادھر میں ہر وقت کی آرزو کرنے سے خائف ہو چکا تھا ادھر وطن کی یاد اور اس کے اشتیاق سے دگویا) میرے لئے دوبارہ عید آگئی۔ پس میں نے بھی سفر کے لئے خیمے اکھاڑ لیے اور واپسی کے گھوڑے پر زین کس لی۔ مگر جب تمام سفر کے ساتھی جمع ہو گئے اور یگانگت استوار ہو گئی تو ہم کسی نگہبان کو ساتھ لئے بغیر سفر کرنے سے ڈرے۔ پھر ہم نے ہر قبیلہ میں اسکی تلاش کی اور اس کو حاصل کرنے کے لئے ہزاروں جتن کئے مگر قبیلوں میں اسکا پایا جانا ناممکن سا ہو گیا۔ یہاں تک کہ ہمارا یہ خیال ہو گیا کہ وہ زندوں میں سے ہی نہیں۔

اَلْاِعْرَاقُ :۔ ای فی الذہاب الی العراق۔ الی ان شرع سفر فی الاعراق :۔ یعنے میں خوشی اور عیش و عشرت میں تھا کہ اچانک عراق کا سفر پیش آیا۔ اَشْفَقْتُ مِنَ الاعراق :۔ میں فقر سے ڈرا اور خائف ہوا یا یہ معنے ہیں کہ میں عیش پرستی اور لذتوں کی فراوانی سے خائف ہوا اور گھبرایا۔ اَلْحَنِيْنُ :۔ شوق۔ عَطَنٌ :۔ بھیڑ بکریوں کی خوابگاہ۔ یہاں پر وطن سے استعارہ ہے۔

قَوَّضْتُ :۔ بمعنی نَقَضْتُ۔ قَوَّضْتُ خِيَامَ الْغَيْبَةِ یعنے میں نے سفر کے خیمے اکھاڑ پھینکے۔ خِيَامٌ۔ خَيْمَةٌ کی جمع ہے۔ غَيْبَةٌ سے مراد سفر ہے۔ کیونکہ اس میں بھی غیبوبت عن الوطن ہوتی ہے۔

اَسْرَجْتُ :۔ اسرج علی الفرس۔ زین کسی۔ سَرْجٌ کجاوہ۔ سُرُوْجٌ جمع ہے۔ اَوْبَةٌ :۔ بمعنی رجعۃ اَوْبٌ۔ بمعنی رجعۃ سے ہے۔ اَسْرَجْتُ جَوَادَ الْاَوْبَةِ واپسی کے گھوڑوں پر زین کس لی۔

اَلْخَفِيْرُ :۔ محافظ۔ نگہبان۔ وہ شخص جو راہروؤں کو اپنی نگرانی میں پہنچائے (نصر) پناہ دینا۔ حمایت کرنا۔

اَلْفَ حِيْلَةٍ :۔ ہزار حیلے اور جتن

اَلْاَحْيَاءُ :۔ قبائل۔ حَيٌّ کی جمع ہے۔

لَيْسَ مِنَ الْاَحْيَاءِ :۔ یہاں اَحْيَاءُ۔ حَيٌّ بمعنے زندہ کی جمع ہے۔

فَحَارَتْ لِعَوَزِهِ عُزُومُ السَّيَّارَةِ. وَانْتَدَوْا بِبَابِ جَيْرُونَ لِلِاسْتِشَارَةِ. فَمَا زَالُوا بَيْنَ عَقْدٍ وَحَلٍّ. وَشَزْرٍ وَسَحْلٍ. إِلَى أَنْ نَفِدَ التَّنَاجِي وَقَنِطَ الرَّاجِي. وَكَانَ حِذَتَهُمْ شَخْصٌ مِيسَمُهُ مِيسَمُ الشُّبَّانِ. وَلَبُوسُهُ لَبُوسُ الرُّهْبَانِ. وَبِيَدِهِ سُبْحَةُ النِّسْوَانِ. وَفِي عَيْنِهِ تَرْجَمَةُ النَّشْوَانِ. وَقَدْ قَيَّدَ لَحْظَهُ بِالْجَمْعِ. وَأَرْهَفَ أُذُنَهُ لِاسْتِرَاقِ السَّمْعِ

اس کے نہ ملنے کی وجہ سے قافلے کے ارادے ڈانواڈول ہو گئے اور سب باب جیرون پر مشورہ کے لئے جمع ہو گئے جب تائید اور تردید کے بعد مجلس مشاورت ختم ہو گئی اور امید کرنے والے کی امید ٹوٹ گئی ایک شخص جماعت کے بالمقابل تھا۔

جس کی صورت جوانوں جیسی تھی اور لباس راہبوں جیسا تھا۔ اس کے ہاتھ میں عورتوں جیسی تسبیح تھی اور اس کی آنکھوں سے بدمستی ٹپک رہی تھی۔ وہ اپنی نگاہ جماعت پر جمائے ہوئے تھا۔ اور لوگوں کی باتیں سننے کے لئے اپنے کان تیز کئے ہوئے تھا۔

اَلسَّیَّارَۃُ:۔ قافلہ۔ قرآن کریم میں ہے وَجَاءَتْ سَیَّارَۃٌ فارسلوا۔ فحادت لعوزۃ عزم السیارۃ: یعنی نگہبان نہ ہونے کی وجہ سے قوم کے ارادے مذبذب ہو گئے۔ وَانْتَدَوْا بِبَابِ جَیْرُوْنَ لِلْاِسْتِشَارَۃِ:۔ باب جیرون پر مشورہ کرنے کے لئے سب اکٹھے ہو گئے۔ جَیْرُوْنُ یا تو دمشق ہی کا نام ہے۔ یا دمشق کے اس دروازہ کا نام ہے جو مسجد جامع کی طرف واقع ہے۔ تَشَزَّرَ وَسَحَلَ:۔ اسے عقد وحل۔ کہا جاتا ہے شَزَرَ الْحَبْلَ۔ رسّی بانٹی۔ شزر۔ فتل شدید۔ سَحَلَ:۔ سحلہ اس کو بانٹا نہیں۔ لپیٹا نہیں (فتح)۔ قَنِطَ:۔ (سمع وضرب) مایوس ہونا۔ نا امید ہونا۔ قرآن کریم میں ہے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ

اَلرُّھْبَانُ:۔ رَاھِبٌ کی جمع ہے۔ تارک الدنیا (سمع) ڈرنا قرآن کریم میں ہے رَغَبًا وَرَھَبًا۔ سُبْحَۃُ النِّسْوَانِ:۔ عورتوں کی تسبیح۔ سُبْحَۃٌ۔ تسبیح۔ نفل نماز۔ نسوان نِسْوَۃٌ۔ نِسَاءٌ اور نِسْوَانٌ تینوں مَرْاَۃٌ کی جمع ہیں من غیر لفظہ۔ قرآن کریم میں ہے یَا نِسَاءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ۔ مَا بَالُ النِّسْوَۃِ الّٰتِیْ۔
تَرْجَمَۃُ النَّشْوَانِ:۔ ترجمۃ۔ تفسیر۔ علامت نَشْوَان۔ نشہ کی علامت۔ فی عینہ ترجمۃ النشوان۔ اس کی آنکھ سے نشہ کے آثار نمایاں تھے اَرْھَفَ:۔ اَرْھَفَ السَّیْفَ۔ دھار کو باریک کیا۔ اَرْھَفَ اُذُنَہٗ لِاِسْتِرَاقِ السَّمْعِ۔ باتیں سننے کیلئے کانوں کو تیز کیا۔ یعنی

فَلَمَّا آنَ انْکِفَاؤُھُمْ وَقَدْ بَرِحَ لَہٗ خِفَاؤُھُمْ۔ قَالَ لَھُمْ یَا قَوْمِ لِیُفْرَخْ کَرْبُکُمْ۔ وَلْیَاْمَنْ سِرْبُکُمْ فَسَاَخْفِرُکُمْ بِمَا یَسُرُّ رَوْعَکُمْ۔ وَیَبُذُّ طَوْعَکُمْ قَالَ الرَّاوِیْ فَاسْتَطْلَعْنَا مِنْہُ طِلْعَ الْخِفَارَۃِ وَاسْتَنْبَاْنَاہُ الْجُعَالَۃَ عَنِ السِّفَارَۃِ۔ فَزَعَمَ اِنَّھَا کَلِمَاتٌ لُقِّنَھَا فِی الْمَنَامِ لِیَحْتَرِسَ بِھَا مِنْ کَیْدِ الْاَنَامِ فَجَعَلَ بَعْضُنَا یُوْمِضُ اِلٰی بَعْضٍ۔ وَیُقَلِّبُ طَرْفَہٗ بَیْنَ لَحْظٍ وَغَضٍّ۔ وَتَبَیَّنَ لَہٗ اَنَّا اسْتَضْعَفْنَا الْخَبَرَ۔ وَاسْتَشْعَرْنَا الْخَوَرَ۔ فَقَالَ مَا بَالُکُمْ اتَّخَذْتُمْ جِدِّیْ عَبَثًا۔ وَجَعَلْتُمْ تِبْرِیْ خَبَثًا۔ وَلَطَالَمَا وَاللّٰہِ جُبْتُ مَخَاوِفَ الْاَقْطَارِ وَوَلَجْتُ مَقَاحِمَ الْاَخْطَارِ فَغَنِیْتُ بِھَا عَنْ مُصَاحَبَۃِ خَفِیْرٍ۔ وَاسْتِصْحَابِ جَفِیْرٍ

(ترجمہ) جب ان کی واپسی کا وقت قریب آگیا اور اس پر انکے بھید ظاہر ہو گئے تو کہنے لگا اے لوگو تمہاری پریشانی دور ہو جانی چاہیے۔ اور تمہارا دل مطمئن ہو جانا چاہیے۔ پس میں تم کو بطور بدرقہ کے ایسی چیز پیش کروں گا جو تمہاری گھبراہٹ کو زائل کرنے والی ہو گی اور تمہاری فرمانبردار ہو گی۔ راوی کہتا ہے ہم نے اس سے نگہبانی کی کیفیت کی کھود کرید کی اور اس کے قاصد بننے کی قیمت

بہت بڑھادی۔ اس نے کہا کہ چند جملے ہیں جو اسے خواب میں تلقین کئے گئے ہیں تاکہ وہ لوگوں کے شر سے محفوظ رہے۔ یہ سنکر ہم ایک دوسرے کی طرف اشارے کرنے لگے کبھی آنکھیں کھول لیتے اور کبھی بند کرلیتے۔ اسپر یہ بات ظاہر ہوگئی کہ ہم نے اس کی بات کو کمزور سمجھا اور اسکی سستی کلام کو چھپایا ہے۔ یہ دیکھ کر وہ بولا تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ میری معقول بات کو بیہودہ اور میرے خالص سونے کو کھوٹا سمجھ رہے ہو۔ خدا کی قسم میں نے بڑی کثرت سے خوف کے مواضع کو قطع کیا ہے اور ہلاکت اور سختی کی جگہوں میں داخل ہوا ہوں۔ لیکن میں ہمیشہ کسی نگہبان کو ہمراہ لینے اور ترکش کو ساتھ رکھنے سے بے نیاز رہا ہوں۔

انکفا: یعنی انصرف۔ انکفا القوم۔ لوٹ، واپس ہونا۔ برح: یعنی ظہر (سمع) ظاہر ہونا۔ قرآن کریم میں ہے۔ لن نبرح علیہ عاکفین۔ برح لہ خفاؤھم یعنی ان کے بھید اور پوشیدہ باتیں اس پر روشن اور واضح ہوگئیں۔ لیفرخ کربکم۔ فرخ یفرخ (سمع) غم اور گھبراہٹ دور ہونا۔ کرب۔ حزن۔ غم پریشانی۔ سری بکم: نفس۔ قلب۔ لیسر و دوعکم: سرا یسرو (نصر) زائل ہوا۔ چلے جانا۔ بما یسرو روعکم یعنی ایسی چیز پیش کرونگا جس سے تمہاری گھبراہٹ ختم ہو جائے گی

اسنینا لہ الجعالۃ: ہم نے اس کے لئے بخشش کو بہت کثیر کردیا

سنی یسنی: (سمع) بلند مرتبہ ہونا۔ جعالۃ: عامل کی مزدوری۔ اجرت۔ جعائل جمع ہے۔ یومض۔ اے یشیر اشارۃ خفیۃ۔ ومض یعنی (ضرب) کنکھیوں سے دیکھنا۔ ہلکے اشارے کرنا۔ الخنوع: کمزور ہونا۔ سست ہونا استشعرنا الخنوع۔ یعنی اس کے کلام کا ضعف ہم نے محسوس کرلیا۔ جبت: قطعت۔ قرآن کریم میں ہے جابوا الصخر بالواد۔ الاقطار: قطر (بالضم قاف) کی جمع ہے جانب۔ گوشہ۔ یہاں پر نواحی الارض مراد ہیں۔ قرآن کریم میں ہے ان تنفذوا من اقطار السموات والارض۔ خفیر: ۱۲ حافظ۔ نگہبان۔ جفیر: ترکش۔

ثُمَّ إِنِّي سَأَنْفِي مَا رَابَكُمْ۔ وَأَسْتَسِلُّ الْحَذَرَ الَّذِي نَابَكُمْ۔ بِأَنْ أُوَافِقَكُمْ فِي الْبَدَاوَةِ۔ وَأُرَافِقَكُمْ فِي السَّمَاوَةِ۔ فَإِنْ صَدَقَكُمْ وَعْدِي۔ فَاجِدُوا مَسْعَدِي۔ وَأَسْعِدُوا جَدِّي۔ وَإِنْ كَذَبَكُمْ فَمِي۔ فَمَزِّقُوا أَدِيمِي۔ وَأَرِيقُوا دَمِي۔ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ۔ فَأُلْهِمْنَا تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ۔ وَتَحْقِيقَ مَا رَوَاهُ۔ فَنَزَعْنَا عَنْ مُجَادَلَتِهِ۔ وَاسْتَهَمْنَا عَلَى مُعَادَلَتِهِ۔ وَفَصَمْنَا بِقَوْلِهِ عُرَى الرَّيْبِ۔ وَأَلْغَيْنَا اتِّقَاءَ الْعَايِثِ وَالْعَائِثِ۔ وَلَمَّا حُكِمَتِ الرِّحَالُ۔ وَأَزِفَ التَّرْحَالُ۔ اِسْتَنْزَلْنَا كَلِمَاتِهِ الرَّاقِيَةَ۔ لِنَجْعَلَهَا الْوَاقِيَةَ الْبَاقِيَةَ

(ترجمہ) پھر بھی میں اس شک کو دور کئے دیتا ہوں جو تمہیں لاحق ہوا ہے اور اس خطرہ کو نکال پھینکے دیتا ہوں جو تم کو پیش آیا ہے یا یں طور کہ میں جنگل میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا۔ اور سماوہ میں بھی تمہاری رفاقت کروں گا۔ اگر میری بات ٹھیک ہوگئی تو خوش بختی میری کی تجدید کردینا۔ اور میرے بخت کو نیک بنا دینا۔ اور اگر میرے منہ نے تم سے جھوٹ بولا ہے تو میری کھال اتار

لینا اور میرا خون بہا دینا حارث بن ہمام کہتا ہے ہمارے دل میں اس کے خواب کی سچائی اور اسکی بات کی واقعیت گھر کر گئی۔ پس ہم نے اس سے خصومت کرنے سے کنارہ کشی کرلی پس ہم نے اس کے هدیل بنانے پر قرعہ ڈالا۔ اور اس کے کہنے کی وجہ سے ہم نے علائق کے بندھن کاٹ دیئے اور کھیل کود کرنے والے اور فتنہ پرداز کا خوف اپنے دل سے نکال دیا۔ جب پالان ٹھیک ہوگئے اور سفر کا وقت آگیا۔ ہم نے ان دعائیہ کلمات کو یاد کرنے کی درخواست کی تاکہ انکو محفوظ کرلیں اور گرہ باندھ لیں

سَانْفِي :- ای سازیل۔ سانفی ما دا بکم یعنے عنقریب میں اس چیز کو تو زائل کئے دیتا ہوں جس نے تمہیں شک و شبہ میں ڈال دیا۔ اَسْتَسِلُّ الْحِقْدَ الَّذِيْ نَابَكُمْ اور اس خوف کو کھینچکر الگ پھینکے دیتا ہوں جو تمہیں پیش آیا ہے۔ انتہائی مبالغہ کے الفاظ ہیں۔ بِاَنْ اُدَافِقَكُمْ فِي الْبَدَاوَةِ۔ میں تمہارے ساتھ جنگل میں چلوں گا۔ بَدَاوَةٌ۔ بادیہ، صحرا۔

وَاُدَافِقَكُمْ فِي السَّمَاوَةِ :- اور سماوہ میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔ سماوہ۔ شام اور عراق کے درمیان ایک غیر آباد مقام ہے جہاں سے گذرتے ہوئے لوگ ڈر محسوس کرتے ہیں کہتے ہیں کہ قوم ثمود بھی اس علاقہ میں آباد تھی۔ فَمَزِّقُوْا اَدِيْمِيْ :- یعنی اگر تم نے مجھے جھوٹا پایا تو میری کھال قطع کر دینا۔ آبروریزی سے کنایہ ہے یا قتل سے جیسا کہ اَدِيْقُوْا دَمِي، سے معلوم ہوتا ہے۔

وَاسْتَهَمْنَا عَلٰى مُعَادَلَتِهٖ :- ہم نے قرعہ ڈالا کہ وہ کس کی سواری پر سوار ہوگا۔ عَادَلَهٗ فِي الْمَحْمِلِ۔ ساتھ سوار ہوا۔

فَصَمْنَا :- (ضرب) کاٹنا۔ قطع کرنا۔ عُرَى الرَّبَائِثِ :- عُرَى عُرْوَةٌ کی جمع ہے۔ عُرْوَةٌ کا جس چیز سے باندھا جائے۔ متعلق کیا جائے۔ قرآن کریم میں ہے فقد استمسك بالعروة الوثقى۔ رَبَائِث :- رَبِيْثَةٌ کی جمع ہے۔ مانع۔ عائق (للسر) روکنا۔ منع کرنا۔ الْعَابِث :- عبث بمعنی کھیل سے مشتق ہے

عَائِث :- فسادی۔ مال خراب کرنے والا جمع۔ عاث یعیث عَيْثًا (ضرب) خراب کرنا۔ عاث فی مالہ۔ فضول خرچی کی۔

عُكِمَتِ الرِّحَالُ :- ای شدت الرحال (ضرب) باندھنا۔ عکم المتاع۔ باندھ لیا۔

اَزِفَ التَّرَحَّالُ :- کوچ کا وقت قریب آن پہنچا۔ ازف یازف (سمع) قریب ہونا۔ قرآن کریم میں ہے ازفت الآزفة الازفة یعنے قیامت۔

فَقَالَ لِيَقْرَأْ كُلٌّ مِّنْكُمْ اُمَّ الْقُرْاٰنِ۔ كُلَّمَا اَظَلَّ الْمَلَوَانِ۔ ثُمَّ لِيَقُلْ بِلِسَانٍ خَاضِعٍ وَّ صَوْتٍ خَاشِعٍ۔ اَللّٰهُمَّ يَا مُحْيِيَ الرُّفَاتِ وَيَا دَافِعَ الْاٰفَاتِ وَيَا وَاقِيَ الْمَخَافَاتِ۔ وَيَا كَرِيْمَ الْمُكَافَاتِ۔ وَيَا مَوْئِلَ الْعُفَاةِ وَيَا وَلِيَّ الْعَفْوِ وَالْمُعَافَاتِ۔ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ اَنْبِيَآئِكَ۔ وَمُبَلِّغِ اَنْبَآئِكَ۔ وَعَلٰى مَصَابِيْحِ اُسْرَتِهٖ وَمَفَاتِيْحِ نُصْرَتِهٖ

(ترجمہ) وہ بولا کہ تم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ صبح شام سورہ فاتحہ پڑھے اور اس کے بعد دبی زبان اور پست آواز سے یہ دعا پڑھے اے بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرنے والے مصیبتوں کو دور کرنے والے۔ خوفوں سے نجات دینے والے۔ اچھا بدلہ دینے والے۔ اور اے طلبگاران عفو کی امیدگاہ۔ اے صاحب مغفرت اور اے ضرر سے دور کرنے والے۔ حضور علیہ السلام پہ رحمتیں نازل فرما جو تیرے آخری نبی ہیں اور تیری خبروں کے ہم تک پہنچانے والے ہیں اور آپ کے اقارب اور اصحاب پہ بھی رحمتیں نازل فرما

اَلْمَلَوَانِ :- دن ورات۔ لیل ونہار۔ بِلِسَانٍ خَاضِعٍ وَّصَوْتٍ خَاشِعٍ :- خضوع۔ تواضع اور فروتنی کرنا۔

خشوع۔ عاجزی کرنا۔ خضوع۔ بدن کے لئے آتا ہے اور خشوع۔ صوت اور قلب کے ساتھ۔ قرآن کریم میں ہے۔

وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ - دونوں باب فتح سے آتے ہیں - وَاٰقِي الْمَخَافَاتِ :- خوفوں سے نجات دلانے والا - مَصَابِيْحُ اُسْرَتِهٖ :- حضور نبی کریم کا خاندان - قبیلہ اہل بیت - مَفَاتِيْحُ نُصْرَتِهٖ :- آپ کے اصحاب مہاجرین وانصار رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین -

وَاَعِذْنِيْ مِنْ نَزَغَاتِ الشَّيَاطِيْنِ - وَنَزَوَاتِ السَّلَاطِيْنِ - وَاِعْنَاتِ
الْبَاغِيْنَ - وَمُعَانَاتِ الطَّاغِيْنَ - وَمُعَادَاتِ الْعَادِيْنَ - وَعُدْوَانِ الْعَادِيْنَ
وَغَلَبِ الْغَالِبِيْنَ - وَسَلَبِ السَّالِبِيْنَ - وَحِيَلِ الْمُحْتَالِيْنَ - وَغِيَلِ الْمُغْتَالِيْنَ
اَجِرْنِي اللّٰهُمَّ مِنْ جَوْرِ الْمُجَاوِرِيْنَ - وَمُجَاوَرَةِ الْجَائِرِيْنَ - وَكُفَّ عَنِّيْ اَكُفَّ
الضَّائِمِيْنَ - وَاَخْرِجْنِيْ مِنْ ظُلُمَاتِ الظَّالِمِيْنَ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ
عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ - اَللّٰهُمَّ حُطْنِيْ فِيْ تُرْبَتِيْ وَغُرْبَتِيْ - وَغَيْبَتِيْ وَاَوْبَتِيْ -
وَنُجْعَتِيْ وَرَجْعَتِيْ - وَتَصَرُّفِيْ وَمُنْصَرَفِيْ وَتَقَلُّبِيْ وَمُنْقَلَبِيْ

(ترجمہ) اور مجھے شیطان کے وسوسوں - حکمرانوں کی برائیوں - اہل ستم کے ستم سرکشوں کی سرکشی - دشمنوں کی دشمنی - ظالموں کی گرفت - زبردستوں کی جبرہ دستی - اچکوں کی لوٹ مار - دھوکے بازوں کے فریب اور قاتلوں کے قتل سے پناہ میں رکھ - اے اللہ مجھے پڑوسیوں کے ظلم اور ظالموں کے دبدبہ سے بچا - اور ستمگاروں کی دست برد سے محفوظ رکھ - اور اپنی بے پایاں رحمت سے مجھے ظالموں کے ظلم کے اندھیرے سے نکال کر اپنے نیک بندوں میں شامل کرلے - اے اللہ میرے شہر میں - سفر میں - غیر موجودگی میں - لوٹنے میں طلب معیشت کے سفر میں - پھرنے پھرانے میں - افعال میں - لوٹنے میں (حالت) انقلاب میں اور (حالت) منقلبہ میں میری حفاظت فرما -

اَعِذْنِيْ مِنْ نَزَغَاتِ الشَّيَاطِيْنِ :- اَعِذْنِيْ مجھ کو محفوظ رکھ (لغوی تحقیق گذر چکی) - نَزَغَاتٌ :- نَزْغَةٌ کی جمع ہے - نَزْغٌ طعنہ دینا - فساد کے لئے کسی امر میں چھیڑنا - قرآن کریم میں ہے - نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ (تفصیل گذر چکی) نزوات :- بمعنی وَثَبَاتٌ :- نزا ینزو (نصر) کودنا - نزا علیہ - اسپر جا پڑا - روند ڈالا - سَلَاطِيْنُ :- سلطان کی جمع ہے - حجت - بادشاہ - حکمران - نَزَوَاتِ السلاطین :- بادشاہوں کے حملے - اعنات الباغین باغیوں کی سرکشی - مُعَادَاةُ الْعَادِيْنَ - حد سے تجاوز کرنے والوں کا ظلم وستم - الضائمین :- بمعنی ظالمین - حُطْنِيْ :- حاط یحوط (نصر) حفاظت کرنا - وَاَوْبَتِيْ ای رجوعی الی الوطن - نُجْعَتِيْ :- ای سفری فے طلب الرزق (فتح) گھاس کی تلاش میں نکلنا -

وَاحْفَظْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ وَنَفَائِسِيْ - وَعِرْضِيْ وَعَرَضِيْ - وَعَدَدِيْ وَعُدَدِيْ

وَسَكَنِي وَمَسْكَنِي۔ وَحَوْلِي وَحَالِي۔ وَمَآلِي وَمَالِي۔ وَلَا تُلْحِقْ بِي تَغْيِيرًا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ مُغِيرًا۔ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا۔ اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِي بِعَيْنِكَ وَعَوْنِكَ وَاخْصُصْنِي بِأَمْنِكَ وَمَنِّكَ وَتَوَلَّنِي بِاخْتِيَارِكَ وَخَيْرِكَ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى كَلَاءَةِ غَيْرِكَ وَهَبْ لِي عَافِيَةً غَيْرَ عَافِيَةٍ۔ وَارْزُقْنِي رَفَاهِيَةً غَيْرَ وَاهِيَةٍ۔ وَاكْفِنِي مَخَاشِيَ اللَّأْوَاءِ وَاكْنُفْنِي بِغَوَاشِي الْآلَاءِ۔ وَلَا تُظْفِرْ بِي أَظْفَارَ الْأَعْدَاءِ۔ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ۔

(ترجمہ) اور میری جان کی۔ میرے عمدہ مال کی۔ میری عزت کی۔ میرے سامان کی۔ میری آل اولاد کی۔ میرے آلات کی میرے عزیز واقرب کی۔ میرے گھر کی۔ میری قوت کی۔ میرے حال کی۔ میرے انجام کی۔ میرے مال کی نگہداشت فرما۔ میری حالت کو ذلت کی طرف نہ پھیر۔ مجھ پر کسی لوٹ مار کرنے والے کو متعین نہ فرما۔ اور مجھے اپنی رحمت سے عزت اور مدد گار عطا فرما۔ خداوندا اپنی حفاظت اور مدد کے ذریعہ سے میری نگہداشت کیجئے یا اپنی حفاظت کے سوا کسی دوسرے کی حفاظت کا محتاج نہ بنا۔ مجھ پر نہ ٹلنے والی عافیت کی بخشش فرما۔ اور مجھے کبھی سست نہ ہونے والی فراخی عیش سے بہرہ اندوز فرما۔ مجھے خوف اور شدت وسختی کے مواقع سے بچا۔ اور نعمت کی پوششوں سے مجھے ڈھانپ اور مجھ پر دشمنوں کے ناخنوں کو غالب نہ فرما۔ بلاشبہ تو ہی دعاؤں کا سننے والا ہے۔

نَفَائِسُ:۔ نَفِيسَةٌ کی جمع ہے۔ یہاں مراد بہترین مال وسامان ہے۔ عِرْضِي وعَرَضِي:۔ عِرْض۔ عین کے کسرہ کے ساتھ۔ آبرو۔ عزت۔ اور فتحہ کے ساتھ مال ومتاع۔ سامان۔ عَدَدِي:۔ بیوی اور بچے اَعْدَاد جمع ہے۔ عُدَدِي:۔ بضم عین عُدَّة کی جمع ہے سامان اور ہتھیاروں کا وہ حصہ جو شمار کرکے رکھا جائے۔ مَآلِي:۔ مآل۔ انجام۔ مَنِّكَ:۔ احسان۔ بھلائی والصرانکو ئی کرنا۔

رَفَاهِيَةٌ:۔ آسودگی۔ خوشحالی۔ رَفَهَ يَرْفَهُ (فتح) کشادگی اور آسودگی ہونا۔ وَاهِيَةٌ:۔ ضعیفة۔ کمزور سست مَخَاشِي اللَّأْوَاءِ:۔ ای مخاوف الشدة والضيق۔ وَاكْنُفْنِي:۔ بمعنی استرني۔ اكنفني بغواشي الآلاء یعنے مجھ کو نعمتوں کے پردے سے ڈھانپ لے۔ اور چھپا لے۔ اَظْفَار۔ ظُفُرٌ کی جمع ہے۔ ناخن۔ ہتھیار۔ ... بھلائی کرنا۔ قرآن کریم میں ہے لقد من الله على المؤمنين

ثُمَّ أَطْرَقَ لَا يُدِيرُ لَحْظًا۔ وَلَا يُحِيرُ لَفْظًا۔ حَتَّى قُلْنَا قَدْ أَبْلَسَتْهُ خَشْيَةٌ۔ أَوْ أَخْرَسَتْهُ غَشْيَةٌ۔ ثُمَّ أَنْغَضَ رَأْسَهُ وَصَعَّدَ أَنْفَاسَهُ۔ وَقَالَ أُقْسِمُ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْأَبْرَاجِ۔ وَالْأَرْضِ ذَاتِ الْفِجَاجِ۔ وَالْمَاءِ الثَّجَّاجِ۔ وَالسِّرَاجِ الْوَهَّاجِ۔ وَالْبَحْرِ الْعَجَّاجِ۔ وَالْهَوَاءِ وَالْعَجَاجِ۔ إِنَّهَا لَمِنْ أَيْمَنِ الْعُوَذِ۔

وَاَغْنٰی عَنْکُمْ مِنْ لَابِسِی الْخُوَذِ. مَنْ دَرَسَهَا عِنْدَ اِبْتِسَامِ الْفَلَقِ. لَمْ یُشْفِقْ مِنْ خَطْبٍ اِلَی الشَّفَقِ. وَمَنْ نَاجٰی بِهَا طَلِیْعَةَ الْغَسَقِ. اَمِنَ لَیْلَتَهٗ مِنَ السَّرَقِ

(ترجمہ) اس کے بعد اس نے سر جھکا لیا۔ نہ نظر پھیرتا تھا اور نہ کسی بات کا جواب دیتا تھا۔ یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ اس کو خوف خدا نے ناامید بنا دیا ہے۔ یا مدہوشی نے گونگا کر دیا ہے۔ کچھ دیر کے بعد اس نے سر اٹھایا۔ اور لمبا سا سانس کھینچ کر بولا۔ برجوں والے آسمان۔ راستوں والی زمین۔ بہنے والے پانی۔ روشن چراغ۔ اور موجیں مارتے ہوئے دریا اور غبار کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ بلاشبہ یہ دعا بہترین تعویذ ہے۔ اور خود پہننے والوں سے زیادہ تمہیں بے نیاز کرنے والا ہے۔ جو کوئی ان کلمات کو صبح کی پو پھٹنے کے وقت پڑھے وہ شفق تک کسی امر شدید سے نہیں ڈرے گا۔ اور اگر تاریکی شروع ہوتے ہی پڑھے تو اس رات چوری سے محفوظ رہے گا۔

ثُمَّ اَطْرَقَ لَا یُدِیْرُ لَحْظًا :۔ پھر اس نے سر جھکا لیا۔ نہ تو نگاہ کو پھیرتا تھا وَلَا یُحِیْرُ لَفْظًا :۔ اور نہ بات کا جواب دیتا تھا۔ اَبْلَسَتْهُ :۔ ای اَحْزَنَتْهُ۔ قرآن کریم میں ہے وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ۔ اَبْلَسَتْهُ خَشْیَةٌ۔ اس کو خوف نے ناامید بنا دیا۔

اَخْرَسَتْهُ :۔ اِخْرَاس :۔ گونگا بنا دینا۔ اَخْرَس۔ گونگا خُرْسٌ جمع ہے (سمیع) زبان بند ہو جانا۔ قادر الکلام نہ ہونا ذَاتِ الْاَبْرَاجِ :۔ اَبْرَاج۔ بُرْج کی جمع ہے برج گنبد اسکی جمع بُرُوْج اور بُرُوْجَة بھی آتی ہے۔ مثلاً وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ۔ اور وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ

الْفِجَاجُ :۔ فَجّ کی جمع ہے۔ وسیع راستہ۔ قرآن کریم میں ہے مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ اور فِجَاجًا سُبُلًا۔ الثَّجَّاجُ :۔ بہنے والا۔ بہت زور سے برسنے والا۔ قرآن کریم میں ہے وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ثَجَّاجًا۔ الْوَهَّاجُ :۔ بھڑکتا ہوا۔ خوب روشن۔ الْعَجَّاجُ :۔ شور مچانے والا۔ موجیں مارنے والا۔ الْعَجَاجُ۔ غبار۔ گرد۔ عِنْدَ اِبْتِسَامِ الْفَلَقِ :۔ سپیدۂ صبح نمودار ہونے کے وقت الْغَسَقُ :۔ ظلمت۔ تاریکی۔ اندھیرا۔ ابتدائی رات کی تاریکی قرآن کریم میں ہے۔ اِلٰی غَسَقِ اللَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ

قَالَ فَتَلَقَّنَّاهَا حَتّٰی اَتْقَنَّاهَا۔ وَتَدَارَسْنَاهَا لِکَیْ لَا نَنْسَاهَا۔ ثُمَّ سِرْنَا نُزْجِی الْحُمُوْلَاتِ۔ بِالدَّعَوَاتِ۔ لَا بِالْحُدَاةِ وَنَحْمِی الْحُمُوْلَاتِ بِالْکَلِمَاتِ لَا بِالْکُمَاةِ۔ وَصَاحِبُنَا یَتَعَهَّدُنَا بِالْعَشِیِّ وَالْغَدَاةِ۔ وَلَا یَسْتَنْجِزُ مِنَّا الْعِدَاتِ حَتّٰی اِذَا عَایَنَّا اَطْلَالَ عَانَةَ۔ قَالَ لَنَا الْاِعَانَةَ الْاِعَانَةَ۔ فَاَحْضَرْنَاهُ الْمَعْلُوْمَ وَالْمَکْتُوْمَ۔ وَاَرَیْنَاهُ الْمَعْکُوْمَ وَالْمَخْتُوْمَ۔ وَقُلْنَا لَهٗ اقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ۔ فَمَا تَجِدُ فِیْنَا غَیْرَ رَاضٍ۔ فَمَا اسْتَخَفَّهٗ سِوَی الْخُفِّ وَالزِّیْنِ۔

وَلَا حِلْيَ يَعْنِيْهِ غَيْرَ الْحَلْيِ وَالْعَيْنِ۔ فَاحْتَمَلَ مِنْهُمَا وِقْرَهٗ وَنَاءَ بِمَا يَسُدُّ فَقْرَهٗ

(ترجمہ) راوی کہتا ہے۔ ہم نے ان الفاظ کو لے لیا اور خوب اچھی طرح یاد کرلیا اور آپس میں دور کیا تاکہ بھول نہ جائیں۔ پھر تو ہم نے اونٹنیوں کو حدی خوانی کے الفاظ کی بجائے انہیں کلمات دعائیہ سے ہانکنا شروع کردیا۔ اور مسلح سپاہیوں کے بجائے انہی الفاظ سے سامان کی حفاظت کرنے لگے۔ ادھر ہمارے صاحب صبح وشام نگہداشت میں مصروف تھے۔ اور وفائے عہد کا قطعاً کوئی مطالبہ کرتے نہیں تھے۔ یہانتک کہ جب ہم نے موضع عانہ کے آثار دیکھ لئے تو کہنے لگے لائیے کچھ دلوائیے۔ ہم نے سارا ظاہر اور پوشیدہ مال لاکر ڈالدیا اور ایک ایک بستہ اور سربمہر چیز دکھا کر اس سے کہا ہم بخوشی اجازت دیتے ہیں کہ آپ جیسا چاہیں مال لے لیں۔ اس نے صرف ہلکے مگر بیش قیمت اور آرائش کی چیزوں لینے میں آسانی سمجھی۔ اور اس کی آنکھ کو زیور اور نقدی کے سوا کچھ نہ بھایا۔ چنانچہ اس نے گٹھڑ باندھ لیا اور اپنی تنگدستی کا سدباب کرکے الگ جا کھڑا ہوا۔

فتلقناھا:۔ یعنے ہم نے ان کلمات کو لے لیا۔ حَتّٰی اَنْقَنَّاھَا۔ اور ان کو خوب اچھی طرح یاد کرلیا۔ وَتَدَارَسْنَاھَا اور آپس میں مل جل کر پڑھتے رہے تاکہ بھول نہ جائیں۔ نُزْجِی الْحَمُوْلَاتِ۔ یعنی ہم نے کوچ کیا در انحالیکہ ہم اپنی اونٹنیوں کو ہنکا رہے تھے۔ نُزْجِی۔ بمعنی نَسُوْقُ۔ قرآن کریم میں ہے یُزْجِیْ سَحَابًا۔ حَمُوْلَات:۔ حمولۃ کی جمع ہے۔ وہ اونٹنی جس پر بوجھ لادا جائے۔ حُمُوْلَۃٌ حا کے ضمہ کے ساتھ بمعنی بوجھ۔ وزن۔ بِالْکُمَاتِ:۔ کَمِیٌّ کی جمع ہے بہادر۔ ہتھیار بند۔ مسلح۔ کَمٰی یَکْمِیْ (ضرب) اپنے آپ کو زرہ اور خود سے چھپا لینا۔ وَلَا یَسْتَنْجِزُ مِنَّا الْعِدَاتِ:۔ یعنے ہم سے ایفائے عہد کا مطالبہ نہیں کرتا تھا۔

اطلال:۔ طَلَلٌ کی جمع ہے۔ اونچا مقام۔ نشانات۔ آثار طُلُوْل بھی جمع آتی ہے۔ عَانَۃ:۔ عراق میں ساحل فرات پر ایک بستی جہاں بہترین شراب کشید کی جاتی ہے۔ اَلْمَعْلُوْمُ وَالْمَکْتُوْمُ:۔ یعنے ظاہر اور پوشیدہ۔ الْمَعْکُوْمُ وَالْمَخْتُوْمُ:۔ معکوم بندھا ہوا سامان۔ مختوم مہر شدہ۔ روپیہ۔ نقدی۔ اِسْتَخَفَّ:۔ ہلکا سمجھا۔ اِسْتِثْقَال کی ضد ہے۔ خِفٌّ خفیف۔ ہلکا جس کی قیمت زیادہ ہو۔ ذَیْن:۔ مزیّن۔ وِقْرَہٗ:۔ بوجھ۔ بھاری وزن جس کو انسان اٹھا نہ سکے۔ اَوْقَار جمع ہے۔ نَاءَ (نصر) دور ہوجانا۔ ایک طرف کو ہوجانا۔

ثُمَّ خَالَسَنَا مُخَالَسَةَ الطَّرَّارِ۔ وَانْصَلَتَ مِنَّا انْصِلَاتَ الْفَرَّارِ۔ فَاَوْحَشَنَا فِرَاقُهٗ وَاَدْهَشَنَا امِّحَاقُهٗ۔ وَلَمْ نَزَلْ نَنْشُدُهٗ بِكُلِّ نَادٍ۔ وَنَسْتَخْبِرُ عَنْهُ كُلَّ مُغْوٍ وَّهَادٍ۔ اِلٰى اَنْ قِيْلَ اِنَّهٗ مُذْ دَخَلَ عَانَةَ۔ مَا زَايَلَ الْحَانَةَ۔ فَاَغْرَانِيْ خُبْثُ هٰذَا الْقَوْلِ بِسَبْكِهٖ۔ وَاِنْ لَّسْتُ مِنْ سِلْكِهٖ۔ فَادَّلَجْتُ اِلَى الدَّسْكَرَةِ۔ فِيْ هَيْئَةٍ مُّنْكَرَةٍ

(ترجمہ) پھر وہ ہم سے اچکے اور جیب کترے کی طرح غائب ہوگیا۔ اور ہم سے تیز دوڑانے والے کی طرح بھاگ گیا۔ پس

اس کی جدائی نے ہم کو وحشت میں ڈال دیا۔ اور اتنی پھرتی سے نکل جانے نے ہم کو حیرت زدہ کردیا۔ ہم اس کو ہر مجلس میں تلاش کرتے رہے اور ہر بھولے بھٹکے (راہرو) اور راستہ جاننے والے سے اس کے متعلق پوچھتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم کو پتہ چلا کہ وہ حبیب سے عانہ میں داخل ہوا ہے۔ میخانہ سے جدا نہیں ہوا۔ پس مجھے اس بیہودہ خبر نے اسکی آزمائش اور ایسی چیز میں داخل ہونے کے لئے بھڑکا دیا۔ جس کا میں اہل نہیں تھا۔ یعنی میں رات کو پراگندہ ہیئت بنا کر شرابخانے میں پہنچ گیا

طِمْرَاد: جیب تراش۔ کیسہ بر۔ اِنْصَلَتَ: انصلات کھسک جانا۔ اس طرح کہ دوسروں کو معلوم نہ ہو۔ اَدْهَشْنَا ہم کو مدہوش بنادیا۔ دَهِشَ يَدْهَشُ (سمع) متحیر ہونا نَنْشُدُ: یعنی نَطْلُبُ۔ مُغْوٍ: بھٹکنے والا۔ اِغْوَاءٌ سے اسم فاعل ہے (تفصیل گذر چکی) الْحَانَة: شراب کی

دوکان۔ حَانَ يَحِيْنُ حَيْنًا (ضرب) سے ہے حَيْن ہلاک ہونا۔ شراب نوشی میں بھی کیونکہ مال۔ عزت اور عقل کی ہلاکت ہے اسلئے خانہ شراب کی دوکان کو کہنے لگے۔ فَادَّلَجْتُ: اِدِّلَاج۔ رات کے آخری حصہ میں چلنا۔ اَلْمَسْكَرَة: میخانہ وہ مقام جہاں شرابی کبابی جمع رہتے ہوں دَسَاكِر جمع ہے

فَاِذَا الشَّيْخُ فِيْ حُلَّةٍ مُمَصَّرَةٍ۔ بَيْنَ دِنَانٍ وَّمِعْصَرَةٍ۔ وَحَوْلَهٗ سُقَاةٌ تَبْهَرُ۔ وَشُمُوْعٌ تَزْهَرُ۔ وَاٰسٌ وَعَبْهَرٌ۔ وَمِزْمَارٌ وَمِزْهَرٌ۔ وَهُوَ تَارَةً يَسْتَبْزِلُ الدِّنَانَ۔ وَطَوْرًا يَسْتَنْطِقُ الْعِيْدَانَ۔ وَدَفْعَةً يَسْتَنْشِقُ الرَّيْحَانَ۔ وَاُخْرٰى يُغَازِلُ الْغِزْلَانَ۔ فَلَمَّا عَثَرْتُ عَلٰى لَبْسِهٖ وَتَفَاوُتِ يَوْمِهٖ مِنْ اَمْسِهٖ۔ قُلْتُ لَهٗ اَوْلٰى لَكَ يَا مَلْعُوْنُ۔ اَاُنْسِيْتَ يَوْمَ جَيْرُوْنَ فَضَحِكَ مُسْتَغْرِبًا ثُمَّ اَنْشَدَ مُطْرِبًا ؎

(ترجمہ) پس اچانک وہ شیخ سرخ لباس پہنے ہوئے شراب کے مٹکوں اور اس حوض کے درمیان جس میں شراب کھینچی جاتی ہے براجمان ہیں۔ گرد و پیش ماہرو ساقیوں کا جمگھٹا ہے۔ اور بہت سی شمعیں روشن ہیں۔ کہیں یاسمین ہے اور کہیں نرگس۔ کہیں مزمار ہے اور کہیں ساز۔ اور کبھی خم کے سوراخ سے شراب پیتا ہے۔ کبھی مزامیر بجواتا ہے۔ اور کبھی سنبل و ریحان سونگھتا ہے۔ اور کبھی ہرنوں سے کھیلتا ہے۔ یعنی لڑکوں سے (چھیڑ چھاڑ کرتا ہے) پس جب میں اس کے فریب سے واقف ہوگیا۔ اور یہ جان لیا کہ اس کا آج کل سے کتنا مختلف ہے۔ تو میں نے اس سے کہا۔ ہلاکت ہو تیرے لئے اے ملعون کیا تو نے یوم جیرون بھلا دیا ہے (یہ سنکر) وہ کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ اور گا گا کر یہ شعر پڑھنے لگا۔

مُمَصَّرَة: ممصر میں رنگا ہوا۔ ممصر سرخ رنگ کی ایک مٹی ہوتی ہے اسے کہتے ہیں۔ دِنَان: دَنٌّ کی جمع ہے بڑا برتن۔ مٹکہ۔ خم۔ مِعْصَرَة: شراب نچوڑنے کا آلہ۔ مَعْصَرَة۔ شراب نچوڑنے کی جگہ۔ عَصَرَ يَعْصِرُ (ضرب) نچوڑنا۔ قرآن کریم میں ہے اِنِّيْ اَرَانِيْ اَعْصِرُ خَمْرًا۔

سُقَاة: ساقی کی جمع ہے۔ پلانے والا۔ شراب پلانے والا۔ تَبْهَرُ: (فتح) حسن کا دوسرے حسن پر غالب آجانا۔ جیسے قمر کی روشنی تاروں کی روشنی اور حسن پر غالب ہے تَزْهَرُ: (فتح) چمکنا۔ روشن ہونا۔ زَهْرَة۔ چمک۔ قرآن کریم میں ہے زهرة الحيوة الدنيا۔ اٰسٌ:

ریحان۔ عَبْھَرٌ۔ نرگس۔ یاسمین۔ عَبْھَرٌ۔ ایسے شخص کو بھی کہہ دیتے ہیں جس کا بدن صاف اور گداز ہو۔ مِزْھَرٌ ساز۔ عُوْدٌ۔ جس سے مزمار بجایا جاتا ہے۔
یَسْتَنْزِلُ الدِّنَانَ :۔ یعنے وہ خم کو منہ لگا کر شراب پی رہا تھا۔ یُغَازِلُ الْغِزْلَانَ :۔ غَازَلَ الْمَرْأَۃَ۔ اس سے باتیں کیں۔ بہلایا۔ پھسلایا۔ غَازَلَ مَعَ النِّسَاءِ۔ عشق بازی کی محبت کی باتیں کیں۔ غِزْلَانٌ۔ غَزَالٌ کی جمع ہے آہو۔ ہرن۔ یہاں غزلان سے مراد عورتیں یا محبوبہ ہیں

لَزِمْتُ السِّفَارَ + وَجُبْتُ الْقِفَارَ + وَعِفْتُ النِّفَارَ

لِاَجْنِیَ الْفَرَحْ

وَخُضْتُ السُّیُوْلَ + وَرُضْتُ الْخُیُوْلَ + لِجَرِّ ذُیُوْلِ

الصِّبٰی وَالْمَرَحْ

وَمِطْتُ الْوَقَارَ + وَبِعْتُ الْعَقَارَ + لِحَسْوِ الْعُقَارِ

وَرَشْفِ الْقَدَحْ

وَلَوْلَا الطِّمَاحُ + اِلٰی شُرْبِ رَاحٍ + لَمَا کَانَ بَاحَ

فَمِیْ بِالْمُلَحْ

وَلَا کَانَ سَاقَ + دَھَائِیْ الرِّفَاقَ + لِاَرْضِ الْعِرَاقِ

بِحَمْلِ السُّبَحْ

(ترجمہ) میں نے سفر کو لازم پکڑ لیا اور بے آب وگیاہ بیابانوں کو قطع کیا اور بد خلقی کو معیوب سمجھا۔ محض فرحت ومسرت کا دامن کھینچنے کے لئے۔ اور حوادثات میں داخل ہوا۔ اور گھوڑوں کو رام کیا۔ صرف بچپنے اور نشاط کا دامن کھینچنے کے لئے اور وقار وسنجیدگی کو خیرباد کہا اور زمین اور باغات تک بیچ ڈالے۔ محض بادہ نوشی اور ساغر چوسنے کی غرض سے اور اگر شراب نوشی پیش نظر نہ ہوتی تو میرا منہ ہرگز یہ نمکین باتیں نہ کرتا اور نہ میرا تسبیح اٹھانے کا مکر میرے ساتھیوں کو ارض عراق کی طرف کھینچ لاتا۔

اَلْقِفَارُ :۔ خالی مکانات۔ کھنڈرات۔ قَفْرٌ کی جمع ہے۔ قَفِرَ یَقْفَرُ (سمع) خالی ہونا۔ ویران ہونا۔ اَلنِّفَارُ :۔ اعراض نفرت۔ (ضرب ونصر) نفرت کرنا۔ مکروہ سمجھنا۔ نُفُوْرًا۔ نِفَارًا ونفیرا مصدر آتے ہیں قرآن کریم میں ہے مَا زَادَھُمْ اِلَّا نُفُوْرًا لِحَسْوِ الْعُقَارِ :۔ حَسَا یَحْسُوْ (نصر) تھوڑا تھوڑا پینا۔ عُقَارٌ شراب۔ لِحَسْوِ الْعُقَارِ۔ مے نوشی کے لئے۔ رَشْفُ الْقَدَحِ رَشَفَ یَرْشُفُ (ضرب ونصر وسمع) چوسنا۔ ہونٹوں سے چوسنا۔ قَدَحٌ۔ پیالہ۔ اَقْدَاحٌ جمع ہے۔

فَلَا تَغْضَبَنَّ + وَلَا تَصْخَبَنَّ + وَلَا تَعْتَبَنَّ

فَعُذْرِي وَضَحْ

وَلَا تَعْجَبَنَّ + لِشَيْخٍ أَبَنَّ + بِمَغْنًى أَغَنَّ

وَدَنٍّ طَفَحْ

فَإِنَّ الْمُدَامَ + تُقَوِّي الْعِظَامَ + وَتَشْفِي السِّقَامَ

وَتَنْفِي التَّرَحْ

وَأَصْفَى السُّرُورِ + إِذَا مَا الْوَقُورُ + أَمَاطَ سُتُورَ

الْحَيَا وَاطَّرَحْ

وَأَحْلَى الْغَرَامِ + إِذَا الْمُسْتَهَامُ + أَزَالَ اكْتِتَامَ

الْهَوَى وَافْتَضَحْ

ترجمہ) پس تم (اس معذرت کے بعد) غصہ مت کرو۔ اور شور نہ مچاؤ۔ اور نہ عتاب کرو۔ کیونکہ میرا عذر واضح ہے۔ اور نہ بوڑھے الشان کے بادلق اور شراب کے مٹکوں سے لبالب بھرے ہوئے مکان میں ٹھہر لینے سے تعجب نہ کرو۔ کیوں کہ شراب ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ بیماری کو شفا بخشتی ہے اور غم واندوہ کو کھو دیتی ہے۔ اور بہت ہی پرکیف سماں ہوتا ہے جب کوئی سنجیدہ شخص شرم وحیا کے پردے سرکا دیتا ہے۔ بلکہ اتار پھینکتا ہے۔ اور محبت کی خوش ذوقی اسی وقت ہے جبکہ ایک شوریدہ سر عاشق محبت کے راز فاش کردے اور رسوا ہو جائے۔

لَا تَعْجَبَنَّ:۔ اَیْ لَا تَرْفَعَنَّ صَوْتَكَ (سمع) چیخنا، شور مچانا۔ بِمَغْنًى اَغَنَّ۔ مکان جس میں پھل پھلواری ہو جب ہوا چلتی ہو تو پتوں کی سرسراہٹ ایک عجیب ساز پیدا کر دیتی ہو۔ غَنَّ الْوَادِیْ:۔ سرسبز و شاداب ہوئی (سمع) ۔ طَفَحَ:۔ (فتح) بھرنا۔ طَفَحَ الْاِنَاءُ۔ بھرا۔ اَلْمُدَامُ: شراب کا ایک نام۔ مدام۔ ایسی شراب کو کہتے ہیں جس کو رکھے ہوئے طویل مدت گذر گئی ہو۔ دَوَام سے مشتق ہے۔

تَنْفِی التَّرَحُ:۔ ای تزیل الحزن۔ تَرَحٌ۔ غم۔ اذا ما الوقور اماط ستور الحیا۔ یعنی جب صاحب وقار حیا کے پردے سرکا دے۔ اِمَاطَةٌ:۔ ہٹانا۔ دور کرنا۔ حدیث میں ہے وادناھا اماطۃ الاذی عن الطریق۔ اَلْمُسْتَهَامُ:۔ پریشان۔ عاشق سرگشتہ۔

فَبُحْ بِهَوَاكَ + وَبَرِّدْ حَشَاكَ + فَزَنْدُ أَسَاكَ

بِهِ قَدْ قَدَحْ

وَدَاوِ الْكُلُومَ + وَسَلِّ الْهُمُومَ + بِبِنْتِ الْكُرُومِ

الَّتِي تُقْتَرَحْ

وَخُصَّ الغَبُوقَ * بِسَاقٍ يَسُوقُ * بَلَاءَ المَشُوقِ

إِذَا مَا طَمَحْ

وَشَادٍ يُشِيدُ * بِصَوْتٍ يُمِيدُ * جِبَالَ الحَدِيدِ

لَهُ إِنْ صَدَحْ

وَعَاصِ النَّصِيحَ * الَّذِي لَا يُبِيحُ * وِصَالَ المَلِيحِ

إِذَا مَا سَمَحْ

وَجُلْ فِي المَجَالِ * وَلَوْ بِالمُحَالِ * وَدَعْ مَا يُقَالُ

وَخُذْ مَا صَلَحْ

وَفَارِقْ أَبَاكَ * إِذَا مَا أَبَاكَ * وَمُدَّ الشِّبَاكَ

وَصِدْ مَنْ سَنَحْ

وَصَافِ الخَلِيلَ * وَنَافِ البَخِيلَ * وَأَوْلِ الجَمِيلَ

وَوَالِ المِنَحْ

وَلُذْ بِالمَتَابِ * أَمَامَ الذَّهَابِ * فَمَنْ دَقَّ بَابَ

كَرِيمٍ فُتِحْ

(ترجمہ) تو بھی اپنا عشق ظاہر کر کے سوز نہانی کو ٹھنڈا کر لے۔ کیونکہ تیرے غم کا چقماق عشق ہی سے شعلہ ساماں ہے۔ اپنے زخموں کی دوا کر اور اپنے غموں کو نکال پھینک۔ شراب انگوری کے ذریعہ جس کی کہ تمنا کی جاتی ہے۔ خصوصاً شراب شبینہ تو ایسے ساقی سے ہاتھ سے ضرور ہی پیا کر جو ایک ہی نگاہ سے عاشق کی ساری کلفتیں اور بے چینیاں مٹا دے اور ایسے مطرب کو ڈھونڈھ کہ جب وہ گانے اور چہچہانے پر آجائے تو آہنی چٹانیں بھی جھومنے لگیں۔ اور ایسے ناصح کی باتوں (نصیحتوں) کو بالائے طاق رکھ جو حسین اور ماہر و محبوب کے وصال کو ایسے وقت میں بھی جائز قرار نہ دے جبکہ خود لگا وٹ کی باتیں کرتا ہو۔ مکر و دغابازی کر اگرچہ ناممکن اور محال ہی کیوں نہ ہو۔ تیرے بارہ میں جو کہا جائے اس کی پرواہ نہ کر (بس) جو تیرے مطابق ہو اسے لے لے۔ اپنے (حقیقی) باپ کو بھی چھوڑ دے اگر وہ تجھے برا اور حقیر سمجھے۔ اپنا جال پھیلائے اور جو

بھی مقابل آئے اس کو شکار کر ڈال۔ سچے دوست سے دوستی کر۔ اور بخیل کو دھتکار دے۔ مستحق پر بخشش کر اور پے در پے خوب بخشش کر۔ اور مرنے سے پہلے توبہ کی پناہ پکڑ لے۔ کیونکہ کریم کا دروازہ جو بھی کھٹکھٹائے گا۔ کھول دے گا۔

بَرِّدْ حَشَاكَ :۔ ای قلبک و باطنک۔ ابوالطیب کا شعر ہے ع لا تعذل المشتاق فی اشواقه حتی تکون حشاك فی احشائه۔ فَزَنْدُ أَسَاكَ :۔ زَنْد۔ چقماق جس سے آگ سلگائی جاتی ہے۔ اَسَاكَ بمعنی حُزْنُكَ و مَلَالُكَ۔ بِبِنْتِ الْكُرُوْمِ :۔ شراب کا نام۔ کُرُوْم کَرْمٌ کی جمع ہے۔ انگور۔ بِنْتُ الْكُرُوْمِ۔ انگوری شراب۔ بہترین شراب۔ اَلْغَبُوْق :۔ شراب شبینہ۔ صَبُوْح کی ضد ہے۔ ٭ لُذْ بِالْمَتَابِ :۔ اَیِ الْتَجِئْ اِلَی التَّوْبَةِ۔ لَاذَ يَلُوْذُ (نصر) گناہوں سے باز آنا۔

اَلْمَشُوْق :۔ مُبْتَلٰی بِالْعِشْقِ۔ مبتلی بالشوق۔ عاشق سرگشتہ۔ طَلِحَ :۔ (فتح) نظر اٹھانا۔ شَادٍ :۔ مغنی۔ مطرب (نصر) گانا۔ تَمِيْدُ :۔ (ضرب) ہلنا۔ لرزنا۔ بیقرار ہونا۔ مَادَ التَّهْ جکرا گیا۔ جِبَال :۔ جَبَلٌ کی جمع ہے۔ پہاڑ۔ کوہ۔ صَدَحَ :۔ (فتح) چہچہانا۔ بلند آواز سے گانا۔ صَدَحَ الطَّائِرُ :۔ چہچہایا۔ گایا چہکا۔ شِبَاكٌ :۔ شَبَكَةٌ کی جمع ہے۔ جال۔ پھندا۔ المِنَحُ مِنْحَةٌ کی جمع ہے۔ عطیہ بخشش۔ (فتح و ضرب) العطیہ دینا۔ بخشش کرنا پناہ لینا۔ ٹھکانا پکڑنا۔ مَتَابٌ۔ مصدر میمی ہے بمعنی توبہ کرنا۔

فَقُلْتُ لَهُ بَخٍ بَخٍ لِرِوَايَتِكَ۔ وَاُفٍّ وَتُفٍّ لِغَوَايَتِكَ۔ فَبِاللّٰهِ مِنْ اَيِّ الْاَعْيَاصِ عِيْصُكَ۔ فَقَدْ اَعْضَلَنِيْ عَوِيْصُكَ۔ فَقَالَ مَا اُحِبُّ اَنْ اُفْصِحَ عَنِّيْ وَلٰكِنِّيْ سَأُكَنِّيْ

(ترجمہ) یہ سنکر میں نے اس سے کہا آفریں صد آفریں تیری روایت پر اور لعنت ہے تیری گمراہی پر۔ تجھے خدا کی قسم یہ تو بتا تیری جھاڑی کون سی جھاڑیوں میں سے ہے۔ مجھے تیرے امر دشوار نے درماندہ کر دیا۔ پس اس نے کہا کہ صاف صاف بتلانا تو میں پسند نہیں کرتا۔ البتہ اشاروں کنایوں میں بتلاتا ہوں۔

بَخٍ بَخٍ :۔ خا کی تنوین اور سکون دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے تحسین۔ مدح۔ اور تعجب کے موقعوں پر بولا جاتا ہے۔ جب مبالغہ مقصود ہوتا ہے مکرر لے آتے ہیں۔ اُفٍّ وَتُفٍّ :۔ اُفٍّ۔ لفظ جو چیز مکروہ اور گندی معلوم ہو اس کے لئے اُفٍّ لاتے ہیں جیسے بَخٍ تحسین اور مدح کے موقعہ پر ذکر کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ تُفٌّ بھی تقریباً اُفٌّ کے ہم معنی ہے۔ اَبُوْعَلِیْ کہتے ہیں کہ تُفٌّ کے معنی اصل میں ناخن کے میل کو کہتے ہیں۔ اَلْاَعْيَاصُ :۔ عِيْصٌ کی جمع ہے۔ شیر کے رہنے کی جگہ۔ بن۔ جھاڑی۔ (تفصیل گذر چکی)

اَنَا اُطْرُوْفَةُ الزَّمَانِ وَاُعْجُوْبَةُ الْاُمَمِ
وَاَنَا الْحُوَّلُ الَّذِی احْتَالَ فِی الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ
غَيْرَ اَنِّی ابْنُ حَاجَةٍ هَاضَهُ الدَّهْرُ وَاهْتَضَمَ

وَأَبُو صِبْيَةٍ بَدَوْا	مِثْلَ لَحْمٍ عَلَىٰ وَضَمٍ
وَأَخُو الْعَيْلَةِ الْمُعِيـ	ـلُ إِذَا احْتَالَ لَمْ يُلَمْ

(ترجمہ) میں یگانہ روزگار اور عجوبۂ عالم ہوں۔ اور میں ایسا سخت مکار ہوں کہ عرب او عجم میں دہوکہ بازی پھیلا رکھی ہے اور میں بالکل مفلس ہوں۔ زمانے نے مجھ پر ستم ڈھایا ہے اور ظلم کیا ہے۔ اور میں ایسے بچوں کا باپ ہوں جو قصاب کی لکڑی پر کٹے ہوئے گوشت کی طرح ہیں۔ کنبہ والا اور مفلس اگر حیلہ سازی کرے تو قابل ملامت نہیں۔

اَلْاُمَمُ:۔ اُمَّۃٌ کی جمع ہے۔ اُمَّۃ۔ جماعت۔ ایسی جماعت جو ایک دین پر جمع ہو یا ایک زمان اور مکان میں متحد ہوں قرآن کریم میں ہے کان الناس امۃ واحدۃ۔ اور الامم امثالکم۔ عَجَمٌ:۔ فارس۔ بلاد فارس۔ سرزمین عرب کے علاوہ تمام ممالک پر عجم کا اطلاق ہوتا ہے۔ اخو الْعَیْلَۃِ:۔ صاحب اہل و عیال۔ کنبہ والا۔ وَضَمٍ قصاب کا تختہ جس پر گوشت کاٹتے ہیں اور قیمہ وغیرہ بناتے ہیں۔

(قَالَ الرَّاوِي) فَعَرَفْتُ حِينَئِذٍ أَنَّهُ أَبُوزَيْدٍ۔ ذُو الرِّيَبِ وَالْعِيَبِ وَمُسَوِّدُ وَجْهِ الشَّيْبِ۔ وَسَاءَنِي عُظْمُ تَمَرُّدِهِ وَقُبْحُ تَوَرُّدِهِ۔ فَقُلْتُ لَهُ بِلِسَانِ الْأَنَفَةِ۔ وَإِدْلَالِ الْمَعْرِفَةِ۔ أَلَمْ يَأْنِ لَكَ يَا شَيْخَنَا۔ أَنْ تُقْلِعَ عَنِ الْخَنَىٰ فَتَضَجَّرَ وَزَجَرَ۔ وَتَنَكَّرَ وَفَكَّرَ۔ ثُمَّ قَالَ إِنَّهَا لَيْلَةُ مِرَاحٍ لَا تَلَاحٍ وَنَهْرَةُ شُرْبِ رَاحٍ لَا كِفَاحٍ۔ فَعُدَّ عَمَّا بَدَا إِلَىٰ أَنْ نَتَلَاقَىٰ غَدًا

(راوی کہتا ہے) کہ پھر تو میں نے پہچان لیا کہ یہ بہروپیہ، عیبی اور بڑھاپے کے (نورانی) چہرے کو سیاہ کرنے والا ابوزید ہے۔ مجھے اسکی اتنی شدید سرکشی اور ایسی خراب جگہ وارد ہونے سے سخت افسوس ہوا۔ میں نے اس سے ننگ و عار دلانے اور دیرینہ تعلقات کے ناز و کرشمہ کے طور پر (یعنی اپنا حق جتاتے ہوئے) کہا۔ اے بوڑھے کیا تیرے لئے ابھی تک بری باتوں سے رکنے کا وقت نہیں آیا۔ یہ سنکر وہ غضب آلود ہوگیا۔ چیخنے لگا اور رنگ بدل گیا۔ پھر کچھ سوچکر بولا۔ یہ عیش و نشاط کی رات ہے نہ کہ لعنت و ملامت کی۔ اور یہ فرصت میخواری کے لئے ہے نہ کہ لڑنے کے لئے پس جو کچھ پیش آیا اس کو چھوڑئے یہاں تک کہ ہم کل پھر ملاقات کریں۔

ذُو الرِّيَبِ:۔ ذوالریب کے لفظی معنی تو شک والے کے ہیں لیکن محاورہ میں ذوالریب ایسے شخص کو کہا جاتا ہے کہ جو تبدیل ہیئت سے لوگوں کو شک و شبہ میں ڈالتا پھرے اور اپنی صحیح شخصیت کا پتہ نہ لگنے دے جیسے ہم اردو میں بہروپیہ کہتے ہیں مُسَوِّدُ وَجْهِ الشَّيْبِ:۔ یعنی یہ عیوب اور تلبیسات ظلمۃ اور سیاہی ہیں اور پیری سفیدی اور نور ہے اب اگر کوئی شخص بڑھاپے اور پیری میں ایسی مکروہ حرکتیں کرتا ہے تو گویا کہ وہ پیری کے سفید اور پرنور چہرے کو سیاہ اور داغدار بناتا ہے۔ تَمَرُّدِهِ:۔ سرکشی۔ نافرمانی۔ مَرَدَ یَمْرُدُ (نصر و کرم) سرکشی کرنا۔ مَارِدٌ۔ سرکش۔ قرآن کریم میں مارد کو شیطان کی صفت

بنا کر ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ۔ اِدْلَالِ الْمَعْرِفَةِ: محبت میں جرأت اور زیادتی کو اِدْلَال کہتے ہیں۔ ناز و نخرہ۔ کہا جاتا ہے دَلَّتِ الْمَرْأَةُ عَلٰى زَوْجِهَا بطور تلطف اور بطور محبت جرأت و ہمت کی۔ یعنی بظاہر ناز و ادا کے طور پر خلاف کرتی ہے۔ مگر درحقیقت شوہر سے محبت کرتی ہے اور اس کی فرمانبردار ہے۔ اَلْخَنٰى: فحش۔ بدگوئی۔ خَنَا فِي الْكَلَامِ۔ بدگوئی کی۔ سمع اور ضرب دونوں سے آتا ہے۔ كِفَاحٌ:۔ مقابلہ۔ جدال۔ لڑائی۔ كَفَحَ الْعَدُوَّ:۔ مقابل ہوا۔ كفحه بالعصا لاٹھی سے مارا (فتح)

فَفَارَقْتُهُ فَرَقًا مِنْ عُرْبَدَتِهِ۔ لَا تَعَلُّقًا بِعِدَتِهِ۔ وَبِتُّ لَيْلَتِي لَابِسًا حِدَادَ النَّدَمِ۔ عَلٰى نَقْلِي خُطَا الْقَدَمِ۔ إِلَى ابْنَةِ الْكَرْمِ لَا الْكَرَمِ۔ وَعَاهَدْتُ اللهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَنْ لَا أَحْضُرَ بَعْدَهَا حَانَةَ نَبَّاذٍ۔ وَلَوْ أُعْطِيتُ مُلْكَ بَغْدَاذَ۔ وَأَنْ لَا أَشْهَدَ مَعْصَرَةَ الشَّرَابِ۔ وَلَوْ رُدَّ عَلَيَّ عَصْرُ الشَّبَابِ۔ ثُمَّ إِنَّنَا رَحَلْنَا الْعِيسَ۔ وَقْتَ التَّغْلِيسِ۔ وَخَلَّيْنَا بَيْنَ الشَّيْخَيْنِ أَبِي زَيْدٍ وَإِبْلِيسَ

(ترجمہ) پس اس کی بدگوئی کے عیب سے نہ کہ اس کے وعدہ کی وجہ سے اس سے جدا ہو گیا اور حزن والم کا لباس پہن کر میں نے رات گذاری۔ کیونکہ میں نے دختر کرم کی طرف قدم اٹھائے تھے نہ کہ نیکی اور بزرگی کی طرف۔ اور میں نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا کہ اب کبھی شراب کی دوکان پر نہ جاؤں گا۔ اگرچہ مجھے ملک بغداد ہی کیوں نہ بخشدیا جائے۔ اور شراب کھینچنے کی جگہ کبھی حاضر نہ ہوں گا چاہے مجھ پر جوانی کا زمانہ کیوں نہ لوٹا دیا جائے۔ اس کے بعد ہم نے صبح اندھیرے ہی سے اونٹوں پر کجاوے کس لئے۔ اور دونوں بڈھوں ابوزید اور ابلیس کو تخلیہ میں چھوڑ دیا۔

عُرْبَدَة:۔ بدخوئی۔ بدخلقی۔ عَرْبَدَ:۔ بدخلق ہوا۔ عِرْبِيدٌ بدخلق۔ حِدَادُ النَّدَمِ:۔ اى ثياب الحزن والالم ضرب ونصر ماتم کرنا۔ سوگ کرنا۔ ترک زینت کرنا۔ اَحَدَّتْ عَلٰى زَوْجِهَا۔ سوگ کیا۔ حدیث میں ہے لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تؤمن بالله واليوم الآخر تحد على ميت فوق ثلاث۔ نَبَّاذ:۔ شراب فروش۔ بَغْدَاذ:۔ عراق کا دار الحکومت۔ وَقْتَ التَّغْلِيسِ:۔ یعنی وقت غلس۔ غَلَس۔ آخری شب کی تاریکی۔ پو پھٹنے سے کچھ پہلے۔ حدیث میں ہے مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ

اَلْمَقَامَةُ الثَّالِثَةَ عَشْرَةَ الْبَغْدَادِيَّةُ

رَوَى الْحٰرِثُ بْنُ الْهَمَّامِ قَالَ نَدَوْتُ بِضَوَاحِي الزَّوْرَاءِ۔ مَعَ مَشْيَخَةٍ مِنَ الشُّعَرَاءِ۔ لَا يَعْلَقُ لَهُمْ مُبَارٍ بِغُبَارٍ۔ وَلَا يَجْرِي مَعَهُمْ مُمَارٍ فِي مِضْمَارٍ۔ فَأَفَضْنَا فِي حَدِيثٍ يَفْضَحُ الْأَزْهَارَ۔ إِلٰى أَنْ نَصَّفْنَا النَّهَارَ۔ فَلَمَّا غَاضَ دَرُّ الْأَفْكَارِ

وَصَبَتِ النُّفُوْسُ إِلَى الْأَوْكَارِ لَمَحْنَا عَجُوْزًا تُقْبِلُ مِنَ الْبُعْدِ۔ وَتُحْضِرُ إِحْضَارَ الْجُرْدِ

(ترجمہ) حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ میں نواحی زوراء پر ایسے اساتذہ شعراء کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھا جن کی گرد کو بھی کوئی معارضہ کرنے والا نہ پا سکتا تھا۔ اور نہ ہی کوئی مجادلہ کرنے والا میدان میں ان کے ساتھ چل سکتا تھا۔ پس ہم نے ایسی باتیں شروع کیں جو شگوفوں کو بھی رسوا کرتی تھیں۔ حتی کہ ہم نے دوپہر کر دیا۔ پس جب افکار کا دودھ کم ہو گیا اور جانور اپنے آشیانوں کی طرف جانے لگے تو ہم نے دیکھا کہ ایک بڑھیا تیز اور چالاک گھوڑے کی طرح دوڑتی چلی آ رہی ہے۔

نَادَمْتُ:۔ اَیْ جَلَسْتُ مَعَ الْجَمَاعَۃِ فِی الْمَجْلِسِ۔ اَضْوَاحِیْ الزَّوْرَآءِ:۔ ضَوَاحِیْ۔ ضَاحِیَۃٌ کی جمع ہے۔ کنارہ۔ کھلا ہوا کنارہ۔ زَوْرَاءُ۔ بغداد سے مشرق کی جانب میں ایک بستی۔ زَوْرَاءُ قبلہ۔ یعنی انحراف قبلہ کی وجہ سے کہنے لگے۔ زوراء۔ بغداد کو بھی کہہ دیتے ہیں۔ مُبَارٍ:۔ مُعَارِضٌ۔ مُمَارٍ: مُجَادِلٌ مُمَارَاۃٌ: بمعنی محاجۃ و مجادلۃ سے ہے۔ قرآن کریم میں ہے اَفَتُمَارُوْنَہٗ عَلٰی مَا یَرٰی۔ اَلْاَوْکَارُ:۔ وَکْرٌ کی جمع ہے۔ پرندوں کا آشیانہ۔ گھونسلہ۔

وَقَدِ اسْتَتَلَتْ صِبْيَةً أَنْحَفَ مِنَ الْمَغَازِلِ۔ وَأَضْعَفَ مِنَ الْجَوَازِلِ۔ فَمَا كَذَبَتْ إِذْ رَأَتْنَا۔ أَنْ عَرَتْنَا۔ حَتّٰى إِذَا مَا حَضَرَتْنَا۔ قَالَتْ حَيَّا اللّٰهُ الْمَعَارِفَ وَإِنْ لَمْ يَكُنَّ مَعَارِفَ۔ اِعْلَمُوْا يَا مَآلَ الْآمِلِ۔ وَثِمَالَ الْأَرَامِلِ۔ إِنِّيْ مِنْ سَرَوَاتِ الْقَبَائِلِ۔ وَسَرِيَّاتِ الْعَقَائِلِ۔ لَمْ يَزَلْ أَهْلِيْ وَبَعْلِيْ يَحُلُّوْنَ الصَّدْرَ وَيَسِيْرُوْنَ الْقَلْبَ وَيُمْطُوْنَ الظَّهْرَ۔ وَيُوْلُوْنَ الْيَدَ

(ترجمہ) جس نے اپنے پیچھے چرخہ کے تکلے سے زیادہ لاغر اور کبوتر کے بچوں سے زیادہ کمزور بچوں کو لگا رکھا ہے۔ اس نے ذرہ برابر توقف نہ کیا اور ہمارا قصد کیا اور فوراً ہی ہمارے پاس آ موجود ہوئی۔ اور کہنے لگی۔ خدا ان چہروں کو سلامت رکھے اگرچہ یہ شناسا نہیں ہیں۔ اے امیدواروں کی امیدگاہ اور بیواؤں اور مسکینوں کی فریاد کو پہنچنے والو غور سے سنو میں قبائل کے سرداروں اور گرامی قدر عورتوں میں سے ہوں ایک عورت ہوں۔ ہمیشہ میرے عزیز اور شوہر صدر مجلس بنتے تھے۔ اور ہمارا نہ لشکر میں سفر کرتے تھے۔ سواریاں بخشتے تھے اور نعمتیں عطا کرتے تھے۔

اَنْحَفَ:۔ بہت زیادہ کمزور۔ لاغر۔ لغوی تحقیق گذر چکی۔ اَلْمَغَازِلُ مِغْزَلٌ کی جمع ہے۔ چرخے کا تکلا جس پر سوت کاتا جاتا ہے۔ اَلْجَوَازِلُ:۔ جَوْزَلٌ کی جمع ہے۔ کبوتر کا بچہ۔ ثِمَالُ الْاَرَامِلِ مسکینوں اور بیواؤں کا ماویٰ و ملجا۔ نبی کریم علیہ السلام کی مدح میں ابو طالب کا شعر ہے ع وابیض یستسقی الغمام بوجھہ * ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِّلْاَرَامِلِ۔ اَرَامِلُ۔ اَرْمَلُ کی جمع ہے مسکین۔ بیوہ۔ وہ مرد جس کی بیوی مر گئی ہو۔ سَرَوَاتُ الْعَقَائِلِ:۔ سَرِیَّاتٌ۔ سَرِیَّۃٌ کی جمع ہے سَرِیٌّ (مذکر) صاحب شرف۔ صاحب مروت۔ سَرِیَّۃٌ کی جمع سَرَایَا بھی آتی ہے۔ عَقَائِلُ:۔ عَقِیْلَۃٌ کی جمع ہے۔ گرامی اور پردہ نشین عورت۔ کریمۃ النفس۔ بَعْلِیْ اَبْعَلُ شوہر۔ قرآن کریم میں ہے اِنَّ ھٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا۔ یُمْطُوْنَ الظَّھْرَ:۔ ای یُعْطُوْنَ الدَّابَّۃَ لِیَرْکَبَھَا النَّاسُ۔

فَلَمَّا اَرْدَى الدَّهْرُ الْاَعْضَادَ۔ وَفَجَعَ بِالْجَوَارِحِ الْاَكْبَادَ۔ وَانْقَلَبَ ظَهْرًا
لِبَطْنٍ۔ نَبَا النَّاظِرُ۔ وَجَفَا الْحَاجِبُ۔ وَذَهَبَتِ الْعَيْنُ۔ وَفُقِدَتِ الرَّاحَةُ
وَصَلَدَ الزَّنْدُ۔ وَوَهَنَتِ الْيَمِيْنُ۔ وَضَاعَ الْيَسَارُ۔ وَبَانَتِ الْمَرَافِقُ۔ وَلَمْ
يَبْقَ لَنَا ثَنِيَّةٌ وَّلَا نَابٌ۔ فَمُذِ اغْبَرَّ الْعَيْشُ الْاَخْضَرُ۔ وَازْوَرَّ الْمَحْبُوْبُ الْاَصْفَرُ
اِسْوَدَّ يَوْمِىَ الْاَبْيَضُ۔ وَابْيَضَّ فَوْدِىَ الْاَسْوَدُ۔ حَتّٰى رَثٰى لِىَ الْعَدُوُّ الْاَزْرَقُ

(ترجمہ) لیکن جب زمانے نے میرے مددگاروں کو ہلاک کر دیا۔ اور کثرت اولاد کی وجہ سے جگروں کو دردمند کر دیا۔ اور زمانے نے پلٹا کھایا۔ تو دیکھنے والے ناموافق ہو گئے۔ اور دربان نے ظلم کیا۔ مال و زر جاتا رہا۔ چین و سکون مفقود ہو گیا۔ چقماق بے آتش ہو گیا۔ اور قوت سست ہو گئی۔ سہولت ختم ہو گئی۔ منافع دور ہو گئے اور ہمارے پاس نہ کوئی جوان اونٹ باقی رہا نہ بوڑھا۔ حاصل یہ کہ جب سے میری تر و تازہ زندگی غبار آلودہ ہو گئی۔ اور میرا زرد دوست یعنی دینار مجھ سے برگشتہ ہو گیا۔ میرا روز روشن سیاہ اور تاریک ہو گیا۔ اور میرے سیاہ سر کے بال سفید ہو گئے۔ یہاں تک کہ سخت ترین دشمن بھی مجھ پر رحم کھانے لگا۔

اَرْدٰی:۔ ہلاک کیا۔ تباہ کیا۔ ردی یردٰی (سمع) تباہ ہونا ہلاک ہونا۔ فَجَعَ:۔ غمگین کر دیا۔ دردمند کر دیا۔ بِالْجَوَارِحِ جَارِحَۃٌ کی جمع ہے جسد انسانی۔ عضو انسانی۔ زیادہ تر اعضاء کا اطلاق ہاتھ پاؤں پر کیا جاتا ہے۔ یہاں مؤلف نے جوارح سے اولاد مراد لی ہے۔ کیوں کہ اولاد بھی انسان کے لئے اس کے اعضائے بدن ہی کی طرح ہوتی ہے۔ وَانْقَلَبَ ظَهْرًا لِبَطْنٍ:۔ اى تحوّل الامر وانعكس۔ یہ ضرب المثل ہے۔ کثرت اضطراب اور فرط انقلاب کے وقت بولی جاتی ہے۔ یعنی پہلے زمانہ اور ماحول سازگار رکھتا مگر اب معاملہ برعکس ہو گیا۔ جَفَا الْحَاجِبُ:۔ یعنی خادم نے ظلم و ستم ڈھایا۔ حَاجِبٌ۔ نگہبان۔ خادم۔ بواب۔ صَلَدَ الزَّنْدُ:۔ چقماق روشن نہ ہوا۔ آگ نہ نکالی۔ صَلَدَ يَصْلِدُ (ضرب)۔ قرآن کریم میں ہے فَتَرَكَهٗ صَلْدًا۔ وَوَهَنَتِ الْعَظْمُ:۔ قوت کمزور ہو گئی۔ سست ہو گئی۔ وَهْنٌ ایسے ضعف کو کہتے ہیں جو فطری ہو۔ قرآن کریم میں ہے رَبِّ اِنِّىْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّىْ۔

يَمِيْنٌ:۔ قوت اور ہمت سے کنایہ ہے۔ قرآن کریم میں ہے لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ۔ بَانَتِ الْمَرَافِقُ:۔ منافع دور ہو گئے اور جاتے رہے مَرَافِقُ مِرْفَقٌ کی جمع ہے۔ وہ چیز جس کے ذریعہ مال وغیرہ میں سے نفع حاصل کیا جائے۔ قرآن کریم میں ہے وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا۔ ثَنِيَّۃٌ:۔ جوان اونٹنی۔ نَابٌ:۔ عمر رسیدہ اونٹنی۔ فَوْدٌ:۔ سر کا وہ حصہ جو کانوں سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ رَثٰى بمعنے رَحِمَ (ضرب۔ ونصر) رحم کرنا۔ رحم کھانا۔ اَلْاَزْرَقُ:۔ اى شديد العداوة۔ کبود چشم۔ نیلی آنکھوں والا۔ آنکھوں کا نیلگوں ہونا بے مروتی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ لیکن محاورہ میں مطلق دشمن اور احسان فراموش کے لئے استعمال ہوتا ہے زَرِقَ يَزْرَقُ (سمع)۔ اندھا ہونا۔
قرآن کریم میں ہے زرقا يتخافتون بينهم یعنے اندھے ہیں۔ ان کی آنکھوں میں نور نہیں۔ کسی کے احسان اور مروت کو بھول جانا۔ یا بھلا دینا بھی اندھے پن کے مترادف ہے

فَحَبَّذَا الْمَوْتُ الْاَحْمَرُ۔ وَتِلْوِىْ مَنْ تَرَوْنَ عَيْنُهٗ فِرَارُهٗ۔ وَتَرْجُمَانُهٗ اِصْفِرَارُهٗ

قُصْوَى يُغْبَرُ اَحَدُهُمْ ثُرُدَةً - وَقُصَارَى اُمْنِيَّتِهِ بُرْدَةٌ - وَكُنْتُ اٰلَيْتُ اَنْ لَّا اَبْذُلَ الْحُرَّ اِلَّا لِلْحُرِّ - وَلَوْ اَنِّيْ مُتُّ مِنَ الضُّرِّ - وَقَدْ نَاجَتْنِيْ الْقَرُوْنَةُ بِاَنْ تُوْجَدَ عِنْدَكُمُ الْمَعُوْنَةُ وَاٰذَنَتْنِيْ فِرَاسَةُ الْحَوْبَاءِ بِاَنَّكُمْ يَنَابِيْعُ الْحِبَاءِ

(ترجمہ) پس کیا ہی خوب ہے سرخ موت - اور میرے پیچھے جو بچے تم دیکھ رہے ہو ان کے چہرے خود ان کی حالت بتا رہے ہیں - اور ان کی زردی (دبلے ہونے) خود انکی ترجمان ہے - اور ان کی انتہائی آک نان شکستہ ہے - اور ان کی عظیم ترین آرزو ایک (معمولی سی) چادر ہے - اور میں نے قسم کھائی تھی کہ صرف شریف اور کریم ہی کے در پر ناصیہ فرسائی کروں گی - اگرچہ میں تکالیف سے مر ہی کیوں نہ جاؤں - اور اب میرے نفس نے مجھے یہ مشورہ دیا ہے کہ میں آپ لوگوں سے ضرور امداد حاصل کرونگی - اور میرے نفس کی فراست نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ آپ لوگ یقیناً بخششوں کا سرچشمہ ہیں -

اَلْمَوْتُ الْاَحْمَرُ: - سرخ موت - قتل کی طرف اشارہ ہے - قتل کے لئے سرخ موت اردو میں اور الموت الاحمر عربی میں عموماً بولا جاتا ہے - تِلْوِيْ: - اَيْ خَلْفِيْ: - یعنے میرے پس پشت عَيْبَتُهُ فِرَاؤُهُ: - یہ ضرب المثل ایسے لوگوں کے لئے بولی جاتی ہے جن کا ظاہر باطن کی ترجمانی کرتا ہو - قُصْوٰى: - نہایت، غایت انتہا - ثُرْدَةٌ: - بمعنی ثرید - روٹی کے ٹکڑے شوربے میں ملا کر بناتے ہیں - ثَرَائِدُ جمع ہے - (نصر) ثرید بنانا - لَا اَبْذُلُ الحر الا للحر: - یعنی علاوہ شریف کے اور کسی سے سوال نہیں کرونگی - اپنا شریف چہرہ کسی شریف ہی کے سامنے جھکاؤں گی - اَلْقَرُوْنَةُ: - نفس قرن یقرن (ضرب) متصل ہونا - ملا ہوا ہونا - نفس بھی کیونکہ انسان سے ہر وقت متصل اور قریب رہتا ہے اسلئے اسکو قَرُوْن اور قَرُوْنَة کہدیتے ہیں - اَلْحَوْبَاءُ: - نفس - حَوْبَاوَات جمع ہے - حَابَ يَحُوْبُ حَوْبًا وحُوْبًا (نصر) گناہ کرنا - حُوْب گناہ - قرآن کریم میں ہے اِنَّهُ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا - اَيْ اِثْمًا كَبِيْرًا - نفس کو حوباء اسی مناسبت سے کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے

فَقَضَى اللّٰهُ اَمْرًا اَبَرَّ قَسَمِيْ - وَصَدَّقَ تَوَسُّمِيْ - وَنَظَرَ اِلَيَّ بِعَيْنٍ يُقْذِيْهَا الْجُمُوْدُ - وَيُقْذِيْهَا الْجُوْدُ (قَالَ الْحٰرِثُ ابْنُ هَمَّامٍ) فَهِمْنَا الْبَرَاعَةَ عِبَارَتِهَا وَمُلَحِ اِسْتِعَارَتِهَا - وَقُلْنَا لَهَا قَدْ فَتَنَ كَلَامُكِ فَكَيْفَ اِلْحَامُكِ فَقَالَتْ اُفَجِّرُ الصَّخْرَ - وَلَا فَخْرَ - فَقُلْنَا اِنْ جَعَلْتِنَا مِنْ رُوَاتِكِ - لَمْ نَبْخَلْ بِمُوَاسَاتِكِ فَقَالَتْ لَاُرِيَنَّكُمْ اَوَّلًا شِعَارِيْ - ثُمَّ لَاُرَوِّيَنَّكُمْ اَشْعَارِيْ - فَاَبْرَزَتْ رُدْنَ دِرْعٍ دَرِيْسٍ وَبَرَزَتْ بَرْزَةَ عَجُوْزٍ دَرْدَبِيْسٍ

(ترجمہ) خدا اس شخص کو سرسبز و شاداب رکھے جو میری قسم کو پورا اور میری فراست کو صحیح کر دکھائے - اور مجھے ایسی نگاہ سے دیکھے کہ جمود (بخل) اس میں خس و خاشاک ڈالے اور سخاوت اس کو خس و خاشاک سے پاک کرے - حارث بن ہمام کہتا ہے - کہ ہم اسکی روانی کلام اور خوبی استعارہ سے حیران رہ گئے - اور اس سے کہنے لگے کہ تیرے کلام (نثر) نے تو اپنا گرویدہ بنا لیا - کہو

تمہارے اشعار کیسے ہیں؟ وہ بولی کہ چٹان سے پانی نکالتی ہوں اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہم نے کہا کہ اگر تو ہم کو اپنے اشعار کے بادیوں میں شمار کرلے تو ہم تیری امداد کرنے میں کوتاہی نہ کریں گے۔ اس نے جواب کہ پہلے تو میں تم کو اپنا اندرونی لباس دکھلا دوں اس کے بعد اپنے اشعار کا راوی بنا دوں گی۔ پس جیسے ہی اس نے اپنے بوسیدہ پیراہن کی آستین ہٹائی بہت ہی گندی قسم کی کھوسٹ بڑھیا معلوم ہونے لگی۔ پھر یہ اشعار پڑھنے لگی۔

صَدَقَ توسّمی :- ای ظنی۔ فہمنا براعۃ عبادتہا۔ ای تحیرنا لفصاحۃ عبادتہا۔ اَلحَاْمُكَ :- نظم اشعار مراد ہے کہا جاتا ہے اَلحَمَ الشِّعرَ۔ نظم کیا۔ اَلحَمَ الثَّوبُ جُبار تفصیل گذر چکی، اُفَجِّرُ الصَّخرَ :- پتھریلی چٹان سے پانی جاری کرتی ہوں فصیح وبلیغ کلام بولنے سے کنایہ ہے۔ کیونکہ جس طرح پتھریلی چٹان سے چشمہ جاری کرنا تقریباً ناممکن ہے ایسے ہی فصیح وبلیغ عبارت بولنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ صَخرٌ :- وصَخرَۃٌ۔ چٹان۔ پہاڑ کی چوٹی۔ ابو الطیب کا شعر ہے ع

انا صخرۃ الوادی اذا ما زوحمت ۔ واذا نطقت فانی الجوزاء ۔ بِتُواسَابَكِ :- ای صلتك ومعاونتك شِعَار :- اس کپڑے کو کہتے ہیں جو شعر بدن سے ملا ہوا ہو۔ دِرْعٌ :- دِرْع دراصل لوہے کے اس قمیص کو کہتے ہیں جو دشمن کے ہتھیاروں سے بچنے کے لئے پہنا جاتا ہے۔ دُرُوعٌ۔ اَدْرُعٌ اور دِرَاعٌ جمع ہے۔ دردبیس :- عمر رسیدہ۔ کھوسٹ مکروہ الشکل۔

وَانْشَاَتْ تَقُوْلُ

أَشْكُو إِلَى اللّٰهِ اشْتِكَاءَ الْمَرِيضْ ۔ رَيْبَ الزَّمَانِ الْمُتَعَدِّي الْبَغِيضْ

يَا قَوْمِ إِنِّي مِنْ أُنَاسٍ غَنُوْا ۔ دَهْرًا وَجَفْنُ الدَّهْرِ عَنْهُمْ غَضِيضْ

فَخَارُهُمْ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ۔ وَصِيتُهُمْ بَيْنَ الْوَرٰى مُسْتَفِيضْ

كَانُوْا إِذَا مَا نُجْعَةٌ أَعْوَزَتْ ۔ فِي السَّنَةِ الشَّهْبَاءِ رَوْضًا أَرِيضْ

تُشَبُّ لِلسَّارِيْنَ نِيْرَانُهُمْ ۔ وَيُطْعِمُوْنَ الضَّيْفَ لَحْمًا غَرِيضْ

(ترجمہ) میں اپنے اللہ سے بیمار کی طرح ستمگر اور مبغوض زمانے کے ظلم کا گلہ کرتی ہوں۔ اے قوم! میں (بلاشبہ) ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے مدت دراز اس طرح گذاری ہے کہ زمانے کی نگاہ ان سے پوشیدہ رہی ہے۔ اور ان کی نازش کوئی نہیں روک سکتا اور مشرق و مغرب میں ان کے تذکرے تھے۔ وہ ایسے تھے کہ جب خشک سالی میں آب وگیاہ مفقود ہو جاتا تھا تو وہ لوگوں کے لئے سرسبز مرغزار ہوتے تھے کہ لوگ ان سے آکر فائدہ اٹھاتے تھے۔ راہروؤں کے لئے ان کی آگ بھڑکائی جاتی تھی۔ اور وہ مہمانوں کو تازہ گوشت کھلاتے تھے۔

البغیض :- مبغوض حبیب کی ضد ہے۔ وجفن الدھر عنہم غضیض :- زمانہ کی آنکھ ان سے جھکی ہوئی تھی۔ یعنی اگرچہ طویل زمانہ گذرا مگر ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچا سکا اور وہ عیش و آرام میں اپنی زندگی گذارتے رہے۔ غَضِیضٌ :- یعنی مغلق۔ جَفْنٌ پپوٹا

اَجْفَان جمع ہے۔ وَصِیتُہُم :- ای شہرتہم۔ مُسْتَفِیضٌ شائع ذائع۔ اَعْوَزَتْ :- ای فقدت وعدمت۔ اَعْوَزَ الرَّجُلُ بدحال ہوا۔ اَلسَّنَۃُ الشَّهْبَاءُ :- خشکی کا سال۔ ایسا سال جس میں نہ آب وگیاہ ہو اور نہ بارش ہو عام اَشْهَبُ

مخلوط ساں۔ شَهِبَ يَشْهَبُ (سمع وکرم) سفیدی اور سیاہی کی آمیزش ہونا۔ نَاقِضًا أَرِيضٌ۔ نَقِصَ۔ دو دھنتی کی جمع ہے۔ أَرِيض۔ نباتات کی خوبصورتی اور تر و تازگی۔ أَرَضَ الْمَكَانُ

سرسبز و شاداب ہے اور آنکھوں کو بھلا معلوم ہوتا ہے مُكْتَئِبٌ یعنی تُوْقَدُ (نصر) بھڑکانا۔ بھڑکنا۔ لازمی اور متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے لَحْمًا غَرِيضٌ: ای لحماً طریاً تازہ گوشت

مَا بَاتَ جَارُهُمْ سَاغِبًا ... وَلَا لِرَوْعٍ قَالَ حَالَ الْجَرِيضُ

فَغِيضَتْ مِنْهُمْ صُرُوفُ الرَّدٰى ... بِحَارُ جُوْدٍ لَمْ تَخَلْهَا تَغِيضُ

وَاَوْدَعَتْ عَنْهُمْ بُطُوْنُ الثَّرٰى ... اُسُدَ النَّحَامِيْ وَاُسَاةَ الْمَرِيضِ

مَحْمِلِيْ بَعْدَ الْمَطَايَا الْمَطَا ... وَمَوْطِنِيْ بَعْدَ الْيَفَاعِ الْحَضِيضُ

وَاَفْرُخِيْ مَا تَأْتَلِيْ تَشْتَكِيْ ... بُؤْسَاهُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَمِيْضُ

اِذَا دَعَا الْقَانِتُ فِيْ لَيْلِهٖ ... مَوْلَاهُ نَادُوْهُ بِدَمْعٍ يَفِيضُ

(ترجمہ) نہ کبھی ان کے پڑوسی نے بھوکا رہ کر رات گذاری اور نہ ہی کبھی خوف و ہراس کی وجہ سے لفظ حال الجریض کہا لیکن مصیبت کی گردشوں نے ان کی سخاوت اور بخششوں کے دریا کم کر دیے جن کے متعلق کم ہونے کا مجھے خیال تک نہ ہوتا تھا۔ اور (آخرکار) ان لوگوں کو نہ خاک سونپ دیا جو حفاظت و حمایت کے شیر اور بیماروں کے طبیب تھے۔ پس میرا محمل سواریوں کی ہلاکت کے بعد خود میری پشت ہے۔ اور میرا مسکن اونچی زمین کے بعد پہاڑ کا گڑھا ہے۔ اور میرے بچے بدحالی کا گلہ کرنے میں جسکی ہر روز درخشانی ہوتی ہے۔ کوئی کوتاہی نہیں کرتے جب رات کو عبادت گذار اپنے پروردگار کو پکارنے میں مصروف ہوتا ہے میرے بچے رو رو کر فریاد کرتے ہیں۔

سَاغِبًا۔ ای جائعًا۔ سَغِبَ۔ تعب کے ساتھ بھوکا ہونا۔ (سمع) بھوکا ہونا۔ قرآن کریم میں ہے فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ حَالَ الْجَرِيضُ:۔ حَالَ الْجَرِيضُ دُوْنَ الْقَرِيضِ۔ یہ ایک مثل ہے اس کی اصل یہ بیان کی جاتی ہے کہ نعمان ایک دن تنگی اور سختی سے گذر کیا کرتا تھا۔ اور ایک روز فراخی و عیش سے تنگی والے دن جس سے ملتا اس کو قتل کرا دیتا تھا۔ اور فراخی کے روز جس سے ملتا اس کو انعام واکرام سے نوازتا۔ ایک مرتبہ سختی کے روز عبید بن الابرص نے ملاقات کی۔ نعمان نے کہا کیا ہی اچھا ہوتا جو دوسرے روز ملاقات ہوتی۔ خیر اپنی جان کے علاوہ جو چاہو سو مانگ سکتے ہو۔ عبید نے کہا حال الجریض دون القریض:۔ یعنی میرے اور شعر کے درمیان غم و غصہ حائل ہے کیسا شعر اور کہاں کی شاعری؟ جان کے لالے پڑے ہیں اسی مفہوم کو اردو کے شاعر نے بایں الفاظ ادا کیا ہے ع:

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی ÷ تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں۔

جَرِيض:۔ غم، غصہ۔ قَرِيض: شعر۔ فَغِيضَتْ:۔ ای نَقَصَتْ وَهَلَكَتْ (ضرب) گھٹانا کم کرنا۔ قرآن کریم میں ہے وَمَا تَغِيضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ۔ الرَّدٰى:۔ ہلاکت۔ (سمع) ہلاک ہونا۔ الثَّرٰى:۔ نمناک مٹی، تری۔ اُسَاةَ:۔ آسی کی جمع ہے۔ طبیب، حکیم۔ اَلْمَطَايَا:۔ مَطِيَّةٌ کی جمع ہے سواری۔ اونٹ۔ مَطَا:۔ پیٹھ۔ پشت۔ کمر۔ الْيَفَاعُ:۔ اونچی زمین۔ يُفُوْعٌ جمع ہے۔ (فتح) يَفَعَ الْجَبَلَ۔ چڑھنا۔ اَلْحَضِيضُ:۔ وہ زمین جو پہاڑ

کے سب سے نچلے حصہ میں ہو۔ کھڈ، غار۔ عُشُش اور اَعْشَاشٌ
جمع ہے۔ اَفْرُخِیْ :۔ اَیْ اَوْلَادِیْ۔ فَرْخٌ کی جمع ہے۔ پرند
کا بچہ۔ فِرَاخٌ بھی جمع آتی ہے۔ ماکانی :۔ یعنے میرے بچے

شکوہ کریں کوتاہی نہیں کرتے۔ اَلْقَانِتُ :۔ مطیع فرمانبردار (نفر)
عاجزی کرنا۔ الطاعت مع الخضوع کا نام قنوت ہے۔ قرآن کریم
میں ہے اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ۔ وَمَنْ يَقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ

يَا رَازِقَ النَّعَّابِ فِيْ عُشِّهٖ ... وَجَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيْرِ الْمَهِيْضِ
اُتِحْ لَنَا اللّٰهُمَّ مَنْ عِرْضُهٗ ... مِنْ دَنَسِ الذَّمِّ نَقِيٌّ رَحِيْضٌ
يُطْفِيْ نَارَ الْجُوْعِ عَنَّا وَلَوْ ... بِمَذْقَةٍ مِنْ حَازِرٍ اَوْ مَخِيْضٍ
فَهَلْ فَتًى يَكْشِفُ مَا نَابَهُمْ ... وَيَغْنَمُ الشُّكْرَ الطَّوِيْلَ الْعَرِيْضَ
فَوَالَّذِيْ تَعْنُو النَّوَاصِيْ لَهٗ ... يَوْمَ وُجُوْهُ الْجَمْعِ سُوْدٌ وَبِيْضٌ
لَوْلَاهُمُ لَمْ تَبْتَذِلْ صَفْحَتِيْ ... وَلَا تَصَدَّيْتُ لِنَظْمِ الْقَرِيْضِ

(ترجمہ) اے کوے کے بچہ کو اس کے گھونسلہ میں روزی پہنچانے والے اور اے ہڈی کو ٹوٹنے کے بعد پھر جوڑ دینے والے ہمیں کوئی ایسا شخص عطا فرما جس کی آبرو میل کچیل سے پاک صاف اور شستہ ہو۔ جو ہماری آتش بھوک کو بجھا دے اگرچہ پانی ملے ہوئے کھٹے دودھ اور چھاچھ ہی سے کیوں نہ ہو۔ پس کیا کوئی جوان مرد ہے ایسا جو ان کی تکالیف کو رفع کرے اور ان کے لمبے چوڑے شکریہ کو غنیمت سمجھے۔ قسم اس ذات کی جس کے سامنے پیشانیاں جھک جائیں گی۔ اس روز جبکہ لوگوں کے چہرہ سیاہ اور سفید ہوں گے۔ اگر میرے اولاد نہ ہوتی تو میرا چہرہ ظاہر نہ ہوتا۔ اور نہ میں آرائش اشعار کے درپے ہوتی۔

اَلنَّعَّابُ :۔ کوے کا بچہ۔ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت زیادہ کائیں کائیں کرنے والا۔ (فتح و ضرب) کائیں کائیں یا ٹائیں ٹائیں کرنا۔ عُشّ :۔ گھونسلہ۔ آشیانہ۔ عُشُوْشٌ اور اَعْشَاشٌ جمع ہے۔ اَلْکَسِیْرُ :۔ منکسر ٹوٹی ہوئی۔ اَلْمَهِیْضُ درستگی کے بعد پھر ٹوٹنے والی۔ هَاضَ یَهِیْضُ (ضرب) توڑنا۔ اُتِحْ :۔ ای قدر لنا۔ تَاحَ یَتِیْحُ (ضرب) مقدر کرنا۔ مہیا کرنا۔ رَحِیْضٌ :۔ مغسول۔ شستہ۔ (فتح) دھونا۔ بِمَذْقَةٍ یعنے خواہ پانی ملے ہوئے دودھ کے ایک گھونٹ ہی سے کیوں نہ ہو۔ مَذَقَ اللَّبَنَ۔ دودھ میں پانی ملایا۔ (نفر)۔

حَازِرٌ :۔ کھٹا۔ ترش۔ (نفر و ضرب) کھٹا ہونا۔ مَخِیْضٌ دودھ جس سے مسکہ اتار لیا گیا ہو۔ چھاچھ مَخَضَ اللَّبَنَ بلویا۔ یعنے مسکہ الگ کر دیا۔ چھاچھ ہو گئی۔ فتح۔ نفر اور ضرب تینوں سے مستعمل ہوتا ہے
تَعْنُوْ :۔ (نفر) پست ہونا۔ ذلیل ہونا۔ اَلنَّوَاصِیْ :۔ نَاصِیَةٌ کی جمع ہے۔ پیشانی۔ جبین۔ قرآن کریم میں ہے بِالنَّاصِیَةِ نَاصِیَةٍ کَاذِبَةٍ۔ اور بالنواصی والاقدام اور
صَفْحَةٌ :۔ جانب چہرہ۔ رخسار۔

(قَالَ الرَّاوِیْ) فَوَاللّٰهِ لَقَدْ صَدَعَتْ بِاَبْیَاتِهَا اَعْشَارَ الْقُلُوْبِ۔ وَاسْتَخْرَجَتْ خَبَایَا الْجُیُوْبِ۔ حَتّٰی مَاحَهَا مَنْ دِیْنُهُ الْاِمْتِیَاحُ۔ وَاَزْنَا

لِوَفْدِهَا مِنْ كُمِّ نَخْلَةٍ يَرْتَاحُ. فَلَمَّا افْعَوْعَمَ جَيْبُهَا تِبْرًا. وَأَوْلَاهَا كُلٌّ مِنَّا بِرًّا. تَوَلَّتْ يَتْلُوهَا الْأَصَاغِرُ. وَفُوهَا بِالشُّكْرِ فَاغِرٌ. فَاشْرَأَبَّتِ الْجَمَاعَةُ بَعْدَ مَمَرِّهَا إِلَى سَبْرِهَا. لِتَبْلُوَ مَوَاقِعَ بِرِّهَا. فَكَفَلْتُ لَهُمْ بِاسْتِنْبَاطِ السِّرِّ الْمَرْمُوزِ. وَنَهَضْتُ أَقْفُو أَثَرَ الْعَجُوزِ. حَتَّى انْتَهَتْ إِلَى سُوقٍ مُغْتَصَّةٍ بِالْأَنَامِ. مُخْتَصَّةٍ بِالزِّحَامِ. فَانْغَمَسَتْ فِي الْغِمَارِ. وَامَّلَسَتْ مِنَ الصِّبْيَةِ الْأَغْمَارِ. ثُمَّ عَاجَتْ بِخُلُوِّ بَالٍ. إِلَى مَسْجِدٍ خَالٍ. فَأَمَاطَتِ الْجِلْبَابَ. وَنَضَتِ النِّقَابَ. وَأَنَا أَلْمَحُهَا مِنْ خَصَاصِ الْبَابِ. وَأَرْقُبُ مَا سَتُبْدِي مِنَ الْعُجَابِ. فَلَمَّا انْسَرَتْ أُهْبَةُ الْخَفَرِ. رَأَيْتُ مُحَيَّا أَبِي زَيْدٍ قَدْ سَفَرَ. فَهَمَمْتُ بِأَنْ أَهْجُمَ عَلَيْهِ لِأُعَنِّفَهُ عَلَى مَا أَجْرَى إِلَيْهِ. فَاسْتَلْقَى اسْتِلْقَاءَ الْمُتَمَرِّدِينَ. ثُمَّ رَفَعَ عَقِيرَةَ الْمُغَرِّدِينَ. وَانْدَفَعَ يُنْشِدُ

(ترجمہ) راوی کہتا ہے۔ پس اس کے اشعار سے دلوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور جیبوں کی چھپی ہوئی چیزیں باہر نکل آئیں حتی کہ ان لوگوں نے بھی بخشش کی جن کا دین وایمان مانگنا تھا۔ اور اس پر بخشش کرنے سے ایسے لوگ بھی خوش تھے جن کے بارہ میں ہم کو وہم وگمان بھی نہ ہو سکتا تھا کہ یہ خوش ہوں گے۔ پس جب اس کا گریبان اس مال وزر سے بھر گیا جو ہم میں سے ہر ایک نے اس کو عطا کیا تھا۔ تب وہ واپس لوٹی اور اس کے پیچھے چھوٹے چھوٹے بچے تھے اور اسی کا منہ شکر گذاری کے لئے کشادہ اور کھلا ہوا تھا اس کے چلے جانے کے بعد جماعت نے اپنے جائے احسان کی آزمائش کے لئے گردنیں بلند کیں۔ پس سب لوگوں کی طرف سے اس راز سربستہ کا کھوج لگانے کا بیڑا میں نے اٹھایا اور اس بڑھیا کے پیچھے پیچھے چل کھڑا ہوا۔ یہاں تک کہ وہ بڑھیا ایک ایسے بازار میں پہنچ گئی جو آدمیوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور بھیڑ سے کھچا کھچ تھا۔ پس وہ بڑھیا اس بھیڑ میں گھس گئی۔ اور کود کر بھولے بھالے بچوں سے الگ ہوگئی۔ پھر بڑے اطمینان سے ایک مسجد کی طرف متوجہ ہوئی پس وہاں پہنچتے ہی اس نے اوڑھنی اتار پھینکی اور نقاب الٹ دیا۔ میں دروازہ کی ریخوں سے اس کو دیکھ رہا تھا اور اس عجوبہ کا منتظر تھا جو بہت جلد ظاہر ہونے والا تھا۔ جب اس کا نقاب سرک گیا تو میں نے ابوزید سروجی کا چہرہ کھلا ہوا دیکھا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اچانک اس پر جا پڑوں اور اس کے کرتوتوں کا مزہ چکھاؤں پس وہ بڑے سرکشانہ انداز سے چت لیٹ گیا اور مغنیوں کی طرح تان لگا لگا کر زور زور سے یہ شعر گانے لگا۔

صَدَعَتْ: (ف تح) پھٹنا - صدع الشیٔ پھٹ گئی - مگر الگ نہیں ہوئی - صدع الامر اس سے استعارہ کرلیا گیا ہے

یعنی ظاہر کیا، کھولا - قرآن کریم میں ہے فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ - اَعْشَار: عُشْر کی جمع ہے - دسواں حصہ۔

یعنے دل کے ہر ہر ٹکڑے کو کاٹ دیا۔ اور دل کی ہر ہر جانب میں اثر کیا۔ انتہائی مبالغہ کے الفاظ میں۔ وَاَحْبَاهُ۔ ای اَعْطَاهَا (ضرب) دینا۔ عطا کرنا (تفصیل گذر چکی)۔

مَنْ دِیْنُہُ الْاِمْتِیَاحُ:۔ دین سے مراد عادت مستمرہ۔ اَلْاِمْتِیَاحُ:۔ عطیے اور بخشش لینا۔ وصول کرنا۔ وَاَمْتَاحَ لِیْ فِدْهَا:۔ رِفْدٌ۔ بخشش۔ یعنی اس کو دے کر خوشی محسوس کی۔ (فَعَوْعَمَ جَیْبُہَا:۔ یعنی جیب اسکی بخشش ول سے بھر گئی۔ تو وہ پیٹھ پھیر کر روانہ ہونے لگی۔ فَاغِرٌ:۔ ای منفتح۔ کھلا ہوا تھا۔ کشادہ ہو گیا تھا۔

اَلسِّرُّ الْمَرْمُوْزُ:۔ مخفی۔ پوشیدہ۔ سر المرموز۔ راز سربستہ۔

فَانْغَمَسَتْ فِی الْغِمَارِ:۔ ای دخلت فی الکثرۃ۔ و الازدحام۔ غَمَسَ (ضرب) غوطہ لگانا۔ اندر گھس جانا۔ غُمَارٌ:۔ غین کے ضمہ اور فتحہ کے ساتھ۔ جماعت۔ لوگوں کا ہجوم۔ گروہ۔ وَاَمْلَسَتْ:۔ علیحدہ ہو گئی۔ جلدی سے الگ ہٹ گئی۔ اغماد۔ غُمْرٌ کی جمع ہے۔ جاہل۔ بے شعور (لغوی تحقیق گذر چکی)۔ عَاجَتْ:۔ عَاجَ یَعُوْجُ (نصر) لوٹنا۔ رجوع کرنا۔ بِجَلْوِبَالٍ:۔ فارغ قلب کے ساتھ۔ اطمینان کے ساتھ۔

اَلْجِلْبَابُ:۔ چادر۔ حدیث میں ہے لتلبسہا صاحبتہا من جلبابہا۔ جلابیب جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے یدنین علیهن من جلابیبهن۔ نَضَتْ النِّقَابَ۔ نقاب الٹ دیا۔ ہٹا دیا۔ خَصَاصٌ۔ خصاصۃ کی جمع ہے رخنہ۔ دروازہ کا سوراخ۔

اَدَبَّ:۔ ای انتظر (نصر) قرآن کریم میں ہے لا یرقبون فیکم الا ولا ذمۃ۔ اِنْسَرَتْ:۔ ای انکشفت۔ سروا لیسرو (نصر) اُلْسًا۔ سَرَّی الثَّوْبَ۔ الٹ دیا۔ اتار پھینکا۔ اُهْبَۃُ الْخَفَرِ:۔ آلہ حیا۔ سامان حیا۔ نقاب مراد ہے خَفِرَ یَخْفَرُ (سمع) شدید حیا ہونا۔ خَفِرَتِ الجاریۃ۔ بے انتہا شرمیلی ہے۔ قَدْ سَفَرَ:۔ ای ظَلَعَ وَظَهَرَ۔ لَاُعَنِّفَنَّہُ:۔ عَنَّفَہُ سختی کا برتاؤ کیا۔ سخت ملامت کی۔ عَنُفَ یَعْنُفُ (کرم) ملامت کرنا۔ فَاسْتَلْقٰی:۔ ای صار علی ظهرہ یعنے سیدھا لیٹ گیا۔

عَقِیْرَةُ الْمُتَرَدِّیْنَ:۔ ای صوت المطربین۔ وَرَفَعَ عَقِیْرَتَہٗ۔ آواز کو بلند کیا۔ کسی شخص کا پاؤں کاٹا گیا تھا۔ اس نے درد و کرب کی شدت سے چیخنا چلانا شروع کیا۔ اس وقت سے یہ آواز کے لئے استعارۃً بولا جانے لگا۔ عَقَرَ الْبَعِیْرَ۔ نحر کیا۔ زخمی کیا۔ (ضرب) زخمی کرنا۔ قرآن کریم میں ہے فعقروها فقال تمتعوا فی دارکم۔ عَقَرَتِ الْمَرْأَةُ بانجھ ہو گئی جیسے قرآن کریم میں ہے وکانت امراتی عاقرا۔ (ضرب، کرم)

یَا لَیْتَ شِعْرِیْ اَدَهْرِیْ — اَحَاطَ عِلْمًا بِقَدْرِیْ
وَهَلْ لَدَیْ کُنْہَ غَوْرِیْ — فِی الْخِدْعِ اَمْ لَیْسَ یَدْرِیْ
کَمْ قَدْ قَمَرْتُ بَنِیْہِ — بِحِیْلَتِیْ وَبِمَکْرِیْ
وَکَمْ بَرَزْتُ بِعُرْفٍ — عَلَیْهِمْ وَبِنُکْرِیْ
اَصْطَادُ قَوْمًا بِوَعْظٍ — وَاٰخَرِیْنَ بِشِعْرٍ
وَاَسْتَفِزُّ بِخَلٍّ — عَقْلًا وَعَقْلًا بِخَمْرٍ

وَتَارَةً اَنَا صَخْرٌ — وَتَارَةً اُخْتُ صَخْرِ
وَلَوْ سَلَكْتُ سَبِيْلًا — مَاْلُوْفَةً طُوْلَ عُمْرِيْ
لَخَابَ قِدْحِيْ وَقَدْحِيْ — وَدَامَ عُسْرِيْ وَخُسْرِيْ
فَقُلْ لِمَنْ لَامَ هٰذَا — عُذْرِيْ فَدُوْنَكَ عُذْرِيْ

(ترجمہ) کاش میں جان لیتا کہ آیا میرے زمانے نے میرا مرتبہ جان لیا ہے۔ اور کیا میرے مکر و فریب کی گہرائی سے واقف ہے یا نہیں۔ خدا جانے میں کتنی مرتبہ فرزندان زمانہ پر اپنے مکر و فریب سے غالب آچکا ہوں۔ اور (نہ جانے) کتنی مرتبہ میں ان کے سامنے آشنا ہو کر آیا ہوں۔ اور کتنی مرتبہ نا آشنا ہو کر۔ میں نے کسی جماعت کا شکار اپنی پند و نصیحت کے ذریعہ کیا ہے اور کسی جماعت کا نثر و شاعری کے ذریعہ۔ کسی عقل کو سرکہ سے دہو کر دیتا ہوں اور کسی عقل کو شراب کے ذریعہ سے۔ پس کبھی تو میں خود صخر ہوں اور کبھی صخر کی بہن ہوں۔ اگر میں زندگی بھر ایک ہی مانوس راستہ چلتا۔ تو یقیناً میرا تیر اور چقماق سے آگ نکالنا دونوں ناکام ہو جاتے اور ہمیشہ مجھ پر تنگدستی اور زیاں کاری رہتی۔ پس ملامت گر سے کہہ دے کہ میرا عذر قبول کرلے۔

قمرت بنیہ:۔ ای غلبت فی القمار علی ابناء الدهر قمر یقمر (ضرب) جوا کھیلنا۔ قمار جوا۔ استفز:۔ ای استخف۔ استفز۔ مضطرب کیا۔ نکالا۔ قرآن کریم میں ہے۔ فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ۔ فزیفز (نصر) خل:۔ سرکہ۔ صخر:۔ ابو الولید شاعر کا نام ہے۔ اسکی بہن کا نام خنساء تھا۔

تھا۔ مقصد یہ ہے کہ میں کبھی مردوں کی شکل میں نکلتا ہوں اور کبھی عورتوں کے بھیس میں جلوہ گر ہوتا ہوں۔ جیسا موقعہ ہوتا ہے ویسا ہی حلیہ بنا لیتا ہوں۔ صخرۃ چٹان کو کہتے ہیں۔ ابو اللبیب کا شعر ہے انا صخرۃ الوادی اذا ما زوحمت + واذا نطقت فاننی الجوزاء + قِدحی:۔ قدح تیر جیب ۲ تک جیسلانہ گیا ہو۔ قَدْحٌ:۔ چقماق سے آگ نکالنا۔

وَقَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا ظَهَرْتُ عَلٰی جَلِيَّةِ اَمْرِهٖ۔ وَبَدِ لُعَبَا مْرِهٖ۔ وَمَا زَخْرَفَ فِیْ شِعْرِهٖ مِنْ عُذْرِهٖ۔ عَلِمْتُ اَنَّ شَيْطَانَهُ الْمَرِيْدَ۔ لَا يَسْمَعُ التَّفْنِيْدَ۔ وَلَا يَفْعَلُ اِلَّا مَا يُرِيْدُ۔ فَثَنَيْتُ اِلٰی اَصْحَابِیْ عِنَانِیْ۔ وَاَبْثَثْتُ لَهُمْ مَا اَثْبَتَهٗ عِيَانِیْ۔ فَوَجَمُوْا لِضَيْعَةِ الْجَوَائِزِ۔ وَتَعَاهَدُوْا عَلٰی مَحْرَمَةِ الْعَجَائِزِ

(ترجمہ) حارث بن ہمام کہتا ہے کہ جب میں اس کے ظاہر امر۔ کار عجیب اور اس مزین عذر پر جو اشعار میں واضح کیا تھا۔ مطلع ہوا تو میں نے خوب سمجھ لیا کہ اسکا سرکش شیطان ہرگز نکوہش کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور جو دل چاہتا ہے کر گذرتا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنی عنان توجہ اپنے ساتھیوں کی طرف منعطف کی اور اس کی اطلاع دی جو میری آنکھوں نے دیکھا تھا وہ سب اپنی بخششوں کے برباد ہونے سے بیحد کڑھے۔ اور بوڑھیوں کو ناکام لوٹانے کا پختہ عہد کر لیا۔

جَلِيَّةُ اَمْرِهٖ:۔ ای حقیقۃ حالہ۔ وَبَدِ لُجَّۃِ اِمْرِهٖ۔

اِمْرٌ۔ عجیب۔ منکر۔ قرآن کریم میں ہے لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا

زَخْرَفَ: ای زَیَّنَ۔ سنوارا آراستہ کیا۔ مُمَرِّیْد۔ خبیث۔ اَلتَّفْنِیْدُ:۔ ملامت۔ توبیخ۔ قرآن کریم میں ہے لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ (ضرب) عقل کا کمزور ہونا۔ هَفَّيْتُ:۔ منعطف کی (ضرب) پھیرنا منعطف کرنا۔ قرآن کریم میں ہے اَلَا اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ

اَبْثَثْتُهُمْ:۔ ای اَخْبَرْتُهُمْ وَاَظْهَرْتُهُمْ۔ بَثَّ يَبُثُّ (نصر) پھیلانا۔ قرآن کریم میں ہے وبث فیھا من کل دابۃ اَلْجَوَائِزُ:۔ بمعنی عطایا۔ جائزۃ کی جمع ہے۔ تَعَاهَدُوْا:۔ ای تَعَاقَدُوْا اَقْسَمُوْا۔

اَلْمَقَامَةُ الرَّابِعَةُ عَشْرَةُ الْمَكِّيَّةُ

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ نَهَضْتُ مِنْ مَدِيْنَةِ السَّلَامِ لِحَجَّةِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا قَضَيْتُ بِعَوْنِ اللّٰهِ التَّفَثَ۔ وَاسْتَبَحْتُ الطِّيْبَ وَالرَّفَثَ۔ صَادَفَ مَوْسِمُ الْخَيْفِ۔ مَعْمَعَانَ الصَّيْفِ۔ فَاسْتَظْهَرْتُ لِلضَّرُوْرَةِ بِمَا يَقِيْ حَرَّ الظَّهِيْرَةِ فَبَيْنَمَا اَنَا تَحْتَ طِرَافٍ۔ مَعَ رُفْقَةٍ ظِرَافٍ وَقَدْ حَمِيَ وَطِيْسُ الْحَصْبَاءِ وَاَعْشَى الْهَجِيْرُ عَيْنَ الْحِرْبَاءِ۔

(ترجمہ) حارث بن ہمام نے بیان کیا۔ کہ میں بغداد سے فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے نکلا۔ پس جب میں بعون اللہ حج کو پورا کر چکا اور خوشبو اور جماع کو مباح کرلیا تو مقام خیف منیٰ میں سخت گرمی پڑنے لگی۔ پس میں نے شدید ضرورت کی وجہ سے اس چیز کی امداد چاہی جو دوپہر کی شدید گرمی سے بچا رہی تھی۔ (یعنی خیمہ وغیرہ کی) ایس چمڑے کے خیمہ میں اپنے چند زیرک ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت سنگریزے تنور کی طرح تپ رہے تھے اور شدید گرمی نے آفتاب پرست ڈکک کی آنکھ کو اندھا بنا رکھا تھا۔

مَدِيْنَةُ السَّلَامِ:۔ بغداد۔ دریائے دجلہ کو سلام بھی کہا جاتا ہے اور دریائے دجلہ کیونکہ سرزمین بغداد میں بہتا ہے اس لئے مدینہ کی نسبت سلام کی طرف کردی گئی۔ لِحَجَّةِ الْاِسْلَامِ یعنی حج فرض۔ حج کو اسلام کی طرف منسوب کیا کیونکہ حج ارکان اسلام میں سے ہے جیسا کہ نبی کریم کا ارشاد ہے بنی الاسلام علی خمس الخ۔ اور انہیں پانچ ارکان میں حج کو بھی شمار فرمایا ہے اَلتَّفَثَ:۔ میل کچیل۔ ناخن کا میل۔ قرآن کریم میں ہے۔ ثم لیقضوا تفثھم (سمع) میلا ہونا۔ اَلرَّفَثُ:۔ وہ کلام جو قبح کو متضمن ہو جیسے ذکر جماع وغیرہ۔ رَفَثَ:۔ کو کنایۃً جماع کے معنی

میں استعمال کرتے ہیں جیسے قرآن کریم میں ہے اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ۔ اَيِ الْجِمَاعُ (نصر، ضرب، سمع) فحش کلام کرنا۔ صَادَفَ:۔ ای وافق۔ صدف عنہ شدید اعراض کیا۔ صَدَفَ يَصْدِفُ (ضرب) قرآن کریم میں ہے۔ وصدف عنھا سنجزی الذین یصدفون عن آیاتنا۔ مَعْمَعَانِ:۔ سخت گرمی، شدت۔ خواہ گرمی کی ہو خواہ سردی کی۔ مَعْمَعَانِ الصَّيْفِ اور مَعْمَعَانِ الشِّتَاءِ دونوں جائز ہیں۔ صَادَفَ مَوْسِمُ الْخَيْفِ مَعْمَعَانَ الصَّيْفِ:۔ حج کا موسم شدید گرمی کے موافق ہوگیا

یعنی ہم سخت گرمی میں آپڑا۔ طِرَافٌ: چمڑے کا خیمہ۔ طُرُفٌ جمع ہے۔ ظُرَفَاتٌ: ظَرِیْفٌ کی جمع ہے۔ ہوشیار ذکی۔ خوبصورت۔ (کرم) زیرک ہونا۔ ماہر ہونا۔ حَمِیَ (س ج) سخت گرم ہونا۔ تپنا۔ قرآن کریم میں ہے۔ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا۔ وَطِیْسٌ: تنور۔ اَوْطِسَۃٌ اور وُطُسٌ جمع ہے۔ وَطِیْسٌ۔ لڑائی کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ حَمِیَ الْوَطِیْسُ گھمسان کی لڑائی ہے۔ جِدَالٌ جمع ہے

لڑائی سخت ہوگئی۔ شدید ہوگئی۔ اَغْشٰی: اندھا کر دیا۔ عَشِیَ یَعْشٰی (س ع) نگاہ کا خراب ہو جانا۔ دن کے وقت بینائی خراب ہو جانا۔ یا دن کو نظر آئے مگر رات کو نہ دیکھ سکے۔ هَجِیْر: ای الهاجرۃ۔ دوپہر کی گرمی۔ هُجُرٌ جمع ہے۔ اَلْحِرْبَاءُ: حشرات الارض میں سے ایک جانور جو سورج کو دیکھتا رہتا ہے اور اسکے ساتھ ساتھ چکر لگاتا رہتا

اِذْ هَجَمَ عَلَیْنَا شَیْخٌ مُتَسَعْسِعٌ۔ یَتْلُوْهُ فَتًی مُتَرَعْرِعٌ۔ فَسَلَّمَ الشَّیْخُ تَسْلِیْمَ اَدِیْبٍ اَرِیْبٍ۔ وَحَاوَرَنَا مُحَاوَرَةَ قَرِیْبٍ لَا غَرِیْبٍ۔ فَاَعْجَبَنَا بِمَا نَثَرَ مِنْ لَقَطِهٖ۔ وَعَجِبْنَا مِنِ انْبِسَاطِهٖ قَبْلَ بَسْطِهٖ۔ وَقُلْنَا لَهٗ مَا اَنْتَ۔ وَكَیْفَ وَلَجْتَ وَمَا اسْتَاْذَنْتَ۔ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَعَافٍ۔ وَطَالِبُ اِسْعَافٍ۔ وَبَثُّ ضُرِّیْ غَیْرُ خَافٍ۔ وَالنَّظَرُ اِلَیَّ شَفِیْعٌ لِّیْ كَافٍ۔ وَاَمَّا الْاِنْسِیَابُ الَّذِیْ عَلِقَ بِالْاِرْتِیَابِ۔ فَمَا هُوَ بِعُجَابٍ۔ اِذْ مَا عَلَى الْكُرَمَاءِ مِنْ حِجَابٍ۔ فَسَاَلْنَاهُ اَنّٰى اهْتَدٰى اِلَیْنَا۔ وَبِمَ اسْتَدَلَّ عَلَیْنَا۔ فَقَالَ اِنَّ لِلْكَرَمِ نَشْرًا تَنِمُّ بِهٖ نَفَحَاتُهٗ وَتُرْشِدُ اِلٰى رَوْضِهٖ فَوَحَاتُهٗ

(ترجمہ) اچانک ایک بوڑھا گرتا پڑتا ہمارے پاس آپہنچا جس کے پیچھے ایک گرانڈیل جوان تھا۔ اس بوڑھے نے بڑے عالم اور عاقل کی طرح سلام کیا اور ایسے گفتگو کرنے لگا جیسا کہ اپنا ہو نہ کہ بیگانہ۔ اور تعجب میں ڈالا ہمیں اس چیز نے جو اس نے لڑی سے بکھیری۔ (یعنی اس کے فصیح و بلیغ جملوں سے حیران تھے) اور ہمیں بے تکلف بنانے سے پہلے اس کے بے تکلف ہو جانے پر اچنبھا ہوا ہم نے اس سے کہا کہ تو کون ہے اور اندر کیسے آیا۔ اور اجازت کیوں نہیں طلب کی؟ وہ بولا کہ میں بھکاری ہوں۔ حاجت روائی چاہتا ہوں۔ اور میری تکلیف کا راز پوشیدہ نہیں ہے۔ اور میرا دیکھ لینا ہی میری کافی سفارش ہے رہا میرا یکایک چلا آنا۔ جس سے شک ہوتا ہے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ کریموں پر کوئی پردہ نہیں ہوتا۔ (یعنی دربان وغیرہ نہیں ہوتے) ہم نے اس سے پوچھا کہ ہم تک کیسے راستہ پایا۔ اور کن علامات کو ہماری موجودگی پر دلیل بنایا۔ اس نے جواب دیا کہ کرم کے لئے خوشبو ہے جس کی غمازی اس کی مہک کر دیتی ہے۔ اور اس کے سبزہ زار کا راستہ خود اس کی خوشبوئیں بتاتی ہیں۔

مُتَسَعْسِعٌ: پیر فرتوت۔ بڈھا کھوسٹ۔ مُتَرَعْرِعٌ:...... جوان۔ قوی نوجوان۔ اَدِیْبٌ: عاقل، ماہر (سمع کرم) محتاج

ہونا۔ شدید محتاج ہونا۔ اِرْبَۃٌ: شدید حاجت۔ نکاح سے بھی کنایہ کرلیا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے اولی الاربۃ من الرجال۔ یعنی نکاح کی شدید ضرورت ہے۔ حَاوَرَہٗ: بمعنی خاطب۔ مُحَاوَرَۃٌ: مراجعت فی الکلام۔ وَاللّٰہُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَکُمَا۔ حَارَ یَحُوْرُ: (الفر) لوٹنا۔ قرآن کریم میں ہے اِنَّہٗ ظَنَّ اَنْ لَنْ یَحُوْرَ۔ ای لن یرجع۔ یَسْمُطُہٗ: موتیوں

کا دھاگہ لڑی۔ سُمُوْطٌ جمع ہے۔ فَعَاجِلْ: ای طالب عفو۔ طَالِبُ فَعَّلَ الفر لغوی تحقیق گذر چکی۔ الْاِنْسِیَاب: سہولت کے ساتھ داخل ہونا۔ والفعل گذر چکا۔ تَنَسَّمَ: رَائِحَۃٌ طَیِّبَۃٌ: خوشبو۔ نَفَحَاتٌ: نَفْحَۃٌ کی جمع ہے۔ مہک۔ قرآن کریم میں ہے وَلَئِنْ مَسَّتْہُمْ نَفْحَۃٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّکَ۔ (الفتح) پھیلنا۔ فضا میں منتشر ہونا۔

فَاسْتَدْلَلْتُ بِتَأَرُّجِ عَرْفِكُمْ عَلَى تَبَلُّجِ عُرْفِكُمْ. وَبَشَّرَتْنِي نَفْحَةُ رَنْدِكُمْ بِنُجْحِ الْمُنْقَلَبِ مِنْ عِنْدِكُمْ. فَاسْتَخْبَرْنَاهُ حِينَئِذٍ عَنْ لُبَانَتِهِ لِنَتَكَفَّلَ بِإِعَانَتِهِ فَقَالَ إِنَّ لِي مَأْرَبًا. وَلِفَتَايَ مَطْلَبًا. فَقُلْنَا لَهُ كِلَا الْمَرَامَيْنِ سَيُقْضَى. وَكِلَاكُمَا سَوْفَ يُرْضَى. وَلَكِنَّ الْكُبْرَ الْكُبْرَ. فَقَالَ أَجَلْ وَمَنْ دَحَا السَّبْعَ الْعُلٰی ثُمَّ تَرَتَّبَ لِلْمَقَالِ. كَالْمُنْشَطِ مِنَ الْعِقَالِ. وَأَنْشَدَ

(ترجمہ) پس میں نے تمہاری مہکی ہوئی خوشبو سے تمہارے کھلے ہوئے احسانوں کا پتہ لگالیا۔ اور مجھے تمہاری خوشبو کی مہکار نے بشارت دی ہے کہ میں تمہارے پاس سے خوشحال ہوکر لوٹوں گا۔ پھر تو ہم نے اس کی حاجت کو معلوم کرنا چاہا تاکہ اس کی اعانت کی ذمہ داری لے لیں۔ ایک نے کہا ایک حاجت تو میری ہے اور ایک مطلب اس جوان کا ہے۔ ہم نے کہا کہ دونوں مطلب ابھی پورے کردئے جائیں گے۔ اور تم دونوں عنقریب راضی کردئے جاؤ گے۔ لیکن پہلے بڑی کو ظاہر کرو۔ بوڑھا بولا ہاں یہ فیصلہ درست ہے قسم اس ذات کی جس نے سات زمینیں بچھائیں۔ یہ کہہ کر اس نے گفتگو کرنے کے لئے ایسی تیاری کی جیسے بندھن سے رہا ہوا ہے۔ اور یہ شعر پڑھے

تَأَرُّجٌ: خوشبو پھیلنا۔ مہک اٹھنا۔ تَبَلُّجِ عُرْفِکُمْ: ای ظہور کرمکم۔ رَنْدِکُمْ: پودا جس کی خوشبو بہت لطیف ہوتی ہے۔ اس کے مشابہ ہوتا ہے۔ لُبَانَتِہٖ: حاجت۔ لُبَانٌ اور لُبَانَاتٌ جمع ہے۔ اَلْمَرَامَیْنِ: ای مقصدین

دَحَا: (الفتح) پھیلانا۔ قرآن کریم میں ہے وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِکَ دَحٰہَا۔ اَلْمُنْشَطُ: مطلق۔ چھوٹنے والا۔ (سمع) نکلنا۔ عِقَالٌ: وہ رسی جس سے اونٹ باندھے جاتے ہیں۔ عُقُلٌ جمع ہے۔

اِنِّیْ امْرُءٌ اُبْدِعَ بِیْ — بَعْدَ الْوَجٰی وَالتَّعَبِ

وَشَفَّنِیْ سَاسِعَۃٌ — یَقْصُرُ عَنْہَا خَبَبِیْ

وَمَا مَعِیْ خَرْدَلَۃٌ — مَطْبُوْعَۃٌ مِّنْ ذَہَبِ

فَحِيلَتِي مُنْسَدَّةٌ — وَحَيْرَتِي تَلْعَبُ بِي

اِنْ اُدْلِجْتُ رَاجِلًا — خِفْتُ دَوَاعِي الْعَطَبِ

وَاِنْ تَخَلَّفْتُ عَنِ الـ — ـرُّفْقَةِ ضَاقَ مَذْهَبِي

فَزَفْرَتِي فِي صُعُدٍ — وَعَبْرَتِي فِي صَبَبِ

(ترجمہ) میں ایک آدمی ہوں جسکی اونٹنی ہلاک کردی گئی ہے۔ میرے چلنے سے مجبور ہوجانے اور تھک جانے کے بعد اور میرا سفر دور دراز ہے اور میری دوڑ اس سے درماندہ ہے اور میرے پاس ایک رائی کے برابر بھی تو سونا نہیں ہے۔ اور میرا طریقہ مسدود ہے اور میری سراسیمگی میرے ساتھ کھیل رہی ہے۔ اگر پاپیادہ چلتا ہوں تو اسباب ہلاکت سے ڈرتا ہوں اور اگر اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہتا ہوں تو مجھ پر راستہ تنگ ہوتا ہے۔ پس میرے نالۂ وشیون بلندی پر ہیں اور آنسو پستی میں ہیں

اُبْدِعَ بِي:۔ اَي هَلَكَتْ رَاحِلَتِي۔ علامہ زمخشری فرماتے ہیں کہ اُبْدِعَ عَنِ الرَّاحِلَةِ کے معنی ہیں اونٹنی چلنے سے عاجز اور درماندہ ہوجائے سستی کی وجہ سے۔ وَجِيَ:۔ وَ پیروں کے اس درد کو کہتے ہیں جو ننگے پاؤں چلنے کی وجہ سے ہوجاتا ہے (سمع) قدموں کا گھس جانا۔ شُقَّتِي شَاسِعَةٌ یعنی میرا سفر ابھی بہت دور ہے۔ شُقَّةٌ۔ اس مسافت کو کہتے ہیں جو مسافر کو مشقت میں ڈالدے۔ قرآن کریم میں ہے وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ۔ شُقَقٌ جمع ہے۔ شَاسِعَةٌ بعید، دور۔ شَسَعَ يَشْسَعُ (فتح) دور ہونا۔ خَبَبِي:۔ اَي سَيْرِي۔ خَبَبٌ اس رفتار کو کہتے ہیں جو دوڑنے سے کچھ کم ہو (نصر) خَرْدَلَةٌ:۔ معمولی سا دانہ جس کو اردو میں رائی کہتے ہیں۔ مَذْهَبِي:۔ اَي طَرِيقِي۔ عَبْرَتِي:۔ اَي دَمْعِي۔ عَبْرَةٌ۔ آنسو۔ امرؤ القیس کا شعر ہے۔

وَاِنَّ شِفَائِي عَبْرَةٌ مُهْرَاقَةٌ ❊ فَهَلْ عِنْدَ رَسْمٍ دَارِسٍ مِنْ مُعَوَّلِ ❊

فِي صَبَبٍ:۔ اَي دَمْعِي فِي انْحِدَارٍ وَسَيَلَانٍ۔ صَبٌّ۔ اوپر سے پانی بہانا۔ قرآن کریم میں ہے اَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا۔ نصر سے آتا ہے۔

وَاَنْتُمْ مُنْتَجَعُ الـ — ـرَّاجِي وَمَرْمَى الطَّلَبِ

لُهَاكُمْ مُهْمَلَةٌ — وَلَا انْهِلَالُ السُّحُبِ

وَجَارُكُمْ فِي حَرَمٍ — وَوَفْرُكُمْ فِي حَرَبٍ

مَا لَاذَ مُرْتَاعٌ بِكُمْ — فَخَافَ نَابَ النُّوَبِ

وَلَا اسْتَدَرَّ اٰمِلٌ — حِبَاءَكُمْ فَمَا حُبِي

فَانْعَطِفُوا فِي قِصَّتِي — وَاَحْسِنُوا مُنْقَلَبِي

فَلَوْ بَلَوْتُمْ عِيْشَتِيْ ‏ ‏ ‏ فِيْ مَطْعَمِيْ وَمَشْرَبِيْ

لَسَاءَكُمْ ضُرِّيَ الَّذِيْ ‏ ‏ ‏ أَسْلَمَنِيْ لِلْكُرَبِ

(ترجمہ) اور آپ امیدگاروں کی آماجگاہ اور مقصود طلب ہیں۔ تمہاری بخششوں تو بادلوں سے بھی زیادہ شدید طریقہ سے برسنے والی ہیں۔ تمہارا پڑوسی پناہ اور احترام میں ہے اور تمہارا بیشمار مال لوٹ مار میں کبھی نہیں ہوا۔ کوئی خوفزدہ تمہاری پناہ میں آنے کے بعد مصائب سے ڈرا ہو۔ اور ایسا نہ ہوا کہ کسی نے بخشش مانگی ہو اور اس کو بخشش نہ دی گئی ہو پس میرے حال پر رحم کھا کر مجھے فائز المرام لوٹاؤ۔ پس اگر تم کھانے اور پینے میں میری زندگی کا امتحان کرتے ہو تو تمہیں میری وہ تکلیف جس نے مجھے غم واندوہ کے سپرد کر رکھا ہے۔ غمگین بناتی۔

مُنْتَجَعٌ:۔ وہ مقام جس کا لوگ پانی اور گھاس کی تلاش میں رخ کریں۔ اِنْتَجَعَ۔ پانی اور گھاس ہیں تلاش میں نکلا۔ ثلاثی مجرد فتح سے آتا ہے۔ لُهَاكُمْ:۔ ای عطایاکم۔ لهوۃ کی جمع ہے لام کے فتح اور ضمہ دونوں کے ساتھ۔ ہ عطیہ۔ بہترین عطا اور بخشش مُنْهَلَّةٌ۔ بمعنی مُنْصَبَّةٌ دُنَازِلَةٌ۔ اِنْهِلَال:۔ زور سے برسنا۔ هل وانهل المطر خوب زوروں سے بارش ہوئی۔ ثلاثی مجرد نصر سے آتا ہے۔ وَدَفْرُكُمْ:۔ مال کثیر۔ دُفْرُ الْمَالُ:۔ پورا پورا دیا۔ (ضرب) قرآن کریم میں ہے۔ فَانَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً مَوْفُوْرًا۔ حَرَبٌ:۔ ہلاکت۔ سلب۔ یعنے تم ایسے سخی ہو کہ سائلین و اضیاف ہمیشہ تمہارا مال لیتے رہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے حَرَبَ الرَّجُلَ۔ سب مال و متاع چھین لیا اس کے پاس کچھ نہیں چھوڑا۔ لَاذَ:۔ یعنے لَجَأَ۔ مُرْتَاعٌ:۔ یعنے خَائِفٌ دونوں کی تفصیل گذر چکی۔ حِبَاكُمْ:۔ ای عطاکم۔ بَلَوْتُمْ:۔ ای امتحنتم بفر آزمانا۔ قرآن کریم میں ہے وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ۔

وَلَوْ خَبَرْتُمْ حَسَبِيْ ‏ ‏ ‏ وَنَسَبِيْ وَمَذْهَبِيْ

وَمَا حَوَتْ مَعْرِفَتِيْ ‏ ‏ ‏ مِنَ الْعُلُوْمِ النُّخَبِ

لَمَا اعْتَرَتْكُمْ شُبْهَةٌ ‏ ‏ ‏ فِي آنَّ دَارِيْ آدَبِيْ

فَلَيْتَ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ ‏ ‏ ‏ اُرْضِعْتُ ثَدْيَ الْاَدَبِ

فَقَدْ دَهَانِيْ شُوْمُهٗ ‏ ‏ ‏ وَعَقَّنِيْ فِيْهِ اَبِيْ

(ترجمہ) اور اگر تم میری شرافت نسب اور طریقہ کار کو جان لیتے اور نیز ان چیدہ علوم کو جنہیں میری علمی شناسائی نے فراہم کیا ہے تو تمہیں یہ جاننے میں کوئی شبہ پیش نہیں آتا کہ میرا مرض تو میرا ہی علم ہے۔ اے کاش میں علم وادب کے پستان سے دودھ نہ پلایا جاتا۔ مجھے تو ادب کی نامبارکی نے تباہ کر دیا اور اس علم وادب کے بارہ میں میرے باپ نے میرے ساتھ برا سلوک کیا۔

وَمَذْهَبِيْ:۔ مذہب سے مراد دین اور اعتقاد ہے یا یہ مراد ہے کہ میرا طریقہ کار جان لیتے اور معلوم کر لیتے تھا

حَوَتْ: ای ماجمعت۔ حَوَی الشَّیْءَ: جمع کیا۔ (ضرب) اکٹھا کرنا، جمع کرنا۔ اَلنُّخَبُ: نُخْبَۃٌ کی جمع ہے ہر چیز کا بہترین حصہ۔ اَعْنَتُکُمْ: بمعنی عرضتکم۔ اَرْضَعَتْ: اِرْضَاعٌ۔ دودھ پلانا۔ قرآن کریم میں ہے۔ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ (سمع و ضرب) دودھ پینا۔ رَضَعَ الْوَلَدُ اُمَّہٗ وَ ارْتَضَعَ۔ تھنوں یا پستانوں سے دودھ پیا

ثُدِیٌّ: پستان۔ ثَدْیٌ، اَثْدٍ اور ثُدِیٌّ جمع ہے۔ دَھَانِیْ: ای اَھْلَکَنِیْ وَضَرَّنِیْ (فتح) تکلیف پہنچانا۔ عَقَّنِیْ: ای قطع رحمی۔ یعنی تعلیم کے بارہ میں میرے باپ نے میرے ساتھ برا سلوک کیا ہے کہ مجھے دنیاوی کمالات میں سے کچھ نہیں سکھلایا۔ عَقَّ یَعُقُّ (نصر) نافرمانی کرنا۔

فَقُلْنَا لَهُ أَمَّا أَنْتَ فَقَدْ صَرَّحَتْ أَبْيَاتُكَ بِفَاقَتِكَ۔ وَعَطَبِ نَاقَتِكَ وَسَنُمْطِيكَ مَا يُوصِلُكَ إِلَى بَلَدِكَ۔ فَمَا مَأْرَبَةُ وَلَدِكَ۔ فَقَالَ لَهُ قُمْ يَا بُنَيَّ كَمَا قَامَ أَبُوكَ وَفُهْ بِمَا فِي نَفْسِكَ لَا فُضَّ فُوكَ۔ فَنَهَضَ نُهُوضَ الْبَطَلِ لِلْبَرَازِ۔ وَأَصْلَتَ لِسَانًا كَالْعَضْبِ الْجُرَازِ۔ وَأَنْشَأَ يَقُولُ۔

(ترجمہ) پس ہم نے اس سے کہا: بزرگ محترم۔ آپ کے اشعار سے آپ کی درویشی و فقیری اور سانڈنی کی ہلاکت کا علم ہوا۔ ہم ابھی آپ کے لئے ایسی سواری کا بندوبست کئے دیتے ہیں جو آپ کو آپ کے شہر تک پہنچا دے۔ بتائیے آپ کے صاحبزادے کی کیا حاجت ہے۔ وہ بولا میرے پیارے بیٹے تو بھی اپنے باپ کی طرح اٹھ اور جو کچھ تیرے دل میں ہو کہہ ڈال۔ خدا کرے تیرا منہ کبھی شکستہ نہ ہو۔ یہ سنتے ہی وہ یوں اٹھا جیسے کوئی بہادر لڑائی کے لئے۔ اور شمشیر براں جیسی زبان سے یہ اشعار پڑھنے لگا

بِفَاقَتِکَ: ای بفقرک و حاجتک۔ سَنُمْطِیْکَ: ای سنعطیک۔ مَأْرَبَۃٌ: حاجت ضرورت۔ مَآرِبُ جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ وَلِیَ فِیْھَا مَآرِبُ اُخْرٰی۔ فُہْ: ای قل و تکلم۔ فَاہَ یَفُوْہُ (نصر) بولنا، کہنا۔ لَا فُضَّ: الفض، توڑنا، الگ الگ کرنا۔ حدیث میں ہے۔ [illegible]۔ اَلْبَطَلُ: بہادر، دلیر۔ اَبْطَال جمع ہے (کرم) شجاع ہونا، دلیر ہونا۔ لِلْبَرَازِ: قتال، کارزار، مبارزۃ، قتال کرنا۔ اَصْلَتَ: بمعنی اَخْرَجَ۔ اَصْلَتَ لِسَانًا کَالْعَضْبِ الْجُرَازِ۔ یعنی زبان کو اپنے منہ سے ایسے نکالا جیسے شمشیر براں میان سے نکالی جاتی ہے اس کے فی البدیہہ اور برجستہ بولنے سے کنایہ ہے۔ اَلْعَضْبُ: شمشیر براں۔ عَضَبَ یَعْضِبُ (ضرب) کاٹنا۔ اَلْجُرَازُ: شمشیر قاطع تیز

يَا سَادَةً فِي الْمَعَالِي لَهُمْ مَبَانٍ مَشِيدَهْ
وَمَنْ يَهُونُ عَلَيْهِمْ بَذْلُ الْكُنُوزِ الْعَتِيدَهْ
فَإِنْ عَلَا فَرُقَاقٌ بِهِ تُوَارِي الشَّهِيدَهْ
فَإِنْ تَعَذَّرَ طُرًّا فَجَوَّةٌ وَنَهِيدَهْ
وَرُجُوَّةٌ فَنَفْسِي لِمَا يُرَجُّ مُرِيدَهْ

وَمَنْ إِذَا نَابَ خَطْبٌ قَامُوا بِهِ نِعْمَ الْكَائِدَهْ
أُرِيدُ مِنْكُمْ شِوَاءً وَجَرْدَقًا وَعَصِيدَهْ
أَوْ لَمْ يَكُنْ ذَا وَلَا ذَا فَشُبْعَةٌ مِنْ ثَرِيدَهْ
فَاحْضُرُوا مَا اشْتَهَيْتُ وَلَوْ شَظًى مِنْ قَدِيدَهْ
وَالزَّادُ لَا بُدَّ مِنْهُ لِرِحْلَتِي الْبَعِيدَهْ

وَأَنْتُمْ خَيْرُ رَهْطٍ تُدْعَوْنَ عِنْدَ الشَّدِيدَةْ	أَيْدِيكُمْ كُلَّ يَوْمٍ لَهَا أَيَادٍ جَدِيدَةْ
وَرَاحُكُمْ ذَاتُ ضَلَاتٍ تَشْمَلُ الصِّلَاتِ الْمُفِيدَةْ	وَبُغْيَتِي فِي مَطَاوِي مَا تَرْفُدُونَ زَهِيدَةْ
وَفِي أَجْرٌ وَعُقْبَى تُنْفِسُ كُرَبِي حَمِيدَةْ	وَلِي نَتَائِجُ فِكْرٍ يَفْضَحْنَ كُلَّ قَصِيدَةْ

(ترجمہ) اے سرداران عالی مرتبت جنکی عمارتیں مستحکم ہیں اور جو نزول دادث کے وقت مکر و فریب کو دفع کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور اے وہ لوگوں جن پر جمع شدہ خزانوں کا لٹا دینا بھی آسان ہے۔ میں تم سے صرف بھنا ہوا گوشت۔ روٹی اور حلوا مانگتا ہوں پس اگر یہ گراں معلوم ہو تو چپاتی ہی سہی جس سے پیر لپیٹ چھپایا جاسکے۔ اور اگر یہ اور وہ کچھ بھی نہ ہو تو پھر تر مہی سہی جو پیٹ بھر دے اور اگر یہ سب چیزیں دشوار معلوم ہوں تو پھر چھوارے اور خالص مکھن غرض جو بھی سہل ہو لے آؤ خواہ سوکھے گوشت کے ٹکڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ جلدی لاؤ کیونکہ میر النفس ماحضر ہی کا خواہشمند ہے (ہاں) میرے دور دراز سفر کے لئے زاد راہ اور توشہ کی بھی ضرورت ہے تم بہترین گروہ ہو جنسے مصیبت کے وقت فریاد کی جاتی ہے۔ تمہارے ہاتھوں میں ہر روز تازہ بتازہ نعمتیں ہوتی ہیں۔ تمہاری ہتھیلیوں میں فائدہ مند بخششیں اور عطیے ہوتے ہیں۔ میری آرزو اس کے مقابل میں ہیچ ہے جو تم بخشتے ہو۔ اور میرے ساتھ بھلائی کرنے میں ثواب ہے اور میرے ازالہ مصائب کی عاقبت محمود ہے اور میرے ایسے ایسے اشعار ہیں جو بڑے بڑے قصیدوں کو مات کرتے ہیں۔

اَلْكُنُوزُ۔ کنز کی جمع ہے۔ خزانہ (ضرب) جمع کرنا۔ ذخیرہ کرنا۔ قرآن کریم میں ہے والذین یکنزون الذھب والفضۃ ھذا ما کنزتم۔ اَلْعَتِيدَةُ:۔ حاضر، مہیا۔ جمع کی ہوئی۔ قرآن کریم میں ہے ھٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیْدٌ (کرم) مہیا ہونا۔ اِعْتَادٌ:۔ تیار کرنا۔ قرآن کریم میں ہے وَاَعْتَدْنَا لَھُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا۔ شِوَاءٌ۔ بھنا ہوا گوشت۔ شَوٰی یَشْوِی (ضرب) بھوننا۔ آگ پر پکانا۔ قرآن کریم میں ہے یَشْوِی الْوُجُوْهَ جَرْدَقًا:۔ جَرْدَقَةٌ۔ روٹی۔ جَرَادِقُ جمع ہے۔ عَصِيدَةٌ گھی میں بھنا ہوا آٹا۔ سادہ قسم کا حلوہ۔ عَصَدَ يَعْصِدُ (ضرب) لپیٹنا، گرہ لگانا۔ فَرُقَاقٌ:۔ رُقَاقٌ کی جمع ہے پتلی چپاتی۔ بہت باریک روٹی۔ الثَّهِيدَةُ۔ بھنی ہوئی بکری پرانا گوشت مرغ۔ تفصیل گذر چکی۔

عَجْوَةٌ وَزُبَيْدَةٌ:۔ عجوہ کھجور۔ کھجور کی ایک قسم۔ زبید مکھن۔ خالص مکھن۔ مَا تَسَنّٰى:۔ اى ما تيسّر یعنے جو تمہارے لئے سہل اور آسان ہو وہ لے آؤ۔ ولو شظی من قدیدہ:۔ اگرچہ وہ سوکھے گوشت کے ٹکڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ شظی معنے قطعۃ۔ قَدَّ یَقُدُّ (نصر) کاٹنا۔ لمبائی سے کاٹنا۔ قرآن کریم میں ہے وان کان قمیصہ قد من قبل فصدقت۔ فَرَجْوَةٌ:۔ ای عطیۃ۔ ھبۃ۔ زُهَيْدَةٌ۔ قلیل۔ حقیر۔ تھوڑا (فتح۔ سمع۔ کرم) تھوڑی چیز پر کفایت کرنا۔ قلیل کی طرف مائل ہونا۔ قرآن کریم میں ہے وکانوا فیہ من الزّاھدین۔ وَفِیَّ اَجْرٌ:۔ اجر ثواب عمل خواہ دنیوی ہو یا اخروی۔ قرآن کریم میں ہے ان اجری الا علی اللہ اُجُور جمع ہے وَاٰتُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ۔

(قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ) فَلَمَّا اَرْبَى الشِّبْلُ بِشِبْهِ الْاَسَدِ۔ اَرْحَلْنَا الْوَالِدَ وَزَوَّدْنَا الْوَلَدَ۔ فَقَابَلَا الصُّنْعَ بِشُكْرٍ نَشَرَ اَرْدِيَتَهٗ وَاَدَّيَا بِهٖ دَيْنَهٗ۔ وَلَمَّا عَزَمَا عَلَى الْاِنْطِلَاقِ۔ وَعَقَدَ الِلرِّحْلَةِ حُبُكَ النِّطَاقِ۔ قُلْتُ لِلشَّيْخِ هَلْ

ضَاهَتْ عِدَتُنَا عِدَةَ عُرْقُوبٍ۔ اَوْهَلْ بَقِيَتْ حَاجَةٌ فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ
فَقَالَ حَاشَ لِلّٰهِ وَكَلَّا۔ بَلْ جَلَّ مَعْرُوفُكُمْ وَجَلَا۔ فَقُلْتُ لَهُ فَدِيْنَاكَ كَمَا
دِيْنَاكَ۔ وَافِدُنَا كَمَا اَفَدْنَاكَ اَيْنَ الدُّوَيْرَةُ۔ فَقَدْ مَلَكَتْنَا فِيكَ الْحَيْرَةُ
فَتَنَفَّسَ تَنَفُّسَ مَنِ ادَّكَرَ اَوْطَانَهُ وَاَنْشَدَ وَالشَّهِيقُ يُلْعِثِمُ لِسَانَهُ

(ترجمہ) حارث بن ہمام کہتا ہے کہ جب ہم نے شیر کے بچہ کو شیر ہی جیسا پایا۔ تو پھر ہم نے اس کے باپ کو سواری عطا کی۔ اور بیٹے کو توشہ۔ انہوں نے اس احسان کا بدلہ شکریہ کی لمبی لمبی چادروں سے دیا۔ اور اس احسان کا حق ادا کر دیا۔ جب ان دونوں نے چلنے کا ارادہ کر دیا۔ اور کوچ کرنے کی غرض سے رشتہ ہائے کمربند کو مضبوط باندھا۔ تو میں نے بڈھے سے پوچھا کیا ہمارا وعدہ عرقوب کے وعدوں جیسا نکلا۔ یا یعقوب (علیہ السلام) کے نفس میں اور کوئی آرزو باقی رہ گئی۔ اس نے جواب دیا پناہ بخدا۔ ہرگز نہیں تمہارا احسان بہت بڑا ہے بلکہ سبقت لے گیا ہے۔ میں نے کہا جیسا معاملہ ہم نے کیا ایسا ہی تم بھی کرو۔ اور جیسے ہم نے فائدہ پہنچایا ہے ایسے ہی تم بھی پہنچاؤ۔ (اور یہ بتلاؤ) تمہارا مکان کہاں ہے کیونکہ تمہارے بارہ میں ہم پر سخت حیرت طاری ہو گئی یہ سن کر اس نے اس شخص کی طرح سانس کھینچا جو اپنے وطن کی یاد میں ہو۔ اور اس حال میں کہ گھٹا ہوا سانس اس کی زبان کو روک رہا تھا یہ اشعار پڑھے۔

حُبُكُ النِّطَاقِ:۔ حُبُكٌ۔ حَبْكَةٌ کی جمع ہے وہ دھاگہ جس سے کمربند باندھا جائے (نصر و ضرب) باندھنا۔ مضبوطی سے باندھنا۔ نِطَاقٌ۔ پٹکہ جو کمر میں باندھا جاتا ہے۔ نُطُقٌ جمع ہے۔ ضَاهَتْ:۔ ای شَابَهَتْ۔ ضاهی الرجل: مشابہ ہوا۔ مضاهاة سے ہے عُرْقُوبٌ:۔ خیبر کے یہودیوں میں ایک شخص تھا جو بہت ہی وعدہ خلاف اور خائن تھا اسی لئے ضرب المثل ہو گیا بعض نے لکھا ہے کہ عمالقہ میں سے تھا۔ بہرحال اپنی وعدہ خلافی اور خیانت کی بناء پر ضرب المثل بنا۔ بَقِيَتْ حَاجَةٌ:۔ قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے ما کان یغنی عنہم من اللہ فی شیٔ الا حاجۃ فی نفس یعقوب قضاھا۔ یہاں مراد یہ ہے کہ کیا تمہاری کوئی ایسی حاجت رہ گئی ہے جس کو پورا نہ کیا گیا ہو۔ الدُّوَيْرَةُ:۔ دار کی تصغیر ہے یعنی تمہارا مکان یا تمہاری بستی کہاں ہے۔ فقد ملکتنا:۔ ای غَلَبَتْنَا۔ مَنِ ادَّكَرَ:۔ اَیْ تَذَكَّرَ اَلشَّهِيقُ:۔ گدھے کی آواز۔ نفس کی اضطراری کیفیت جس کی وجہ سے آواز کا تسلسل ٹوٹ جائے۔ (سمع۔ فتح۔ ضرب)۔ شَهِقَ الْحِمَارُ:۔ ہنہنایا۔ قرآن کریم میں ہے لہم فیہا زفیر وشہیق۔ يُلَعْثِمُ:۔ ای يحبس۔ یعنی سانس کی بے ترتیبی اور بستگی اس کی زبان کو روک رہی تھی۔ انسان جب کسی صدمہ کی وجہ سے زیادہ روتا ہے تو پھر یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ سانس کبھی رک جاتا ہے اور زبان بھی بند ہونے لگتی ہے۔ اردو کا یہ شعر بھی تقریباً اسی کیفیت کی ترجمانی کرتا ہے ۔ دم گفتار نالے حلق میں چھریاں چبھوتے ہیں + زباں تک ٹکڑے ہو ہو کر مرا افسانہ آتا ہے۔

سُرُوْجُ دَارِيْ وَلٰكِنْ ۔۔۔ كَيْفَ السَّبِيْلُ اِلَيْهَا
وَقَدْ اَنَاخَ الْاَعَادِيْ ۔۔۔ بِهَا وَاَخْنَوْا عَلَيْهَا

فَوَالَّتِيْ سِرْتُ أَبْغِيْ	حَطَّ الذُّنُوْبِ لَدَيْهَا
مَا رَاقَ طَرْفِيْ شَيْءٌ	مُذْ غِبْتُ عَنْ طَرَفَيْهَا
ثُمَّ اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ بِالدُّمُوْعِ۔	وَآذَنَتْ مَدَامِعُهُ بِالْهُمُوْعِ۔
فَكَرِهَ أَنْ يَسْتَوْكِفَهَا	وَلَمْ يَمْلِكْ أَنْ يُكَفْكِفَهَا
فَقَطَعَ إِنْشَادَهُ الْمُسْتَحْلَى	وَأَوْجَزَ فِي الْوَدَاعِ وَوَلّٰى

(ترجمہ) سر دیج میرا امکان ہے لیکن وہاں تک کیسے پہنچ سکتا ہوں۔ جبکہ وہاں دشمن گھس چکے ہیں اور اس کو ہلاک و برباد کر ڈالا ہے۔ قسم ہے اس کعبہ کی جس کی طرف میں گناہوں کی معافی کی تمنا لے کر چلا تھا۔ میری آنکھوں کو کوئی چیز نہیں بھائی جب سے میں گھر سے چلا ہوں (یہ کہتے کہتے) اسکی دونوں آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور اس کے آنسوؤں نے بہنے کا اعلان کردیا۔ اگرچہ وہ اشک ریزی کو برا سمجھ رہا تھا۔ مگر آنسوؤں کو روک بھی نہ سکتا تھا۔ پس اس نے (مجبوراً) اپنی شعر خوانی موقوف کردی اور مختصر سے الفاظ میں رخصت طلب کر کے لوٹ گیا۔

أَخْنَوْا: خراب کیا۔ تباہ و برباد کردیا۔ أَخْنٰى عَلَيْهِمُ اللّٰهُ هُمْ ہلاک کیا۔ ظلم کیا۔ (ضرب ولصر) فحش کلامی کرنا۔ بِالْهُمُوْعِ: هُمُوْعٌ سیلان۔ بہاؤ۔ هَمَعَتِ الْعَيْنُ۔ آنسو بہائے۔ (فتح ونصر) يَسْتَوْكِفُهَا: اِسْتَوْكَفَ الْمَاءَ۔ پانی ٹپکایا۔ تھوڑا تھوڑا بہایا۔ دکف یکف (ضرب) تھوڑا تھوڑا بہانا۔

یعنی اس نے یہ برا سمجھا کہ آنسو بہائے۔ يُكَفْكِفُهَا: اي يمنعها كفكفه اللّٰه مَنَعَ۔ آنسو روکے۔ ان کو بہنے نہ دیا۔ أَوْجَزَ: اي اختصر في الكلام۔ اِيْجَازٌ: اختصار کرنا۔ اِطْنَابٌ کی ضد ہے۔ وَلّٰى۔ پشت پھیری۔ سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ

اَلْمَقَامَةُ الْخَامِسَةَ عَشْرَةَ الْفَرَضِيَّةُ

اَخْبَرَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ أَرِقْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَالِكَةِ الْجِلْبَابِ هَامِيَةِ الرَّبَابِ۔ وَلَا أَرَقَ صَبٍّ طُرِحَ عَنِ الْبَابِ وَمُنِيَ بِصَدِّ الْأَحْبَابِ۔ فَلَمْ تَزَلِ الْأَفْكَارُ يَهِجْنَ هَمِّيْ۔ وَيَجُلْنَ فِي الْوَسَاوِسِ وَهْمِيْ۔ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ لِمَضَضِ مَا عَانَيْتُ أَنْ أُرْزَقَ سَمِيْرًا مِنَ الْفُضَلَاءِ۔ لِيَقْصُرَ طُوْلُ لَيْلَتِي اللَّيْلَاءِ۔ فَمَا انْقَضَتْ مُنْيَتِيْ۔ وَلَا أَغْمَضَتْ مُقْلَتِيْ۔ حَتّٰى قَرَعَ الْبَابَ قَارِعٌ۔ لَهُ صَوْتٌ خَاشِعٌ

(ترجمہ) حارث بن ہمام نے خبر دی کہ میں ایک ایسی رات میں بیدار رہا جو سخت سیاہ چادر والی اور بارش والی تھی اور نہ ایسے عاشق کی بیداری کی طرح جو (محبوب کے) دروازہ سے دھتکار دیا گیا ہو۔ اور برگشتی احباب میں مبتلا ہو۔ طرح طرح کے افکار میرے غم کو بھڑکا رہے تھے اور میرے خیال کو وسوسوں کے میدان میں دوڑا رہے تھے۔ یہاں تک کہ اس مصیبت جھیلنے سے تنگ آکر میں نے یہ تمنا کی کہ کاش کوئی افسانہ گو مجھے نصیب ہو جائے تاکہ شب تاریک کی درازی کچھ کم ہو جائے۔ ہنوز نہ میری یہ آرزو بر آئی تھی اور نہ میری آنکھیں بند ہوئی تھیں کہ (اچانک) کسی پست آواز والے نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا

اُرِقْتُ: جاگا۔ بیدار رہا (سمع) ارق اس بیداری کو کہتے ہیں جو غم و اندوہ کے باعث ہو۔ حَالِكَةٌ: سخت سیاہ۔ (سمع) سخت سیاہ ہونا۔ هَامِيَةُ الرَّبَابِ: هامية بہانے والی۔ همی یھمی (ضرب) بہنا همى الدمع۔ ایسے بہے کہ تھمنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ رَبَاب: رَبَابَة کی جمع ہے بادل۔ ہلکے سفید بادل کو ربابہ کہتے ہیں۔ سیاہ پر بھی اطلاق ہو جاتا ہے۔ وَلَا اَرَقَ صَبٍّ: یعنی میری بیداری ایک عاشق کی بیداری کی طرح نہیں بلکہ اس سے بھی سخت ہے۔ مُنِيَ: ای اُبْتُلِيَ۔ (لفیر) مبتلا کرنا۔ تفصیل گذر چکی۔ يَهِجْنَ: (ضرب) برانگیختہ کرنا۔ متحرک کرنا۔ لازمی اور متعدی دونوں طرح آتا ہے۔

اَلْوَسَاوِسُ: وسوسہ کی جمع ہے۔ حدیث النفس۔ قلب میں آنے والی بات جو بے سود تھی یا جس میں کوئی بھلائی نہ تھی۔ اَلْمَضَضُ: درد۔ تکلیف۔ الم۔ (سمع) مَضَّ مَضَضًا درد و الم پہنچا۔ شدت غم سے جلنے لگا۔ وَلَا اَغْمَضْتُ مُقْلَتِيْ ای ما اطبقت الاجفان۔ یعنی میری آنکھ بھی نہ جھپکی تھی۔ قَرَعَ: (فتح) کھٹکھٹانا۔ قَرْعٌ کے معنی ہیں ایک چیز کو دوسری چیز پر مارنا۔ اسی سے قَارِعَةٌ بمعنے قیامت ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ القارعة ما القارعة وما ادرٰك ما القارعة۔ كذبت ثمود وعاد بالقارعة

فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ لَعَلَّ غَرْسَ التَّمَنِّيْ قَدْ اَثْمَرَ۔ وَلَيْلَ الْحَظِّ قَدْ اَقْمَرَ۔ فَنَهَضْتُ اِلَيْهِ عَجْلَانَ۔ وَقُلْتُ مَنِ الطَّارِقُ الْاٰنَ۔ فَقَالَ غَرِيْبٌ جَنَّهُ اللَّيْلُ۔ وَغَشِيَهُ السَّيْلُ۔ وَيَبْتَغِي الْاِيْوَاءَ لَا غَيْرَ۔ وَاِذَا اَسْحَرَ فَقَدَّمَ السَّيْرَ۔ قَالَ فَلَمَّا دَلَّ شُعَاعُهُ عَلٰى شَمْسِهٖ وَنَمَّ عُنْوَانُهُ بِسِرِّ طِرْسِهٖ۔ عَلِمْتُ اَنَّ مُسَامَرَتَهُ غُنْمٌ۔ وَمُسَاهَرَتَهُ نُعْمٌ۔ فَفَتَحْتُ الْبَابَ بِابْتِسَامٍ وَقُلْتُ ادْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ۔ فَدَخَلَ شَخْصٌ قَدْ حَنَى الدَّهْرُ صَعْدَتَهُ وَبَلَّلَ الْقَطْرُ بُرْدَتَهُ

(ترجمہ) میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید میری امید کا پودا بار آور ہو گیا اور نصیب کی رات روشن ہو گئی۔ میں جلدی سے اسکی طرف جھپٹا۔ اور اس سے کہا۔ اس وقت تاریک رات میں آنے والا کون ہے۔ جواب دیا مسافر ہے جس پر رات چھا گئی ہے اور سیلاب نے گھیر لیا ہے اور پڑے رہنے کے سوا کچھ نہیں چاہتا اور سپیدۂ صبح نمودار ہوتے ہی اپنی راہ لے گا۔

راوی کہتا ہے جب اس کی شعاعوں سے اس کے آفتاب کا پتہ چل گیا۔ اور اس کے سرنامے سے اصل مضمون کی غمازی کی میں سمجھ گیا کہ اس کے ساتھ قصہ گوئی دلچسپ رہیگی اور بیداری کا بھی لطف رہے گا۔ میں نے مسکراتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔ اور اس سے کہا کہ بلا کسی اندیشہ کے اندر تشریف لے آیئے چنانچہ ایک ایسے بزرگ داخل ہوئے جن کے قد کو زمانے نے خم کر دیا تھا اور بارش نے جن کے کپڑوں کو بھگو دیا تھا۔

غَرْسٌ:۔ پودہ۔ لگایا ہوا درخت۔ غِرَاس اور اَغْرَاس جمع ہے۔ اَثْمَرَ:۔ بارآور ہوا۔ پھل دار ہوا۔ کَیْلُ الْحَظِّ۔ بخت اور نصیبے کی رات۔ حَظّ دراصل حصہ کو کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے وللذکر مثل حظ الانثیین۔ حظوظ۔ حظاظ اور اَحُظّ جمع ہے۔ اَلطَّارِقُ:۔ رات میں آنے والا۔ (نصر) رات کو آنا۔ طارق ستارہ۔ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ۔ یہاں بھی طارق بمعنی ستارہ ہے۔ اَجَنَّہُ اللَّیْلُ:۔ رات نے اسکو چھپا لیا۔ ڈھانپ لیا (نصر) چھپانا۔ فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْہِ اللَّیْلُ رَاٰ کَوْکَبًا۔ جَنِیْن۔ رحم مادر میں مستور بچہ اَجِنَّہ جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے واذ انتم اجنۃ فی بطون امہاتکم۔ اَلْاِیْوَاءُ:۔ ای الانزال والادخال فی الدار وفقط

(ضرب) ٹھکانا پکڑنا۔ قرآن کریم میں ہے سَاٰوِیْ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ اَلتَّقْبِیْلُ گدگدی۔ شُعَاعَۃٌ۔ کرن۔ نور۔ اشعۃ اور اشعاع جمع ہے۔ نَمَّ:۔ (ضرب ونصر) چغلی کھانا۔ غمازی کرنا۔ طِرْس۔ صحیفہ۔ وہ صحیفہ جس کا مضمون مٹا کر دوبارہ لکھا جائے اَطْرَاس اور طُرُوس جمع ہے۔ طَرَسَ الْکِتَابَ۔ لکھا اور مٹایا (ضرب)۔ حَنَیٰ (ضرب ونصر) ٹیڑھا کرنا۔ مائل کرنا۔ صَعْدَتَہٗ:۔ سیدھا اور ستوار نیزہ۔ یہاں قد مراد ہے حَنَی الدَّھْرُ صَعْدَتَہٗ۔ یعنے انقلابات زمانہ نے اس کا قد جھکا دیا تھا۔

فَحَیَّا بِلِسَانٍ عَضْبٍ وَبَیَانٍ عَذْبٍ. ثُمَّ شَکَرَ عَلٰی تَلْبِیَةِ صَوْتِهٖ. وَاعْتَذَرَ مِنَ الطُّرُوْقِ فِیْ غَیْرِ وَقْتِهٖ. فَدَانَیْتُهٗ بِالْمِصْبَاحِ الْمُتَّقِدِ وَتَاَمَّلْتُهٗ تَاَمُّلَ الْمُنْتَقِدِ فَاَلْفَیْتُهٗ شَیْخَنَا اَبَا زَیْدٍ بِلَا رَیْبٍ. وَلَا رَجْمِ غَیْبٍ. فَاَحْلَلْتُهٗ مَحَلَّ مَنْ اَظْفَرَنِیْ بِقُصْوَی الطَّلَبِ. وَرَقَّانِیْ مِنْ وَقْذِ الْکَرْبِ اِلٰی رَوْحِ الطَّرَبِ. ثُمَّ اَخَذَ یَشْکُو الْاَیْنَ. وَاَخَذْتُ فِیْ کَیْفَ وَاَیْنَ. فَقَالَ اَبْلِعْنِیْ رِیْقِیْ. فَقَدْ اَتْعَبَنِیْ طَرِیْقِیْ فظننته مستبطنا للسغب متلمظا لهذا السبب فاحضرته ما یُحْضَرُ لِلضَّیْفِ الْمُفَاجِیْٔ فِی اللَّیْلِ الدَّاجِیْ

(ترجمہ) پس اس نے بڑی طراری و تیزی اور شیرینی سے سلام کیا۔ پھر اپنی آواز پر لبیک کہے جانے کا شکریہ ادا کیا۔ اور رات کو بے وقت آنے پر معذرت چاہی۔ جب میں جلتا ہوا چراغ لے کر اس کے قریب پہنچا۔ اور بہت غور سے اس کو دیکھا اور پرکھا تو پتہ چلا کہ بلا شک و شبہ ابو زید استاد ہیں نہ کہ محض اٹکل پچو۔ پھر تو میں نے ایسی مدارات شروع کی جیسے مجھے انتہائی مقصد میں کامیابی بخشی ہو اور مجھے مصیبتوں کی آگ سے نکال کر آسائش کی طرف لے گیا ہو۔ اس کے بعد وہ درماندگی کا شکوہ کرنے لگا۔

ہم نے پوچھنا شروع کیا۔ کیا حال ہے۔ کہاں سے آرہے ہو؟ کہنے لگا ذرا سانس تو لینے دو۔ راستہ نے تھکا ڈالا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ وہ بھوک کی تکلیف چھپا رہا ہے۔ اور اسی وجہ سے کسلمند ہو رہا ہے۔ جیسا کچھ بھی کھانوں میں اچانک آنے والے کے لئے حاضر کیا جا سکتا تھا میں نے سامنے لا دھرا۔

تَحِیَّۃٌ۔ ای سَلّمَ۔ بِلِسَانٍ عَضْبٍ۔ ای بلسان قاطع کاٹنے والی۔ الْمُتَقِدِ:۔ موقد۔ روشن۔ الْمُنْتَقِدُ:۔ کھرے اور کھوٹے میں تمیز کرنے والا۔ پرکھنے والا۔ فَاَعْجَبَنَا:۔ ای فَجَأتَہ۔ رَجْمٍ غَیْبٍ:۔ محض انداز اور قیاس سے کوئی بات کہدینا۔ اٹکل پچو۔ حقیقت میں رجم پتھر مارنے کو کہتے ہیں لیکن ظن اور قیاس کے لئے استعارہ کر لیا جاتا ہے۔ وَقُذَہٗ:۔ ضرب۔ مار۔ (ضرب) مارنا۔ پچھاڑنا۔ قرآن کریم میں ہے والموقوذۃ والمتردیۃ۔ اَبْدِعْنِی:۔ یعنی اتنی مہلت دو کہ اپنا تھوک تو نگل لوں۔ مقصد یہ ہے کہ ذرا سانس لینے دو۔ ابھی حال دل سنائے دیتا ہوں۔ لِلسَّغَبِ۔ بھوک۔ تفصیل گذر چکی۔ مُتَکَاسِلاً:۔ تکاسل۔ سست ہونا۔ تھکا ماندہ ہونا۔ کَسِلَ۔ کَسْلاَنُ۔ تھکا ماندہ۔ سست۔ حدیث میں ہے والا اصبح خبیث النفس کسلان۔ کسالی اور کُسالی جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے ولا یاتون الصلوۃ الا وھم کسالی (سمع) مُفَاجِیْ:۔ اچانک بغیر کسی اطلاع کے آنے والا شخص۔

فَانْقَبَضَ انْقِبَاضَ الْمُحْتَشِمِ۔ وَاَعْرَضَ اِعْرَاضَ الْبَشِمِ۔ فَسُؤْتُ ظَنًّا
بِامْتِنَاعِہٖ۔ وَاَحْفَظَنِیْ حُوْلُ طِبَاعِہٖ۔ حَتّٰی کِدْتُ اُغْلِظُ لَہٗ فِی الْکَلاَمِ
وَاَسْعَطُہٗ بِجُمَزِ الْمَلاَمِ۔ فَتَبَیَّنَ مِنْ لَمَحَاتِ نَاظِرِیْ مَا خَامَرَ خَاطِرِیْ۔ فَقَالَ
یَا ضَعِیْفَ الثِّقَۃِ۔ بِاَھْلِ الْمِقَۃِ۔ عَدِّ عَمَّا اَخْطَرْتَہٗ بِبَالِکَ۔ وَاسْتَمِعْ اِلَیَّ
لاَ اَبَالَکَ۔ فَقُلْتُ ھَاتِ یَا اَخَا التُّرَّھَاتِ۔ فَقَالَ اِعْلَمْ اَنِّیْ بِتُّ الْبَارِحَۃَ
حَلِیْفَ اِفْلاَسٍ۔ وَنَجِیَّ وَسْوَاسٍ۔ فَلَمَّا قَضَی اللَّیْلُ نَحْبَہٗ وَغَوَّرَ الصُّبْحُ شُھُبَہٗ

(ترجمہ) پس وہ ایک نادم اور پشیمان کی طرح سکڑ کر بیٹھ گیا۔ اور تخمہ والے کی طرح اعراض کرنے لگا۔ اس کے رکنے سے مجھے بدگمانی ہوئی اور اس بیلٹا کھانے (انوکھی افتاد طبع) نے مجھے غضب ناک کر دیا۔ یہاں تک کہ میں اسکو سخت سست کہنے اور ملامت کرنے کے تیار ہو گیا۔ (میں اسپر برسنا ہی چاہتا تھا) لیکن میرے تاڑ لئے نظر سے میرا راز دل ظاہر ہو گیا۔ وہ کہنے لگا اے صاحب محبت پر کم بھروسہ کرنے والے۔ جو خطرات تیرے دل میں آئے ہیں ان کو نکال پھینک اور میری طرف کان لگا۔ تیرا باپ نہ ہو۔ میں نے کہا کہو اے بیہودہ گو انسان کیا کہتے ہو۔ اس نے کہا۔ میں نے گذشتہ رات تنگدستی کا حلیف بنکر اور وسوسوں کا ہمراز بن کر گذاری ہے۔ جب رات نے اپنے ہنگام کو ختم کر دیا۔ اور صبح نے ستاروں کو ڈھانپ لیا۔

الْمُحْتَشِمِ:۔ ای المستحی۔ شرم و حیا کی وجہ سے جو انقباض اور جھجک ہوتی ہے اسکو احتشام کہتے ہیں۔ حَشِمَ یَحْشِمُ (سمع) غضبناک ہوا۔ غضب ناک کیا۔ لازمی اور متعدی دونوں طرح آتا ہے۔ وَاَعْرَضَ اِعْرَاضَ الْبَشِمِ۔ یعنے اس نے کھانے سے ایسا اعراض کیا جیسے پیٹ بھرا ہوا شخص کرتا ہے۔ بَشِمَ یَبْشَمُ (سمع) زیادہ کھانے کی وجہ سے بیمار ہونا۔ اَحْفَظَنِیْ حُوْلُ طِبَاعِہٖ:۔ احفظہ۔ غضب ناک کیا۔ حفیظۃ سے ہے احفظنی حول طباعہ۔ یعنی اسکی عجیب و غریب حرکت نے

مجھے غضب ناک کر دیا۔ اَلسَّعْفَۃُ۔ ای اُدْخِجَۃٌ (فتح)۔ ڈسنا۔ ڈنگ مارنا۔ الحُمَۃ زہر۔ ڈنگ۔ السعد حُمَۃ الملام یعنے میں نے ارادہ کیا کہ اسکو سخت عتاب سے تکلیف پہنچاؤں خَامَرَ بمعنے خَالَطَ۔ خَمَرٌ (نصر و ضرب) چھپانا۔ (جمع) اسی سے خمار ہے بمعنی اوڑھنی۔ دوپٹہ۔ خُمُرٌ جمع ہے قرآن کریم میں ہے ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن۔ ضَعِیْفُ الثِّقَۃِ۔

ضعیف الاعتماد۔ باھل المقۃ یعنی باھل الود و المحبۃ۔ (تفصیل گذر چکی) اَلتُّرَّھَاتُ۔ ای الاباطیل۔ تُرَّھَۃٌ کی جمع ہے (جمع) لغویات میں پڑنا۔ نَحْبُہٗ۔ وقت اجل۔ موت۔ قرآن کریم میں ہے فمنہم من قضی نحبہ و منہم من ینتظر۔ نَحْبٌ دراصل نذر محکوم کو کہتے ہیں (نصر) شُہُبُہٗ۔ شہاب کی جمع ہے۔ ستارہ۔ نجم

غَدَوْتُ وَقْتَ الْاِشْرَاقِ۔ اِلٰی بَعْضِ الْاَسْوَاقِ۔ مُتَصَدِّیًا لِصَیْدٍ یَسْنَحُ اَوْ حُرٍّ یَسْمَحُ۔ فَلَحَظْتُ بِہَا تَمْرًا۔ قَدْ حَسُنَ تَصْفِیْفُہٗ وَاَحْسَنَ اِلَیْہِ مُصِیْفُہٗ فَجَمَعَ عَلَی التَّحْقِیْقِ۔ صَفَاءَ الرَّحِیْقِ۔ وَقُنُوْءَ الْعَقِیْقِ۔ وَقَابَلَتْہُ لِبَاءٌ قَدْ بَرَزَ کَاَنَّہٗ بُرْزُ الْاَصْفَرِ۔ وَاجْتُلِیَ فِی اللَّوْنِ الْمُزَعْفَرِ۔ فَہُوَ یُثْنِیْ عَلٰی طَاھِیْہِ۔ بِلِسَانِ تَنَاھِیْہِ۔ وَیُصَوِّبُ رَاْیَ مُشْتَرِیْہِ۔ وَلَوْ نَقَدَ حَبَّۃَ الْقَلْبِ فِیْہِ

(ترجمہ) صبح ہوتے ہی میں کسی نمودار ہونے والے شکار اور جوانمرد سخی کی تلاش میں بازار کی طرف نکل کھڑا ہوا۔ پس دیکھتا کیا ہوں کہ کھجوریں رکھی ہوئی ہیں جنکو قطار اندر قطار سجایا گیا ہے اور جنکی خوبصورتی میں گرمی نے اور اضافہ کر دیا ہے۔ یقیناً یوں سمجھئے کہ خالص شراب کی طرح ستھری اور عقیق کی طرح سرخ تھیں اور ان کے پوسی جو اجیسی نکھری اور زعفرانی رنگ کی رکھی ہوئی ہے۔ گویا وہ پوری فصاحت سے اپنے پکانے والے کی مدح سرا اور اپنے خریدار کی رائے کی تائید کر رہی تھی۔ اگرچہ اس کی قیمت میں دانہ دل ہی کیوں نہ گذارنا پڑے۔

مُتَصَدِّیًا۔ ای قاصدا و متعرضا۔ قرآن کریم میں ہے۔ فَاَنْتَ لَہٗ تَصَدّٰی۔ یَسْنَحُ۔ ای یعرض و یظہر (فتح) پیش آنا ظاہر ہونا۔ مُصِیْفُہٗ۔ موسم گرما۔ وَاَحْسَنَ اِلَیْہِ مُصِیْفُہٗ۔ یعنی شدید گرمی نے اسکو بہت اچھی طرح پکا دیا تھا۔ اَلرَّحِیْقُ۔ صاف شراب۔ قرآن کریم میں ہے یسقون من رحیق مختوم قُنُوْءٌ۔ مصدر ہے۔ قَنَا یَقْنَاُ (فتح) تیز سرخ ہونا۔ اَلْعَقِیْقُ

قیمتی پتھر۔ عقیقۃ واحد ہے اور اَعِقَّۃٌ جمع ہے۔ لِبَاءٌ۔ اول اللبن فی النتاج۔ جسکو کھیس اور پیوسی کہا جاتا ہے لبا یلبا (فتح) اِلْتَبَاَ لِبَاھَا۔ طَاھِیْہِ۔ بمعنی طابخ (نصر و فتح) طَھَا اللَّحْمَ پکایا کسی ترکیب سے اصلاح کی۔ طاھی کی جمع طُھَاۃٌ ہے۔ طَاھِیَۃٌ۔ مؤنث۔

فَاَسَرَتْنِی الشَّہْوَۃُ بِاَشْطَانِہَا۔ وَاَسْلَمَتْنِی الْعَیْمَۃُ اِلٰی سُلْطَانِہَا۔ فَبَقِیْتُ اَحْیَرَ مِنْ ضَبٍّ۔ وَاَذْھَلَ مِنْ صَبٍّ۔ لَا وُجْدَ یُوْصِلُنِیْ اِلٰی نَیْلِ الْمُرَادِ۔ وَلَا لَذَّۃَ اِلَّا الْاِزْدِیَادُ۔ وَلَا قَدَمَ یُطَاوِعُنِیْ عَلَی الذَّہَابِ۔ مَعَ حُرْقَۃِ

الاِلْتِهَابِ۔ لٰكِنْ حَدَانِي الْقَرَمُ وَسَوْرَتُهٗ وَالسَّغَبُ وَفَوْرَتُهٗ عَلٰى اَنْ اَنْتَجِعَ كُلَّ اَرْضٍ۔ وَاَقْتَنِعَ مِنَ الْوِرْدِ بِبَرْضٍ۔ فَلَمْ اَزَلْ سَحَابَةَ ذٰلِكَ النَّهَارِ اُدْلِيْ دَلْوِيْ اِلَى الْاَنْهَارِ

(ترجمہ) پس مجھے خواہش نے اس کے بندھنوں میں جکڑ دیا اور دودھ کی خواہش نے اپنے (یا اسکے) دبدبے کے سپرد کر دیا۔ مگر میں گوہ سے زیادہ بدحواس اور عاشق سے زیادہ وارفتہ ہو گیا۔ نہ تو پیسہ پاس تھے جو حصول مقصد اور نگلنے کی لذت تک مجھ کو پہنچا دیں اور نہ قدم۔ شدت سوزش کی وجہ سے میری فرمانبرداری کرتے تھے۔ الحاصل مجھ کو خواہش اسکی شدت۔ بھوک اور اسکی سختی نے اس بات کی طرف مائل کیا کہ میں ہر جگہ بھیک مانگتا پھروں اور تھوڑے ہی پانی پر قناعت کر لوں۔ پس میں دن بھر بادل کی طرح اس پر چھایا رہا۔ اور نہروں میں اپنے ڈول کو ڈالتا رہا۔

بِاَشْطَانِهَا۔ شَطَنٌ کی جمع ہے بمعنی رسی۔ شطن یشطن (نصر) رسی میں باندھنا۔ اَلْعَيْمَةُ: دودھ کی خواہش۔ دودھ کی شدید خواہش۔ سمع اور ضرب دونوں سے آتا ہے ضَبٌّ:۔ گوہ۔ سوسمار۔ اَضُبٌّ اور ضِبَّانٌ جمع ہے۔ گوہ حیرت میں ضرب المثل ہے۔ جب اپنے بھٹ سے نکل کر کہیں جاتا ہے تو بھٹ کے منہ پر پتھر وغیرہ رکھ جاتا ہے تاکہ پہچان رہے۔ شکاری وہاں سے پتھر ہٹا دیتا ہے جس کی وجہ سے گوہ بہت پریشان اور متحیر ہوتا ہے اور اسی گھبراہٹ میں شکار ہو جاتا ہے۔ اَذْهَلُ۔ ذُهُولٌ سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ بہت زیادہ بھول جانے والا۔ (سمع و فتح) بھولنا۔ یاد نہ رہنا۔ قرآن کریم میں ہے یوم تذهل كل مرضعة عما ارضعت۔ حَدَانِيْ:۔ بمعنی ساقنی (نصر)۔ ہنکانا۔ بلند آواز سے حدی خوانی کرنا۔ اَلْقَرَمُ: گوشت کی خواہش۔ خواہش لبن کے لئے استعارہ کر لیا گیا۔ (سمع) قَرِمَ

اِلَى اللَّحْمِ گوشت کی شدید خواہش ہے۔ سَوْرَتُهٗ:۔ ای حِدَّتُهٗ۔ اَلسَّغَبُ:۔ بھوک۔ فَوْرَتُهٗ۔ ابال۔ تیزی۔ جوش۔ بھپن (نصر) جوش کھانا۔ ابلنا۔ قرآن کریم میں ہے وفار التنور اَنْتَجِعَ:۔ ای امشی فی طلب ما اکل اَلْوِرْدُ:۔ پانی کا حصہ۔ بِبَرْضٍ:۔ تھوڑا پانی۔ براض برُوض اور اَبْرَاض جمع ہے (نصر) تھوڑا پانی نکلنا۔ بَرَزَ الْمَاءُ مِنَ الْعَيْنِ: تھوڑا پانی نکلا۔ سَحَابَةَ ذٰلِكَ النَّهَارِ:۔ ای طول النهار۔ تمام دن۔ اُدْلِيْ ای ارسل۔ دَلَوْتُ الدَّلْوَ فِي الْبِئْرِ۔ کنویں میں ڈول ڈالا۔ قرآن کریم میں ہے فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ۔ دلاء جمع ہے۔ اَنْهَارٌ۔ نَهْرٌ کی جمع ہے۔ نہر پانی بہنے کی جگہ۔ قرآن کریم میں ہے تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ۔

وَهِيَ لَا تَرْجِعُ بِبَلَّةٍ۔ وَلَا تَجْلُبُ نَقْعَ غُلَّةٍ۔ اِلٰى اَنْ صَغَتِ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ وَضَعُفَتِ النَّفْسُ مِنَ اللُّغُوْبِ۔ فَرُحْتُ بِكَبِدٍ حَرّٰى۔ وَاَنْثَنَيْتُ اُقَدِّمُ رِجْلًا وَاُؤَخِّرُ اُخْرٰى۔ وَبَيْنَمَا اَنَا اَسْعٰى وَاَقْعُدُ وَاَهُبُّ وَاَرْكُدُ۔ اِذْ قَابَلَنِيْ شَيْخٌ يَتَاَوَّهُ اٰهَةَ الثَّكْلَانِ۔ وَعَيْنَاهُ تَهْمِلَانِ۔ فَمَا شَغَلَنِيْ مَا اَنَا فِيْهِ مِنْ دَاءِ الذِّيْبِ۔ وَالْجَوَى الْمُذِيْبِ۔ عَنْ تَعَاطِيْ مُدَاخَلَتِهٖ وَالطَّمَعِ فِيْ مُخَالَتِهٖ ......

(ترجمہ) مگر وہ تر ہو کر بھی نہیں لوٹا۔ اور پیاس بجھانے کے قابل بھی پانی کھینچکر نہیں لایا۔ یہانتک کہ سورج ڈوبنے کے قریب ہوگیا۔ اور تکان کی وجہ سے میری طبیعت سست ہوگئی۔ آخرکار میں با جگر سوزاں شام کو لوٹا اور اس حال میں واپس چلا کہ ایک پاؤں آگے بڑھاتا تھا تو دوسرا پیچھے رکھتا تھا۔ کبھی دوڑنے لگتا تھا اور کبھی بیٹھ جاتا تھا۔ کبھی حرکت کرنے لگتا تھا۔ اور کبھی ساکن ہوجاتا تھا۔ ناگاہ مجھے ایک بوڑھا نظر آیا۔ جو گم کردہ لپسر کی طرح چیخ رہا تھا۔ اور اسکی آنکھیں آنسوؤں سے ابر رہی تھیں۔ لیکن مجھے میری مصیبت مرض ذئب اور پگھلا دینے والی بھوک نے اس کے معاملات اور اسکو فریب دینے سے باز رکھا۔

نُقَعُ غُلَّۃٍ: یعنی پیاس بجھانے کے قابل۔ نَقَعَ الْمَاءُ الْعَطَشَ پیاس بجھادی۔ تسکین کردی (فتح) سیراب ہونا۔ غُلَّۃٌ: پیاس والضم شدید پیاس ہونا۔ اَللُّغُوْبُ: (مرنضر) تھکنا سست ہونا قرآن کریم میں ہے وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوْبٍ۔ یَتَأَوَّہُ: ای یتوجع۔ یعنی آہ آہ کرتا تھا۔ اَلْمَرْأَۃُ الثَّکْلٰی: اس عورت کی طرح جس نے اپنا بچہ گم کردیا ہو۔ ثَکِلَ ثُکْلًا: گم کردیا۔ کھودیا

(سمع) تَهْمُلَانِ: ای تسیلان بالدمع۔ دَاءُ الذِّئْبِ بھوک۔ بھیڑیا بھوک پر مطلقاً صبر نہیں کرسکتا۔ یا اس لئے کہ وہ ہمیشہ بھوکا رہتا ہے اس کے شکم کی حرارت غذا کو فوراً ہضم کردیتی ہے۔ دشمن کے حق میں بطور بد دعا کے کہا جاتا ہے رَمَاہُ اللّٰہُ بِدَاءِ الذِّئْبِ۔ مُخَاتَلَتِہٖ: ای مخادعتہ (الضرب) دھوکہ دینا۔ فریب دینا۔

فَقُلْتُ لَہٗ یَا ھٰذَا اِنَّ لِبُکَائِکَ لَسِرًّا۔ وَوَرَاءَ تَحَرُّقِکَ لَشَرًّا۔ فَاَطْلِعْنِیْ عَلٰی بُرَحَائِکَ۔ وَاتَّخِذْنِیْ مِنْ نُصَحَائِکَ۔ فَاِنَّکَ سَتَجِدُ مِنِّیْ طَبًّا آسِیًا۔ اَوْ عَوْنًا مُوَاسِیًا۔ فَقَالَ وَاللّٰہِ مَا اَنُوْحُ مِنْ عَیْشٍ فَاتَ وَلَا مِنْ دَھْرٍ اَفَاتَ بَلْ لِانْقِرَاضِ الْعِلْمِ وَدُرُوْسِہٖ۔ وَاُفُوْلِ اَقْمَارِہٖ وَشُمُوْسِہٖ۔ فَقُلْتُ وَاَیُّ حَادِثَۃٍ نَجَمَتْ وَخَبِیْئَۃٍ اِسْتَعْجَمَتْ۔ حَتّٰی هَاجَتْ لَکَ الْاَسَفَ۔ عَلٰی فَقْدِ مَنْ سَلَفَ۔ فَاَبْرَزَ رُقْعَۃً مِنْ کُمِّہٖ وَاَقْسَمَ بِاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ۔ لَقَدْ اَنْزَلَهَا بِاَعْلَامِ الْمَدَارِسِ۔ فَمَا مَازُوْا عَنِ الْاَعْلَامِ الدَّوَارِسِ۔ وَاسْتَنْطَقَ لَهَا اَحْبَارَ الْمَحَابِرِ۔ فَخَرِسُوْا وَلَا خَرَسَ سُکَّانِ الْمَقَابِرِ۔ فَقُلْتُ اَرِنِیْهَا فَلَعَلِّیْ اُغْنِیْ فِیْهَا فَقَالَ مَا اَبْعَدْتَ فِی الْمَرَامِ۔ فَرُبَّ رَمْیَۃٍ مِنْ غَیْرِ رَامٍ۔ ثُمَّ نَاوَلَنِیْهَا فَاِذَا الْمَکْتُوْبُ فِیْهَا۔

(ترجمہ) میں نے اس سے کہا کہ صاحب واقعی آپ کے رونے میں کوئی بھید ہے۔ اور آپ کی سوزش کے پس پردہ یقیناً کوئی شر ہے۔ آپ اپنی تکلیف سے مجھے آگاہ کیجئے۔ اور مجھے اپنا خیر خواہ سمجھئے۔ بلاشبہ آپ مجھے ہوشیار طبیب یا مددگار و غمخوار پائیں گے۔ وہ کہنے لگا بخدا میری آہ و بکا نہ عشرت کے جاتے رہنے پر ہے اور نہ جفاکار زمانے کے ظلم سے۔ بلکہ

علم کے منقطع ہو جانے اور اس کے مٹ جانے پر۔ اور علم کے چاند سورج ڈوب جانے پر ہے۔ میں نے پوچھا کیا نئی بات پیش آئی اور کونسا واقعہ نمودار ہو گیا۔ جس سے غم زدگان میں یہ ہیجان و اضطراب پیدا ہو گیا۔ یہ سنکر بڑے میاں نے اپنی آستین سے کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا اور اپنے ماں باپ کی قسم کھا کر یہ بیان کیا کہ وہ اس پرچہ کو علماء مدارس کے پاس لے جا چکا ہے لیکن وہ مٹے ہوئے نشانات سے ممتاز نہ ہوئے۔ اور اس رقعہ کے متعلق علمائے دوات سے استفسار کیا مگر وہ سان کان گورستان کی طرح خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا مجھے بھی دکھلائیے ممکن ہے میں اس کا شافی جواب دے سکوں۔ بوڑھے نے کہا تو میری مراد سے دور نہیں ہو اکیونکہ لیبا اوقات بغیر نشانہ کے تیر لگ جایا کرتا ہے یہ کہہ کر پرچہ مجھے دیدیا جس میں تحریر تھا۔

یُرَحَّائِكَ:۔ سختی۔ شدت۔ تکلیف۔ اَسِیَّا:۔ حکیم۔ دوا کرنے والا۔ عَوْنًا:۔ مددگار۔ ساتھی۔ اَعْوَان جمع ہے۔ مُوَاسِیًا:۔ موافق۔ معاون۔ دُرُوْس:۔ اَیْ قَنَابُدٌ وَ ذَهَابُهٗ۔ دَرَسَ۔ یَدْرُسُ۔ (نصر) مٹنا۔ نَجَمَتْ:۔ یعنی ظَهَرَتْ۔ (نصر) ظاہر ہونا۔ سَلَفَ (نصر) گذرنا۔ مقدم ہونا قرآن کریم میں ہے اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ۔ سَلَف متقدم سابق

فیجملما ھاسلفنا۔ اَسْلَاف جمع ہے۔ اَجْبَادٌ۔ جَبْرٌ کی جمع ہے۔ عالم۔ زبردست۔ قرآن کریم میں ہے اتخذوا الجبار دُرُهُم۔ دُرُهُبَانَهُمْ۔ مَحْبَرَةٌ:۔ دوات۔ محابر جمع ہے۔ فَرُبَّ رمیۃ من غیر رام:۔ لیبا اوقات اناڑی سے بھی تیر ٹھیک لگ جاتا ہے۔ یعنی تو عالم تو نہیں مگر ہو سکتا ہے کہ تو اس معمہ کو حل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ یہ بہت مشہور ضرب المثل ہے

أَيُّهَا الْعَالِمُ الْفَقِيهُ الَّذِي فَا — قَ ذَكَاءً فَمَا لَهُ مِنْ شَبِيهِ
أَفْتِنَا فِي قَضِيَّةٍ حَارَ عَنْهَا — كُلُّ قَاضٍ وَحَارَ كُلُّ فَقِيهِ
رَجُلٌ مَاتَ عَنْ أَخٍ مُسْلِمٍ حُـ — ـرٍّ تَقِيٍّ مِنْ أُمِّهِ وَأَبِيهِ
وَلَهُ زَوْجَةٌ لَهَا أَيُّهَا الْحَـ — ـبْرُ أَخٌ خَالِصٌ بِلَا تَمْوِيهِ
فَحَوَتْ فَرْضَهَا وَحَازَ أَخُوهَا — مَا تَبَقَّى بِالْإِرْثِ دُونَ أَخِيهِ
فَاشْفِنَا بِالْجَوَابِ عَمَّا سَأَلْنَا — فَهُوَ نَصٌّ لَا خُلْفَ يُوجَدُ فِيهِ

(ترجمہ) اے عالم فقیہ کہ تو ذکاوت میں غیروں پر فائق ہے اور وحید المثال ہے۔ ہم کو ایسے مسئلہ کا جواب دیجئے جس سے ہر حاکم منہ موڑ چکا ہے اور ہر فقیہ حیران ہے۔ ایک شخص مرا جس نے ایک مسلمان آزاد و پرہیزگار سگا بھائی چھوڑا۔ اور اس کے لئے ایک بیوی ہے اے عالم دانا اور اس بیوی کے ایک حقیقی بھائی ہے۔ اس عورت نے اپنا حصہ لے لیا اور باقی عورت کے بھائی نے لے لیا۔ اور میت کے بھائی کو کچھ نہیں ملا۔ جو کچھ ہم نے سوال کیا ہے اس کا تشفی بخش جواب دیجئے۔ کیونکہ یہ امر واقعہ ہے اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے

اَلْفَقِیْهُ:۔ فقہ سے ہے علم شاہد سے علم غائب تک پہنچنے کو فقہ کہتے ہیں۔ فقیہ احکام شرع کو جاننے والا عالم۔ فقہاء جمع ہے۔ (کرم) فقیہ ہونا۔ (سمع) سمجھنا۔ قرآن کریم میں ہے لا یکادون یفقہون حدیثا۔ حَادَ:۔ حَادَ عَنِ الشَّیْءِ۔ اس سے عدول

کیا حاد عن الطریق۔ راستہ سے ہٹ گیا۔ قرآن کریم میں ہے۔ ذلک ما کنت منہ تحید۔ بلا تَمْوِیْهٍ۔ ای بلا شک و ریب حَوَتْ:۔ اَیْ حَازَتْ (ضرب) لینا۔ حاصل کرنا۔ بالارث۔ ارث ورث میں ایک لغت ہے۔ واؤ کو ہمزہ کے ساتھ بدل لیا گیا ہے اصل

وَرَثَتہ ہے۔ وَرَثَہ:۔ وہ مال جو میت اپنے ورثاء کے لئے چھوڑے
ورث یرث (حسِب) وارث ہونا۔ قرآن کریم میں ہے۔

وورث سلیمن داؤد۔ ویرث من آل یعقوب۔

فَلَمَّا قَرَأْتَ شِعْرَهَا۔ وَلَمَحْتَ سِرَّهَا۔ قُلْتُ لَهُ عَلَى الْخَبِيرِ بِهَا سَقَطْتَ۔ وَ
عِنْدَ ابْنِ بَجْدَتِهَا حَطَطْتَ۔ إِلَّا أَنِّي مُضْطَرِمُ الْأَحْشَاءِ۔ مُضْطَرٌّ إِلَى الْعَشَاءِ
فَأَكْرِمْ مَثْوَايَ ثُمَّ اسْتَمِعْ فَتْوَايَ۔ فَقَالَ لَقَدْ أَنْصَفْتَ فِي الْاِشْتِرَاطِ۔ وَ
تَجَافَيْتَ عَنِ الْاِشْتِطَاطِ۔ فَصِرْ مَعِيَ إِلَى مَرْبَعِي۔ لِتَظْفَرَ بِمَا تَبْتَغِي وَتَنْقَلِبَ
كَمَا يَنْبَغِي۔ قَالَ فَصَاحَبْتُهُ إِلَى ذَرَاهُ۔ كَمَا حَكَمَ اللهُ۔ فَأَدْخَلَنِي بَيْتًا أَحْرَجَ مِنَ
التَّابُوتِ۔ وَأَوْهَنَ مِنْ بَيْتِ الْعَنْكَبُوتِ۔ إِلَّا أَنَّهُ جَبَرَ ضِيقَ رَبْعِهِ۔ بِتَوَسُّعِ
ذَرْعِهِ۔ فَحَكَّمَنِي فِي الْقِرَى۔ وَمَطَايِبِ مَا يُشْتَرَى۔ فَقُلْتُ أُرِيدُ أَذْهَى رَاكِبٍ
عَلَى أَشْهَى مَرْكُوبٍ۔ وَأَنْفَعَ صَاحِبٍ مَعَ أَضَرِّ مَصْحُوبٍ

(ترجمہ) میں اشعار پڑھتے ہی اس کے راز سے آگاہ ہو گیا۔ اور کہنے لگا اس رقعہ کے جاننے والے پر واقع ہوئے ہو اور اس مسئلہ کے بھیدی کے پاس آئے ہو۔ مگر اس وقت میری انتڑیاں جلی جا رہی ہیں۔ اور میں رات کا کھانا کھانے کے لئے مجبور ہوں۔ پہلے تو آپ مجھے عزت و اکرام سے ٹھہرایئے۔ اور پھر میرا جواب غور سے سنئے۔ اس نے کہا تم نے بہت معقول شرط پیش کی ہے اور حد سے آگے بڑھنے سے گریز کیا ہے۔ میرے ہمراہ میرے گھر چلئے۔ تاکہ وہ چیز حاصل کر سکو جس کے تم طالب ہو اور مناسب طریقے سے لوٹو۔ ابو زید کہتا ہے۔ کہ میں بقضاء الٰہی اس کے ساتھ اس کے گھر کی طرف گیا۔ اس نے مجھے ایک ایسی کوٹھڑی میں جا گھسایا جو صندوق سے زیادہ تنگ اور مکڑی کے جالے سے زیادہ کمزور تھی۔ لیکن اس نے اپنی دریا دلی سے تنگی مکان کی مکافات کر دی پس اس نے مجھے ضیافت اور بہترین قابل خرید اشیاء کا نگران اور حاکم بنا دیا۔ میں نے کہا مجھے تو بہترین سوار مرغوب ترین سواری کے ساتھ اور نافع ترین صاحب مضر ترین مصحوب کے ساتھ مطلوب ہے۔

الخبیر:۔ راز داں۔ علی الخبیر بہا سقطت۔ یعنی میں نے کہا کہ آپ گو اس رقعہ کے جاننے والے پر ہی واقع ہوئے ہیں خبیر جاسوس کو بھی کہتے ہیں۔ یہ مشہور ضرب المثل ہے اس کا اطلاق ایسے شخص پر کیا جاتا ہے جو واقف اسرار ہو۔ سقوط اور وقوع علم واطلاع کے معنی میں ہیں۔ عند ابن بجدتہا حططت:۔ ای عالم سرّھا۔ بجدۃ:۔ حقیقت۔ باطن۔ بجدۃ الشئ۔ حقیقتہ و باطنہ۔ ابن البجدۃ:۔ حقیقت اور باطن امر کا عالم

والاشتطاط:۔ ای عن مجاوزۃ الحدّ۔ الاشتطاط افراط کرنا۔ حد سے تجاوز کرنا۔ (ضرب و نصر) دور ہونا۔ افراط کرنا۔ قرآن کریم میں ہے لقد قلنا اذا شططا۔ فصِر:۔ ای کن و تحوّل۔ بعض نسخوں میں فسِر (بالسین) ہے اس صورت میں معنی صاف اور واضح ہیں۔ ینبغی کا لفظ ینبغی سے ماضی مضارع۔ امر اور نہی مستعمل نہیں۔ صرف اسی لفظ مخصوص کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ فصاحبتہ:۔ ای صحبت ومشیت معہ

ذرا ہ:۔ ای الی قنہ دارہ وملجائہ۔ أحرج: بمعنی أضیق (سمع) تنگ ہونا۔ ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا۔ تابوت: صندوق۔ تابوت دراصل اس صندوق کو کہتے ہیں جس میں لاش رکھ کر دفن کی جائے۔ قرآن کریم میں ہے أن یأتیکم التابوت۔

وأوھن: ای اضعف۔ وھن یھن (ضرب حسب کرم) کمزور ہونا۔ قرآن کریم میں ہے ولا تہنوا ولا تحزنوا۔ العنکبوت: مکڑی۔ وان اوھن البیوت لبیت العنکبوت۔ ذرعہ: ای قلبہ وصدرہ۔ قری: ضیافت۔ لاھی:

فَأَفْكَرَ سَاعَةً طَوِيلَةً. ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكَ تَعْنِي بِنْتَ نُخَيْلَةٍ. مَعَ لِبَإِ سُخَيْلَةٍ. فَقُلْتُ إِيَّاهُمَا عَنَيْتُ. وَلِأَجْلِهِمَا تَعَنَّيْتُ. فَنَهَضَ نَشِيطًا. ثُمَّ رَبَضَ مُسْتَشِيطًا وَقَالَ اعْلَمْ أَصْلَحَكَ اللهُ. إِنَّ الصِّدْقَ نَبَاهَةٌ. وَالْكِذْبَ عَاهَةٌ. فَلَا يُحْمِلَنَّكَ الْجُوعُ الَّذِي هُوَ شِعَارُ الْأَنْبِيَاءِ وَحِلْيَةُ الْأَوْلِيَاءِ. عَلَى أَنْ تَلْحَقَ بِمَنْ مَانَ. وَتَتَخَلَّقَ بِالْخُلُقِ الَّذِي يُجَانِبُ الْإِيمَانَ. فَقَدْ تَجُوعُ الْحُرَّةُ وَلَا تَأْكُلُ بِثَدْيَيْهَا. وَتَأْبَى الدَّنِيَّةَ وَلَوِ اضْطُرَّتْ إِلَيْهَا. ثُمَّ إِنِّي لَسْتُ بِزَبُونٍ. وَلَا أُغْضِي عَلَى صَفْقَةِ مَغْبُونٍ

(ترجمہ) دیر تک سوچنے کے بعد وہ کہنے لگا۔ غالباً آپ کا مطلب خرما اور بکری کی پیوسی کا ہے۔ میں نے کہا یقیناً یہی ارادہ ہے اور ان ہی دونوں کے لئے یہ مصیبت اٹھائی ہے (یہ سنکر) پہلے تو وہ خوش ہوتا ہوا اٹھا۔ پھر غضب ناک ہوکر زانو کے بل بیٹھ گیا۔ اور کہنے لگا۔ خوب اچھی طرح سمجھ لو۔ اللہ تمہیں سنوارے۔ بتحقیق سچ بلند ہے اور جھوٹ مصیبت ہے کہیں تجھے جھوٹ جو پیغمبروں اور خدا کے برگزیدہ بندوں کا زیور ہے تجھے ان لوگوں کے ساتھ لاحق نہ کر دے جو جھوٹے ہیں اور جنہوں نے ایسی باتوں کو اپنی عادت بنا لیا ہے جو ایمان سے دور کر دیتی ہیں۔ اور شریف عورت بھوکی رہتی ہے مگر اپنے پستانوں سے کھاتی۔ اور بری باتوں سے انکار کر دیتی ہے اگرچہ اس کے لئے مجبور ہی کیوں نہ کی جائے۔ یہ بھی واضح رہے کہ میں تمہارے ہاتھوں بیوقوف نہ بنوں گا۔ اور نہ خسارے کے سودے میں چشم پوشی کروں گا۔

بنت نخیلۃ: یعنی کھجور۔ تمر نخلۃ کی تصغیر ہے۔ سخیلۃ: سخلۃ کی تصغیر ہے۔ بکری کا چھوٹا سا بچہ نر اور مادہ دونوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ ربض: بمعنی جلس۔ ربض (ضرب) گھٹنوں کے بل بیٹھنا۔ زانوں کے بل بیٹھنا۔ ربض دراصل چوپایوں اور زیادہ تر اونٹوں کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ مستشیطا: ای محترقا من الغیظ۔ نباھۃ: رفعت۔ شرف۔ شہرت (سمع کرم) شریف ہونا۔ مشہور ہونا۔ عاھۃ: مصیبت۔ آفت۔

مان: (ضرب) جھوٹ بولنا۔ لا تاکل بثدییہا: بعض مترجمین نے اس کا ترجمہ کیا ہے کہ شریف عورت بھوکی رہتی ہے مگر اپنے پستانوں کو نہیں چوستی۔ اور بعض مترجمین اور شارحین نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ شریف اور خوددار عورت بھوکی پڑی رہتی ہے مگر یہ نہیں کرتی کہ اجرت پر دودھ پلائے۔ اور پھر اس اجرت سے اپنا پیٹ پالے۔ فقد تجوع الحرۃ ولا تاکل بثدییہا ایسے موقعہ پر بولی جاتی ہے جہاں عورت

کہ اس کی انتہائی فقر و تنگدستی بھی مائل نہ گناہ نہ کر سکے۔ دوسرے اور آخری معنی الفاظ سے زیادہ قریب معلوم ہوتے ہیں۔ بَرْكُوْنٍ:۔ بیوقوف۔ پاگل۔ کودن۔ مَغْبُوْنٍ:۔ اَیِ الْمَخْدُوْع فی بَیْعِہٖ۔ غبن یغبن (نصر) دھوکہ کرنا۔ لتغابن: مخادعہ دھوکہ دہی۔ قرآن کریم میں ہے۔ ذلك يوم التغابن۔

وَهَا أَنَا قَدْ أَنْذَرْتُكَ قَبْلَ أَنْ يُهْتَكَ السِّتْرُ۔ وَيَنْعَقِدَ فِيمَا بَيْنَنَا الْوِتْرُ۔ فَلَا تُلْغِ تَدَبُّرَ الْإِنْذَارِ۔ وَحَذَارِ مِنَ الْمُكَاذَبَةِ حَذَارِ۔ فَقُلْتُ لَهُ وَالَّذِي حَرَّمَ أَكْلَ الرِّبَا۔ وَأَحَلَّ أَكْلَ اللِّبَأِ۔ مَا فُهْتُ بِزُوْرٍ۔ وَلَا دَلَّيْتُكَ بِغُرُوْرٍ۔ وَسَتُخْبَرُ حَقِيقَةَ الْأَمْرِ۔ وَتَحْمَدُ بَذْلَ اللِّبَأِ وَالتَّمْرِ۔ فَهَشَّ هَشَاشَةَ الْمُصَدِّقِ۔ وَانْطَلَقَ مُغِذًّا إِلَى السُّوْقِ۔ فَمَا كَانَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ أَقْبَلَ بِهِمَا يَدْلَحُ۔ وَوَجْهُهُ مِنَ التَّعَبِ يَكْلَحُ۔ فَوَضَعَهُمَا لَدَيَّ۔ وَوَضَعَ الْمَنَّ عَلَيَّ۔ وَقَالَ اضْرِبِ الْجَيْشَ بِالْجَيْشِ۔ تَحْظَ بِلَذَّةِ الْعَيْشِ

(ترجمہ) میں تجھے پردہ دری سے پہلے اور آپس میں جذبہ انتقام پیدا ہونے سے پہلے ہی ڈرائے دھمکائے دیتا ہوں۔ اس دھمکی کے انجام سے غافل نہ ہوجانا۔ دروغ بیانی سے بچنا اور پرہیز کرنا چاہیئے۔ میں نے اس سے کہا۔ اس ذات کی قسم جس نے سود کو حرام کیا اور پیوسی کو حرام قرار دیا۔ میں نے جھوٹ نہیں بولا اور نہ تجھ کو فریب میں ڈالا ہے۔ اور عنقریب ہی آپ حقیقت حال کو معلوم کرلیں گے۔ اور پیوسی اور تمر کے خرچ کے مدح خواں بنجائیں گے۔ یہ سنکر وہ سچ کہے ہوئے کی طرح خوش ہوگیا۔ اور تیزی سے بازار کی طرف چل دیا۔ اور بغیر تاخیر کے پیوسی اور تمر کو لادے ہوئے بوجھ سے پیشانی پر بل ڈالے ہوئے اور مجھ پر احسان جتاتے ہوئے ان کو میرے پاس لاکر رکھ دیا۔ اور کہنے لگا۔ لشکر سے لشکر لڑاؤ اور لذت عیش سے لطف اٹھاؤ۔

اَلْوِتْرُ۔ عداوت۔ انتقام۔ اوتار جمع ہے (ضرب) ظلم کرنا گھبراہٹ میں ڈالنا۔ وَتَرَمَالَهٗ اس کا مال کم کرنا۔ قرآن کریم میں ہے وَلَنْ يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ۔ وَحَذَارِ:۔ اسم فعل ہے بمعنی اِحْذَرْ۔ اَلرِّبَا:۔ سود۔ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا۔ مَا فُهْتُ بِزُوْرٍ:۔ ما نطقت بکذب۔ فَهَشَّ اَیْ فرح۔ يَدْلَحُ:۔ (فتح) بوجھ کی وجہ سے آہستہ آہستہ چلنا۔ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا۔ يَكْلَحُ: (فتح) کھونڈا اور بدنما ہونا۔ قرآن کریم میں ہے۔ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ۔ اِضْرِبِ الْجَيْشَ۔ جیش۔ لشکر۔ جیوش جمع ہے۔ اضرب الجيش بالجيش مطلب یہ ہے کہ اوپر کے دانتوں کو نیچے کے دانتوں پر مارو۔ کھانے سے کنایہ ہے۔

فَحَسَرْتُ عَنْ سَاعِدِ النَّهَمِ۔ وَحَمَلْتُ حَمْلَةَ الْفِيلِ الْمُلْتَهِمِ۔ وَهُوَ يَلْحَظُنِي كَمَا يَلْحَظُ الْحَنِقُ۔ وَيَوَدُّ مِنَ الْغَيْظِ لَوِ اخْتَنَقَ۔ حَتَّى إِذَا الْتَهَمْتُ النَّوْعَيْنِ۔

وَغَادَرْتُهُمَا أَثَرًا بَعْدَ عَيْنٍ ۔ اُفْهِدْتُّ حَيْرَةً فِيْ إِظْلَالِ الْبَيَاتِ ۔ وَفِكْرَةً فِيْ جَوَابِ الْأَبْيَاتِ ۔ فَمَا لَبِثَ أَنْ قَامَ ۔ وَأَحْضَرَ الدَّوَاةَ وَالْأَقْلَامَ ۔ وَقَالَ قَدْ مَلَأْتَ الْجِرَابَ ۔ فَامْلِ الْجَوَابَ ۔ وَإِلَّا فَهَبْ إِنْ نَكَلْتَ لِغُرْمِ مَا أَكَلْتَ ۔ فَقُلْتُ لَهُ مَا عِنْدِيْ إِلَّا التَّحْقِيْقُ ۔ فَاكْتُبِ الْجَوَابَ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ

(ترجمہ) پس میں نے حرص کے بازو کو برہنہ کر دیا۔ اور ہاتھی کی طرح دھاوا بول دیا۔ وہ بوڑھا ایک برہم اور غضب ناک آدمی کی طرح مجھے گھور رہا تھا۔ اور فرطِ غضب کی بنا پر یہ چاہتا تھا کہ کاش میرے گلے میں پھندا لگ جائے۔ جب میں دونوں کا صفایا کر چکا اور اصل چیز کا صرف نشان چھوڑ دیا تو حیرت کے مارے خاموش ہو گیا کیونکہ شب باشی کا وقت آن پہنچا تھا اور اس کے اشعار کے جواب کی فکر دامنگیر تھی۔ پس فوراً ہی بوڑھا کھڑا ہوا اور قلم دوات اٹھا لایا اور کہنے لگا۔ تھیلا تو بھر چکا اب جواب لکھ۔ اور اگر جواب دینے سے قاصر ہے تو کھانے کا ڈانڈ بھگتنے کے لئے تیار ہو جا۔ میں نے کہا میں تو سچ ہی کہا کرتا ہوں۔ اچھا بتوفیقِ الٰہی جواب لکھئے۔

فَغَرْتُ: ۔ (لفرو ضرب) کھولنا ۔ حسر عن وجہہ ۔ کھولا سر کایا ۔ سَاعِدٌ: ۔ کلائی ۔ بازو ۔ اَلنَّهَمُ: ۔ زیادہ کھانے کی حرص ۔ (سمع) زیادہ شہوت ہونا ۔ نَهِمَ فِي الْأَكْلِ ۔ کھانے میں بہت زیادہ حریص ہے ۔ الفِيلُ الْمُلْتَهِمُ: ۔ سپوڑہاتھی ۔ ایک ہی مرتبہ میں نگل جانے والا ۔ فیل ۔ ہاتھی ۔ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل ۔ اَفْيَال جمع ہے ۔ اَلْحَنِقُ ۔ دشمن سخت برہم ۔ حنق نون کے کسرہ کے ساتھ مفرد ہے اور نون کے ضمہ کے ساتھ جمع ہے ۔ متن میں بصیغہ مفرد ہے ۔ (سمع) سخت برہم ہونا ۔ لَوِ اخْتَنَقَ: ۔ جواب لو محذوف ہے اَیْ لَوِ اخْتَنَقَ لَكَانَ خَيْرًا مطلب یہ ہے کہ اس آرزو میں تھا کہ اگر گلے میں پھندا

لگ جائے ۔ اور گھٹ کر مر جاؤں تو بہتر ہو ۔ خَنَقَهٗ: گلا گھونٹا حتیٰ کہ مر گیا ۔ نصر سے آتا ہے ۔ هَلْقَمْتُ: ۔ اَیْ الْتَقَمْتُ ۔ لقم سے ہے ھا زائدہ ہے ۔ لَقِمَ الطَّعَامَ ۔ جلدی سے کھایا نگل لیا ۔ (سمع) غَادَرْتُهُمَا: ۔ بمعنی تَرَكْتُهُمَا ۔ اُفْهِدْتُّ: ۔ یعنی حیرت کی وجہ سے خاموش ہو گیا اور یہ سوچنے لگا کہ رات کہاں گذاروں گا ۔ اَلْجِرَابُ: ۔ تھیلا جھولا ۔ یہاں پر پیٹ مراد ہے یعنی اپنا پیٹ تو بھر چکا ۔ اردو میں بطور محاورہ بولا جاتا ہے اپنی دوزخ تو آنٹ چکا ۔ نَكَلْتَ: ۔ بمعنی عَجَزْتَ ۔ یعنی اگر تو جواب سے عاجز ہو گیا ہے تو کھانے کا ہرجانہ ادا کرنے کے لئے تیار ہو جا ۔ (سمع) نکل من الجواب ۔ جواب سے لاچار ہو گیا ۔

قُلْ لِمَنْ يُلْغِزُ الْمَسَائِلَ إِنِّيْ ۔۔۔ كَاشِفٌ سِرَّهَا الَّذِيْ تُخْفِيْهِ

إِنَّ ذَا الْمَيْتَ الَّذِيْ قَدَّمَ الشَّرْ ۔۔۔ عُ أَخَا عِرْسِهِ عَلَى ابْنِ أَبِيْهِ

رَجُلٌ زَوَّجَ ابْنَهُ عَنْ رِضَاهُ ۔۔۔ بِحَمَاةٍ لَهُ وَلَا غَرْوَ فِيْهِ

ثُمَّ مَاتَ ابْنُهُ وَقَدْ عَلِقَتْ مِنْـ ۔۔۔ ـهُ فَجَاءَتْ بِابْنٍ يَسُرُّ ذَوِيْهِ

فَهُوَ ابْنُ ابْنِهِ بِغَيْرِ مِرَاءٍ ۔۔۔ وَأَخُو عِرْسِهِ بِلَا تَمْوِيْهِ

وَابْنُ الابْنِ الصَّرِيحُ يُحَادُنِي اِلَى الْجَدِّ ... وَاَوْلٰى بِاِرْثِهٖ مِنْ اَخِيْهِ

فَلِذَا حِيْنَ مَاتَ اَوْجَبَ لِلزَّوْجَةِ ... ثُمْنَ التُّرَاثِ تَسْتَوْفِيْهِ

وَحَوٰى ابْنُ ابْنِهِ الَّذِيْ هُوَ فِي الْاَصْلِ ... اَخُوْهَا مِنْ اُمِّهَا بَاقِيْهِ

وَتَخَلَّى الْاَخُ الشَّقِيْقُ مِنَ الْاِرْثِ ... وَقُلْنَا يَكْفِيْكَ اَنْ تَبْكِيْهِ

هَاكَ مِنِّي الْفُتْيَا الَّتِيْ يَحْتَذِيْهَا ... كُلُّ قَاضٍ يَقْضِيْ وَكُلُّ فَقِيْهِ

(ترجمہ) مسائل کو پہیلیاں بنا دینے والے سے کہدو کہ اب میں اس راز کو کھولنے والا ہوں جسے تم چھپائے ہوئے ہو جس میت کے سگے بھائی پر شریعت نے اس کے سالے کو ترجیح دی ہے۔ وہ مرد جس نے اپنے بیٹے کی شادی اس کی مرضی سے اپنی خوشدامن سے کردی تھی اور اس میں کوئی تعجب نہیں۔ پھر اس کا لڑکا اپنی بیوی کو حاملہ چھوڑ کر مر گیا اور اس سے ایسا لڑکا پیدا ہوگیا جو عزیز دل کو بھلا معلوم ہوتا تھا۔ یہ نوزائیدہ بچہ یقینا اس میت کا پوتا اور اس کی بیوی کا بھائی ہوگا۔ اور سگا پوتا دادا کی وراثت کا بہ نسبت دادا کے بھائی کے زیادہ حقدار ہوگا۔ پس جب وہ مر گیا تو پورا آٹھواں حصہ اسکی بیوی کا ہوگیا اور بقیہ ترکہ میت کے پوتے نے لے لیا۔ جو درحقیقت اسکی بیوی کا اخیافی بھائی تھا (بایں صورت) اس کا حقیقی بھائی ترکہ سے محروم ہوگیا اور اس سے یہ ہمارا پیغام ہے کہ تمہارا حصہ یہی ہے کہ تم روتے رہو۔ اس مسئلہ کا مجھ سے ایسا جواب لو کہ قاضی اور فقیہ بھی اسکی پیروی کریں۔

لُغِزَ:۔ لغز الکلام معمہ بنا دیا چیستاں بنا دیا جس کا مفہوم صاف نہیں رہا۔ (لِفَمِ) رَجُلٍ زَوَّجَ ابْنَہٗ: یعنی اس آدمی نے اس لڑکے کی شادی جو اس بیوی سے نہ تھا۔ بِحَمَاتِہٖ: اپنی ساس اور خوشدامن کے ساتھ۔ وَلَا عَجَبَ فِیْہِ: یعنی اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں۔

عَلِقَتْ مِنْہُ: ای حَمَلَتْ مِنْ اِبْنِہٖ۔ بِاِرْثِہٖ مِنْ اَخِیْہِ۔ ای من اخ الجد۔ التراث:۔ میراث۔ وَتَخَلَّی الْاَخُ الشَّقِیْقُ:۔ یعنے جو اس کا عینی بھائی تھا وہ محروم ہوگیا۔ ھَاکَ ای خُذْ مِنِّیْ

قَالَ فَلَمَّا اَبَنْتُ الْجَوَابَ۔ وَاسْتَثْبَتَ مِنِّي الصَّوَابَ۔ قَالَ لِيْ اَهْلُكَ وَاللَّيْلَ۔ فَشَمِّرِ الذَّيْلَ۔ وَبَادِرِ السَّيْلَ۔ فَقُلْتُ اِنِّيْ بِدَارِ غُرْبَةٍ۔ وَفِي الْاِيْوَاءِ اَفْضَلُ قُرْبَةٍ۔ لَاسِيَّمَا وَقَدْ اَغْدَفَ جُنْحُ الظَّلَامِ وَسَحَّ الرَّعْدُ فِي الْغَمَامِ۔ فَقَالَ اُغْرُبْ عَافَاكَ اللّٰهُ اِلٰى حَيْثُ شِئْتَ وَلَا تَطْمَعْ فِيْ اَنْ تَبِيْتَ۔ فَقُلْتُ وَلِمَ ذَاكَ مَعَ خُلُوِّ ذَرَاكَ۔ قَالَ لِاَنِّيْ اَتَّهِمُ النَّظَرَ فِي الْتِقَامِكَ مَا حَضَرَ حَتّٰى كَمْ تَنِقُّ وَكَمْ تُذَادُ۔ فَاَنْبَكَ لَا تَنْظُرُ فِيْ مَصْلَحَتِكَ۔ وَلَا تَرْعٰى حِفْظَ

صَحْنَكَ۔ وَمَنْ اَمْعَنَ فِیْمَا اَمْعَنْتَ وَتَبَطَّنَ مَا تَبَطَّنْتَ۔ لَمْ یَكَدْ یَخْلُصُ مِنْ كِظَّةٍ مُدْنِفَةٍ۔ اَوْ هَیْضَةٍ مُتْلِفَةٍ۔ فَدَعْنِیْ بِاللهِ كَفَافًا۔ وَاخْرُجْ عَنِّیْ مَا دُمْتَ مُعَافًی۔ فَوَالَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ مَا لَكَ عِنْدِیْ مَبِیْتٌ۔

(ترجمہ) ابوزید نے کہا، جب جواب مل گیا اور مجھ سے صحیح چیز حاصل کرلی۔ تو کہنے لگے کہ اپنے گھر والوں کا رخ کرو اور رات کی تاریکی سے بچو۔ اپنا دامن اٹھاؤ۔ اور بارش سے سبقت کرو میں نے کہا کہ میں دار غربت (سفر) میں ہوں۔ مجھ کو ٹھکانہ دینا بہترین عبادت ہے خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ رات کی تاریکی پھیل چکی ہے اور بادلوں کی گرج تسبیح میں مشغول ہے۔ مگر اس نے یہی کہا کہ دور ہوجاؤ خدا تمہاری حفاظت کرے اور جس جگہ چاہے چلے جاؤ۔ یہاں شب باشی کی امید نہ رکھو۔ میں نے پوچھا کیوں حالانکہ آپ کا گھر تو خالی پڑا ہے۔ کہنے لگا میں تجھے ماحضر کے کھانے میں بہت گہری نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔ تو نے کوئی چیز بھی تو باقی نہیں چھوڑی۔ میں نے تجھ کو دیکھا کہ نہ تو اپنی مصلحت کی پرواہ کر رہا ہے اور نہ حفظان صحت کی رعایت کر رہا ہے اور جو بھی کوئی تیری طرح ٹھوسے گا۔ اور تیری طرح پیٹ بھرے گا۔ یقیناً وہ کثرت خوری کے امراض یا مہلک ترین ہیضہ سے نجات نہ پاسکے گا۔ بس خدا کے لئے مجھ کو برابر سرابر چھوڑ دو۔ اور میرے پاس سے حالت صحت ہی میں نکل بھاگو قسم ہے اس ذات کی جو جلانے والی اور مارنے والی ہے میرے پاس تیرے پڑ رہنے کا کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔

اَهْلَكَ وَاللَّیْلَ: یعنے اپنے گھر والوں کا ارادہ کر اور رات کی ہولناک تاریکی سے ڈر۔ فَشَمِّرِ الذَّیْلَ: یعنے کپڑا اونچا کر اور چلنے کے لئے تیار ہوجاؤ۔ وَبَادِرِ السَّیْلَ: اور بارش سے سبقت کرو مطلب یہ ہے کہ بارش کا سیلاب اور طوفان آنے سے پہلے پہلے نکل جاؤ۔ بِدَارِ غُرْبَةٍ: یعنی میں مسافر ہوں مجھ کو اپنے گھر سے مت نکالو۔ میرے پاس کوئی اور ٹھکانا نہیں ہے۔ اَغْدَفَ: ای ارخی واسبل۔ اغدف اللیلُ۔ رات نے تاریکی کے پردے چھوڑ دیے۔ الرَّعْد: گرج، کڑک۔ الْغَمَامُ: بادل۔ اسکی اصل غم الشیٔ ہے۔ یعنی چھپانا۔ اور بادل کو بھی غمام اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ آفتاب وماہتاب کی روشنی کو چھپا لیتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے حتّٰی یاتیهم الله فی ظلل من الغمام۔ اُعْزُبْ: ای ابعد واذهب۔ اِلْتِقَامَكَ: ای اكلك بسرعة۔ اَمْعَنَ: ای بالغ۔ امعان سے ماضی ہے۔ كِظَّةٍ: وہ تکلیف اور بیماری جو گنجائش سے زیادہ کھانے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

فَلَمَّا سَمِعْتُ اَلِیَّتَهٗ۔ وَبَلَوْتُ بَلِیَّتَهٗ۔ خَرَجْتُ مِنْ بَیْتِهٖ بِالرَّغْمِ۔ وَتَزَوُّدِ الْغَمِّ۔ یَجُوْدُنِی السَّمَاءُ۔ وَتَخْبِطُنِی الظَّلْمَاءُ۔ وَتَنْبَحُنِی الْكِلَابُ۔ وَتَتَقَاذَفُ بِیَ الْاَبْوَابُ۔ حَتّٰی سَاقَنِیْ اِلَیْكَ لُطْفُ الْقَضَاءِ۔ فَشُكْرًا لِیَدِهِ الْبَیْضَاءِ فَقُلْتُ لَهٗ اَحْبِبْ بِلِقَائِكَ الْمُتَاحِ۔ اِلٰی قَلْبِی الْمُرْتَاحِ۔ ثُمَّ اَخَذَ یَفْتَنُّ فِیْ حِكَایَاتِهٖ۔ وَیَبْسُطُ مُضْحِكَاتِهٖ مُبْكِیَاتِهٖ۔ اِلٰی اَنْ عَطَسَ اَنْفُ الصَّبَاحِ۔

وَهَتَفَ دَاعِي الْفَلَاحِ - فَتَاَهَّبَ لِاِجَابَةِ الدَّاعِي - ثُمَّ عَطَفَ اِلَى وَدَاعِي - فَعُقْتُهُ عَنِ الْاِنْبِعَاثِ - وَقُلْتُ اَلضِّيَافَةُ ثَلَاثٌ - فَاَبَتْ وَحَرَّجَ - ثُمَّ اَمَّ الْمَخْرَجَ - وَاَنْشَدَ اِذْ عَرَّجَ

(ترجمہ) جب میں نے اس کی قسم سنی اور خوب اچھی طرح جانچ پڑتال کرلی تو چار وناچار پریشانی کے عالم میں اس کے گھر سے غم کا توشہ لئے ہوئے نکل کھڑا ہوا۔ ادھر تو آسمان موسلا دھار پانی برسا رہا تھا اور ادھر رات کی تاریکی بھٹکاتے پھر رہی تھی۔ اور کتے مجھے دیکھ کر بھونک رہے تھے اور دروازے مجھے پھینک رہے تھے۔ یہاں تک کہ مشیت ایزدی کی مہربانی نے مجھے تم تک پہنچا دیا۔ اسکی قدرت کاملہ کا میں شکر گذار ہوں۔ میں نے اس سے کہا آپ کی ملاقات کا نصیب ہو جانا میرے دل شادمان وفرحاں کے لئے نعمت عظیمہ ہے۔ اس کے بعد اس نے عجیب عجیب حکایتیں شروع کیں۔ اور ہنسانیوالی باتوں کو رلانے والے واقعات کی چاشنی دیتا رہا۔ یہانتک کہ سپیدۂ صبح نمودار ہوگیا اور موذن نے اذان کہی چنانچہ وہ داعی کی دعوت قبول کرنے کے لئے تیار ہوا۔ اور مجھ سے رخصت چاہی۔ میں نے (ہر چند) یہ کہکر روکنے کی کوشش کی کہ مہمانی (کم ازکم) تین روز تو ہونی چاہیے لیکن اس نے بڑی شدید ترین قسم اٹھائی اور چلنے کا ارادہ کرلیا اور یہ شعر پڑھتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

اَلْيَمِيْنُ :۔ ای یمین و قسم۔ بَلَوْتُ :۔ ای اختبرت۔ بِالرَّغْمِ :۔ ذلت سے کنایہ ہے (نصر) سختی کرنا۔ (سمع وکرم) مکروہ سمجھنا۔ ذلیل اور پست سمجھنا۔ يَجُوْدُنِيْ :۔ ای یمطرنی جَوْد سے ہے۔ جَادَ الْمَطَرُ۔ خوب پانی برسنا۔ (نصر)۔ تَنْبَحُنِيْ :۔ اَیْ تَصُوْتُ الْكِلَابُ عَلَيَّ۔ کہا جاتا ہے نَبَحَ الْكَلْبُ عَلَيْهِ۔ اس پر کتا بھونکا۔ (فتح وضرب) كَلْبٌ۔ کتا۔ كِلَابٌ جمع ہے۔ حَتّٰى سَاقَنِيْ اِلَيْكَ لُطْفُ الْقَضَاءِ :۔ یعنی ابوزید سروجی نے حارث بن ہمام سے کہا کہ قضاء الٰہی کے لطف وکرم نے مجھے تم تک پہنچا دیا۔ اور میں اس بوڑھے سے جان بچا آیا۔ يُشَمِّطُ :۔ (ضرب) ملانا۔ خلط کرنا۔ شَمَطَ لِشَيْءٍ۔ ملایا۔ خلط کیا۔ عَطَسَ اَنْفُ الصَّبَاحِ :۔ ای بدا اول الصبح یعنے صبح کی روشنی رات کی تاریکی سے اس طرح نکلی جس طرح انسان کی ناک سے چھینک نکلا کرتی ہے۔ دَ هَتَفَ :۔ یعنی نادی تفصیل گذر چکی۔ فَتَاَهَّبَ :۔ ای تَهَيَّاَ تیار ہوا تحقیق گذر چکی۔ فَعُقْتُهُ :۔ ای مَنَعْتُهُ۔ عَاقَ يَعُوْقُ (نصر) پھیرنا۔ منع کرنا۔ اَمَّ :۔ (نصر) قصد کرنا۔ اَمَّ کے معنے دراصل سیدھے راستہ کے ارادہ کرنے کے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ۔ عَرَّجَ :۔ ٹھیرا۔ ایک طرف سے دوسری طرف کو مڑا (سمع کرم) مائل ہونا۔ جھکنا۔

لَا تَزُرْ مَنْ تُحِبُّ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ	غَيْرَ يَوْمٍ وَلَا تَزِدْهُ عَلَيْهِ
فَاجْتِلَاءُ الْهِلَالِ فِي الشَّهْرِ يَوْمٌ	ثُمَّ لَا تَنْظُرُ الْعُيُوْنُ اِلَيْهِ

(قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ) فَوَدَّعْتُهُ بِقَلْبٍ دَامِي الْقُرْحِ - وَوَدِدْتُ لَوْ اَنَّ لَيْلَتِيْ بَطِيْئَةُ الصُّبْحِ

(ترجمہ) اپنے دوست سے ہر مہینہ میں ایک دن سے زیادہ ملاقات نہ کرو۔ کیونکہ ہلال کو مہینہ میں صرف ایک ہی بار دیکھا جاتا ہے

پھر آنکھیں اسکی طرف نہیں اٹھتیں۔ حارث بن ہمام کہتا ہے کہ میں نے اسکو رخصت تو کر دیا لیکن میرے دل کا زخم خون آلود تھا بر تمنا دل ہی میں رہ گئی کہ کاش اس رات کی صبح دیر سے طلوع ہوتی۔

دامی القرح:۔ ای مجروح من فراقہ یسیل منہ الدم داعی اسم فاعل ہے۔ دمی یدمی دمیا، دمی الجرح: زخم سے خون بہا۔

قرح:۔ زخم، پیپ۔ قاف کے فتحہ اور ضمہ کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ قرآن کریم میں ہے فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُہٗ

اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ عَشْرَةُ الْمَغْرِبِيَّةُ

حَکَی الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ شَهِدْتُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فِی بَعْضِ مَسَاجِدِ الْمَغْرِبِ۔ فَلَمَّا اَدَّیْتُهَا بِفَضْلِهَا۔ وَشَفَعْتُهَا بِنَفْلِهَا اَخَذَ طَرْفِی رُفْقَةً قَدِ انْتَبَذُوْا نَاحِیَةً وَامْتَازُوْا صَفْوَةً صَافِیَةً۔ وَهُمْ یَتَعَاطَوْنَ كَاسَ الْمُنَافَثَةِ وَیَقْتَدِحُوْنَ زِنَادَ الْمُبَاحَثَةِ۔ فَرَغِبْتُ فِیْ مُحَادَثَتِهِمْ لِكَلِمَةٍ تُسْتَفَادُ۔ اَوْ اَدَبٍ یُسْتَزَادُ۔ فَسَعَیْتُ اِلَیْهِمْ۔ سَعْیَ الْمُتَطَفِّلِ عَلَیْهِمْ۔ وَقُلْتُ لَهُمْ اَتَقْبَلُوْنَ نَزِیْلًا یَطْلُبُ جَنَی الْاَسْمَارِ۔ لَا جَنَی الثِّمَارِ۔ وَیَبْغِیْ مُلَحَ الْحِوَارِ۔ لَا مُلْحَاءَ الْحُوَارِ فَحَلُّوْا اِلَی الْحُبَا۔ وَقَالُوْا مَرْحَبًا مَرْحَبًا

(ترجمہ) حارث بن ہمام نے بیان کیا۔ میں بلاد مغرب کی ایک مسجد میں نماز مغرب کے لئے حاضر ہوا۔ اور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ مع نوافل کے نماز پوری کر چکا تو میں نے چند احباب کو مسجد کے ایک کونہ میں بیٹھے ہوئے دیکھا جو بے لوثی اور خلوص میں ممتاز معلوم ہو رہے تھے۔ اور جام گفتگو کا دور چلا رہے تھے اور بحث و تحقیق کے چقماق روشن کر رہے تھے۔ مجھے بھی اس امید پر ان سے ہمکلامی کی خواہش پیدا ہوئی کہ شائد کوئی اچھی بات معلوم ہو یا ادبی معلومات میں اضافہ ہو چنانچہ میں ان کے پاس ناخواندہ مہمان کی طرح جا بیٹھا اور پوچھنے لگا۔ کیا آپ لوگ ایسے مہمان کو لبیک کہیں گے جو صرف نکات کلام کا طلبگار ہے نہ کہ چیدہ پھلوں اور میووں کا۔ اور نمکین باتوں کا دلدادہ ہے نہ کہ جوان اونٹ کے گوشت کا۔ یہ سنکر انہوں نے میرے لئے چادر بچھا دی۔ اور مرحبا مرحبا کہنے لگے۔

بفضلها:۔ یعنی نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ مع سنن و نوافل کے نماز ادا کی۔ شفعتها بنفلها۔ شفع الشیء جوڑا کیا۔ (فتح) مراد یہ ہے کہ پہلے فرائض پڑھے اور پھر اس کے بعد سنن و نوافل پڑھے۔ اخذ طرفی: میں نے دیکھا یہ ترکیب بعینہ اخذ سمعی کی طرح ہے۔ رفقة: جماعت انتبذوا:۔ ای انفردوا وصاروا الی ناحیة۔ نبذ کے

معنی پھینک دینے کے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ (ضرب)، وَامْتَازُوْا:۔ ممتاز ہوگئے۔ جدا ہوگئے۔ قرآن کریم میں ہے وامتازوا الیوم ایہا المجرمون۔ اَلْمُتَطَفِّلُ:۔ بن بلائے دعوتوں میں جانے والا۔ ناخواندہ مہمان۔ طفیلی بھی ایسے ہی شخص کو کہتے ہیں۔ اسکی اصل یہ ہے کہ کوفہ میں ایک شخص تھا وہ ولیمہ کی دعوتوں میں بن بلائے پہنچ جایا کرتا تھا۔ اسلئے اسکو طفیل الاعراس اور طفیلی کہنے لگے تھے مُلَحُ الْحِوَارِ: نمکین اور دلچسپ مکالمے اور محاورے۔ مُلَحٌ مُلْحَةٌ کی جمع ہے

حِوَار:۔ حاء کے کسرہ کے ساتھ: محاورہ۔ مکالمہ تَحَاوُرٌ۔ آپس میں گفتگو کرنا۔ مراجعۃ فی الکلام۔ قرآن کریم میں ہے وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا۔ حار یحور (نصر) لوٹنا۔ مَلْحَاءُ الْحُوَارِ:۔ مَلْحَاء۔ کمر اور شانے کے درمیان کا گوشت۔ حُوَار: بضم حاء۔ اونٹنی کا بچہ۔ حُوَار اس اونٹنی کے بچہ کو کہتے ہیں جو اپنی ماں سے جدا نہ ہوا ہو۔ اَحْوِرَةٌ اور حِيْرَانٌ جمع ہے۔ اَلْحُبَا۔ حبوۃ کی جمع ہے۔ وہ کپڑا یا عمامہ جو لپیٹا جائے۔

فَلَمْ اَجْلِسْ اِلَّا كَلَمْحَةِ بَارِقٍ خَاطِفٍ۔ اَوْ نُغْبَةِ طَائِرٍ خَائِفٍ حَتّٰى غَشِيَنَا جَوَّابٌ۔ عَلٰى عَاتِقِهِ جِرَابٌ۔ فَحَيَّانَا بِالْكَلِمَتَيْنِ۔ وَحَيَّا الْمَسْجِدَ بِالتَّسْلِيْمَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ يَا اُولِي الْاَلْبَابِ۔ وَالْفَضْلِ اللُّبَابِ۔ اَمَا تَعْلَمُوْنَ اَنَّ اَنْفَسَ الْقُرُبَاتِ تَنْفِيْسُ الْكُرُبَاتِ۔ وَاَمْتَنُ اَسْبَابِ النَّجَاةِ۔ مُوَاسَاةُ ذَوِي الْحَاجَاتِ۔ وَاِنِّيْ وَمَنْ اَحَلَّنِيْ سَاحَتَكُمْ۔ وَاَنَاحَ لِيْ اِسْتِمَاحَتَكُمْ۔ لَشَرِيْدُ مَحَلٍّ قَاصٍ۔ وَبَرِيْدُ صِبْيَةٍ خِمَاصٍ فَهَلْ فِي الْجَمَاعَةِ۔ مَنْ يَفْثَأُ عَنَّا حُمَيَّا الْمَجَاعَةِ

(ترجمہ) میں کوندنے والی بجلی اور خوفزدہ پرندہ کے ایک گھونٹ پانی پینے کی مقدار بیٹھا ہوں گا۔ کہ اچانک ایک مسافر کاندھے پر توشہ دان رکھے ہوئے داخل ہوا۔ اس نے دو کلموں سے سلام کیا اور دو سلاموں سے تحیۃ المسجد ادا کی اور پھر کہنے لگا اے ہوشمند و اور خالص بزرگی والو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بہترین عبادت غموں کا ازالہ ہے اور رہائی کے استوار ترین سبب محتاجوں کی امداد کرنا ہے اور میں اس ذات کی قسم جسے مجھے آپ لوگوں تک پہنچایا اور آپ لوگوں سے بھیک مانگنا میرے لئے مقدر کیا بہت دور دراز جگہ سے ہانکا گیا ہوں اور بھوکے بچوں کا قاصد ہوں۔ کیا کوئی ہے جماعت میں جو ہماری بھوک کی آگ کو بجھا دے

نُغْبَة:۔ جرعہ، گھونٹ۔ نُغَبٌ جمع ہے (نصر فتح ضرب) نگلنا نَغَبَ الرِّيْقَ۔ نگل گیا۔ غَشِيَنَا:۔ ای دخل علینا۔ جَوَّابٌ بہت زیادہ پھرنے والا۔ قَطَعَ الْاَرْضَ۔ جَابَ يَجُوْبُ (نصر) کاٹنا۔ وَجَابُوا الصَّخْرَ۔ فَحَيَّانَا:۔ ہم کو سلام کیا۔ اُولِي الْاَلْبَابِ:۔ اصحاب عقل۔ اصحاب فہم۔ قرآن کریم میں ہے اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ اَلْفَضْلُ اللُّبَابِ:۔ خالص فضیلت۔ مُوَاسَاةٌ:۔ فقیر اور مسکین کی معاونت۔ وَاِنِّيْ

ضمیر متکلم اِنَّ کا اسم ہے وَمَنْ اَحَلَّنِيْ الخ جملہ قسمیہ ہے۔ اور لَشَرِيْدُ مَحَلٍّ قَاصٍ۔ اِنَّ کی خبر ہے۔ اَنَاحَ:۔ بمعنے قَدَّرَ۔ اِسْتِمَاحَة:۔ طلب عطاء، تفصیل گذر چکی۔ بَرِيْد:۔ قاصد رسول۔ آجکل کی اصطلاح میں برید ڈاک کو بھی کہتے ہیں۔ صَنْدُوْقُ الْبَرِيْدِ:۔ لیٹر بکس۔ خِمَاص:۔ خَمِيْص کی جمع ہے۔ خَمِيْصٌ بھوکا۔ (نصر) خالی پیٹ ہونا۔ بھوکا ہونا۔ مَخْمَصَة: بھوک۔ قرآن کریم میں ہے فِي مَخْمَصَةٍ

غیر متجانف۔ یُقَنَّا: ای یُسَکَّنُ۔ کہا جاتا ہے فَثَا الْقِدْرُ۔ ہانڈی کے جوش کو ہلکا کیا (فتح)، فَثَا الْغَضَبَ غصہ کو فرو کیا۔ ٹھنڈا کیا۔ حُمَیَّا الْمَجَاعَۃِ: بھوک کی گرمی شدت۔ حُمِیَتِ النَّارُ سے ہے (سمع) تیز ہونا۔ شدید ہونا حمیت النّار۔ گرمی شدید ہوگئی۔ قرآن کریم میں ہے۔ فی عَیْنٍ حَمِئَۃٍ۔ یوم یُحمٰی علیہا فی نار جہنم۔

فَقَالُوا لَہٗ یَا ھٰذَا اِنَّکَ حَضَرْتَ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا فَضَلَاتُ
الْعَشَاءِ۔ فَاِنْ کُنْتَ بِہَا قَنُوعًا۔ فَمَا نَجِدُ فِیْنَا مَنُوعًا۔ فَقَالَ اِنَّ اَخَا الشَّدَائِدِ
لَیَقْنَعُ بِلُفَاظَاتِ الْمَوَائِدِ وَنُفَاضَاتِ الْمَزَاوِدِ۔ فَاَمَرَ کُلٌّ مِنْہُمْ عَبْدَہٗ۔ اَنْ
یُزَوِّدَہٗ مَا عِنْدَہٗ۔ فَاَعْجَبَہُ الصُّنْعُ وَشَکَرَ عَلَیْہِ۔ وَجَلَسَ یَرْتَقِبُ مَا یُحْمَلُ اِلَیْہِ۔
وَثُبْنَا نَحْنُ اِلَی اسْتِثَارَۃِ مُلَحِ الْاَدَبِ وَعُیُوْنِہٖ وَاسْتِنْبَاطِ مَعِیْنِہٖ مِنْ عُیُوْنِہٖ
اِلٰی اَنْ جُلْنَا فِیْمَا لَا یَسْتَحِیْلُ بِالْاِنْعِکَاسِ۔ کَقَوْلِکَ سَاکِبُ کَاسٍ۔ فَتَدَاعَیْنَا
اِلٰی اَنْ نَسْتَنْتِجَ لَہُ الْاَفْکَارَ۔ وَنَفْتَرِعَ مِنْہُ الْاَبْکَارَ۔ عَلٰی اَنْ یَنْظِمَ الْبَادِئُ۔
ثَلَاثَ جُمَانَاتٍ فِیْ عِقْدِہٖ۔ ثُمَّ تَتَدَرَّجُ الزِّیَادَاتُ مِنْ بَعْدِہٖ۔ فَیَزِیْدُ
ذُوْ مَیْمَنَتِہٖ فِیْ نَظْمِہٖ وَیُسَبِّعُ صَاحِبُ مَیْسَرَتِہٖ عَلٰی رَغْمِہٖ

(ترجمہ) ان لوگوں نے جواب دیا کہ میاں تم عشاء کے بعد آئے ہو۔ رات کے بچے کھچے کھانے کے سوا کچھ بھی نہیں اگر تم اسی پر اکتفاء کرو تو ہمارے یہاں کوئی انکار نہیں۔ اس نے کہا سختیاں جھیلے ہوئے کو دسترخوانوں کی جھاڑن اور توشہ دانوں کے ریزے ہی کافی ہیں۔ پس یہ سنکر ہر شخص نے اپنے اپنے غلام کو حکم دیا کہ جو کچھ اس کے پاس ہو اس کا اس کے لئے توشہ باندھ دو۔ اس احسان نے اس کو مسرور کر دیا اور اس نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ اور جو کچھ اس کے لئے باندھا جانے والا تھا اس کے انتظار میں بیٹھ گیا۔ اور ہم لطائف ادب اور اسکی باریکیوں پر بحث کرتے کرتے اور اس کے چشموں سے پانی نکالتے نکالتے ایسے کلام کے بارے میں طبع آزمائی کرنے لگے جو پلٹنے کے بعد بھی اسی طرح باقی رہے جیسے سَاکِبُ کَاسٍ۔ ہماری یہ رائے ہوئی کہ اس طریقہ پہ طبع آزمائی اور اس اچھوتے طرز کو بایں نوعیت پامال کرنا چاہئے کہ پہلا شخص تین موتی لڑی میں پروئے۔ پھر بہ تدریج ترقی کی جائے یعنی اس کے دائیں ہاتھ والا چار موتی پروئے یہاں تک کہ بائیں جانب والا اسکو شرمندہ کرنے کے لئے سات موتی پروئے۔

فَقَالُوا لَہٗ: یعنی ان اہل مجلس نے اس آنیوالے سے کہا۔ اَلْعِشَاءِ: بکسر العین غروب شمس کے بعد کا وقت اور عَشَاءٌ بفتح العین۔ رات کا کھانا۔ فَضَلَاتٌ: فَضْلَۃٌ کی جمع ہے۔ فضلۃ۔ بقیہ۔ قَنُوْعًا: ای راضیا۔ منوعا: آڑے۔ مانعًا۔ بِلُفَاظَاتِ الْمَوَائِدِ: لُفَاظَات۔ لُفَاظَۃ کی جمع ہے وہ چیز جو منہ سے پھینکی جائے۔ دسترخوان کی

چہارٹن - مَوَائِدُ - مائدۃ کی جمع ہے - دستر خوان - کھانے کا خوان - قرآن کریم میں ہے ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء - نُفَاضَات - نُفَاضَہ کی جمع ہے نُفَاضَہ جو چیز توشہ دان سے جھٹکی جائے - کھانے کے بچے ہوئے ذرات - اِسْتِثَارَۃُ مُلَحِ الْاَدَب :- ای استخراج الکلام الملیح - استنباط :- پانی نکالنا - استنبط البئر - اس کا پانی نکالا - اِسْتَنْبَطَ الْفَقِیْہُ :- باطن کو اپنے اجتہاد اور فہم سے نکالا - مَعِیْن :- آب رواں قرآن کریم میں ہے فمن یاتیکم بماءٍ معین - عَانَ الْمَاءُ بہا - جاری ہوا کثیر ہوا - عین پانی کا چشمہ عیون جمع ہے فیہا عَیْنٌ جَارِیَۃٌ اور وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا - بِالْاِنْعِکَاس :- ای بالانقلاب - انعکاس - بدلنا پلٹنا - لا یستحیل بالانعکاس - یعنے حروف کو الٹ پلٹ کرنے سے بھی لفظ بحالہ باقی رہے - سَاکِبُ کَاس - اس کو الٹنے سے بھی ساکب کاس ہی رہتا ہے - کوئی تبدیلی نہیں ہوتی جیسے قرآن کریم میں ہے رَبَّکَ فَکَبِّرْ اور کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ ان کو اگر الٹ کر پڑھا جائے تب بھی ربک فکبر اور کل فی فلک ہی رہیں گے - نَسْتَنْتِجُ - استنتاج نتیجہ نکالنا - نُتِجَتِ الْبَہِیْمَۃُ وَلَدًا :- بچہ جنا - نتیجہ - قضیہ بچہ - کوئی بات جو مقدمات سے نکالی جائے - (ضرب) نستنتج لہ الافکار یعنے عجیب و غریب کلمات ہم اپنے فکر و تدبر سے نکالیں - نفترع :- ای نفتقی - افتراع - پامال کرنا - نفترع منہ الابکار یعنے ہم ایسے کلمات اور ایسے جملے کہیں جو اس سے پہلے کسی نے نہ کہے ہوں - کہا جاتا ہے افترع البکر - بکارت زائل کی -

فرع الجبل :- پہاڑ پر چڑھا -

جُمَانَات :- جُمَانَۃ کی جمع ہے موتی - یہاں نفیس اور ستھرے جملے مراد ہیں -

عِقْدٌ :- ہار - لڑی - عُقُوْدٌ جمع ہے -

قَالَ الرَّاوِیْ وَکُنَّا قَدِ انْتَظَمْنَا عِدَّۃَ اَصَابِعِ الْکَفِّ وَ تَاَلَّفْنَا اُلْفَۃَ اَصْحَابِ الْکَہْفِ - فَابْتَدَرَ لِعِظَمِ مِحْنَتِیْ - صَاحِبُ مَیْمَنَتِیْ - وَقَالَ (لُمْ اَخَاکَ مَلَّ) - وَقَالَ مَیَامِنُہٗ (لَبِرٍّ رَجَاءَ اَجْرِ رَبِّکَ) فَقَالَ الَّذِیْ یَلِیْہِ (مَنْ بَرَّ بِّ اِذَا بَرَّ بِہِمْ) وَقَالَ الْاٰخَرُ (سَکَتَ کُلٌّ مَنْ نَمَّ لَکَ تَکَسَّ) وَاَفْضَتِ النَّوْبَۃُ اِلَیَّ وَ تَعَیَّنَ نَظْمُ السِّمْطِ السُّبَاعِیِّ عَلَیَّ - فَلَمْ یَزَلْ فِکْرِیْ یَصُوْغُ وَیَکْسِرُ وَیُثْرِیْ وَیُعْسِرُ وَفِیْ ضِمْنِ ذٰلِکَ اَسْتَطْعِمُ فَلَا اَجِدُ مَنْ یُّطْعِمُ اِلٰی اَنْ رَکَدَ النَّسِیْمُ - وَحَصْحَصَ التَّسْلِیْمُ - فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ لَوْ حَضَرَ السَّرُوْجِیُّ ہٰذَا الْمَقَامَ لَشَفَی الدَّاءَ الْعُقَامَ

(ترجمہ) راوی کہتا ہے کہ ہماری جماعت ہاتھ کی انگلیوں کے برابر تھی - اور آپس میں ایک دوسرے سے اصحاب کہف کی طرح مانوس تھے - پس سب سے پہلے میری مصیبت میں اضافہ کرنے کے لئے میری دائیں جانب والے نے جلدی کی

اور کہا لُمْ اَخَاكَ ۔ اس کے دائیں ہاتھ والے نے کہا کَبِّرْ رَجَاءَ اَجْرِ رَبِّكَ پھر اس کے برابر والے نے کہا مَنْ يَرُبُّ اِذَا بَرَّ يَنِمْ ایک اور صاحب بولے سَكَّتْ كُلَّ مَنْ نَمَّ لَكَ تَكِسْ ۔ یہاں تک کہ میرا نمبر آگیا ۔ اور سات والوں کی ترتیب مجھ پر آپڑی میری عقل و فکر ایسے کلمات ڈھالتی تھی اور توڑتی تھی تو نگر ہو جاتی تھی اور تنگدست ہو جاتی تھی میں اسی فکر میں تھا اور برابر مدد طلب کر رہا تھا لیکن کوئی مددگار نہ پاتا تھا ۔ یہاں تک کہ ہوا ٹھہر گئی اور میرا اقرار عجز ظاہر ہو گیا ۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا اگر سروجی یہاں موجود ہوتا تو اس لاعلاج مرض سے نجات دیتا ۔

اَلْكَهْفُ :۔ پہاڑ کا غار ۔ قرآن کریم میں ہے ان اصحاب الکہف والرقیم ۔ كُهُوفٌ جمع ہے ۔ لُمْ اَخَاكَ ۔ اس کا الٹا بھی یہی ہے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ اپنے بھائی کو ملامت کر جو تیرے پاس اٹھنے بیٹھنے کے باوجود ملول اور خاطر برداشتہ ہو ۔ كَبِّرْ رَجَاءَ اَجْرِ رَبِّكَ :۔ اس کو بھی جدھر سے بھی چاہے پڑھ لیجئے یوں ہی رہے گا ۔ معنی یہ ہیں کہ اپنے پروردگار سے ثواب کی امید خوب بڑھا یعنی مغفرت کی امید باندھے رہو ۔ مَنْ يَرُبُّ اِذَا بَرَّ يَنِمْ :۔ اس جملہ میں بھی یہی کمال ہے جدھر سے چاہے پڑھ لیجئے من یرب اذا برینم ہی رہے گا ۔ یعنے جو اپنے احسانات کی پرورش کرے گا ۔ وہ رفیع المرتبت ہوگا ۔ اور شرف والا ہوگا ۔ سَكَّتْ كُلَّ مَنْ نَمَّ لَكَ تَكِسْ :۔ اس جملہ میں بھی یہی خوبی ودیعت ہے ۔ جو گذشتہ جملوں میں تھی ۔ اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ ہر اس شخص کو خاموش کر دو جو تمہارے سامنے کسی کی غمازی کرے ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو دانا اور فہیم کہلاؤ گے ۔ تَكِسْ اى تكن كيسا وفطنا ۔ كَاسَ يَكِيسُ (ضرب) ظریف اور فہیم ہونا ۔ کاس

اَلْعَلَاهِمُ ۔ ظریف اور فہیم ہے ۔ اَفَضْتُ مبنی وَصَلْتُ السِّمْطُ :۔ وہ دھاگہ جس میں موتی پروئے جائیں ۔ السمط السباعی سے مصنف کی مراد سات کلمے ہیں ۔ اَسْتَطْعِمُ کھانا طلب کرتا تھا ۔ مقصد یہ ہے کہ فہم و فراست سے کھانا لینے مدد طلب کرتا تھا ۔ اور ہاتھ پاؤں مارتا تھا کہ شاید کوئی کام بن جائے ۔ مگر سب بیکار رہا ۔ اَلنَّسِيْمُ : دھیمی دھیمی ہوا ۔ نرم ہوا ۔ کہا جاتا ہے نَسَمَتِ الرِّيْحُ ۔ ہوا چلی (ضرب) یہاں سے مراد اہل مجلس کا شگفتہ اور اچھوتا کلام ہے ۔ الداء العقام شدید مرض جس کے جواب سے اطبا جواب دیدیں اور اس کے زائل ہونے کی امیدیں ختم ہو چکی ہوں ۔ عَقِمَتِ الْمَرْأَةُ بانجھ ہو گئی ۔ عَقِيْمٌ :۔ بانجھ عورت جس کے اولاد نہ ہوتی ہو (سمع) قرآن کریم میں ہے وقالت عجوز عقیم ۔ عَقِيْمٌ وہ عورت جو بار رحل کو قبول نہ کرتی ہو ۔ الریح العقیم وہ ہوا جو خیر کا اثر قبول نہ کرتی ہو ۔ قرآن کریم میں ہے ۔ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ

فَقَالُوْا لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهٖ بِاِيَاسٍ ۔ لَاَمْسَكَ عَلٰى يَاسٍ ۔ وَجَعَلْنَا نُفِيْضُ فِيْ
اِسْتِصْعَابِهَا ۔ وَاسْتِغْلَاقِ بَابِهَا ۔ وَذٰلِكَ الْمُعْتَرِيْ ۔ يَلْحَظُنَا لَحْظَ الْمُزْدَرِيْ ۔
وَيُؤَلِّفُ الدُّرَرَ وَنَحْنُ لَا نَدْرِيْ ۔ فَلَمَّا عَثَرَ عَلَى افْتِضَاحِنَا ۔ وَنُضُوْبِ
ضَحْضَاحِنَا ۔ قَالَ يَا قَوْمِ اِنَّ مِنَ الْعَنَاءِ الْعَظِيْمِ ۔ اِسْتِيْلَادُ الْعَقِيْمِ وَالْاِسْتِشْفَاءُ
مِنَ السَّقِيْمِ ۔ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۔ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ وَقَالَ سَاَنُوْبُ

مَنابَكَ۔ وَاَكْفِيكَ مَا نَابَكَ۔ فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَنْثُرَ وَلَا تَعْثُرَ۔ فَقُلْ مُخَاطِبًا
لِمَنْ ذَمَّ الْبُخْلَ وَاَكْثَرَ الْعَذْلَ لُذْ بِكُلِّ مُؤَمِّلٍ اِذَا اَلَمَّ وَمَلَكَ بَذَلَ، وَاِنْ
اَحْبَبْتَ اَنْ تَنْظِمَ۔ فَقُلْ لِلَّذِي تُعَظِّمُ

(ترجمہ) وہ کہنے لگے کہ اگر یہ مشکل ایاس کو پیش آتی تو وہ بھی نا امید ہو کر رک جاتا۔ پھر ہم نے اس قسم کے جملوں کے مشکل ہونے اور ان کے دروازوں کے بلند ہونے پر بات چیت شروع کی۔ اور یہ نووارد شدہ مہمان ہم کو حقارت کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔ اور (چپکے چپکے) موتی پرو رہا تھا لیکن ہم بے خبر تھے۔ جب وہ ہماری رسوائی اور ہمارے تھوڑے سے پانی کے سوکھ جانے سے باخبر ہو گیا تو کہنے لگا حضرات بانجھ عورت سے بچہ پیدا ہونے کی امید باندھنا اور مریض سے صحت چاہنا کیسی تکلیف دہ بات ہے اور ہر جاننے والے سے زیادہ جاننے والا موجود ہے۔ پھر میری طرف متوجہ ہوا اور بولا میں تمہارا قائم مقام بن کر تمہاری تکلیف کا ازالہ کرتا ہوں۔ اگر تم یہ کلمات کسی لغزش کے بغیر نثر میں کہنا چاہتے ہو تو بخل کو برا کہنے والے اور بہت زیادہ ملامت کرنے والے سے کہدو کہ ہر ایسی امیدگاہ کے زیر سایہ پناہ پکڑو کہ جو مال جمع کرے اور اسکا مالک بنجائے اور پھر خرچ کر ڈالے اگر اشعار میں کہنا چاہتے ہو تو جس کو بڑا سمجھتے ہو اس سے مخاطب ہو کر یوں کہو۔

اَیَاس:۔ بصرہ کے قاضی تھے فہم و فراست میں ضرب المثل تھے
تُفِیْضُوْنَ:۔ ای تخوضون سوچنے لگے۔ غور کرنے لگے۔ قرآن کریم میں ہے هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ۔ الزَّوْرُ:۔ مہمان ملاقات کی غرض سے آنے والا۔ مفرد و تثنیہ جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مُعْتَرِیْ:۔ نازل۔ نووارد۔ اَلْمُزْدَرِیْ:۔ ای محتقر۔ حقیر سمجھنے والا۔ قرآن کریم میں ہے تَزْدَرِي اَعْيُنُكُم
ضَحْضَاحِنَا:۔ ضحضاح۔ ماء قلیل۔ تھوڑا پانی۔ اَلْغَنْم ۴ جمع کیا۔ قرآن کریم میں ہے وَتَاْكُلُونَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَمًّا

اَشَدِیْدُ تَعَبٍ:۔ مشقت تکلیف۔ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ قرآن کریم کی آیت ہے ہر ذی علم سے اوپر اور کوئی جاننے والا موجود ہے۔ سلسلہ بند نہیں ع ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں۔ سَاَنُوْبُ مَنَابَكَ:۔ ای ساقوم مقامك
لُذْ:۔ ای الجأ واعتصم۔ لاذ یلوذ لفظاً پناہ پکڑنا۔ مُؤَمَّل وہ شخص جس سے مال و دولت یا جود و کرم کی باندھی جائے۔ امیدگاہ۔ اِذَا اَلَمَّ:۔ ای اذا جمع لفظاً جمع کرنا۔ لَمَّ الشَّیْءَ

اُسُ اَرْمَلًا اِذَا عَرَا	وَارْعَ اِذَا الْمَرْءُ اَسَا
اَسْنِدْ اَخَا نَبَاهَةٍ	اَبِنْ اِخَاءً دَنَّسَا
اُسْلُ جَنَابَ غَاشِمٍ	مُشَاغِبٍ اِنْ جَلَسَا
اُسْرُ اِذَا هَبَّ مِرًا	وَارْمِ بِهِ اِذْ رَسَا
اُسْكُنْ تَقَوَّ فَعَسَى	يُسْعِفُ وَقْتٌ نَكَسَا

(ترجمہ) مسکین کی امداد کر جب وہ آئے اور رعایت کر اگرچہ وہ تیرے ساتھ برائی کیوں نہ کرے۔ شرف اور بزرگی والے کو اپنے سے

فریب کرلے اور برے اور کمینہ بھائی سے کنارہ کش ہوجا۔ ظالم اور شر انگیز کے صحن سے دور بھاگ جبکہ وہ اس میں بیٹھے ہوئے ہوں۔ جب کہیں خصومت کی ہوا چلے تو خاموشی سے نکل بھاگ اور جب ساکن ہوجائے تو واپسی کا ارادہ کر۔ صبر کرنا کہ فوت پائے۔ قریب ہے کہ تمکو لسان زمانہ سازگار ہو جائے۔

اُسُ: اس یَؤُسُ سے امر ہے (نصر) عطا کرنا۔ عوض دینا۔ اَرْمَلَۃً: مسکین۔ محتاج۔ ارامل جمع ہے ابو طالب کا شعر ہے وابیض یستسقی الغمام بوجھہ ٭ ثمال الیتامی عصمۃ للارامل ٭ اِذَا عَلَّ: ای اذا اتاک طالبا للمعروف عَلَّ یَعُلُّ (نصر) وَادْعَ: رعایۃ سے امر ہے۔ اَسَا: ای اتی بسوء۔ یعنی اگرچہ تیرے ساتھ کوئی برا برتاؤ کرے لیکن تجھے اسکی رعایت کرنی چاہیے۔ اَسَا یَاسُوْ (نصر) غمخواری کرنا۔ نگہداشت کرنا۔ اَخَا نَبَاھَۃٍ: صاحب شرف لغوی تحقیق گذر چکی۔ جَنَاب: صحن۔ وہ جگہ جو مکان کے متصل ہو۔ غَاشِم: ظالم۔ غَشَمَ یَغْشِمُ (ضرب و نصر) ظلم کرنا مُشَاغِب: فتنہ انگیز۔ فساد برپا کرنے والا۔ شَغَبَ القَوْمَ بِہِم وعلیہم۔ انپر شر و فساد برپا کیا۔ اُمْرُ: (صیغہ امر ہے) اگر الف اور راء کے ضمہ کے ساتھ پڑھا جائے تو معنی ہوں گے۔ رئیس اور سید بنجا اور لڑائی بند کرنے میں کوشش کر۔ اور اگر الف کے فتحہ اور راء کے کسرہ کے ساتھ پڑھو تو معنے یہ ہوں گے کہ جھگڑے کی جگہ سے دامن بچا کر نکل جا۔ جِرَا لڑائی جھگڑا۔ نَکَسَہٗ۔ (نصر) حال بدل دینا۔ سر نیچے ٹانگیں اوپر کر دینا۔ قرآن کریم میں ہے ثُمَّ نُکِسُوا عَلٰی رُءُوسِہِمْ

قَالَ فَلَمَّا سَحَرَنَا بِآيَاتِهِ۔ وَحَسَرَنَا بِبُعْدِ غَايَاتِهِ۔ مَدَحْنَاهُ حَتَّى اسْتَعْفَى۔ وَمَنَحْنَاهُ إِلَى أَنِ اسْتَكْفَى۔ ثُمَّ شَمَّرَ ثِيَابَهُ۔ وَأَذْرَعَ جِرَابَهُ۔ وَنَهَضَ يُنْشِدُ

لِلّٰهِ دَرُّ عِصَابَةٍ ۔۔۔ صُدُقِ المَقَالِ مَقَاوِلَا
فَاقُوا الأَنَامَ فَضَائِلًا ۔۔۔ مَأْثُورَةً وَفَوَاضِلَا
حَاوَرْتُهُمْ فَوَجَدْتُ سَحْـ ۔۔۔ ـبَانًا لَدَيْهِمْ بَاقِلَا
وَحَلَلْتُ فِيهِمْ سَائِلًا ۔۔۔ فَلَقِيتُ جُودًا سَائِلَا
أَقْسَمْتُ لَوْ كَانَ الكِرَا ۔۔۔ مُ حَيًا لَكَانُوا وَابِلَا

(ترجمہ) راوی بیان کرتا ہے کہ جب وہ ہم کو اپنے عجائبات سے لبھا چکا اور اپنے کمالات عالیہ سے ہم کو عاجز کر چکا تو پھر ہم نے اس کی اتنی تعریف کی کہ وہ ہم سے رک جانے کا سوال کرنے لگا۔ اور ہم نے اس پر اتنی بخشش کی کہ وہ بول اٹھا کہ بس مجھ کو کافی ہے۔ پھر اس نے اپنے کپڑے سمیٹے اور اپنا جھولا اٹھایا اور یہ شعر پڑھتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا (شعر) خدا کی قسم یہ لوگ بہت ہی سچ گو ہیں اور نہایت فصیح ہیں۔ فضائل مشہورہ اور جود و کرم میں سب سے برتر ہیں۔ میں نے ان سے گفتگو کی تو ان کے سامنے سحبان کو بھی باقل پایا۔ میں ان کے سامنے سائل بنکر آیا تو ان کو بہتا ہوا جود و کرم پایا۔ قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر بڑے بڑے سخی بارش ہیں تو یہ لوگ موسلا دھار مینہ ہیں۔

خَمَلَ نَاءَ، (ضرب) تھکنا۔ ضعیف ہونا۔ عاجز ہونا۔ حسر الرجل تھک گیا۔ حسر البصر ضعیف ہو گئی۔ قرآن کریم میں ہے ینقلب الیك البصر خاسئا وھو حسیر۔ حسرنا بعد غایاته یعنی ہم کو اس نے عاجز کر دیا کہ ہم اس جیسا کلام پیش کر سکیں۔ شَمَّرَ ثِیَابَهٗ:۔ اپنے کپڑے اٹھائے اور روانگی کے لئے تیار ہو گیا۔ دَاذْدَفَرَ:۔ ای احتمل۔ اندفار کمر پر اٹھانا۔ ذفر یذفر (ضرب) مشقت سے اٹھانا۔ عِصَابَةٌ:۔ جماعت۔ عصائب جمع ہے۔ صُدُقٌ۔ صَدُوقٌ کی جمع ہے بہت زیادہ سچ بولنے والا۔ مُقَاوِلَةٌ:۔ مقول کی جمع ہے۔ فصیح و بلیغ۔ مأثورة ای مشهورة۔ بَاقِلٌ:۔ باقل عرب میں ایک نہایت بیوقوف اور احمق انسان تھا۔ اسکی حماقت کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ گیارہ روپیہ میں ہرن خرید ا اور گردن پر لاد کر چل دیا راستہ میں لوگوں نے پوچھا کہ کتنے میں خرید کر لائے ہو۔ باقل نے دونوں ہاتھوں کی دس انگلیاں پھیلائیں اور زبان باہر نکال دی اور اس طرح گیارہ کے عدد سے استعارہ کیا۔ ہاتھوں کے پھیلانے سے ہرن بھاگ کھڑا ہوا اور باقل صاحب اپنی حماقت پر آنسو بہاتے رہ گئے۔ حَیًا:۔ تخفیف یا کے ساتھ۔ بارش۔ احیاء جمع۔ وَابِلٌ:۔ وابل۔ موسلا دھار بارش۔ قرآن کریم میں ہے بوابلٍ اصابها

ثُمَّ خَطَا قِيدَ رُمْحَيْنِ۔ وَعَادَ مُسْتَعِيذًا مِنَ الْحَيْنِ۔ وَقَالَ يَا عِزَّ مَنْ عَدِمَ الْآلَ۔ وَكَنْزَ مَنْ سُلِبَ الْمَالَ۔ إِنَّ الْفَاسِقَ قَدْ وَقَبَ۔ وَوَجْهُ الْمَحَجَّةِ قَدِ انْتَقَبَ۔ وَبَيْنِي وَبَيْنَ كِنِّي لَيْلٌ دَامِسٌ وَطَرِيقٌ طَامِسٌ۔ فَهَلْ مِنْ مِصْبَاحٍ يُؤْمِنُنِي الْعِثَارَ۔ وَيُبَيِّنُ لِي الْآثَارَ۔ قَالَ فَلَمَّا جِيءَ بِالْمُلْتَمَسِ۔ وَجَلَّى الْوُجُوهَ ضَوْءُ الْقَبَسِ۔ رَأَيْتُ صَاحِبَ صَيْدِنَا هُوَ أَبُو زَيْدِنَا

(ترجمہ) پھر دو نیزوں کی بقدر چل کر موت سے پناہ مانگتا ہوا لوٹ آیا۔ اور کہنے لگا۔ اے گم کردہ اقارب کی عزت اور اے ننگوں بھوکوں کے خزانوں۔ اسوقت تاریکی چھا چکی ہے اور سیدھے راستہ کا چہرہ پوشیدہ ہے۔ میرے اور میرے گھر کے درمیان سخت تاریک رات حائل ہے اور راستہ بے نام و نشان ہے۔ کیا کوئی چراغ مل سکے گا۔ جو پھسلنے سے محفوظ رکھے اور راستہ کے نشانات اجاگر کر دے۔ جب شے مطلوبہ لائی گئی اور درخشانی نے چہروں کو روشن کیا تو میں نے دیکھا کہ ہمیں شکار کرنے والا ہمارا ابوزید ہی ہے۔

خَطَا:۔ ای مشی۔ قِیدَ:۔ بکسر القاف ای قدر۔ رُمْحَيْنِ رُمْح کا تثنیہ ہے۔ رُمْح نیزہ۔ رِماح جمع ہے۔ قرآن کریم میں ہے ایدیکم و رماحکم (فتح) نیزہ چھونا۔ اَلْحَیْنُ:۔ موت۔ ہلاکت۔ تفصیل گذر چکی۔ وَقَبَ۔ وَقَبَتِ الشَّمْسُ غائب ہو گیا۔ وَقَبَ الْقَمَرُ گھن ہوا۔ وقب الظلام۔ تاریکی پھیل گئی (ضرب) قرآن کریم میں ہے ومن شر غاسق اذا وَقَبَ۔ اَلْمَحَجَّةُ:۔ راستہ۔ اِنْتَقَبَ۔ نقاب ڈال لیا۔ پوشیدہ ہو گیا۔ یعنی تاریکی چھا گئی۔ وجه المحجة قد انتقب۔ راستہ کے چہرہ پر تاریکی کا نقاب پڑا ہوا ہے۔ کِنِّیْ:۔ ای بیتی۔ اکنان جمع ہے قرآن کریم میں ہے وجعل لکم من الجبال اکنانا۔ دَامِسٌ:۔ شدید الظلمۃ۔ سخت تاریک۔ دَمَسَ اللَّیْلُ سخت تاریک ہو گئی (نصر و ضرب) طَامِسٌ۔ بے نشان (ضرب) مٹانا۔ محو کرنا۔ قرآن کریم میں ہے۔ لَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا۔ اور نَطْمِسَ وُجُوْهًا۔ ضَوْءُ الْقَبَسِ

شعلہ کا نور۔ ضَوْء۔ روشنی۔ قَبَس۔ آگ کا شعلہ۔ مجازاً قبس کا ترجمہ شمع سے کردیا گیا ہے۔ قرینہ یہ ہے کہ روشنی کے لئے آگ کا شعلہ نہیں لایا جاتا۔ بلکہ چراغ یا شمع لائی جاتی ہے نیز یہ کہ چراغ اور شمع کی لو بھی شعلۂ نار کے قائم مقام ہے لفظی تحقیق دونوں کی گذر چکی۔

فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي هٰذَا الَّذِي أَشَرْتُ إِلَيْهِ إِذَا نَطَقَ أَصَابَ وَإِنِ اسْتُمْطِرَ صَابَ۔ فَاتْلَعُوا نَحْوَهُ الْأَعْنَاقَ وَأَحْدَقُوا بِهِ الْأَحْدَاقَ وَسَأَلُوهُ أَنْ يُسَامِرَهُمْ لَيْلَتَنَا عَلَى أَنْ يَجْبُرُوا عَيْلَتَهُ۔ فَقَالَ حُبًّا لِمَا أَحْبَبْتُمْ۔ وَرُحْبًا بِكُمْ إِذْ رَحَّبْتُمْ غَيْرَ أَنِّي قَصَدْتُكُمْ وَأَطْفَالِي يَتَضَوَّرُونَ مِنَ الْجُوعِ۔ وَيَدْعُونَ لِي بِوَشْكِ الرُّجُوعِ۔ وَإِنِ اسْتَرَأْتُونِي خَامَرَهُمُ الطَّيْشُ وَلَمْ يَصْفُ لَهُمُ الْعَيْشُ۔ فَدَعُونِي لِأَذْهَبَ فَأَسُدَّ خَصَاصَتَهُمْ۔ وَأُسِيغَ غُصَّتَهُمْ ثُمَّ أَنْقَلِبَ إِلَيْكُمْ عَلَى الْأَثَرِ۔ مُتَأَهِّبًا لِلسَّمَرِ إِلَى السَّحَرِ۔

(ترجمہ) تب میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہی ہے وہ جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے۔ یہ جب بات کرتا ہے تو بالکل ٹھیک کرتا ہے۔ جب اس سے بارش طلب کی جاتی ہے تو خوب برستا ہے۔ یہ سنکر لوگوں نے اسکی طرف گردنیں اٹھائیں اور اپنی نگاہوں سے اس کا احاطہ کرلیا۔ اور اس سے کہنے لگے کہ آج رات ہمارے ساتھ باتیں کیجئے۔ آپ کی تنگدستی کی تلافی کردی جائے گی۔ اس نے جواب دیا جو آپ کی خوشی وہی میری خوشی۔ آپ نے مجھے مرحبا کہا خدا آپ کے ساتھ فراخی کرے مگر صورت حال یہ ہے کہ میں بچوں کو بلبلاتا ہوا چھوڑ کر آپ کے پاس آیا ہوں۔ جو میری بہت جلد واپسی کی دعا مانگ رہے ہوں گے اور جب وہ یہ سمجھیں گے کہ مجھے دیر ہوگئی تو انپر دیوانگی چھا جائے گی۔ اور ان کی زندگی مطمئن نہ رہے گی۔ پس آپ لوگ مجھے اجازت دیجئے تاکہ انکی بھوک کا بندوبست کردں اور ان کے غصہ کو ختم کروں۔ پھر میں تیار ہوکر صبح تک بات چیت کرلنے کے لئے لوٹ آتا ہوں۔

اُسْتُمْطِرَ۔ جب بارش طلب کی جاتی ہے تو برستا ہے یعنی جب اس سے بولنے کی درخواست کی جاتے تو اس کا فصیح و بلیغ کلام بارش کی طرح برستا ہے۔ فَاتْلَعُوا۔ اونچا کیا۔ بلند کیا۔ تَلَعَ الرَّجُلُ۔ گردن لانبی ہوئی (صحیح) اَلْاَعْنَاق۔ عُنُق کی جمع ہے۔ گردن۔ قرآن کریم میں ہے فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ أَحْدَقُوا۔ ای احاطوہ۔ اَحْدَاق۔ گھیر لینا۔ احاطہ کرنا۔ ثلاثی مجرد ضرب سے ہے۔ اَحْدَاق۔ حَدَقَة کی جمع آنکھ کی سیاہی۔ پتلی۔ حُبًّا لِمَا اَحْبَبْتُمْ۔ ای اَحْبَبْتُ مَا اَحْبَبْتُمْ۔ يَتَضَوَّرُوْنَ۔ یعنے بھوک کی شدت سے چیخ رہے ہیں اور بلبلا رہے ہیں۔ بِوَشْكِ الرُّجُوعِ۔ ای بسرعۃ الانصراف۔ وَشُكَ الْاَمْرُ تیزی سے ہوا (کرم)۔ اِسْتَرَأْتُمُوْنِي۔ ای اِسْتَبْطَأْتُمُوْنِي۔ راث یریث (ضرب) دیر کرنا۔ خَامَرَهُمُ الطَّيْشُ۔ یعنے انکو دیوانگی ڈھانپ لے گی۔ خَامَرَ بمعنی خَالَطَ۔ خَمَرٌ کے لغوی معنے چھپالنے کے

ہیں۔ خَمَرَ فُلَانًا۔ چھپایا۔ اسی سے خمار بمعنی اوڑھنی ہے نصر اور ضرب دونوں سے آتا ہے۔ طَیْش: خفت عقل

طَاشَ یَطِیْشُ (ضرب) عقل کا کم ہونا۔ ہلکے جانا۔

فَقُلْنَا لِاَحَدِ الْغِلْمَةِ۔ اِتْبَعْهُ اِلٰی فِئَتِہٖ۔ لِیَکُوْنَ اَسْرَعَ لِفَیْئَتِہٖ۔ فَانْطَلَقَ مَعَهٗ فَانْطَلَقَ مَعَهٗ مُضْطَبِنًا جِرَابَهٗ۔ وَمُحْتَثًّا اِیَابَهٗ۔ فَاَبْطَاَ اِبْطَاءً جَاوَزَ حَدَّهٗ۔ ثُمَّ عَادَ الْغُلَامُ وَحْدَهٗ۔ فَقُلْنَا لَهٗ مَا عِنْدَكَ مِنَ الْحَدِیْثِ عَنِ الْخَبِیْثِ۔ فَقَالَ اَخَذَ بِیْ فِیْ طُرُقٍ مُتْعِبَةٍ۔ وَسُبُلٍ مُتَشَعِّبَةٍ۔ حَتّٰی اَفْضَیْنَا اِلٰی دُوَیْرَةٍ خَرِبَةٍ۔ فَقَالَ هٰهُنَا مُنَاخِیْ۔ وَوَکْرُ اَفْرَاخِیْ۔ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بَابَهٗ۔ وَاخْتَلَجَ مِنِّیْ جِرَابَهٗ۔ وَقَالَ لَعَمْرِیْ لَقَدْ خَفَّفْتَ عَنِّیْ۔ وَاسْتَوْجَبْتَ الْحُسْنٰی مِنِّیْ۔ فَهَاكَ نَصِیْحَةً هِیَ مِنْ نَفَائِسِ النَّصَائِحِ وَمَغَارِسِ الْمَصَالِحِ وَاَنْشَدَ

(ترجمہ) پس ہم نے ایک بچہ کو حکم دیا کہ وہ اس کے گھر والوں تک اس کے ہمراہ جائے تاکہ وہ جلد واپس آسکے۔ لڑکا اس کا توشہ دان اٹھا کر جلد واپسی کے ارادہ سے اس کے ہمراہ چل دیا۔ مگر بہت دیر کے بعد لڑکا اکیلا واپس آیا۔ ہم نے پوچھا اس ابلیس کی کیا خبر لائے ہو؟ کہنے لگا کہ مجھے دشوار ترین اور مختلف قسم کے راستوں پر چلانا شروع کیا یہاں تک کہ ایک ویران اور اجاڑ جھونپڑہ تک پہنچ گئے۔ وہاں پہنچکر وہ بولا کہ یہی میرا گھر ہے اور میرے بچوں کا آشیانہ ہے پھر اس نے دروازہ کھلوایا اور مجھ سے اپنا توشہ دان اچک لیا اور کہنے لگا اپنی جان کی قسم تو نے میرا بوجھ ہلکا کر دیا اور مجھ سے نیکی پانے کا مستحق ہو گیا۔ پس ایک نصیحت لیتا جا۔ جو بہترین نصیحت ہے اور بھلائیوں کا اگنے کا موضع ہے اور اس نے یہ اشعار پڑھے۔

لِفَیْئَتِہٖ: ای لرجعتہ۔ فاء لہ فیئۃ کے معنی پہلی حالت کی طرف رجوع کرنے کے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے حَتّٰی تَفِیْءَ اِلٰی اَمْرِ اللّٰہِ (ضرب)۔ مُضْطَبِنًا: ای حاملا جرابہ تحت الابط۔ ضبنہ واضطبنہ بغل کے نیچے اٹھایا۔ رکھا الفر

مُحْتَثًّا: ای مستعجلا رجوعہ۔ حثحث البرق فی السحاب تراءی۔ حَثْحَثَ فلانا کسی کام پر ابھارا۔ وَکْرُ اَفْرَاخِیْ: وَکْر گھونسلہ۔ اوکار اور وکور جمع ہے۔ اَفْرَاخ۔ فَرْخ کی جمع ہے۔ پرندہ کا بچہ۔

اِذَا مَا حَوَیْتَ جَنٰی نَخْلَةٍ ... فَلَا تَقْرَبَنْهَا اِلٰی قَابِلِ
وَاِمَّا سَقَطْتَ عَلٰی بَیْدَرٍ ... فَحَوْصِلْ مِنَ السُّنْبُلِ الْحَاصِلِ
وَلَا تَلْبَثَنَّ اِذَا مَا لَقَطْتَ ... فَتَنْشَبَ فِیْ کِفَّةِ الْحَابِلِ
وَلَا تُوْغِلَنَّ اِذَا مَا سَبَحْتَ ... فَاِنَّ السَّلَامَةَ فِی السَّاحِلِ

وَخَاطِبْ بِهَاتِ وَجَاوِبْ بِسَوْفَ	وَبِعْ آجِلاً مِنْكَ بِالْعَاجِلِ
وَلَا تُكْثِرَنَّ عَلَى صَاحِبٍ	فَمَا مَلَّ قَطُّ سِوَى الْوَاصِلِ

(ترجمہ) جب تو میوہ درخت خرما کو اکٹھا کر چکے تو اگلے سال تک اس کے پاس تک نہ پھٹک۔ اور اگر تجھے خرمن مل جائے تو اس سے اپنا پیٹ بھر لے دانہ صاف کرنے کے بعد نہ کر ورنہ شکاری کے جال میں پھنس جائے گا۔ شناوری میں مبالغہ نہ کر کیونکہ سلامتی کنارہ پر ہے۔ بات "لاؤ" سے کر اور جواب "ہاں" سے دے اور آخرت دنیا کے عوض فروخت کر دے۔ اور دوست سے زیادہ رسم وراہ نہ رکھ کیونکہ سوائے کثیر الملاقات کے اور کوئی رنجیدہ نہیں ہوتا۔

قابل: آنے والا سال۔ بَیَادِرْ: خوشہ۔ بَیَادِرْ جمع ہے مُحَوَّصِلْ: ای املاء حوصلتک یعنی بطنک۔ حوصلہ پوٹہ۔ جانور کا پوٹہ۔ کِفَّۃٌ: جال۔ پھندا۔ کِفَفٌ اور کِفَافٌ جمع ہے۔ حَابِلْ: شکاری۔ صیاد۔ اَلسَّاحِلْ: دریا کا کنارہ۔ دریا البحر و شاطئہ۔ سَوَاحِلْ جمع ہے۔ وَخَاطِبْ بِهَاتِ یعنی جب تو کسی سے بات کرے تو اس سے مطالبہ کر اور کہہ کر لائیے جناب کوئی چیز دلوائیے۔ وَجَاوِبْ بِسَوْفَ اور جب تیرے سے سوال کرے تو اس سے کہہ دے کہ ہاں دیکھا جائے گا۔ قَطُّ ہرگز۔ کبھی۔

ثُمَّ قَالَ اُخْزُنْهَا فِي تَامُورِكَ۔ وَاقْتَدِ بِهَا فِي اُمُورِكَ۔ وَبَادِرْ اِلَى صَحْبِكَ فِي كِلَاءَةِ رَبِّكَ۔ فَاِذَا ابْلَغْتَهُمْ فَابْلِغْهُمْ تَحِيَّتِي۔ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ وَصِيَّتِي۔ وَ قُلْ لَهُمْ عَنِّي اِنَّ السَّهَرَ فِي الْخُرَافَاتِ لَمِنْ اَعْظَمِ الْاٰفَاتِ۔ وَلَسْتُ اَلْغِي اِحْتِرَاسِيْ وَلَا اُحْطِبُ الْهَوَسَ اِلَى رَاسِيْ۔ قَالَ الرَّاوِيْ فَلَمَّا وَقَفْنَا عَلٰى فَحْوَى شِعْرِهِ۔ وَاطَّلَعْنَا عَلٰى نُكْرِهِ وَمَكْرِهِ۔ تَلَاوَمْنَا عَلٰى تَرْكِهِ وَالْاِغْتِرَارِ بِاِفْكِهِ۔ ثُمَّ تَفَرَّقْنَا بِوُجُوهٍ بَاسِرَةٍ وَصَفْقَةٍ خَاسِرَةٍ

(ترجمہ) پھر کہنے لگا اس نصیحت کو اپنے قلب میں جاگزیں کر لو اور اپنے معاملات میں اسکی پیروی کرو اور جلد اپنے ساتھیوں کے پاس جاؤ۔ خدا حافظ۔ جب وہاں پہنچو میرا سلام کہنا اور ان کو یہ وصیت سنا دینا اور میری طرف سے کہنا کہ بیہودہ قصہ گوئی میں جاگتے رہنا بہت بڑی مصیبت ہے اور میں ایسا بیوقوف نہیں ہوں کہ اپنی نگرانی کو چھوڑ دوں اور نہ اپنے سر پر دیوانگی سوار کرنا چاہتا ہوں۔ راوی کہتا ہے جب ہم اس کے اشعار کے مفہوم سے واقف ہو گئے اور اسکی ناشائستگی اور جعل سازی پر مطلع ہو گئے تو ہم نے اس کے چھوڑ دینے اور اس کے جھوٹ سے دھوکہ کھانے پر ایک دوسرے کو ملامت کی۔ اس کے بعد ہم لوگ منہ بناتے ہوئے نقصان تجارت کے ساتھ منتشر ہو گئے۔

اُخْزُنْهَا: ای احفظ هذه الابیات۔ تَامُورِكَ: ای فی قلبك۔ فِي كِلَاءَةِ رَبِّكَ: ای فی حفظ ربك۔ اردو میں جیسے خدا حافظ کہہ دیتے ہیں۔ اَلْخُرَافَاتْ۔ خُرَافَۃ کی جمع ہے۔ بیہودہ بات دیمع، عقل خراب ہونا۔ اِحْتِرَاس

ای احتیاطی۔ الهوس: دوران سر جنون (جمع اهواس) ہیں ہونا۔ فحوی شعرہ: ای معنی شعرہ۔ اس کے اشعار کے معانی و مفہوم سے واقف ہوئے۔ منشاء کلام کو سمجھے۔ بافکہ: افک۔ جھوٹ۔ تفصیل گذر چکی۔ بَاسِرَةٌ ای منکرۃ۔ ترش روئی کے ساتھ۔ بھونڈی شکل بنا کر۔ قرآن کریم میں ہے وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ

اَلْمَقَامَةُ السَّابِعَةَ عَشْرَةَ الْقَهْقَرِيَّةُ

حَدَّثَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ لَحَظْتُ فِي بَعْضِ مَطَارِحِ الْبَيْنِ۔ وَمَطَامِحِ الْعَيْنِ۔ فِتْيَةً عَلَيْهِمْ سِيمَاءُ الْحِجَا۔ وَطَلَاوَةُ نُجُومِ الدُّجَى۔ وَهُمْ فِي تَمَارٍ مُتَّقِدَةِ الْهُبُوبِ۔ وَمُبَارَاةٍ مُسْتَشِطَّةِ الْأُلْهُوبِ۔ فَهَزَّنِي لِقَصْدِهِمْ هَوَى الْمُحَاضَرَةِ۔ وَاسْتِحْلَاءُ جَنَى الْمُنَاظَرَةِ۔ فَلَمَّا الْتَحَقْتُ بِرَهْطِهِمْ۔ وَانْتَظَمْتُ فِي سِمْطِهِمْ۔ قَالُوا أَأَنْتَ مِمَّنْ يُبْلِي فِي الْهَيْجَاءِ۔ وَيُلْقِي دَلْوَهُ فِي الدِّلَاءِ۔ فَقُلْتُ بَلْ أَنَا مِنْ نَظَّارَةِ الْحَرْبِ۔ لَا مِنْ أَبْنَاءِ الطَّعْنِ وَالضَّرْبِ فَاضْرِبُوا عَنْ مُحَاجِي۔ وَأَفَاضُوا فِي الْمَحَاجِي

(ترجمہ) حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ میں نے بعض دور دراز اور جاذب نظر مقامات میں ایسے نوجوانوں کو دیکھا جن میں سنجیدگی کے آثار نمایاں تھے۔ اور تاریک رات کے تاروں جیسی خوبی تھی۔ وہ بحث و تحقیق کی آندھیوں اور حد سے گذرے ہوئے مناظروں میں گھرے ہوئے تھے۔ پس مجھے بھی شوق مجالست اور مناظروں کے میووں کی حلاوت نے ان کے پاس جانے کے لئے مجبور کر دیا۔ جب میں انکی جماعت سے جا ملا اور ان کی لڑی میں منسلک ہوگیا۔ تو انہوں نے مجھ سے کہا کیا آپ۔ آپ بھی (میدان) کارزار میں کچھ جوہر دکھائیں گے۔ اور اپنا ڈول دوسروں کے ڈولوں کے ساتھ ڈالیں گے۔ میں نے جواب دیا میں تو بس لڑائی کے دیکھنے والوں میں سے ہوں۔ نہ کہ نیزہ باز اور شمشیر زن پس انہوں نے مجھ سے بر سر پیکار ہونے سے کنارہ کشی کی اور آپس میں پہیلیاں بوجھنے لگے۔

مَطَارِحِ الْبَيْنِ: ای مرامی البعد والفراق۔ وہ مقام بعیدہ جن کی طرف غربت اور ضرورت انسان کو پھینکدیتی ہے مطارح۔ مَطْرَح کی جمع ہے وہ مقام جہاں کسی کو پھینک دیا جائے طَرَحَ يَطْرَحُ (فتح) پھینکنا۔ قرآن کریم میں ہے اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ۔ مَطَامِحِ الْعَيْنِ: وہ دلکش مقامات جن کی طرف خود بخود اٹھ جاتی ہوں۔ سِيمَاءُ الْحِجَا: یعنی ان میں فہم و فراست کے آثار نمایاں تھے حجا عقل۔ زیرکی۔ اَحْجَاءٌ جمع ہے۔ طَلَاوَةٌ: رونق حسن۔ مُسْتَشِطَّةٌ۔ حد سے متجاوز ہونے والی۔ شَطَّ يَشُطُّ شَطَطًا الشیء حق سے دور ہونا۔ قرآن کریم میں ہے لَقَدْ قُلْنَا اِذًا شَطَطًا

اَلْاُلْهُوبُ :- شدید دشمن عظیم الشان مناظرہ کی حرکت مرد ... ہے۔ فَهَزَّنِی :- ای حَرَّکَنِی

وَكَانَ فِي بُحْبُوحَةِ حَلْقَتِهِمْ - وَاِكْلِيلِ رُفْقَتِهِمْ - شَيْخٌ قَدْ بَرَتْهُ الْهُمُومُ وَلَوَّحَتْهُ السَّمُومُ حَتّٰى عَادَ اَنْحَلَ مِنْ قَلَمٍ - وَاَقْحَلَ مِنْ جَلَمٍ - اِلَّا اَنَّهُ كَانَ يُبْدِي الْعُجَابَ - اِذَا اَجَابَ - وَيُنْسِي سَحْبَانَ - كُلَّمَا اَبَانَ - فَاُعْجِبْتُ بِمَا اُوتِيَ مِنَ الْاِصَابَةِ - وَالتَّبْرِيزِ عَلٰى تِلْكَ الْعِصَابَةِ - وَمَازَالَ يَفْضَحُ كُلَّ مُعَمًّى - وَيُصْمِي فِي كُلِّ مَرْمًى - اِلٰى اَنْ خَلَتِ الْجِعَابُ - وَنَفِدَ السُّؤَالُ وَالْجَوَابُ - فَلَمَّا رَاٰى انْفَاضَ الْقَوْمِ وَاضْطِرَارَهُمْ اِلَى الصَّوْمِ - عَرَّضَ بِالْمُطَارَحَةِ فَاسْتَاْذَنَ فِي الْمُفَاتَحَةِ - فَقَالُوا لَهُ حَبَّذَا - وَمَنْ لَنَا بِذَا -

(ترجمہ) اور وسط حلقہ میں ایک بڑے میاں صدر مجلس کے طور پر بیٹھے ہوئے تھے جن کو غموں نے نحیف و لاغر کر دیا تھا حتی کہ قلم سے زیادہ لاغر اور قینچی سے زیادہ خشک تھے۔ مگر باایں ہمہ وہ بڑی برجستگی سے جواب دے رہے تھے اور بوقت گفتگو سحبان کو بھلا دیتے تھے۔ میں حیران تھا کہ کیا خوب قوت تکلم عطا ہوئی ہے جو ساری جماعت پر چھایا جا رہا ہے وہ ہر معمہ کو حل کئے جا رہے تھے اور ہر تیر اندازی میں شکار کر لیتے تھے۔ یہاں تک کہ ترکش خالی ہو گئے۔ اور سوال و جواب منقطع ہو گئے۔ جب انہوں نے جماعت کو بے توشہ اور تکلم سے مجبور پایا۔ تو باہم گفتگو کی پیشکش کی اور افتتاحی تقریر کی اجازت چاہی۔ سب نے کہا بہت خوب۔ ہم میں ایسا اور کون ہے

بُحْبُوحَة :- درمیان۔ وسط۔ اِکْلِیل :- تاج۔ وہ پٹی جس میں جواہرات لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اَکِلَّۃ اور اَکَالِیل جمع ہے۔ لَوَّحَتْہُ :- ای غَیَّرَتْہُ۔ لَاحَ یَلُوحُ (نصر) متغیر کرنا۔ بگاڑنا۔ اَلسَّمُوْمُ :- گرم ہوا۔ امام راغب فرماتے ہیں کہ سَمُوْم ایسی تیز اور گرم ہوا کو کہتے ہیں جو زہر جیسا اثر رکھتی ہو۔ قرآن کریم میں ہے فِي سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ۔ اَقْحَل :- زیادہ خشک۔ جَلَم :- قینچی جس سے ریشم وغیرہ کاٹا جاتا ہے جَلَم دراصل قینچی کے ایک پھلکے کو کہتے ہیں۔ جَلَمَان تثنیہ ہے اور جِلَام جمع ہے۔ وَیُنْسِی سَحْبَانَ یعنی اپنی فصیح و بلیغ گفتگو شروع کرتا تھا تو لوگ سحبان کو بھول جاتے تھے۔ اس سے پہلا جملہ ہے اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ یُبْدِی

اَلْعُجَاب یعنی عجیب شگفتگی اور برجستگی سے جواب دئے چلا جا رہا تھا۔ شاعر اردو کہتا ہے ؎ بوقت گفتگو ہونٹوں کو جو سنجی تھی شگفتی ÷ بات جو بھی سو پھول تھی۔ پھول جو تھا سو گلاب تھا۔ اَلْجِعَاب :- جَعْبَۃ کی جمع ہے۔ ترکش۔ نَفِدَ :- ای انقطع و فنی (سمع) فنا ہونا۔ منقطع ہونا۔ قرآن کریم میں ہے لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ۔ انفاض القوم :- ای فناء زادھم۔ اَلصَّوْم (نصر) کسی فعل سے رک جانا۔ باز آ جانا۔ قرآن کریم میں ہے اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا۔ اصطلاح شریعت میں وقت معین تک کھانے پینے اور جماع سے رک جانے کو صَوْم کہتے ہیں۔ صام الصوم (نصر) روزہ رکھنا

صیام۔ روزہ۔ قرآن کریم میں ہے فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اور حدیث میں ہے مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا۔ فِي الْفَاتِحَةِ: ابتدائے کلام۔ افتتاح کلام۔

فَقَالَ أَتَعْرِفُونَ رِسَالَةً أَرْضُهَا سَمَاؤُهَا۔ وَصُبْحُهَا مَسَاؤُهَا۔ نُسِجَتْ عَلَى مِنْوَالَيْنِ۔ وَتَجَلَّتْ فِي لَوْنَيْنِ۔ وَصَلَّتْ إِلَى جِهَتَيْنِ۔ وَبَدَتْ ذَاتَ وَجْهَيْنِ۔ إِنْ بَزَغَتْ مِنْ مَشْرِقِهَا۔ فَنَاهِيكَ بِرَوْنَقِهَا۔ وَإِنْ طَلَعَتْ مِنْ مَغْرِبِهَا۔ فَبِالْعَجَبِ بِهَا۔ قَالَ فَكَأَنَّ الْقَوْمَ رُمُوا بِالصُّمَاتِ۔ أَوْ حُقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَةُ الْإِنْصَاتِ۔ فَمَا نَبَسَ مِنْهُمْ إِنْسَانٌ۔ وَلَا فَاهَ لِأَحَدِهِمْ لِسَانٌ۔

(ترجمہ) بڑے میاں نے پوچھا۔ کیا تم لوگ کسی ایسے نامے سے واقف ہو جس کی زمین آسمان ہو اور جس کا آخر اول جیسا ہو اور دو طریقوں پر بنا گیا ہو۔ اور دو رنگوں میں جلوہ گر ہو۔ دو سمتوں کو نماز پڑھتا ہو۔ اور دو رخا ہو کر ظاہر ہوتا ہے اگر سامنے سے ظاہر ہو تو بہت رونق دار معلوم ہو اور اگر پیچھے سے طلوع ہو تو بھی خوبصورت معلوم ہو۔ راوی کہتا ہے گویا کہ جماعت پر خاموشی کی تیراندازی کی گئی ہے۔ یا انپر سکوت لازمی اور ضروری ہو گیا ہے پس ان میں سے کسی نے کچھ نہیں کہا۔ اور نہ کسی کی زبان سے کوئی لفظ نکل سکا۔

مِنْوَالَيْنِ: مِنْوَالٌ۔ مراد یہ ہے کہ دو طریقوں پر بنا گیا ہو۔ إِنْ بَزَغَتْ مِنْ مَشْرِقِهَا: یعنی اگر مبتدا اور شروع سے پڑھیں تب بھی فصیح و بلیغ رہے وَإِنْ طَلَعَتْ مِنْ مَغْرِبِهَا:۔ اور اگر الٹی طرف سے پڑھا جائے تب بھی تو اسکی فصاحت و بلاغت اور روانی پر انگشت بدندان رہ جائے۔ فَمَا نَبَسَ (ضرب) بولنا۔ کلام کرنا۔ اس لفظ کا استعمال اکثر و بیشتر نفی میں ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے ما نبس بکلمۃ۔ کچھ نہیں کہا۔

فَحِينَ رَآهُمْ بُكْمًا كَالْأَنْعَامِ۔ وَصُمُوتًا كَالْأَصْنَامِ۔ قَالَ لَهُمْ قَدْ أَجَّلْتُكُمْ أَجَلَ الْعِدَّةِ۔ وَأَرْخَيْتُ لَكُمْ طِوَلَ الْمُدَّةِ۔ ثُمَّ هَهُنَا مَجْمَعُ الشَّمْلِ وَمَوْقِفُ الْفَصْلِ۔ فَإِنْ سَمَحَتْ خَوَاطِرُكُمْ مَدَحْنَا۔ وَإِنْ صَلَدَتْ زِنَادُكُمْ قَدَحْنَا۔ فَقَالُوا لَهُ وَاللهِ مَا لَنَا فِي لُجَّةِ هَذَا الْبَحْرِ مَسْبَحٌ۔ وَلَا فِي سَاحِلِهِ مَسْرَحٌ۔ فَأَرِحْ أَفْكَارَنَا مِنَ الْكَدِّ۔ وَهَنِّئِ الْعَطِيَّةَ بِالنَّقْدِ۔ وَاتَّخِذْنَا إِخْوَانًا يَثْبُتُونَ إِذَا ثَبَتَّ وَيُثَبِّتُونَ مَتَى اسْتَثْبَتَّ فَأَطْرَقَ سَاعَةً۔ ثُمَّ قَالَ سَمْعًا لَكُمْ وَطَاعَةً۔ فَاسْتَمْلُوا مِنِّي۔ وَانْقُلُوا عَنِّي

ترجمہ: جب بڑے میاں نے ساری جماعت کو چوپایوں کی طرح گونگا اور بتوں کی طرح خاموش پایا تو کہنے لگے میں تم لوگوں کو مدت عدت کے برابر مہلت دیتا ہوں اور تمہارے لئے اس مدت کی رسی ڈھیلی چھوڑتا ہوں۔ پھر یہی متفرق لوگوں کا دار الاجتماع ہوگا اور یہی حق و باطل کے پرکھنے کی جگہ ہوگی۔ اگر تمہاری طبیعت نے جوانمردی دکھائی تو ہم تعریف کریں گے اور اگر تمہارے چقماق نے آگ نہ نکالی تو ہم خود روشن کریں گے۔ سب نے جواب دیا۔ بخدا ہم اس دریا کے بھنور میں شناوری کے اہل نہیں ہیں اور نہ اس کے کنارہ پر ہمارے لئے کوئی چراگاہ ہے۔ ہمارے دماغوں کو اس مشقت سے نجات دیجئے اور خوشی سے نقد عطیہ حاصل کیجئے ہم کو اپنا بھائی سمجھئے ہماری ہر حرکت آپ کے تابع ہوگی۔ جب آپ بدلہ چاہیں گے تو بہترین معاوضہ دیں گے یہ سنکر پہلے تو اس بزرگ نے کچھ توقف کیا پھر کہنے لگے جو آپ کا حکم ہو میں حاضر ہوں پس املاء کیجئے اور نقل کیجئے۔

بُکْمًا: اَبْکَمُ کی جمع ہے گونگا۔ پیدائشی گونگا۔ قرآن کریم میں ہے اَحَدُهُمَا اَبْكَمُ لَا یَقْدِرُ۔ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ بہرہ گونگا اندھا۔ کَالْاَنْعَامِ: نَعَمٌ کی جمع ہے۔ اونٹ۔ اونٹ اہل عرب کے نزدیک کیونکہ عظیم ترین نعمت ہے اس لئے نعم اونٹ کو کہنے لگے۔ مگر کثرت استعمال کیوجہ سے گائے۔ بیل بھینس اور گھوڑے وغیرہ سب کے لئے بولا جانے لگا۔ کَالْاَصْنَامِ صَنَمٌ کی جمع ہے۔ سونے۔ چاندی۔ پتھر۔ لکڑی یا مٹی وغیرہ کا مجسمہ جس کی عبادت کی جاتی ہو۔ بعض حکماء کہتے ہیں کہ کُلُّ مَا عُبِدَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمٌ اور بعض نے یہاں تک کہدیا کہ جو چیز اللہ عزوجل کی عبادت سے مانع ہے وہ صنم ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی تھی واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام۔

ابراہیم علیہ السلام خدا کے برگزیدہ نبی تھے خدا کی توحید و صفات پر پوری طرح مطلع تھے۔ بلکہ پیغمبر کے لئے تو توحید کے بارہ میں ذرہ برابر شک اور عدم علم کا گمان اور امکان تک نہیں ہوسکتا۔ اس لئے وہاں صنم کے مشہور معنی کا کوئی امکان ہی نہیں۔ یقیناً آخری معنی مراد ہیں یعنے جو چیز وصول الی اللہ سے مانع ہو وہ بھی صنم ہے۔ البتہ اتتخذ اصناما الهۃ میں مشہور معنی مراد ہیں۔
اَجَّلْتُکُمْ: ای اَمْهَلْتُکُمْ۔ طِوَلُ الْمُدَّۃِ طاء کے کسرہ کے ساتھ ای حبل المهلۃ۔ طِوَل۔ رسی۔ لگام۔
لُجَّۃٌ: پانی کی گہرائی۔ بھنور۔ لُجَجٌ اور لُجَاجٌ جمع ہے۔
یُثِیْبُوْنَ: ای یعطون الجزاء والثواب۔ مَتٰی
اِسْتَثَبْتَ: ای متی طلبت الثواب

اَلْاِنْسَانُ صَنِیْعَۃُ الْاِحْسَانِ۔ وَرَبُّ الْجَمِیْلِ فِعْلُ النَّدْبِ۔ وَشِیْمَۃُ الْحُرِّ ذَخِیْرَۃُ الْحَمْدِ۔ وَکَسْبُ الشُّکْرِ اِسْتِثْمَارُ السَّعَادَۃِ۔ وَعُنْوَانُ الْکَرَمِ تَبَاشِیْرُ الْبِشْرِ۔ وَاِسْتِعْمَالُ الْمُدَارَاۃِ یُوْجِبُ الْمُصَافَاۃَ۔ وَعَقْدُ الْمَحَبَّۃِ یَقْتَضِی النُّصْحَ وَصِدْقُ الْحَدِیْثِ حِلْیَۃُ اللِّسَانِ۔ وَفَصَاحَۃُ الْمَنْطِقِ سِحْرُ الْاَلْبَابِ۔ وَشَرَكُ الْهَوٰی اٰفَۃُ النُّفُوْسِ۔ وَمَلَلُ الْخَلَائِقِ۔ شَیْنُ الْخَلَائِقِ وَسُوْءُ الطَّمَعِ یُبَابِنُ الْوَرَعَ۔ وَالْتِزَامُ الْحَزَامَۃِ زِمَامُ السَّلَامَۃِ۔ وَتَطَلُّبُ الْمَثَالِبِ نَثْرُ الْمَعَائِبِ۔ وَتَتَبُّعُ الْعَثَرَاتِ یُدْحِضُ الْمَوَدَّاتِ۔ وَخُلُوْصُ النِّیَّۃِ

خُلُوصُ النِّيَّةِ العَطِيَّةِ۔ وَتَهْنِئَةُ النَّوَالِ. ثَمَنُ السُّؤَالِ۔ وَتَحَمُّلُ الكُلَفِ يُسَهِّلُ الْخَلَفِ۔ وَتَيَقُّنُ الْمَعُونَةِ يُبَقِّي الْمُؤْنَةَ۔ وَفَضْلُ الصَّدْرِ سَعَةُ الصَّدْرِ

(ترجمہ) انسان احسان کی مخلوق ہے۔ نیکی کی پرورش کریم کا کام ہے۔ شریف مرد کی عادت گنجینۂ ستائش ہے۔ اچھے فعال اختیار کرنے سے نیکی کا پھل ملتا ہے۔ کشادہ روئی بزرگی کا عنوان ہے۔ نرمی اختیار کرنا موجب اخلاص ہے۔ بیان محبت خیر خواہی کا مقتضی ہے۔ حق گوئی زبان کی زینت ہے۔ گفتگو کی فصاحت عقلوں کے لئے جادو ہے۔ ہوائے نفسانی کا جال المناؤں کے لئے مصیبت ہے۔ لوگوں کو پریشان اور آزردہ کرنا طبائع کے لئے عیب ہے۔ حرص وطمع پرہیزگاری کے خلاف ہے۔ احتیاط کو لازم پکڑنا سلامتی کی باگ ہے۔ عیبوں کا تجسس بدترین عیب ہے۔ پے درپے لغزشوں کا سرزد ہونا تعلقات کو باطل کردیتا ہے۔ نیت کا خلوص حاصل بخشش ہے۔ خوشگواری سے عطا کرنا سوال کی قیمت ہے۔ مصیبتیں برداشت کرنا تکلیفوں کو آسان کردیتا ہے۔ اعانت پر یقین رکھنا مشکلوں کو ہلکا بنا دیتا ہے۔ سردار کی فضیلت اسکے سینہ کی کشادگی ہے

صُنْعَةُ الْإِحْسَانِ: ای الانسان مصنوع ومخلوق من الاحسان۔ اَلنَّدْب: فضائل کی طرف سبقت کرنے والا حاجت روا۔ نُدُوْبٌ اور نُدَبَاءُ جمع ہے۔ تَبَاشِيرُ: ہر چیز کا اول۔ بِشْر۔ چہرہ کی شگفتگی۔ بشاشت۔ اَلْمُصَافَاةُ: اخلاص فی المودت۔ سِحْر: جادو۔ سحر الالباب۔ کلام کی روانی اور فصاحت عقلوں کے لئے جادو ہے۔ حدیث میں ہے اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا۔ شَارِكُ: شارکۃ کی جمع ہے جال پھندا۔ اَلْوَرَعُ: تقوی۔ پرہیزگاری۔ نیکوکاری۔ اَلْحَزَامَةُ: احتیاط حزم ہے۔ زِمَام: باگ۔ مہار۔ ڈور۔ لگام۔ اَلْمَثَالِبُ مَثْلَبَةٌ کی جمع ہے۔ عیب۔ برائی۔ ثلب یثلب (ضرب) عیب نکالنا۔ برا بھلا کہنا۔ ملامت کرنا۔ يَجْتَحُّ: ای يبطل۔ اَلْكُلَفُ۔ كُلْفَةٌ کی جمع ہے مشقت۔ تکلیف۔ يُبَقِّي: يسهل۔ فَضْلُ الصَّدْرِ سَعَةُ الصَّدْرِ: پہلے صدر سے سید اور سردار مراد ہے اور دوسرے صدر سے سینہ مراد ہے۔ یعنے سردار کے لئے سخاوت اور کرم ہی مناسب ہے۔

وَزِينَةُ الدُّعَاةِ مَقْتُ السُّعَاةِ۔ وَجَزَاءُ الْمَدَائِحِ بَثُّ الْمَنَائِحِ۔ وَدُهْرُ الْوَسَائِلِ تَشْفِيعُ الْمَسَائِلِ۔ وَمَجْلَبَةُ الْغَوَايَةِ اِسْتِغْرَاقُ الْغَايَةِ۔ وَتَجَاوُزُ الْحَدِّ يُكِلُّ الْحَدَّ۔ وَتَعَدِّي الْأَدَبِ يُحْبِطُ الْقُرَبَ۔ وَتَنَاسِي الْحُقُوقِ يُنْشِي الْعُقُوقَ۔ وَتَحَاشِي الرِّيَبِ يَرْفَعُ الرُّتَبَ۔ وَارْتِفَاعُ الْأَخْطَارِ بِاقْتِحَامِ الْأَخْطَارِ۔ وَتَنَوُّهُ الْأَقْدَارِ بِمُوَاتَاةِ الْأَقْدَارِ۔ وَشَرَفُ الْأَعْمَالِ فِي تَقْصِيرِ الْآمَالِ۔ وَإِطَالَةُ الْفِكْرَةِ تُنْقِحُ الْحِكْمَةَ۔ وَرَأْسُ الرِّيَاسَةِ تَهْذِيبُ السِّيَاسَةِ۔ وَمَعَ اللَّجَاجَةِ تُلْغَى الْحَاجَةُ۔ وَعِنْدَ الْأَوْجَالِ

تَتَفَاضَلُ الرِّجَالُ - وَبِتَفَاضُلِ الْهِمَمِ - تَتَفَاوَتُ الْقِيَمُ -

(ترجمہ) بادشاہوں کی آرائش بدکرداروں کی دشمنی ہے۔ تعریفوں کا معاوضہ بخششوں کا پھیلا دینا ہے۔ سفارشوں کی قیمت سوالوں کا پورا کر دینا ہے۔ حد سے بڑھ جانا گمراہی کی طرف کھینچنے کا سبب ہے۔ انداز سے گزرنا تیزی کو کند کر دیتا ہے۔ ادب سے تجاوز کرنا مرتبہ سے گرا دیتا ہے۔ حقوق کی فراموشی نافرمانی پیدا کرتی ہے۔ مواقع تہمت سے بچنا رفیع المنزلت بنا دیتا ہے۔ مرتبوں کی عظمت دشواریوں میں گھس جانے سے ہے۔ مرتبہ کی بلندی قضا و قدر کی موافقت سے ہے۔ اعمال کی رفعت آرزوؤں کی کمی سے ہے۔ زیادہ غور و فکر عقل کو نکھار دیتا ہے۔ حکمران کا اصول ملک اور رعایا کی پاسداری ہے۔ زیادہ گڑگڑانے سے مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ لڑائی کے وقت انسان کی شجاعت ظاہر ہو جاتی ہے۔ ہمتوں کے فرق سے قیمتیں متفاوت ہو جاتی ہیں

الرُّعَاۃ: راعی کی جمع ہے۔ حاکم اور امیر مراد ہے۔ حدیث میں ہے الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ مَقْتٌ: بغض۔ عداوت۔ مَقَتَ الرَّجُلَ۔ مبغوض رکھا۔ قرآن کریم میں ہے اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّمَقْتًا۔ یَکِلُّ: ای یضعف و یزیل۔ تَحَاشِیْ: تباعد۔ اجتناب۔ پرہیز۔ الاخطار خطر بمعنی شان کی جمع ہے۔ باقْتِحَامِ الْاَخْطَارِ۔ یہاں اَخْطَار خَطَرٌ بمعنی ہول اور ڈر کی جمع ہے۔ تَنْوِیْہٌ: رفعت بلندی۔ مواتاۃ: موافقت۔ تَنْزُفُ الْاَعْمَالِ فِی

تقصیر الآمال۔ اعمال کی رفعت اور بلندی آرزوؤں کی کمی سے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تمہاری آرزوئیں کم ہوں گی تو لوگوں کی نگاہ میں تمہاری عزت و وقعت زیادہ ہوگی۔ اور اگر آرزوئیں زیادہ ہوں گی تو عزت و وجاہت جاتی رہے گی جیسے ہم اردو میں بولتے ہیں جتنی آرزوئیں کروگے اتنا ہی پچھتاؤگے۔ مَعَ اللِّجَاجَۃِ تُلْغَی الْحَاجَۃُ۔ مطلب یہ ہے کہ بار بار مانگنے سے دینے والا اکتا جاتا ہے اور گھبرا کر ہاتھ روک لیتا ہے اور تھوڑا بہت سہارا بھی جاتا رہتا ہے۔

وَبِتَزَيُّدِ السَّفِيرِ - يَهِنُ التَّدْبِيرُ - وَبِحُلُولِ الْاَحْوَالِ - تَتَبَيَّنُ الْاَهْوَالُ - وَ
مُوجِبُ الصَّبْرِ - ثَمَرَةُ النَّصْرِ - وَاسْتِحْقَاقُ الْاَمْجَادِ - بِحَسَبِ الْاِجْتِهَادِ -
وَوُجُوبُ الْمُلَاحَظَةِ - كِفَاءُ الْمُحَافَظَةِ - وَصَفَاءُ الْمَوَالِي - بِتَعَهُّدِ الْمَوَالِي - وَ
تَجَلِّي الْمُرُوَّاتِ - بِحِفْظِ الْاَمَانَاتِ - وَاخْتِبَارُ الْاِخْوَانِ - بِتَخْفِيفِ الْاَحْزَانِ -
وَدَفْعُ الْاَعْدَاءِ - بِكَفِّ الْاَوِدَّاءِ - وَامْتِحَانُ الْعُقَلَاءِ - بِمُقَارَنَةِ الْجُهَلَاءِ -
وَتَبَصُّرُ الْعَوَاقِبِ - يُؤْمِنُ الْمَعَاطِبَ - وَاتِّقَاءُ الشُّنْعَةِ - يَنْشُرُ السُّمْعَةَ - وَ
قُبْحُ الْجَفَاءِ - يُنَافِي الْوَفَاءَ - وَجَوْهَرُ الْاَحْرَارِ - عِنْدَ الْاَسْرَارِ -

(ترجمہ) قاصد کے جھوٹ بولنے سے تدبیر سست ہو جاتی ہے۔ حالات کی تباہی سے مصیبتیں مسلط ہو جاتی ہیں۔ اور صبر کے

مطابق کامیابی ہوتی ہے۔ اور تعریف کا استحقاق کوشش کی بمقدار ہوتا ہے۔ حقوق کی نگہداشت مراعات کے قابل بناتی ہے۔ غلاموں کی خوبی آقا کی اطاعت میں ہے سامانتوں کا تحفظ انسانیت کا زیور ہے۔ عزیزوں کی آزمائش غموں کے دور کرنے میں ہے۔ دشمنوں کی مدافعت دوستوں کی اعانت سے ہے۔ عقلمندوں کا امتحان جاہلوں کی ہمنشینی سے ہوتا ہے۔ دوربینی تباہیوں سے بچاتی ہے۔ برائیوں سے بچنا شہرت میں اضافہ کرتا ہے اور بدخلقی وفا کے منافی ہے اچھے لوگوں کا وصف بات کو پوشیدہ رکھنے تک ہے۔

بِتَزْيِيْدِ السَّفِيْرِ: سفیر اور قاصد کے زیادہ کرنے سے مطلب یہ ہے کہ قاصد کے جھوٹ سچ ملا دینے سے بنا بنایا کام بگڑ جاتا ہے۔ وُجُوْبُ الْمُلَاحَظَةِ كِفَاءُ الْمُحَافَظَةِ

مطلب یہ ہے کہ اگر تم دوسرے کے حقوق کی نگہداشت کروگے تو دوسرا بھی تمہاری پاسداری کرے گا۔ اگر تم کسی کا خیال نہ کروگے تو تمہارا بھی کوئی خیال نہ کرے گا۔

ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ مِائَتَا لَفْظَةٍ۔ تَحْتَوِيْ عَلٰى أَدَبٍ وَعِظَةٍ۔ فَمَنْ سَاقَهَا
هٰذَا الْمَسَاقَ۔ فَلَا مِرَاءَ وَلَا شِقَاقَ۔ وَمَنْ رَامَ عَكْسَ قَالَبِهَا۔ وَاَنْ يَرُدَّهَا
عَلٰى عَقِبِهَا۔ فَلْيَقُلِ الْاَسْرَارُ۔ عِنْدَ الْاَحْرَارِ۔ وَجَوْهَرُ الْوَفَاءِ يُنَافِي الْجَفَاءَ
وَقُبْحُ السُّمْعَةِ۔ بِنَشْرِ الشُّنْعَةِ۔ ثُمَّ عَلٰى هٰذَا الْمَسْحَبِ فَلْيَسْحَبْهَا وَلَا يَرْهَبْهَا
حَتّٰى تَكُوْنَ خَاتِمَةُ فِقَرِهَا وَاٰخِرَةُ دُرَرِهَا۔ وَرَبُّ الْاِحْسَانِ صَنِيْعَةُ الْاِنْسَانِ

(ترجمہ) پھر کہنے لگا کہ یہ دوسو الفاظ ہیں جو حکمت اور موعظت پر مشتمل ہیں۔ جو اس راستہ پر چلے گا اس کے لئے کوئی خوف و خطر نہیں اور جو اس قالب کو پلٹنے اور بدلنے کا ارادہ کرتا ہو پس اس کو چاہئے کہ یوں کہے۔ راز شریف کے پاس محفوظ رہ سکتا ہے وفا کا جوہر جفا کے منافی ہے۔ اور برائی کا آوازہ لعن تشنیع کو پھیلا دیتا ہے۔ پس الفاظ کے اس سلسلہ کو یونہی جاری رکھنا چاہئے اور کوئی خوف نہ کرنا چاہئے۔ یہاں تک کہ سب سے آخری فقرہ اور سب سے بعد کا موتی یہ جملہ ہو۔ احسان کی پرورش کرنا انسان کا جوہر ہے۔

قَالَ الرَّاوِيْ۔ فَلَمَّا صَدَعَ بِرِسَالَتِهِ الْفَرِيْدَةِ۔ وَاُمْلُوْحَتِهِ الْمُفِيْدَةِ۔ عَلِمْنَا
كَيْفَ يَتَفَاضَلُ الْاِنْشَاءُ۔ وَاِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَشَاءُ۔ ثُمَّ
اعْتَلَقَ كُلٌّ مِنَّا بِذَيْلِهِ۔ وَفَلَذَ لَهُ فِلْذَةً مِنْ نَيْلِهِ۔ فَاَبٰى قَبُوْلَ فِلْذَتِيْ۔
وَقَالَ لَسْتُ اَرْزَأُ تَلَامِذَتِيْ۔ فَقُلْتُ لَهُ لَكِنْ اَبَا زَيْدٍ عَلٰى شُحُوْبِ سَحْنَتِكَ
وَنُضُوْبِ مَاءِ وَجْنَتِكَ۔ فَقَالَ اَنَا هُوَ عَلٰى نُحُوْلِيْ وَمُحُوْلِيْ۔ فَاَخَذْتُ

فِي تَثْرِيبِهِ عَلَى تَشْرِيقِهِ وَتَغْرِيبِهِ. فَحَوْلَقَ وَاسْتَرْجَعَ. ثُمَّ أَنْشَدَ مِنْ قَلْبٍ مُوجَعٍ

(ترجمہ) راوی کہتا ہے کہ جب بوڑھے نے اپنے رسالے کو جو کہ دریکتا، نمکین اور مفید کلام تھا ظاہر کیا تو ہم نے اچھی طرح جان لیا کہ انشاپردازی کتنی افضل اور متفاوت چیز ہے اور بلاشبہ بزرگی اللہ ہی کے قبضہ میں ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ پھر ہم میں سے ہر شخص اس کے پاس سن کے ساتھ وابستہ ہوگیا اور اپنے مال میں سے اسکو کچھ نہ کچھ عطا کیا مگر ان بزرگ نے میرے ہدیہ کو قبول کرنے سے انکار کردیا اور کہنے لگے کہ میں اپنے شاگردوں کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ میں نے کہا تو تو ابوزید ہے۔ حالانکہ تیری ہیئت بدل چکی ہے اور تیرے رخساروں کی چمک جاچکی ہے۔ اس نے کہا ہاں میں اپنی لاغری، خشکی اور پراگندگی جسم کے باوجود وہی ہوں پھر تو میں نے کبھی مشرق میں جانے اور کبھی مغرب میں جانے پر ملامت کی اس نے لاحول اور انا للہ پڑھی اور دردناک آواز سے یہ شعر پڑھے۔

صَدَعَ: شق کرنا ظاہر کرنا۔ خریدۃ: المؤلؤ مثقب۔ فَلَذَهُ: ای قطع۔ فَلَذَ لَهُ مِنَ الْمَالِ شَيْئًا۔ مال کا کچھ دیا۔ (ضرب) فِلْذَةٌ۔ قطعہ ٹکڑا۔ اَرْزَأَ: ای انقص۔ رَزَءَ الشَّيْءَ کم کیا (فتح) یہاں مراد یہ ہے کہ نقصان نہیں پہنچاتا۔ شُحُوبٌ: تغیر۔ نُحُولٌ: لاغری۔ مُحُولٌ: خشکی۔ محل یمحل (سمع و فتح) خشک ہونا۔ شَعَثٌ: پراگندہ حالی، تنگدستی۔ محولی: محو کے اصل معنی ہیں بارش نہ ہونے کی وجہ سے خشک زمین ہو جانا۔ مگر یہاں شعث محولی سے مراد تنگدستی کے باعث پراگندہ حالی ہے۔ یعنی تنگی کی وجہ سے میرا چہرہ اور جسم متغیر ہوگیا ہے۔ تَثْرِيبُهُ: ای لومہ وعتابہ۔ تثریب کسی گناہ پر عتاب کرنا۔ قرآن کریم میں ہے لا تثریب علیکم الیوم ثلاثی مجرد ضرب سے ہے۔ تَشْرِيقُهُ: تشریق مشرق میں جانا۔ وتغریبہ: مغرب میں جانا۔ فَحَوْلَقَ: ای قال لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ واسترجع: ای قال انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ثم انشد من قلب موجع یعنی درد بھرے دل کے ساتھ اس نے گانا شروع کیا۔

سَلَّ الزَّمَانُ عَلَيَّ عَضْبَهُ ... لِيَرُوعَنِي وَأَحَدَّ غَرْبَهُ
وَاسْتَلَّ مِنْ جَفْنَيَّ كَرًا ... هُ مُرَاغِمًا وَأَسَالَ غَرْبَهُ
وَأَجَالَنِي فِي الْأُفْقِ أَطْـ ... ـوِي شَرْقَهُ وَأَجُوبُ غَرْبَهُ
فَبِكُلِّ جَوٍّ طَلْعَةٌ ... فِي كُلِّ يَوْمٍ لِي وَغَرْبَهْ
وَكَذَا الْمُغَرَّبُ شَخْصُهُ ... مُتَغَرِّبٌ وَنَوَاهُ غَرْبَهْ

ثُمَّ وَلَّى يَجُرُّ عِطْفَيْهِ. وَيَخْطُرُ بِبَدَ يْلِهِ. وَنَحْنُ بَيْنَ مُتَلَفِّتٍ إِلَيْهِ وَمُتَهَافِتٍ عَلَيْهِ. ثُمَّ لَمْ نَلْبَثْ أَنْ حَلَلْنَا الْحُبَا. وَتَفَرَّقْنَا أَيَادِيَ سَبَا

(ترجمہ) زمانہ نے مجھ پر اپنی شمشیر براں سونتی تاکہ مجھ کو ڈرائے اور اسکی دھار خوب تیز کرلی۔ میری پلکوں سے نیند چھین لی دل کو مجھ سے جنگ کرنے دلایا ہے اور آنسوؤں کو رواں کیا مجھے دنیا بھر میں پھرایا۔ حال یہ ہے کہ میں اس کے مشرق کو پیٹتا ہوں اور مغرب کو قطع کرتا ہوں۔ چنانچہ ہر روز نئی فضا میں وارد ہوتا ہوں اور پھر بستر گول کر جاتا ہوں اور دور دراز میں پھرنے والے مسافر کا یہی دستور ہے۔ اس کے بعد وہ چادر کے دونوں پلے کھینچتا ہوا اور اپنا تھوں کو پلاتا ہوا چل دیا۔ اور ہم ایکدوسرے پر گرتے پڑتے اس پر جا پڑے۔ پھر ہم نے بغیر کسی توقف کے زانو کھول ڈالے اور ایادی سبا کی طرح متفرق ہو گئے۔

مُرَاغِمًا:۔ ای مغاضبا۔ طَلْعَۃً:۔ ایک مرتبہ طلوع ہونا غَرْبَۃً:۔ ایک مرتبہ پنہاں ہونا۔ اَلْمُغَرَّبَۃ:۔ وطن سے دور۔ عِطْفَیْہِ:۔ عِطْفٌ کا تثنیہ ہے۔ جانب۔ طرف عِطَاف اور اَعْطَاف جمع ہے۔ مُتَهَافِتٌ عَلَیْہِ:۔ ای مُتَسَاقِطٌ عَلَیْہِ۔ اَلْحُبَا:۔ حُبْوَۃٌ کی جمع ہے گھٹنوں پر کپڑا یا عمامہ وغیرہ لپیٹکر بیٹھنا۔ اَیَادِی سَبَا:۔ مشہور ضرب المثل ہے ایسی قوم کے لئے بولی جاتی ہے جو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور مختلف گروہوں میں بٹ گئی ہو۔

اَلْمَقَامَۃُ الثَّامِنَۃَ عَشْرَۃَ السِّنْجَارِیَّۃُ

حَکَی الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ قَفَلْتُ ذَاتَ مَرَّۃٍ مِنَ الشَّامِ۔ اَمُّوْ مَدِیْنَۃَ السَّلَامِ۔ فِیْ رَکْبٍ مِنْ بَنِیْ نُمَیْرٍ۔ وَرُفْقَۃٍ اُولِیْ خَیْرٍ وَمَیْرٍ وَمَعَنَا اَبُوْ زَیْدٍ السُّرُوْجِیُّ۔ عُقْلَۃُ الْعَجْلَانِ۔ وَسَلْوَۃُ الثَّکْلَانِ۔ وَاُعْجُوْبَۃُ الزَّمَانِ۔ وَالْمُشَارُ اِلَیْہِ بِالْبَنَانِ فِی الْبَیَانِ۔ فَصَادَفَ نُزُوْلُنَا سِنْجَارَ۔ اَنْ اَوْلَمَ بِهَا اَحَدُ التُّجَّارِ۔ فَدَعَا اِلٰی مَأْدُبَتِہِ الْجَفَلٰی۔ مِنْ اَهْلِ الْحَاضِرَۃِ وَالْفَلَا۔ حَتّٰی سَرَتْ دَعْوَتُہٗ اِلَی الْقَافِلَۃِ۔ وَجَمَعَ فِیْهَا بَیْنَ الْفَرِیْضَۃِ وَالنَّافِلَۃِ۔ فَلَمَّا اَجَبْنَا مُنَادِیَہٗ۔ وَحَلَلْنَا نَادِیَہٗ۔ اَحْضَرَ مِنَ الْاَطْعِمَۃِ الْیَدِ وَالْیَدَیْنِ۔ مَا حَلَا فِی الْفَمِ وَحَلِیَ بِالْعَیْنِ۔ ثُمَّ قَدَّمَ جَامًا کَاَنَّمَا جُمِّدَ مِنَ الْهَوَاءِ۔ اَوْ جُمِعَ مِنَ الْهَبَاءِ۔ اَوْ صِیْغَ مِنْ نُوْرِ الْفَضَاءِ۔ اَوْ قُشِرَ مِنَ الدُّرَّۃِ الْبَیْضَاءِ۔ وَقَدْ اُوْدِعَ لَطَائِفَ النَّعِیْمِ۔ وَضُمِّخَ بِالطِّیْبِ الْعَمِیْمِ۔ وَسُقِیَ الْبِرُّ شُرْبًا مِنْ تَسْنِیْمٍ۔ وَسَفَرَ عَنْ مَرْاٰیً وَسِیْمٍ۔ وَاَرِجٍ نَسِیْمٍ

(ترجمہ) حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ قبیلہ بنی نمیر کے چند سواروں کے ساتھ جو خداوندان جود و کرم تھے شام سے بغداد کی طرف لوٹ رہا تھا۔ ہمارے ساتھ ابوزید سروجی۔ جلد بازوں کو باندھنے والا۔ گم کردہ فرزند کی تسلی عجوبۂ روزگار جس کی فصاحت کی طرف انگلی کے پوروں سے اشارہ کیا جاتا ہے۔ بھی موجود تھا۔ پس ہم شہر سنجاران میں فروکش ہوگئے وہاں کسی تاجر نے ولیمہ کی دعوت کی اور اپنی مہمانی عام کی طرف اہل شہر اور اقارب اور اجانب سب کو اکٹھا کیا تجب ہم نے بلانے والے کی دعوت کو قبول کیا اور اسکی مجلس میں حاضر ہوئے۔ تو اس نے طعام الید اور طعام الیدین سبھی لار کھے۔ جو بہت ہی لذیذ اور خوش منظر تھے۔ پھر اس کے بعد ایک جام آگے بڑھایا گیا (ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کہ ہوا سے جمایا گیا ہے۔ یا غبار اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ یا نور فضا سے ڈھالا گیا ہے یا جیسے سفید موتی سے چھلکا اتار اگیا ہے۔ اور اس میں لذیذ کھانے لپیٹے گئے ہیں۔ اور ہمہ قسم کی خوشبوؤں سے معطر کیا گیا ہے۔ اور کچھ حصہ آب تسنیم کا بھی ڈالا گیا ہے (غرضیکہ) نہایت خوشنما منظر جلوہ گر ہے۔ اور خوشبو مہکی ہوئی ہے۔

قَفَلْتُ۔ (الفعل ضرب) سفر سے لوٹنا۔ رجوع کے معنی مطلق لوٹنے کے ہیں اور قفل کے معنی ہیں سفر سے لوٹنا واپس ہونا۔ اسی سے قَافِلَہ ہے۔ سفر سے لوٹنے والی جماعت۔ بَنِي نُمَيْرٍ: عرب کا ایک قبیلہ۔ مَیْر کھانا۔ مَادَ اَهْلَهٗ۔ ان کے لئے کھانے کا انتظام کیا۔ (الفعل ضرب) قرآن کریم میں ہے وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا۔ عُقْلَةٌ جس چیز سے باندھا جائے۔ عُقَل جمع ہے عُقْلَةٌ الْعَجْلَانِ۔ مطلب یہ ہے کہ ابوزید سروجی ایسا فصیح اللسان ہے کہ اگر کوئی تیز اور جلدی جانے والا بھی اس کے کلام کو سن لے تو وہیں ٹھہر جائے اور آگے نہ بڑھے سنجاران: موصل کے قریب ایک شہر ہے۔ اَوْلَمَ: ولیمہ کیا۔ حدیث میں ہے اولم ولو بشاۃ۔ التُّجَّارُ۔ تاجر کی جمع ہے تجارت کرنے والا۔ سوداگر۔ تِجَارَۃ۔ سوداگری۔ الْجَفَلٰی:۔ عام۔ المَادُبَۃُ الجَفَلٰی۔ عام کھانے کی دعوت جس میں کسی کی تخصیص نہ ہو۔ اَهْلُ الْفَلَاۃ:۔ بادیہ نشین۔ فَلَاۃ:۔ وسیع جنگل۔ فلا کی جمع ہے فَلَوَاتٌ بھی جمع آتی ہے (الفعل) سفر کرنا۔ بَيْنَ الْقُرْبِيَّۃِ وَالنَّافِلَۃِ:۔ یہ مطلب ہے کہ ضروری اور غیر ضروری سب کو جمع کیا۔ یا یہ مراد ہے کہ عزیزوں اور غیروں کو جمع کیا یا یہ مراد ہے کہ معزز محترم اور عام لوگوں کو سب کو بلایا کسی کی کوئی تخصیص نہیں کی۔ اَلْاَطْعِمَۃُ الْيَدِيَّۃ:۔ وہ کھانے جو ایک ہاتھ سے کھائے جاتے ہیں جیسے ثرید اور چاول وغیرہ۔

اَطْعِمَۃُ الْيَدَيْنِ:۔ وہ کھانے جن کے لئے دونوں کھانے استعمال کرنے پڑتے ہیں جیسے بھنا ہوا گوشت۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا واقعہ مشہور ہے کہ جب ان کی نگاہ جاتی رہی تھی تو جب کہیں دعوت میں جاتے۔ تو کھانے سے پہلے دریافت فرمالیتے کہ اَطَعَامُ يَدٍ۔ اَمْ طَعَامُ يَدَيْنِ۔ جب بتلا دیا جاتا تب شروع فرماتے۔ جَامًا:۔ جام۔ پیالہ۔ جَامَاتٌ جمع ہے۔ اَلْهَبَاءُ:۔ غبار، گرد۔ اڑتا ہوا غبار جو سورج کی روشنی میں نظر آتا ہے قرآن کریم میں ہے فَجَعَلْنٰهُ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا۔ اَلْفَضَاءُ: خلاء۔ امام راغب فرماتے ہیں کہ فضاء وسیع اور کشادہ خلاء کو کہتے ہیں۔ فَضَا الْمَكَانُ۔ وسیع ہے۔ کشادہ ہے۔ لَفَائِفُ:۔ لَفِيْفَۃٌ کی جمع ہے کہا جاتا ہے طَعَامٌ لَفِيْفٌ یعنی مخلوط ہے۔ یہاں مختلف عمدہ اور لذیذ کھانوں کو بتلانا مقصود ہے۔ لَفَّ الشَّيْءَ۔ لپیٹا۔ جمع کیا۔ نشر کی ضد ہے قرآن کریم میں ہے وَجِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا۔ وَجَنّٰتٍ اَلْفَافًا لَفَّ فِي الْاَكْلِ۔ برے طریقے سے کھایا۔ حدیث ام زرع میں ہے اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ۔ شِرْبَۃٌ۔ ای قِسْمٌ وَحَظٌّ وَنَصِيْبٌ۔ تَسْنِيْمٌ: جنت میں عظیم الشان چشمہ ہے۔ قرآن کریم میں ہے ومزاجه من تسنيم سَفَرَ:۔ ظاہر ہو گشتہ۔ سَفَرَ الْعِمَامَۃَ۔ کھولا۔ اسی سے

اِسْفار ہے جیسے والصبح اذا اَسْفَرَ۔ اور حدیث میں ہے
اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ (ضرب سے آتا ہے۔ وَسِیْمٌ: حسین

خوبصورت اکرم (حسین ہونا۔ خوبصورت ہونا۔ نَسِیْم:-
نرم اور خوشگوار ہوا۔

فَلَمَّا اضْطَرَمَتْ مَجْمَرَةُ الشَّهَوَاتِ۔ وَقَرِمَتْ اِلٰى مَخْبَرَةِ اللَّهَوَاتِ۔ وَ
شَارَفَتْ اَنْ تُشَنَّ عَلٰى سِرْبِهِ الْغَارَاتُ وَتُنَادٰی عِنْدَ نُهْبَتِهٖ يَا لَلثَّارَاتِ
نَشَزَ اَبُوْ زَيْدٍ كَالْمَجْنُوْنِ۔ وَتَبَاعَدَ عَنْهُ تَبَاعُدَ الضَّبِّ مِنَ النُّوْنِ -
فَرَاوَدْنَاهُ عَلٰى اَنْ يَّعُوْدَ۔ وَاَنْ لَّا يَكُوْنَ كَقُدَارٍ فِیْ ثَمُوْدَ۔ فَقَالَ وَالَّذِیْ يُنْشِرُ
الْاَمْوَاتَ مِنَ الرِّجَامِ لَا عُدْتُ دُوْنَ رَفْعِ الْجَامِ فَلَمْ نَجِدْ بُدًّا مِنْ
تَاَلُّفِهٖ۔ وَاِبْرَارِ حَلْفِهٖ۔ فَاَشَلْنَاهُ وَالْعُقُوْلُ مَعَهٗ شَائِلَةٌ وَالدُّمُوْعُ عَلَيْهِ سَائِلَةٌ

(ترجمہ) پس جام کے آتے ہی خواہش بھڑک اٹھی اور اس کے تجربہ کے لئے تالو مشتاق ہو گئے اور قریب تھا کہ اس کی جماعت پر لوٹ ہو جائے اور لوٹ کے وقت یاللثارات کا نعرہ بلند ہو جائے (کہ اچانک) کہ اچانک ابو زید اٹھا اور بھاگا جیسے گوہ مچھلی سے پس ہم نے ابو زید سے واپسی کی درخواست کی اور کہا کہ اس کو قوم ثمود کے قدار جیسا (بدبخت) نہ ہونا چاہیے۔ تو کہنے لگا قسم ہے اس خدا کی جو مردوں کو قبروں سے (زندہ کر کے) اٹھانے والا ہے۔ میں جام کے اٹھنے سے پہلے ہرگز نہیں لوٹ سکتا جب ہم نے اسکی تالیف قلب اور اسکی قسم پورا کرنے کا کوئی راستہ نہ پایا تو ہم نے جام اٹھا دیا اور حال یہ ہوا کہ ہماری عقلیں اسکے ساتھ پرواز کر گئیں اور آنسو بہنے لگے۔

تُشَنَّ:- (نصر) شَنَّ الماءَ علی الشراب۔ متفرق طور سے ڈالا
شَنَّ الْغَارَةَ عَلَيْهِمْ۔ لوٹ ڈالی۔ سِرْبِہٖ۔ سارب۔ جماعت
پرندوں وغیرہ کی ٹکڑی۔ اَسْرَاب جمع ہے۔ نُهْبَہ:۔ لوٹ مار
(فتح و نصر) لوٹ مار کرنا۔ چھین لینا۔ یَالَلثَّارَات۔ ثارات۔
ثارۃ بمعنی انتقام کی جمع ہے۔ عرب کے لوگ دشمن پر حملہ کرتے
وقت یہ جملہ پکارتے ہیں۔ یہاں یہ مراد ہے کہ کھانے والو یہی
وقت اور موقعہ ہے جتنا کھا سکتے ہو کھا لو ثَاَرَ يَثْاَرُ (فتح) ثَاَرَ
الْقَتِيْلَ خون کا مطالبہ کیا۔ اس کے قاتل کو قتل کیا۔ نَشَزَ:
اٹھا۔ بلند ہوا۔ قرآن کریم میں ہے وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا
(نصر) مچھلی۔ نون بڑی مچھلی کو کہتے ہیں۔

ذُوالنُّوْن:- حضرت یونس علیہ السلام کا لقب اسی لئے ہے
کہ آپ کو مچھلی نگل گئی تھی۔ قرآن کریم میں ہے وَذَا النُّوْنِ
اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا۔ نِيْنَانٌ اور اَنْوَانٌ جمع ہے۔
قُدَار:- بدبختی میں ضرب المثل ہے۔ قوم ثمود میں ایک
شخص تھا جس نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو ذبح کر ڈالا
تھا۔ قرآن کریم میں اسی طرف اشارہ ہے اذ انبعث اشقاها
الرِّجَام:- رُجْم کی جمع ہے۔ (نصر) پتھروں سے مارنا
قرآن کریم میں ہے اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ۔
فَاَشَلْنَاهُ:- ای رَفَعْنَاهُ۔ شَائِلَة: یعنے مرتفعۃ
وذاهبۃ۔

فَلَمَّا فَاءَ اِلٰى مُخَيَّمِهٖ۔ وَخَلَصَ مِنْ مَّاْثَمِهٖ۔ سَاَلْنَاهُ لِمَ قَامَ۔ وَلِاَیِّ مَعْنًى اسْتَرْفَعَ

الجامَ۔ فقالَ اِنَّ الزُّجاجَ نمّامٌ۔ وَاِنّی اٰلیتُ مُذ اَعوامٍ۔ اَن لَّا یُضَمَّنی
وَنُوْمًّا مَقامٌ۔ فقُلنا لَہٗ وَما سببُ یمینِکَ الصِّرّی۔ وَاَلِیَّتِکَ الحِرّی
فقالَ اِنَّہٗ کانَ لی جارٌ لسانُہٗ یتقرّبُ وَقلبُہٗ عقربٌ۔ وَلفظُہٗ شہدٌ یَنقعُ
وَخبؤُہٗ سَمٌّ مُنقعٌ۔ فَمِلتُ لِجِوارِہٖ اِلی مُحاورتِہٖ۔ وَاغتررتُ بمُکاشرتِہٖ
فی مُعاشرتِہٖ۔ وَاستہوتنی خُضرۃُ دِمنتِہٖ لِمُنادمتِہٖ۔ وَاَغرتنی خُدعۃُ
سِمَتِہٖ بمُناسمتِہٖ۔ فَمازجتُہٗ وَعندی اَنَّ جارَہٗ مُکاشرٌ۔ فَبانَ اَنَّہٗ عُقابٌ
کاسرٌ۔ وَآنستُہٗ علی اَنَّہٗ حِبٌّ مُؤانسٌ۔ فَظہرَ اَنَّہٗ حُبابٌ مُؤانسٌ۔ وَمالحتُہٗ
وَلَا اَعلمُ اَنَّہٗ عِندَ نقدِہٖ۔ مِمَّن یُفرحُ بفقدِہٖ۔ وَعاقرتُہٗ وَلم اَدرِ اَنَّہٗ بعدَ
فَرِّہٖ۔ مِمَّن یُطرَبُ لِمَفَرِّہٖ۔

جس وقت ابوزید اپنی جگہ واپس آیا۔ اور اپنی قسم کے گناہ سے بری ہوگیا ہم نے اس سے پوچھا کہ آپ کیوں اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور جام کس لئے اٹھوادیا تھا۔ کہنے لگا۔ آبگینہ غماز ہے اور میں نے کئی سال سے قسم کھار کھی ہے کہ میں اور سخن چین ایک مقام میں جمع نہ ہوں گے ہم نے کہا کہ ایسی شدید قسم اور ایسے پختہ عہد کی وجہ ہے۔ کہنے لگا۔ میرا ایک پڑوسی تھا۔ جس کی زبان تو محبت بھری باتیں بناتی تھی۔ مگر اس کا دل بچھو تھا اس کا کلام پیاس بجھانے والا شہد و شراب معلوم ہوتا تھا۔ مگر اس کا باطن سراسر زہر تھا۔ میں ہمسائیگی کی وجہ سے اس کی طرف ہمکلامی کے لئے مائل ہوا۔ اور رہن سہن میں اسکی ظرافت طبع سے میں دھوکہ میں پڑ گیا۔ مجھے اس کے ظاہری حسن نے اسکی ہمنشینی کے لئے سرگشتہ بنا دیا اسکی عیارانہ چال نے مجھے اس سے راز کی باتیں تک بتا دینے پر بھڑکا دیا۔ چنانچہ میں اس خیال سے کہ یہ بالکل قریبی ہمسایہ ہے اس سے خوب ملنے جلنے لگا۔ لیکن ظاہر ہوا کہ وہ تو ہاڑ توڑنے والا عقاب ہے۔ میں سمجھا تھا کہ یہ مونس و غمگسار ہے مگر وہ فریبی سا سانپ نکلا۔ میں نے اسکو اپنا ہم نوالہ و ہم پیالہ بنایا لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا۔ کہ یہ تجربہ کے وقت ایسا نکلے گا۔ جس کے گم ہونے سے مسرت ہوتی ہے۔ میں نے اس کے ساتھ بادہ نوشی کی مگر یہ نہ جانتا تھا کہ آزمائش کے بعد یہ ان لوگوں میں سے ہوگا جن کے بھاگ جانے سے خوشی ہوتی ہے۔

فَاءَ :۔ (ضرب) لوٹنا۔ واپس ہونا۔ قرآن کریم میں ہے حَتّٰی تَفِیْئَ اِلٰی اَمْرِ اللّٰہِ ۔ مجثم :۔ بیرک۔ مکان۔ جگہ (تفصیل گذر چکی) اَلزُّجَاجُ :۔ آبگینہ۔ زجاجۃ مفرد ہے۔ قرآن کریم میں ہے اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ۔ اَلصِّرّی :۔ شدید۔ مؤکد۔ (نصر) چیخنا۔ قرآن کریم میں ہے فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُہٗ

فی صَرَّۃٍ۔ ای فی صیحۃٍ۔ اَلِیَّۃ :۔ عہد۔ قسم۔ اَلحِرّی۔ شدید پختہ۔ مؤکد۔ یَنْقَعُ :۔ (فتح) سیراب کرنا۔ تشنگی دور کرنا۔ نَقَعَ مِنَ الْمَاءِ سیراب ہوا۔ خَبْؤُہٗ :۔ ای باطنہ۔ مُنْقَعٌ :۔ بمعنے مجتمع۔ بِمُکَاشَرَتِہٖ :۔ ای بمضاحکۃ۔ کَشَرَ عَنْ اَسْنَانِہٖ ہنسنے کے وقت دانتوں کو ظاہر کیا (ضرب) کَاشَرَہٗ :۔ اس

کو ہنسایا۔ خُدْعَةُ سِمَتِہٖ:۔ ای عَلَامَۃُ الْخَادِعَۃِ۔ مُنَاسَمَتِہٖ:۔ ای محادثتہ۔ نَاسَمَہٗ۔ مناسمۃ۔ و نِسَامًا:۔ قریب ہوا۔ اس کے پاس ہوا اور اس سے چپکے چپکے باتیں کیں۔ مُکَاسِرٌ:۔ ملا ہوا۔ جَارُہٗ مُکَاسِرٌ:۔ وہ پڑوسی جس کا گھر بالکل ملا ہوا ہو۔ عُقَابٌ:۔ ایک پرندہ کا نام ہے۔ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے بولا جاتا ہے عِقْبَان اور اَعْقُبٌ جمع ہے عَقَابِیْنُ جمع الجمع ہے کاسِرٌ:۔ توڑنے والا۔ عُقَابٌ کَاسِرٌ۔ بازو توڑنے والا عقاب۔ حُبَابٌ:۔ سانپ۔ بعض اہل لغت نے لکھا ہے کہ حُبَاب شیطان کا نام ہے۔ مُوَالِسٌ:۔ خَادِعٌ۔ دھوکہ باز۔ فریبی بعض اہل لغت نے اس کی اصل اَلَسَ یَالِسُ (ضرب) لکھی ہے اور بعض اہل لغت نے وَلَسَ یَلِسُ (ضرب) معنے دونوں حالتوں میں ایک ہی رہیں گے

مَاکَحْتُہٗ:۔ اس کے ساتھ کھانا کھایا۔

عِنْدَ نَقْدِہٖ:۔ یعنے تجربہ کے وقت۔

عَاقَرْتُہٗ:۔ میں نے اس کے ساتھ شراب نوشی کی۔

عُقَارٌ:۔ عین کے ضمہ کے ساتھ شراب اور عین کے کسرہ کے ساتھ زمین

وَكَانَتْ عِنْدِي جَارِيَةٌ - لَا يُوجَدُ فِي الْجَمَالِ مُجَارِيَةٌ - إِنْ سَفَرَتْ خَجِلَ النَّيِّرَانِ - وَصَلِيَتِ الْقُلُوبُ بِالنِّيرَانِ - وَإِنْ بَسَمَتْ أَزْرَتْ بِالْجُمَانِ - وَبَيْعِ الْمَرْجَانِ بِالْمَجَّانِ - وَإِنْ دَنَتْ هَيَّجَتِ الْبَلَابِلَ - وَحَقَّقَتْ سِحْرَ بَابِلَ وَإِنْ نَطَقَتْ عَقَلَتْ لُبَّ الْعَاقِلِ - وَاسْتَنْزَلَتِ الْعُصْمَ مِنَ الْمَعَاقِلِ - وَإِنْ قَرَأَتْ شَفَتِ الْمَفْئُودَ - وَأَحْيَتِ الْمَوْءُودَ - وَخِلْتُهَا أُوتِيَتْ مِنْ مَزَامِيرِ دَاوُدَ

(ترجمہ) اور میرے پاس ایک ایسی کنیز تھی جس کا خوبصورتی میں کوئی ہم پلہ نہ تھا۔ جب جلوہ نما ہوتی تھی شمس و قمر کے مارے مضطرب ہو جاتے تھے اور دل آتش (عشق) سے جل اٹھتے تھے۔ اور جب مسکراتی تھی دانۂ سیم کو شرما دیتی تھی اور ننھے ننھے موتی مفت بک جاتے تھے (بے وقعت اور بے حیثیت ہو جاتے ہیں) جب دیکھتی تھی تو سوز دل کو بھڑکا دیتی تھی اور سحر بابل کو سچ کر دکھاتی تھی۔ اور جب بولتی تھی تو (بڑے بڑے) خردمندوں کی عقل کو عاجز کر دیتی تھی اور ہرنوں کو اونچے اونچے پہاڑوں سے اتار لیتی تھی۔ اور جب پڑھتی تھی تو جرد مندوں کو شفا بخشتی تھی۔ اور زندہ درگور نک کو قبروں سے اٹھا دیتی تھی۔ یا یوں سمجھو کہ داؤد علیہ السلام جیسی نغمہ سرائی سے نوازی گئی تھی۔

مُجَارِيَۃ:۔ مماثلت۔ ہم پلہ۔ صَلِيَتْ ای اِحْتَرَقَتْ (جلنا) قرآن کریم میں ہے سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ۔ اَزْرَتْ:۔ یعنی عَابَتْ۔ بِالْجُمَانِ:۔ جُمَانَۃٌ کی جمع ہے موتی۔ دانۂ سیم۔ مَرْجَان:۔ چھوٹے چھوٹے موتی۔ مَرْجَانَۃٌ مفرد ہے۔ قرآن کریم میں ہے کانّھن الیاقوت والمرجان بِالْمَجَّانِ:۔ بغیر عوض۔ مفت۔ دَنَتْ:۔ ای نَظَرَتْ (لفظ) دیکھنا۔ بَابِل:۔ عجم کا مشہور شہر آج صفحۂ ہستی سے جس کا وجود ختم ہو چکا۔ نمرود نے اسکی بنا ڈالی تھی اور یہیں ہاروت و ماروت جادو سکھاتے تھے۔ قرآن کریم میں ہے ببابل هاروت وماروت۔ سحر بابل دنیا بھر میں مشہور ہے جیسے ہندوستان میں صبح بنارس۔ اَلْعُصْمُ:۔ اَعْصَمُ کی جمع ہے اعصم ایسے ہرن جس کے دونوں ہاتھ سفید ہوں اور باقی تمام حصہ سیاہ

یا سرخ ہو۔ اَلْمَعَاقِلُ :۔ مَعْقِلٌ کی جمع ہے مَلجا۔ او نچا پہاڑ۔ اَلْمَفْؤُوْدُ :۔ وہ شخص جس کے سینہ میں درد ہو۔ فَاَدَ یَفْادُ (فتح) دل میں درد ہونا۔ سینہ میں درد ہونا۔ اَلْمَوْؤُدَۃُ زندہ گاڑا ہوا۔ زندہ درگور۔ قرآن کریم میں ہے وَاِذَا الْمَوْؤُدَۃُ سُئِلَتْ (فتح) مٹی میں زندہ دبا دینا۔

وَاِنْ غَنَّتْ ظَلَّ مَعْبَدٌ لَهَا عَبْدًا۔ وَقِيْلَ سُحْقًا لِاِسْحٰقَ وَبُعْدًا۔ وَاِنْ زَمَرَتْ اَضْحٰى زُنَامٌ عِنْدَهَا زَنِيْمًا۔ بَعْدَ اَنْ كَانَ لِجِيْلِهٖ زَعِيْمًا۔ وَبِالْاَطْرَابِ زَعِيْمًا۔ وَاِنْ رَقَصَتْ اَمَالَتِ الْعَمَائِمَ عَنِ الرُّؤُوْسِ۔ وَاَنْسَتْكَ رَقْصَ الْحَبَبِ فِي الْكُؤُوْسِ۔ فَكُنْتُ اَزْدَرِيْ مَعَهَا حُمْرَ النَّعَمِ۔ وَاُحَلِّيْ بِتَمَلِّيْهَا جِيْدَ النِّعَمِ۔ وَاَحْجُبُ مَرْاٰهَا عَنِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ۔ وَاَذُوْدُ ذِكْرَهَا عَنْ شَرَائِعِ السَّمَرِ۔ وَاَنَا مَعَ ذٰلِكَ اَلِجٌ۔ مِنْ اَنْ تَسْرِيَ بِرَيَّاهَا رِيْحٌ۔ اَوْ يَكْهَنَ بِهَا سَطِيْحٌ۔ اَوْ يَنِمَّ عَلَيْهَا بَرْقٌ مَلِيْحٌ

(ترجمہ) وہ جب گاتی تھی معبد بھی اس کا غلام ہوجاتا تھا۔ اور اسحاق سے کہدیا جاتا تھا کہ دور ہو۔ اور جب وہ نے نوازی کرتی تھی۔ تو زنام بھی اس کے سامنے حقیر معلوم ہونے لگتا تھا۔ حالانکہ وہ اپنے زمانہ کا (مانا ہوا) استاد تھا۔ اور لوگوں کو وجد میں لانے میں ماہر تھا جب رقص کرتی تھی تو لوگوں کے سروں سے پگڑیاں اتار لیتی تھی۔ اور پیالوں میں حبابوں کے رقص کو فراموش کردیتی تھی اور میرا یہ حال تھا کہ اس کے سامنے سرخ اونٹوں کو بھی حقیر سمجھتا تھا۔ اور میں نے اسے لطف اٹھانے کو گلوئے نعمت کی زینت بنا رکھا تھا۔ اور اس کا چہرہ چاند سورج تک سے چھپاتا تھا۔ اور باتوں میں اس کا ذکر کرنے سے بچتا تھا۔ مگر اتنی احتیاط کے باوجود مجھے ڈر تھا کہ کہیں ہوا اس کی پاکیزہ خوشبو نہ لے اڑے۔ یا سطیح کاہن اس کا حال بتا دے۔ یا چمکنے والی بجلی اس کی غمازی کردے۔

مَعْبَدٌ :۔ معبد مشہور مطرب اور نے نواز تھا۔ کہتے ہیں کہ اس کا مولد سوڈان ہے۔ سُحْقًا :۔ ای بعدًا (سمع و کرم) دور ہوجانا۔ ہلاک ہونا۔ قرآن کریم میں ہے فَسُحْقًا لِاَصْحَابِ السَّعِيْرِ۔ لِاِسْحَاقَ :۔ اسحٰق بن ابراہیم بن ماہان فارسی تھا بے مثال گویا تھا۔ مامون رشید کا منظور نظر تھا۔ زُنَامٌ :۔ مشہور نے نواز تھا۔ نے کا موجد بھی یہی ہے۔ معتصم باللہ اور واثق باللہ کو اسکی نغمہ طرازی سے بڑی دلچسپی تھی۔ زَنِيْمٌ :۔ اس قوم اور قبیلے سے ملحق ہو جو اس کی جنس سے نہیں ہے۔ غیر نسب کی طرف نسبت کرنے والا۔ قرآن کریم میں ہے عتل بعد ذٰلك زَنِيْمٌ۔ اَلْحَبَبُ :۔ حبا کی جمع ہے۔ بلبلہ یا جھاگ جو شراب دودھ اور پانی وغیرہ پر اٹھتے ہیں اور فورًا ختم ہوجاتے ہیں۔ گویا وہ بلبلے رقص کرتے ہیں۔ بِتَمَلِّيْهَا :۔ ای بطول حیاتہا ومدتہا مُلَاءَۃٌ۔ مدت طویلہ۔ قرآن کریم میں ہے واملی لہم ان کیدی متین۔ تملّی عمرہ۔ اسکی عمر دراز ہوئی۔ تملّی حبیبہ۔ محبوب کے ساتھ طویل تمتع رہا۔ دالفر حید النعم۔ ای رقبۃ النعماء جید۔ گردن۔ اجیاد اور جیود جمع ہے۔ جَادَ جِيْدَۃً

اسکی گردن دراز اور خوشنما ہے۔ اَلنَّجِیۡمُ:۔ ای نَخَاعُ۔ اَلْآحِ مِنۡہُ:۔ اس سے ڈرا۔ لَاحَ یَلُوۡحُ (نصر) ظاہر ہونا۔ قرآن کریم میں ہے لواحۃ للبشر علیہا تسعۃ عشر۔ یَکۡھَنُ:۔ (نصر، فتح) گمان اور اٹکل سے پوشیدہ باتوں کی خبر دینا قرآن کریم میں ہے وَلَا بِقَوۡلِ کَاھِنٍ۔ سَطِیۡحٌ:۔ بہت مشہور کاہن تھا تین سو برس کی طویل عمر پائی سطیح نام اس لئے پڑ گیا کہ ہمیشہ لیٹا رہتا تھا چلنے پھرنے حتی کہ اٹھنے اور بیٹھنے پر بھی قادر نہ تھا۔ غیب کی باتوں کی خبریں دیا کرتا تھا۔ حضور علیہ السلام کی شب ولادت میں جو واقعات پیش آئے ان کے متعلق بھی سطیح نے پیش گوئی کی تھی۔ کہ مثلاً ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے گر پڑے۔ ان واقعات کے متعلق جب سطیح کے بھانجہ عبد المسیح نے معلوم کیا تو اس نے پیشین گوئی کی۔ چودہ کنگروں کے چودہ بادشاہ ہوں گے اس کے بعد حضور علیہ السلام کا تسلط ہو گا۔ یہ سن کر کسریٰ بہت غمگین ہوا۔ لیکن عبد المسیح نے دلاسا دیا کہ چودہ بادشاہوں کے لئے بھی طویل زمانہ چاہیئے لیکن چودہ کی میزان صرف چالیس برس میں پیدا ہو گئی۔

فَاتَّفَقَ لِوَشَلِ الْحَظِّ الْمَنْحُوۡسِ۔ وَنَکَدِ الطَّالِعِ الْمَنْحُوۡسِ اَنْ اَنْطَقَتْنِیۡ بِوَصْفِهَا حُمَیَّا الْمُدَامِ۔ عِنۡدَ الْجَارِ النَّمَّامِ۔ ثُمَّ ثَابَ الْفَهْمُ۔ بَعْدَ اَنْ صَرَدَ السَّهْمُ فَاَحْسَسْتُ الْخَبَالَ وَالْوَبَالَ۔ وَضَیۡعَۃَ مَا اُوۡدِعَ ذٰلِکَ الْغِرْبَالُ۔ بَیۡدَ اَنِّیۡ عَاهَدْتُّہٗ عَلٰى عَكْمِ مَا لَفَظْتُہٗ۔ وَاَنْ یَّحْفَظَ السِّرَّ وَلَوْ اَحْفَظْتُہٗ۔ فَزَعَمَ اَنَّہٗ یَخْزُنُ الْاَسْرَارَ کَمَا یَخْزُنُ اللَّئِیۡمُ الدِّیۡنَارَ۔ وَاَنَّہٗ لَا یَهْتِکُ الْاَسْتَارَ وَلَوْ عُرِّضَ لِاَنْ یَّلِجَ النَّارَ

(ترجمہ) اتفاق ایسا ہوا کہ انتہائی بدبختی اور انتہائی شومیٔ تقدیر نے شراب میں مدہوشی میں اسی چغلخور اور سخن چین پڑوسی کے سامنے اس کنیز کا مجھ سے ذکر کرا دیا۔ جب ہوش و حواس ٹھکانے آئے تو تیر کمان سے نکل چکا تھا۔ اگرچہ میں نے اس کی تباہی اور بربادی جو اس چغلخور کے پاس بطور امانت رکھی گئی تھی۔ شدت سے محسوس کیا۔ لیکن اس وقت اس کے سوا کیا کر سکتا تھا کہ حفظ امانت کا عہد لے لوں۔ نیز اس بات کا کہ وہ مجھ سے خشم آلود ہونے کی صورت میں بھی افشائے راز نہ کرے گا۔ اس نے بڑے وثوق سے کہا کہ وہ رازوں کو اسی طرح مخفی رکھتا ہے جیسے بخیل دینار کو اور یہ کہ وہ ہرگز پردہ دری نہیں کرے گا خواہ آگ ہی میں کیوں نہ ڈال دیا جائے۔

لوشل:۔ وشل قلیل پانی کو کہا جاتا ہے۔ عیون وشلۃ بمعنی قلیلۃ۔ المنحوس:۔ ای المنقوص (فتح) گھٹنا۔ امام راغب فرماتے ہیں کہ بخس کے اصل معنی ہیں بطریق ظلم کسی چیز کا گھٹنا۔ کم ہونا۔ قرآن کریم میں ہے لا تبخسوا الناس اشیاءھم۔ المنحوس:۔ مسعود کی ضد ہے (سمع، کرم) قرآن کریم میں ہے۔ یَوۡمِ نَحۡسٍ مُّسۡتَمِرٍّ۔ اَلْخَبَالُ:۔ فساد۔ نقصان۔ سلب یا فساد جو حیوان کو لاحق ہو جاتا ہے اور عقل کو خراب کر دیتا ہے جیسے جنون۔ اضطراب۔ (سمع) خراب کرنا۔ قرآن کریم میں ہے لا یالونکم خبالا۔ وَبَالَ:۔ شدت۔ سختی۔ ناسازگاری۔ اَلْغِرْبَالُ:۔ چھلنی چغلخور کو اس لئے غربال کہا کہ جس طرح

چھلنی میں کوئی چیز محفوظ نہیں رہتی اسی طرح چغلخور کے سینہ میں بھی کوئی بات نہیں رہتی جو سنتا ہے اگل دیتا ہے

غَرَابِیْلُ جمع ہے۔ اَحْفَظْتَہٗ یعنے اَغْضَبْتَہٗ۔

فَمَا اَنْ غَبَرَ عَلٰی ذٰلِكَ الزَّمَانُ۔ اِلَّا یَوْمٌ اَوْ یَوْمَانِ۔ حَتّٰی بَدَا اِلَی اَمِیْرِ بَلَدِكَ لِلْمَدَرَةِ وَالْبَهَاذِی الْمَقْدُرَةِ۔ اَنْ یَقْصُدَ بَابَ قَیْلِهٖ۔ مُجِدًّا عَرْضَ خَیْلِهٖ۔ وَمُسْتَمْطِرًا عَارِضَ نَیْلِهٖ۔ وَارْتَادَ اَنْ تَصْحَبَ تُحْفَةً تُلَائِمُ هَوَاهُ۔ لِیُقَدِّمَهَا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوَاهُ۔ وَجَعَلَ یَبْذُلُ الْجَعَائِلَ لِرُوَّادِهٖ وَیُسَنِّی الْمَرَاغِبَ لِمَنْ یُظْفِرُهٗ بِمُرَادِهٖ۔ فَاَسَفَّ ذٰلِكَ الْجَارُ الْخَتَّارُ اِلٰی بُذُوْلِهٖ وَعَصٰی فِی ادِّرَاعِ الْعَارِ عَذْلَ عُذُوْلِهٖ۔ فَاَتَی الْوَالِیَ نَاشِرًا اُذُنَیْهِ وَاَبَثَّهٗ مَا كُنْتُ اَسْرَرْتُهٗ اِلَیْهِ

(ترجمہ) اس عہد و پیمان کو صرف ایک دو روز ہی گذرے تھے کہ اس بستی کے امیر اور حاکم والاشان کو بارگاہ ملک معظم میں حاضری کا حکم ملا۔ تاکہ از سر نو لشکر کا معائنہ ہو جائے اور اس کے ابر کرم سے بخشش چاہنے والا ہو۔ اس خیال سے اس امیر نے بادشاہ کے لئے ایسا تحفہ لیجانے کی خواہش کی۔ جو بادشاہ کی حسب منشا ہو۔ تاکہ باریابی سے پہلے اس کو پیش کر دیا جائے۔ چنانچہ تلاش کرنے والوں کو بڑے بڑے انعامات کی پیشکش کرنے لگا اور اس مقصد میں کامیاب ہونے والوں کو خوب خوب لالچ اور طمع دینے لگا۔ بس وہ مکار ہمسایہ اس کی اس بخشش اور طمع پر پھسل گیا۔ اور ملامت کرنے والوں کی ملامت کا خیال نہ کرتے ہوئے جو اس جامۂ ننگ کی بدولت حاصل ہوگی۔ کان پھیلاتے ہوئے حاکم کے پاس پہنچ گیا۔ اور میرا راز فاش کر دیا۔

اَلْمَدَرَةُ: قریہ۔ گاؤں۔ (تفصیل گذر چکی) ذی الْمَقْدُرَةِ۔ صاحب قدرت۔ بڑا حاکم۔ قَیْلَہٗ: ملک اعظم۔ بادشاہ۔ تُحْفَةٌ: ہدیہ۔ عطیہ۔ نذرانہ۔ پیشکش۔ تُحَفٌ اور تَحَائِفُ جمع ہے۔ اَلْجَعَائِلُ جَعَالَۃٌ اور جَعِیْلَۃٌ کی جمع ہے۔ کام کرنے والے کی اجرت مزدوری۔ فَاَسَفَّ:۔ مائل ہوا۔ پھسلا۔ قریب ہوا۔ اَسَفَّ الرَّجُلُ۔ کمینہ امور کا تتبع کیا۔ ثلاثی مجرد نصر سے آتا ہے۔ بُذُوْلِہٖ:۔ بَذْلٌ کی جمع ہے۔ عطا۔ جود و کرم۔ منع کی ضد ہے۔

(ضرب و نصر) عَذْلُ عُذُوْلِہٖ:۔ ای لوم لائمۃ (ضرب و نصر) ملامت کرنا۔ برا بھلا کہنا۔ ابو الطیب کا شعر ہے

عذل العواذل حول قلب التائہ ✦ وهوی الاحبۃ منہ فی سودائہ

نَاشِرًا اُذُنَیْہِ:۔ اہل عرب بطور کہاوت بولتے ہیں جَاءَ نَاشِرًا اُذُنَیْہِ: یعنی طمع اور حرص کی وجہ سے آیا۔ لالچی اپنے کانوں کو سننے کے لئے کھولے اور پھیلائے رکھتا ہے اسلئے یہ مثل ایسے شخص کے لئے بولدی جاتی ہے

فَمَا رَاعَنِیْ اِلَّا اِنْسِیَابُ صَاغِیَتِهٖ اِلَیَّ۔ وَاِنْثِیَالُ حَفَدَتِهٖ عَلَیَّ۔ یَسُوْمُوْنَنِیْ اِیْثَارَهٗ بِالدُّرَّةِ الْیَتِیْمَةِ۔ عَلٰی اَنْ اَتَحَكَّمَ عَلَیْهِ فِی الْقِیْمَةِ۔ فَغَشِیَنِیْ مِنَ الْهَمِّ

مَا غَشِيَ فِرْعَوْنَ وَجُنُودَهُ مِنَ الْيَمِّ۔ وَلَمْ أَزَلْ أُدَافِعُ عَنْهَا وَلَا يُغْنِي
الدِّفَاعُ۔ وَاسْتَشْفِعُ إِلَيْهِ وَلَا يُجْدِي الِاسْتِشْفَاعُ۔ وَكُلَّمَا رَأَى مِنِّي ازْدِيَادَ
الِاعْتِيَاصِ۔ فَازْدِيَادَ الْمُتَاصِ۔ تَجَرَّمَ فَتَصَرَّمَ۔ وَحَرَّقَ عَلَيَّ الْأُرَّمَ۔

(ترجمہ) پس اچانک اس کے سپاہیوں کے آنے اور اس کے خدمت گاروں کے گھس آنے نے مجھ کو خوفزدہ کر دیا۔ جنہوں نے مجھے حاکم پر اپنے دُریکتا کے نچھاور کرنے کا حکم سنایا۔ مگر یہ کہ اس کی قیمت کا فیصلہ میں خود کروں گا۔ یہ سنتے ہی مجھے ایسے شدید غم نے ڈھانپ لیا جیسے فرعون اور اس کے لشکر کو دریا نے۔ میں نے ہر چند کنیز سے اس امر کی روک تھام کی لیکن یہ دفاع مجھ کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکا۔ میں نے بہت کچھ سفارش چاہی لیکن کوئی فائدہ مند نہ ہوا۔ اور جب وہ حاکم میری طرف سے شدید مشقت و دشواری اور خواہش و سنگدلی کا زیادہ اظہار دیکھتا تھا۔ اتنا ہی میرے ذمہ جرم تھوپتا تھا۔ مشتعل ہوتا تھا اور مجھ پر مارے غصہ کے دانت پیستا تھا۔

الْنیاب صاغیتہ: ای دخول اتباعہ لحصول الحاجۃ صاغیۃ الرجل۔ وہ لوگ جو اس کی طرف مائل رہتے ہوں۔ یہاں پر اس کے حواری اور اہلکار وغیرہ مراد ہیں۔ صَغَا یَصْغُوْ۔ دلفرہ مائل ہونا۔ قرآن کریم میں ہے و لتصغیٰ الیہ افئدۃ الذین۔ حَفَدَتُہٗ: حَافِدٌ کی جمع ہے۔ جو ہر وقت خدمت کے لئے تیار اور متحرک رہتا ہو۔ خواہ اقارب میں سے ہو یا اجانب میں سے دُرَّۃٌ یَتِیْمَۃٌ سے کنیز مراد ہے لَایُجْدِیْ: ای لا ینفع۔ اِعْتِیَاض: تعسر شدت مشقت (تفصیل گذر چکی) المتاص: ملجا۔ مفر۔ قرآن کریم میں ہے۔ و لات حین مناص۔ دلفرہ بچنا۔ تجرّم: پکڑنا، کنارہ کشی کرنا۔ تَجَرَّمَ: یعنے ایسے جرم کی تہمت لگائی کہ جس کا میں نے ارتکاب نہیں کیا تھا۔ اصل میں جُرْمٌ کے معنی قطع کرنے کے ہیں۔ لیکن استعارہ اور محاورہ میں ہر ارتکاب مکروہ کے لئے آنے لگا ہے۔ قرآن کریم میں ہے ان الذین اجرموا کانوا۔ ان المجرمین فی عذاب جہنم۔ تَصَرَّمَ: کی تحقیق گذر چکی۔ اَلْاُرَّمُ: اضراس۔ ڈاڑھیں۔ حَرَّقَ عَلَیْہِ الْاُرَّمَ: شدید غصہ کے وقت استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں کہتے ہیں دانت پیسنا۔

وَنَفْسِي مَعَ ذٰلِكَ لَا تَسْمَحُ بِمُفَارَقَةِ بَدْرِي۔ وَلَا بِأَنْ أَنْزِعَ قَلْبِي مِنْ صَدْرِي
حَتَّى آلَ الْوَعِيدُ إِيقَاعًا۔ وَالتَّمْرِيَةُ قِرَاعًا۔ فَقَادَنِي الْإِشْفَاقُ مِنَ الْحَيْنِ
إِلَى أَنْ قَضَيْتُهُ سَوَادَ الْعَيْنِ۔ بِصُفْرَةِ الْعَيْنِ۔ وَلَمْ يَحْظَ الْوَاشِي بِغَيْرِ الْإِثْمِ
وَالشَّيْنِ۔ فَعَاهَدْتُ اللهَ تَعَالَىٰ مُذْ ذَالِكَ الْعَهْدِ۔ أَنْ لَا أُحَاضِرَ رَمَّامًا
مِنْ بَعْدُ۔ وَالزُّجَاجُ مَخْصُوصٌ بِهٰذِهِ الطِّبَاعِ الَّذِي مُيِّزَ وَبِهِ يُضْرَبُ الْمَثَلُ
فِي التَّمْيِيزِ۔ فَقَدْ جَرَىٰ عَلَيْهِ سَبِيلُ يَمِينِي وَلٰكِنِ الْكُمُّ السَّبَبُ لَمْ تَمْتَدَّ إِلَيْهِ يَمِينِي

(ترجمہ) لیکن اس ڈرانے دھمکانے کے باوجود میری روح کو اپنے ماہ کامل کی جدائی گوارا نہیں تھی۔ اور بھلا میں اپنے دل کو خود ہی اپنے سینہ سے کیسے نکال سکتا تھا۔ یہاں تک کہ جب تہدید نے وتورع کی صورت اختیار کرلی اور زبانی توبیخ سے مارپیٹ تک نوبت پہنچگئی۔ تب چاروناچار میں خوف مرگ کے باعث اپنی آنکھ کی پتلی کا نقدی کے ساتھ تبادلہ کرنے پر آمادہ ہوا۔ اور اس چغلخور کو سوائے گناہ اور برائی کے کچھ بھی نہ ملا۔ پس اسی وقت سے میں نے اللہ سے یہ عہد کرلیا کہ اب کسی سخن چین کے پاس تک نہ پھٹکوں گا۔ اور آبگینہ میں تو یہ عادت ذمیمہ خصوصیت سے پائی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اسکو چغلخوری میں بطور کہاوت بولاجانے لگا۔ گویا کہ آبگینہ پر میری قسم کا بدر دینے لگا۔ اور اسی وجہ سے اس آبگینہ کی طرف میرا ہاتھ نہیں بڑھ سکتا۔ پھر یہ اشعار پڑھنے لگا۔

بمفارقۃ بدری: بدر سے کنیز مراد ہے۔ خوبصورت اور محبوب ہونے کی وجہ سے بدر کے ساتھ تشبیہ دی۔ بدر اصل میں چودہویں رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ التّهديد توبیخ۔ ڈانٹ ڈپٹ۔ قرع ایک چیز کو دوسری چیز پر مارنا۔ نصر سے آتا ہے۔ قِراعًا: بمعنے ضرابًا و قتالاً۔ الحَين: حاء کے فتحہ کے ساتھ۔ ہلاکت۔ موت شَين: عیب۔ برائی۔

فَلَا تَعْذُلُونِي بَعْدَ مَا قَدْ شَرَحْتُهُ ‌ ‌ عَلَى أَنْ حُرِمْتُمْ بِي اقْتِطَافَ الْقَطَائِفِ[1]

فَقَدْ بَانَ عُذْرِي فِي صَنِيعِي وَإِنَّنِي ‌ ‌ سَأَرْتُقُ فَتْقِي مِنْ تَلِيدِي وَطَارِفِي

عَلَى أَنَّ مَا زَوَّدْتُكُمْ مِنْ فُكَاهَةٍ ‌ ‌ أَلَذُّ مِنَ الْحَلْوَى لَدَى كُلِّ عَارِفِ[1]

(ترجمہ) جو واقعہ تھا وہ میں نے ٹھیک ٹھیک بتلا دیا۔ صرف اس وجہ کہ تم لوگ میری وجہ سے میرے چننے سے محروم ہوگئے مجھ پر ملامت نہ کرو۔ کیونکہ یہ بات ثابت ہوگئی کہ میں ایسا کرنے میں معذور تھا۔ البتہ میں اس کی تلافی اپنے موروثی اور جدید حاصل کردہ مال سے کردوں گا۔ باوجودیکہ میں نے خوش طبعی کا جو توشہ تمہیں دیا ہے وہ ہر اہل نظر کے نزدیک حلوے سے زیادہ مزیدار ہے۔

اقتطاف: اقتطف الثمر: پھل چننے (ضرب) چننا۔ قطائف: قطیفۃ کی جمع ہے۔ سأرتق: اسے ساصلح۔ رتق الثوب: درست کیا۔ جوڑا۔ فتق کی ضد ہے۔ فتق پھاڑنا جدا کرنا۔ بایں معنی قرآن کریم میں ہیں جیسے کانتا رتقا ففتقناهما۔ دونوں باب نصر سے آتے ہیں۔ تلید: قدیم مال جو بطور وراثت ملا ہو۔ طارف[2]

۲ مال جدید۔ مال مکسوبہ۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَقَبِلْنَا عُذْرَهُ۔ وَقَبَّلْنَا عِذَارَهُ وَقُلْنَا لَهُ فِدًى مَّا۔ وَقَدْ بَتِ النَّمِيمَةُ خَيْرَ الْبَشَرِ حَتَّى انْتَشَرَ عَنْ حَمَّالَةِ الْحَطَبِ مَا انْتَشَرَ۔ ثُمَّ سَأَلْنَاهُ عَمَّا أَحْدَثَ جَارَةُ الْقَتَّاتِ۔ وَدُخْلَةُ الْمُقِيتِ

بَعْدَ اَنْ رَاشَ لَهٗ نَبْلَ السِّعَايَةِ وَجَدَّ مَحْبَلَ الرِّعَايَةِ فَقَالَ اَخَذَ فِي الْاِسْتِجْدَاءِ وَالْاِسْتِكَانَةِ - وَالْاِسْتِشْفَاعِ اِلَيَّ بِذَوِي الْمَكَانَةِ - وَكُنْتُ حَرَّجْتُ عَلٰى نَفْسِيْ - اَنْ لَا يَسْتَرْجِعَهٗ اُنْسِيْ - اَوْ يَرْجِعَ اِلَيَّ اَمْسِيْ فَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مِنِّيْ سِوَى الرَّدِّ وَالْاِصْرَارِ عَلَى الصَّدِّ - وَهُوَ لَا يَكْتَئِبُ مِنَ النَّجْهِ - وَلَا يَتَّئِبُ مِنْ وَقَاحَةِ الْوَجْهِ - بَلْ يُلِظُّ بِالْوَسَائِلِ - وَيُلِحُّ فِي الْمَسَائِلِ

(ترجمہ) حارث بن ہمام کہتا ہے ۔ ہم نے اس کا عذر قبول کرلیا اور اس کے رخسار کو بوسہ دیا ۔ اور اس سے کہنے لگے کہ چغلخوری تو اب سے پہلے حضرت خیر البشر علیہ السلام کو سخت تکلیف پہنچا چکی اور حمالۃ الحطب سے جو کچھ پھیلا اور ظاہر ہوا وہ ہوا ۔ پھر ہم نے اس سے پوچھا کہ اچھا یہ تو بتلاؤ کہ اس چغلخور منافق اور خود سر ٹیڈسی کا غمازی کا تیر ٹھیک کرنے اور محافظت حقوق کی رسی کو کاٹ دینے کے بعد کیا حشر ہوا ۔ کہنے لگا بہت گڑگڑایا ۔ فروتنی کی ۔ اور اصحاب عزوجاہ کی مجھ تک سفارشیں پہنچائیں ۔ لیکن میں اپنے پر یہ حرام کرچکا تھا (یعنی عہد کرچکا تھا) کہ اب اس سے دوبارہ میل جول قائم نہیں رکھوں گا ۔ جیسے کل کا گذرا ہوا دن نہیں لوٹ سکتا ۔ میرے پاس اس کو ٹھکرا دینے اور اپنے اعراض اور روگردانی پر قائم رہنے کے سوا کوئی جواب نہ تھا ۔ لیکن وہ دھتکار دینے سے قطعاً ملول نہ ہوا اور اپنی بےحیائی کی وجہ سے نہیں شرمایا ۔ بلکہ برابر وسیلے تلاش کرتا رہا ۔ اور درخواستہائے خوشنودی میں مبالغہ کرتا رہا ۔

قِدْمًا: ۔ قاف کے کسرہ کے ساتھ بمعنی قدیمًا ۔ حَمَّالَۃُ الْحَطَبِ: ۔ ام جمیل ۔ ابولہب کی بیوی تھی ۔ حمالۃ الحطب یا تو اس لئے کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے متعلق مشرکین ہیں اور اپنے شوہر کے روبرو چغلخوری کیا کرتی تھی اور جھوٹی سچی باتیں ملایا کرتی تھی ۔ اس معنی پر نمام کو لکڑیوں کے ساتھ تشبیہ دی وجہ تشبیہ یہ ہے کہ جس طرح سے لکڑیوں اور چھپٹیوں سے آگ بھڑک اٹھتی ہے اسی طرح چغلخوری سے بھی فتنہ و فساد کی آگ بھڑک جاتی ہے ۔ یا حمالۃ الحطب اس لئے کہنے لگے کہ حضور اور صحابہ کرام کے راستہ میں لکڑیاں اور کانٹے لیجالیجا کر ڈالا کرتی تھی ۔ دوسرے معنی زیادہ مناسب معلوم ہوتے ہیں ۔ اَلْقَتَّاتُ: ۔ نمام ۔ چغلخور ۔ غماز (لغۃ) غمازی کرنا ۔

جھوٹ بولنا ۔ دُخْلُلُہٗ: ۔ ای مخالطہ ومن اخلہ فی امورہ ۔ الْمُفْتَاتُ: ۔ متعدی ۔ حد سے زیادہ تجاوز کرنے والا ۔ سرکش جو اپنی رائے سے عمل کرتا ہو ۔ جَذَّمَ: ۔ بمعنی قطعہ ۔ ضرب ۔ تیزی سے کاٹنا ۔ اَلْاِسْتِجْدَاءُ: ۔ انقیاد ۔ خضوع ۔ استخذ فلان ۔ عاجزی کرنا ۔ گڑگڑایا ۔ فروتنی کی ۔ اِسْتِكَانَةٌ: عجز و نیاز ۔ تذلل ۔ مسکنت ۔ اَلصَّدُّ: ۔ اعراض ۔ روگردانی اَلنَّجْهُ: ۔ رد کرنا ۔ لوٹانا ۔ نَجَهَ الرَّجُلَ: ۔ برے طریقہ سے لوٹایا (فتح) لَا يَكْتَئِبُ: ۔ ای لا یستحی ۔ اِتَّأَبَ: ۔ منہ ۔ شرم کی ۔ وَاتَّأَبَ مِنْ فُلَانٍ ۔ شرم و حیا سکڑ بیٹھا ۔ من وقاحۃ الوجہ ۔ ای من قلۃ الحیاء ۔

فَمَا اتَّقَدَنِيْ مِنْ اِبْرَامِهٖ - وَلَا اَبْعَدَ عَلَيْهِ نَيْلَ مَرَامِهٖ - اِلَّا اَبْيَاتٌ

نَفَثَ بِهَا الصَّدْرُ الْمَوْتُوْرُ. وَالْخَاطِرُ الْمَبْتُوْرُ. فَإِنَّهَا كَانَتْ مَدْحَرَةً لِشَيْطَانِهِ. وَمَسْجَنَةً لَهُ فِي أَوْطَانِهِ. وَعِنْدَ انْتِشَارِهَا بَتَّ طَلَاقَ الْحُبُوْرِ. وَدَعَا بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ. وَيَئِسَ مِنْ نَشْرِ وَصْلِي الْمَقْبُوْرِ. كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُوْرِ. فَنَاشَدْنَاهُ أَنْ يُنْشِدَنَا إِيَّاهَا. وَيُنْشِقَنَا رَيَّاهَا. فَقَالَ أَجَلْ. خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ. ثُمَّ أَنْشَدَ لَا يُزْوِيْهِ خَجَلٌ. وَلَا يَثْنِيْهِ وَجَلٌ

ترجمہ یعنی مجھے اس کے تنگ کرنے اور حصول مقصد کی کوشش سے چند اشعار نے نجات دلائی جو کہ حقیقت میں سینہ مظلوم اور خاطر بریدہ کی آواز تھی یعنی وہ اشعار اس کے نفس سرکش کے لئے باعث ذلت اور اسکو اپنی جگہ میں روکنے کے لئے جیلخانہ تھے۔ جب ان اشعار کا چرچا ہوا تو خوشی کی طلاق بائنہ ہوگئی۔ اور وہ ہائے۔ دیلا کرتا پھرا اور میری دفن شدہ ملاقات کی دوبارہ زندگی سے ایسا مایوس ہوا جیسے کفار اصحاب قبور سے۔ ہم نے قسم کھا کر کہا کہ وہ اشعار ہمیں ضرور سنائے اور انکی خوشبو سنگھائے۔ کہنے لگا ہاں۔ (میں خود ہی سناتا) لیکن انسان کی آفرینش ہی میں عجلت اور جلد بازی ہے۔ اس کے بعد نہایت بے باکی اور بغیر کسی جھجک کے یہ اشعار پڑھے۔

ابرامہ :۔ اَبْرَمَهُ: مجبور کا تنگ دل اور کبیدہ خاطر کیا (سمع) ملول ہونا۔ اَلْمَوْتُوْرُ۔ اصل میں اس شخص کو کہتے ہیں جو قتل کردیا گیا ہو لیکن اس کے ساتھ خون نہ لیا ہو۔ وتر یتر (ضرب) گھبرا دینا۔ ظلم کرنا۔ اَلْمَبْتُوْرُ:۔ ای المقطوع بالام (نصر) کاٹنا قطع کرنا۔ مَدْحَرَةٌ۔ دحر یدحر (فتح) دور کرنا۔ دفع کرنا۔ دھتکار دینا۔ قرآن کریم میں ہے فتلقی فی جہنم ملوما مدحورا مَسْجَنَةٌ: جیل خانہ۔ قید۔ (نصر) حبس کرنا۔ روکنا۔ قرآن کریم میں ہے لَيَسْجُنُنَّهُ حَتّٰى حِيْنٍ۔ اَلْحُبُوْرُ: سرور شادمانی خوشی یعنی جب یہ اشعار سنے تو مسرت و شادمانی کو طلاق بائنہ دیدی۔ اور مجھ سے ملاقات کی امید قطع کردی۔ حبر یحبر (نصر) خوش ہونا۔ قرآن کریم میں ہے فهم في روضة يحبرون۔

بالویل :۔ ہلاکت۔ شر اس لفظ سے وہ شخص پکارا جاتا ہے جو ہلاکت اور مصیبت میں پڑ جائے اور اس ہلاکت کا مستحق بھی ہو۔ قرآن کریم میں ہے وویل لہم مما یکسبون۔ یاویلنا من بعثنا من مرقدنا ھذا۔ اَلثُّبُوْرُ:۔ ہلاکت۔ بربادی۔ فساد۔ قرآن کریم میں ہے دعوا ھنالک ثبورا (نصر) لعنت کرنا۔ دھتکارنا۔ ہلاک کرنا۔ یُنْشِقُنَا ای یُشِمُّنَا:۔ اَنْشَقَ المسك سنگھایا۔ اشتمام سونگھنا (سمع) سونگھنا۔ لَا يُزْوِيْهِ:۔ ای لا یمنعہ۔ زوی یزوی (ضرب) روکنا۔ خَجَلٌ:۔ خجل اس اضطراب کو کہتے ہیں جو حیاء کی وجہ سے پیدا ہو۔ وَجَلٌ:۔ خوف۔ ڈر۔

وَنَدِيْمٍ مَحَضْتُهُ صِدْقَ وُدِّيْ
إِذْ تَوَهَّمْتُهُ صَدِيْقًا حَمِيْمًا

ثُمَّ أَوْلَيْتُهُ قَطِيْعَةَ قَالٍ
حِيْنَ أَلْفَيْتُهُ صَدِيْدًا حَمِيْمًا

خِلْتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُّجَرَّبَ اِلْفًا ذَا ذِمَامٍ فَبَانَ جِلْفًا ذَمِیْمًا

وَتَخَیَّرْتُهٗ کَلِیْمًا فَاَمْسٰی مِنْهُ قَلْبِیْ بِمَا جَنَاهُ کَلِیْمًا

وَتَظَنَّیْتُهٗ مُعِیْنًا رَحِیْمًا فَتَبَیَّنْتُهٗ لَعِیْنًا رَجِیْمًا

وَتَرَاءَیْتُهٗ مُرِیْدًا فَجَلّٰی عَنْهُ سَبْکِیْ لَهٗ مَرِیْدًا اَلِیْمًا

وَتَوَسَّمْتُ اَنْ یَّهُبَّ نَسِیْمًا فَاَبٰی اَنْ یَّهُبَّ اِلَّا سَمُوْمًا

بِتُّ مِنْ لَسْعِهِ الَّذِیْ اَعْجَزَ الرَّا قِیْ سَلِیْمًا وَبَاتَ مِنِّیْ سَلِیْمًا

(ترجمہ) بہت سے ہم نشین جنہیں میں خالص دوست سمجھ کر ان سے راست بازی کا معاملہ کرتا رہا آزمانے سے پہلے میں ان کو باوفا دوست سمجھتا تھا۔ لیکن وہ (انتہائی) جفاکار اور برے ثابت ہوئے۔ میں نے ان کو ہم کلامی کے لئے چن رکھا تھا لیکن ان کی بری حرکتوں سے میرا دل مجروح ہوگیا۔ میں ان کو مدد کرنے والا اور عفو پسند سمجھتا تھا لیکن بہت معلوم ہوگیا کہ وہ ملعون اور راندۂ درگاہ ہیں۔ میں نے ان کو فرمانبردار تصور کیا تھا لیکن آزمانے نے ان کو سرکش اور خبیث ثابت کردیا۔ میں نے تو یہ اندازہ لگایا تھا کہ یہ نسیم خوشگوار ہوں گے لیکن وہ تو لو بنکر چلنے لگے۔ میں تو دوست کی نشتر زنی سے ایسا زخم خوردہ ہوگیا کہ جھاڑ پھونک کرنے والے بھی عاجز ہوگئے مگر اس نے میری طرف سے بخوف ہوکر رات گذاری

صَدِیْدًا:- الدم المختلط بقیح: پیپ۔ قرآن کریم میں ہے وَیُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ۔ حَمِیْمًا:- ای حارا: حمیم شدید گرم پانی کو کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے وسقوا ماءً حمیما۔ جِلْفًا:- جفاکار۔ درشت۔ اجلاف او جلوف جمع ہے (سمع) کَلِیْمًا:- بمعنی جریحا۔ مجروح۔ زخمی (نصر و ضرب) زخمی کرنا۔ پہلا کلیم بمعنی ہمکلام ہے اور دوسرے کلیم سے مجروح کے معنی مراد ہیں۔ لعینا:- ملعون۔ رسوا۔ مطلق لعین بول کر شیطان بھی مراد لے لیتے ہیں۔ رَجِیْمًا بمعنی مرجوما (لغوی تحقیق دونوں کی گذر چکی) سَبْکِیْ:- ای امتحانی و اختباری۔ مَرِیْدًا:- سرکش۔ متمرد۔ کثیر الشر خبیث اَلرَّاقِیْ:- جھاڑ پھونک کرنے والا۔ طبیب۔ معالج۔ تعوذ وغیرہ سے علاج کرنے والا۔ (ضرب) جھاڑ پھونک کرنا۔ سَلِیْمًا:- مجروح۔ لدیغ بمعنی ڈسا ہوا۔ مارگزیدہ۔ اس کو سلیم تفاؤلا بالسلامۃ کہتے ہیں۔ سلیم ثانی بمعنی سالم من الآفات

وَبَدَا هَجْرُهٗ غَدَاةَ افْتَرَقْنَا مُسْتَقِیْمًا وَالْجِسْمُ مِنِّیْ سَقِیْمًا

لَمْ یَکُنْ رَائِعًا خَصِیْبًا وَلٰکِنْ کَانَ بِالشَّرِّ دَائِعًا لِیْ خَصِیْمًا

قُلْتُ لَمَّا بَدُوْتُ لَیْتَهٗ کَا نَ عَدِیْمًا وَلَمْ یَکُنْ لِیْ نَدِیْمًا

بَغْضُ الصُّبْحِ حِیْنَ نَمَّ اِلٰی فَـ ـلْبِیْ لِاَنَّ الصَّبَاحَ یُلْفِیْ نَمُوْمًا

وَدَعَانِیْ اِلٰی هَوَی اللَّیْلِ اِذْ کَا نَ سَوَادُ الدُّجٰی رَقِیْبًا کَتُوْمًا

وَكَفٰى مَنْ بَثَّنِيْ وَلَوْ فَاهَ بِالصِّدْ	قِ آثَامًا فِيْمَا آتَاهُ وَلُوْمًا

(ترجمہ) جب صبح کو ہم جدا ہونے تو اس کا حال ٹھیک تھا لیکن میرا جسم بیمار تھا۔ نہ تو وہ خوش منظر تھا اور نہ وہ کثیر الخیر تھا۔ لیکن مجھے برائی سے دُم آتا رہتا تھا۔ اور بڑا جھگڑالو تھا۔ جب میں نے اس کو آزمایا تو کہا کاش وہ دنیا سے مٹ جاتا مگر میرا دوست اور ہم نشین نہ بنتا۔ اس نے غمازی کر کے صبح کا بغض میرے دل میں بٹھا دیا۔ کیونکہ صبح بھی تو غماز ہے اور مجھ کو محبت شب کی طرف متوجہ کر دیا۔ کیونکہ تاریکی شب بھی نگہبان ہے چغل خور کے لئے۔ اگرچہ سچ ہی کیوں نہ کہے۔ گناہ اور برائی ہی کیا کم ہے۔

قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ رَبُّ الْبَيْتِ قَرِيْضَهٗ وَسَجْعَهٗ. وَاسْتَمْلَحَ تَقْرِيْظَهٗ وَسَبْعَهٗ بَوَّأَهٗ مِهَادَ كَرَامَتِهٖ وَصَدَّرَهٗ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ. ثُمَّ اسْتَحْضَرَ عَشْرَ صِحَافٍ مِنَ الْغَرَبِ. فِيْهَا حَلْوَاءُ الْقَنْدِ وَالضَّرَبِ. وَقَالَ لَهٗ لَا يَسْتَوِيْ أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ. وَلَا يَسَعُ أَنْ يُّجْعَلَ الْبَرِيُّ كَذِي الظِّنَّةِ. وَهٰذِهِ الْآنِيَةُ تَنَزَّلُ مَنْزِلَةَ الْأَبْرَارِ فِيْ صَوْنِ الْأَسْرَارِ. فَلَا تُوَلِّهَا الْأَبْعَادَ وَلَا تُلْحِقْ هُوْدًا بِعَادٍ.

(ترجمہ) راوی کہتا ہے جب صاحب منزل نے اس کے اشعار اور مقفی کلام کو سنا اور اس کی تعریف اور دشنام طرازی کو ملیح پایا تو اس کو فرش عزت پر جگہ دی۔ اور اپنی مسند پر صدر بنا کر بٹھا دیا۔ اور دس قابیں سونے چاندی کی منگائیں جن میں قند اور خالص شہد کی مٹھائی تھی۔ اور ابوزید سے کہا اصحاب نار اور اصحاب جنت برابر نہیں ہو سکتے اور نہ یہ جائز ہے کہ عیب سے بری چیز سے متہم جیسا برتاؤ اور معاملہ کیا جائے۔ اور یہ برتن رازوں کی نگہداشت میں نیکوں کے قائم مقام ہیں۔ پس ان کو دوری سے قریب نہ کیجئے اور ہود علیہ السلام کو قوم عاد کے ساتھ نہ ملایئے۔

تقریظہ:۔ تقریظ۔ زندہ شخص کی تعریف کرنا خواہ واقعی ہو یا غلط اور خلاف واقعہ ہو۔ سَبْعَہٗ:۔ ای ذمہ ثم (قد مر تفصیلہ) بَوَّاَهٗ:۔ ای انزلہ فراش کرامتہ صَدَّرَہٗ:۔ ای اجلسہ علی صدر تکرمتہ۔ اَلْغَرَب سونا، چاندی۔ بعض اہل لغت نے لکھا ہے کہ غرب ایک درخت کا نام ہے جس کی لکڑی بہت اچھی اور کارآمد ہوتی ہے۔ اَلْقَنْدُ:۔ مصری۔ شکر۔ والضرب:۔ سفید شہد لا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ۔ اس آیت کو لانے سے علامہ حریری کی مراد یہ ہے کہ شیشہ اور آبگینہ کا جام نمام کے مشابہ ہوتا ہے اس لئے وہ اصحاب نار کی طرح ہوا اور سونے چاندی کا برتن نمام کے مشابہ نہیں اس لئے وہ اہل جنت کی طرح ہوا اور یہ بات ظاہر ہے کہ اہل نار اور اصحاب جنت ہرگز برابر نہیں ہو سکتے لا یَسَعُ:۔ ای لا یجوز۔ البری کذی الظنۃ:۔ ای کذی التھمۃ۔ بری سے مراد چاندی کا برتن ہے اور متہم سے آبگینہ کا جام مراد ہے۔ ھُوْدًا:۔ یعنی ہود علیہ السلام تو بری اور پاک

تھے ان کی قوم نے احکام خداوندی اور فرامین نبوی کی تکذیب کی اور سیدھے راستہ سے بھٹکے اور گمراہی کا راستہ اختیار کیا	تبلانا یہ ہے کہ سونے چاندی کے برتنوں کا کوئی قصور نہیں تھا تو آبگینہ کی تھی۔

ثُمَّ اَمَرَ خَادِمَهٗ بِنَقْلِهَا اِلٰی مَثْوَاهُ. لِيَحْكُمَ فِيْهَا بِمَا يَهْوَاهُ. فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا اَبُوْ زَيْدٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْفَتْحِ. وَاَبْشِرُوْا بِاَنَّهٗ مَالَ التَّرَحُ. فَقَدْ جَبَرَ اللّٰهُ كَسْرَكُمْ وَسَنَّى اَكْلَكُمْ وَجَمَعَ فِیْ ظِلِّ الْحَلْوَاءِ شَمْلَكُمْ. وَعَسٰی اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ. وَلَمَّا هَمَّ بِالْاِنْصِرَافِ مَالَ اِلَی اسْتِهْدَاءِ الصِّحَافِ فَقَالَ لِلْاَدِيْبِ اِنَّ مِنْ دَلَائِلِ الظَّرْفِ سَمَاحَةُ الْمُهْدِیْ بِالظَّرْفِ فَقَالَ كِلَاهُمَا لَكَ وَالْغُلَامُ. فَاحْذِفِ الْكَلَامَ وَانْهَضْ بِسَلَامٍ

(ترجمہ) اس کے بعد صاحب خانہ نے اپنے ملازم کو حکم دیا کہ ان کو ابوزید کے گھر پہنچا دے تاکہ اپنی منشا کے مطابق تصرف کرے (یہ دیکھ کر) ابوزید ہماری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ سورہ فتح پڑھو اور رنج کے مندمل ہو جانے پر خوشی مناؤ۔ کیونکہ اللہ نے تمہاری مصیبت کو آسان کر دیا۔ اور تمہارے لئے کھانا ارزانی فرمایا اور تمہاری پراگندگی کو حلوے کے سایہ میں جمع کر دیا۔ بہت ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا سمجھتے ہو مگر انجام کار وہ تمہارے حق میں بہتر ہو۔ اس کے بعد جب ابوزید نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو قابوں کو ہدیۃً لینے کی خواہش ظاہر کی اور میزبان سے کہنے لگا۔ برتنوں کے ساتھ ہدیہ دینے کی ہمت کرنا ہدیہ دینے والے کی عالی ظرفی کی دلیل ہے۔ میزبان نے جواب دیا دونوں چیزیں مع غلام کے آپ کی ہیں بات مختصر کیجئے اور سلامتی کے ساتھ روانہ ہو جائیے۔

سُوْرَةَ الْفَتْحِ: یعنی شکر کے طور پر سورہ فتح کی تلاوت کرو کیونکہ اللہ تعالے نے تم کو بڑی بھاری کامیابی اور فتح نصیب کی ہے۔ بِاَنَّهٗ مَالَ التَّرَحُ: ترح سے مراد حزن والم ہے	سَنّٰی: ای سہل اکلکم۔ لِلْاَدِیْبِ: داعی، میزبان دَلَائِلِ الظَّرْفِ: یعنی نیکی اور دانائی کی علامت ہے

فَوَثَبَ فِی الْجَوَابِ. وَشَكَرَهٗ شُكْرَ الرَّوْضِ لِلسَّحَابِ ثُمَّ اقْتَادَنَا اَبُوْ زَيْدٍ اِلٰی حَوَانِهٖ. وَحَكَّمَنَا فِیْ حَلْوَائِهٖ. وَجَعَلَ يُقَلِّبُ الْاَوَانِیْ بِيَدِهٖ. وَيَقِيْسُ عَدَدَهَا عَلٰی عَدَدِهٖ. ثُمَّ قَالَ لَسْتُ اَدْرِیْ اَاَشْكُوْ ذٰلِكَ النَّمَّامَ اَمْ اَشْكُرُهٗ وَاَتَنَاسٰی فَعْلَتَهُ الَّتِیْ فَعَلَهَا اَمْ اَذْكُرُهٗ. فَاِنَّهٗ وَاِنْ كَانَ اَسْلَفَ الْجَرِيْمَةَ وَغَنَمَ النَّمِيْمَةَ. فَمِنْ غَبِّهٖ انْهَكَتْ هٰذِهِ الدَّنِيَّةَ. وَبِسَبَبِهٖ انْحَازَتْ لِیْ هٰذِهٖ

الْخَيْمَةَ - وَقَدْ خَطَرَ بِبَالِي - أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَشْبَالِي - وَأُوثِرَ بِمَا تَسَنَّى لِي - فَإِنْ لَا أُتْعِبَ نَفْسِي وَلَا أُجْمَالِي - وَأَنَا أُوَدِّعُكُمْ وَدَاعَ مُغْتَبِطٍ - وَاسْتَوْدِعُكُمْ خَيْرَ حَافِظٍ - ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ - رَاجِعًا فِي حَافِرَتِهِ - وَلَاوِيًا إِلَى ذَافِرَتِهِ - فَغَادَرَنَا بَعْدَ أَنْ وَخَدَتْ عَنْسُهُ - وَذَابَلْنَا أُنْسُهُ - كَدَسْتٍ غَابَ صَدْرُهُ - أَوْ لَيْلٍ أَفَلَ بَدْرُهُ

ترجمہ:- یہ سنتے ہی ابوزید جواب کے لئے کودا- اور سبزہ زار کی طرح بادلوں کا شکریہ ادا کر کے ہم کو اپنے خیمہ کی طرف کھینچ لایا- اور ہمیں اپنے جلسے کا مالک بنا دیا اور خود برتنوں کو الٹ پلٹ کرنے اور دوستوں کی تعداد کے مطابق الگ الگ کرنے لگا پھر بولا میں فیصلہ نہیں کر سکتا کہ اس جبل خور کی شکایت کروں یا شکریہ ادا کروں اور میں اس کے فعل کو بھلا دوں یا یاد رکھوں کیونکہ اس نے ابتدا جرم کیا تھا اور بڑی آراستگی سے خانہ بھی کی تھی لیکن اب اسی کے ابر کرم سے پسینہ برس رہا ہے اور اس کی تلوار سے یہ لوٹ مار کا مال اکٹھا ہو سکا ہے اور اب تو میرے دل میں یہ بات آتی ہے کہ میں اپنے بال بچوں کے پاس چلا جاؤں اور جو کچھ سہولت سے مل سکا ہے اسی پر قناعت کر لوں اور اپنے نفس اور اونٹوں کو زیادہ مشقت میں نہ ڈالوں اور اب میں آپ لوگوں سے محبت کی محافظت کرتے ہوئے اور تم کو بہترین نگہبان کے سپرد کرتے ہوئے رخصت ہوتا ہوں اس کے بعد وہ اپنی سواری پر سوار ہوا درماں حالیکہ الٹے پاؤں لوٹنے والا تھا اور اپنے عزیز واقارب کی ملاقات کا آرزومند تھا- پس اس اونٹنی کے روانہ ہونے اور ہمیں مانوس بنا کر چلتا بننے کے بعد ہماری حالت ایسی ہوئی جیسے کسی محفل کا صدر غائب ہو جائے یا اس رات کی طرح جس کا ماہ کامل ڈوب گیا ہو-

حواشی:- مکان خیمہ- اَخْوِیَۃ جمع ہے- عُنْدُھَا- عَلا نقم عین کی جمع ہے وہ چیزیں جو توشہ وغیرہ کے لئے تیار کی جائیں- ااشکو ذلک النامر ام اشکرہ: بعض نسخوں میں یہ عبارت اسی طرح ہے اور بعض نسخوں میں یوں ہے اشکو ذلک النامر ام اکفرہ- ترجمہ پہلے نسخہ کے مطابق ہے- دوسری صورت میں ترجمہ یہ ہوگا- آیا میں اس جبل خور کا شکریہ ادا کروں یا ناشکری کروں- بہرحال مآل اور انجام ایک ہی ہے- نَمْنَمَ:- آراستہ کیا- سَلْوَرَا:- مزین کیا- تَسَنّٰی لِی- اَیْ بِمَا یَتَیَسَّرُ لِی- اَجْمَالِی- جَمَل کی جمع ہے- اونٹ شتر- جِمَال اور جُمَل بھی جمع آتی ہے- قرآن کریم میں ہے حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِی سَمِّ الْخِیَاطِ- اَسْتَوْدِعُکُمْ خَیْرَ حَافِظ ای اترککم ودیعۃ فی یدہ- خَیْرَ حَافِظ- قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا یعنی جس راستے سے آیا تھا اسی سے اٹنے والا تھا- قرآن کریم میں ہے اَئِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَۃِ- ذَافِرَتِہٖ:- عزیز واقارب کنبہ- مددگار- جماعت- ذَوَافِر جمع ہے- وَخَدَتْ:- اَیْ اَسْرَعَتْ- وَخَدَ الْبَعِیْر:- تیزی سے چاروں ہاتھ پاؤں کھولنا اور پھیلانا ہو اشتر مرغ کی طرح دوڑا (ضرب)- عَنْسُہٗ:- نہایت قوی اونٹنی- عِنَاس اور عُنُوس جمع ہے- کَدَسْتٍ مجلس- صدر البیت- دسوت جمع ہے- اَفَلَ بمعنے غَابَ ذہب- فلما افل قال لا احب الآفلین-

اَلْمَقَامَةُ التَّاسِعَةُ عَشْرَةُ النَّصِيْبِيَّةُ

رَوَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ أَمْحَلَ الْعِرَاقُ ذَاتَ الْعُوَيْمِ لِاخْتِلَافِ أَنْوَاءِ الْغُيُوْمِ۔ وَتَحَدَّثَ الرُّكْبَانُ بِرِيْفِ نَصِيْبِيْنَ۔ وَبُلَهْنِيَةِ أَهْلِهَا الْمُخْصِبِيْنَ۔ فَاقْتَعَدْتُ مَهْرِيًّا۔ وَاعْتَقَلْتُ سَمْهَرِيًّا۔ وَسِرْتُ تَلْفِظُنِيْ أَرْضٌ إِلٰى أَرْضٍ۔ وَيَجْذِبُنِيْ رَفْعٌ مِنْ خَفْضٍ۔ حَتّٰى بَلَغْتُهَا نِقْضًا عَلٰى نِقْضٍ۔ فَلَمَّا أَلْفَيْتُ مَغْنَاهَا الْخَصِيْبَ۔ وَضَرَبْتُ فِيْ مَرْعَاهَا بِنَصِيْبٍ۔ نَوَيْتُ أَنْ أُلْقِيَ بِهَا جِرَانِيْ۔ وَأَتَّخِذَ أَهْلَهَا جِيْرَانِيْ۔ إِلٰى أَنْ تَحْيَا السَّنَةُ الْجَمَادُ۔ فَتَتَعَهَّدَ أَرْضَ قَوْمِي الْعِهَادُ۔

(ترجمہ) حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ ایک سال عراق میں بارش کے ستاروں کی ناسازی گاری کیوجہ سے قحط پڑا۔ ادھر راہروؤں نے شہر نصیبین کی ارزانی اور وہاں کے خوشحال باشندوں کی آسودہ حالی بیان کی یہ سن کر میں دوبابی تیز رو اونٹنی پر سوار ہو کر اور بہترین قسم کا نیزہ لے کر چل دیا۔ اور میں اس حال میں روانہ ہوا کہ مجھ کو ایک سرزمین دوسری زمین کی طرف پھینکتی تھی۔ اور مجھ کو بلندی پستی سے کھینچ رہی تھی۔ یہاں تک کہ میں تکلیف پر تکلیف اٹھاتا ہوا وہاں جا پہنچا۔ جب میں نے نصیبین کے سبزہ زار میں اونٹنی کو بٹھایا۔ اور وہاں کی چراگاہ میں سے ایک حصہ متعین کر لیا تو میں نے پختہ ارادہ کر لیا۔ کہ وہاں قیام کروں اور وہاں کے لوگوں کو اپنا پڑوسی بناؤں یہاں تک کہ خشک سالی جاتی رہے اور میری قوم کی زمین کو باران رحمت تازہ کر دے (سیراب کر دے)

اَمْحَلَ:۔ ای صار ذا محل۔ محل۔ قحط گرانی (لفظی تحقیق گذر چکی) اَلْعُوَیْمِ:۔ عام کی تصغیر ہے۔ یعنی سال، برس۔ اَنْوَاء نوء کی جمع ہے۔ اس ستارہ کو کہتے ہیں جس کا طلوع منجمین کے نزول بارش کا سبب ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ اس سال یہ ستارہ طلوع نہ ہوا۔ اس وجہ سے بارش نہ ہوئی اور قحط و گرانی کی صورت پیدا ہوئی۔ نصیبین:۔ دیار ربیعہ میں جبل جودی کے قریب جہاں حضرت نوح علیہ السلام کا سفینہ جا کر لگا تھا بڑا بارونق اور سرسبز و شاداب شہر ہے۔ نہریں اور باغات ہیں۔ اس شہر کو غانم بن عیاض نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فتح کیا تھا۔ مَهْرِیًّا:۔ ای بعیرا منسوبا الی بنی مهرة۔ بنی مہرہ بلاد حضرموت کا ایک قبیلہ تھا۔ ان کے اونٹ نہایت تیز رفتار ہوتے تھے۔ ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ مہریہ اس اونٹ کو کہتے ہیں جو روزانہ چار سو میل چل سکتا ہو۔ سَمْهَرِیًّا:۔ کی تفصیل آنے والی ہے۔ اُلْقِیْ بِهَا جِرَانِیْ اقامت گزیں ہونے سے کنایہ ہے۔ جران:۔ اونٹنی کی گردن کا وہ حصہ جہاں سے ذبح کرتے ہیں۔ اَلْعِهَادُ:۔ بکسر عین مسلسل

اور پیہم ہونے والی بارش جو زمین کو تازگی اور حیات نو بخشے ۔۔۔۔ موسم ربیع کی پہلی بارش کو بھی جہاد کہتے ہیں۔

فَوَاللّٰہِ مَا تَمَضْمَضَتْ مُقْلَتِیْ بِنَوْمِہَا وَلَا تَمَخَّضَتْ لَیْلَتِیْ عَنْ یَوْمِہَا دُوْنَ اَنْ اَلْفَیْتُ اَبَا زَیْدٍ السَّرُوْجِیَّ یَجُوْلُ فِیْ اَرْجَاءِ نَصِیْبِیْنَ۔ وَیَخْبِطُ بِہَا خَبْطَ الْمُصَابِیْنَ وَالْمُصِیْبِیْنَ۔ وَھُوَ یَنْثُرُ مِنْ فِیْہِ الدُّرَرَ۔ وَیَجْتَلِبُ بِکَفَّیْہِ الدِّرَرَ۔ فَوَجَدْتُ بِہَا جِہَادِیْ قَدْ حَازَ مَغْنَمًا۔ وَقِدْحِیَ الْفَذَّ قَدْ صَارَ تَوْاَمًا وَلَمْ اَزَلْ اَتْبَعُ ظِلَّہٗ اَیْنَمَا انْبَعَثَ۔ وَاَلْتَقِطُ لَفْظَہٗ کُلَّمَا نَفَثَ اِلٰی اَنْ عَرَاہُ مَرَضٌ اِشْتَدَّ مَدَاہُ۔ وَعَرَتْہُ مُدَاہُ حَتّٰی کَادَ یَسْلُبُہٗ ثَوْبَ الْمَحْیَا۔ وَیُسْلِمُہٗ اِلٰی اَبِیْ یَحْیٰی فَوَجَدْتُ لِفَوْتِ لُقْیَاہُ۔ وَانْقِطَاعِ سُقْیَاہُ۔ مَا یَجِدُہُ الْمُبْعَدُ عَنْ مَرَامِہٖ وَالْمُرْضَعُ عِنْدَ فِطَامِہٖ۔ ثُمَّ اُرْجِفَ بِاَنَّ رَھْنَہٗ قَدْ غَلِقَ وَھَلَبَ الْحِمَامِ بِہٖ قَدْ عَلِقَ۔ فَقَلِقَ صَحْبُہٗ لِاِرْجَافِ الْمُرْجِفِیْنَ وَانْثَالُوْا اِلٰی عَقْوَتِہٖ مُوْجِفِیْنَ۔

(ترجمہ) خدا کی قسم ابھی میری آنکھ جھپکی بھی نہ تھی اور میری رات اپنے دن سے جدا بھی نہ ہوئی تھی کہ میں نے ابوزید سروجی کو نواحی نصیبین میں دیکھا کہ کبھی دیوانوں کی طرح سوال کر رہا ہے اور کبھی ہشیاروں کی طرح۔ اور اپنے منہ سے موتی بکھیر رہا تھا۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں سے خوب دودھ دوہتا پھر رہا تھا۔ (یعنی بخششیں حاصل کر رہا تھا) یہ دیکھ کر مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میری کوشش نے مال غنیمت حاصل کر لیا ہے اور میرا تنہا اور منفرد تیر جوڑ والا ہو گیا ہے اور میں اس کے سایہ کی پیروی کرتا تھا جہاں بھی وہ جاتا تھا اور اس کے کلام کو لپیٹتا تھا جب بھی وہ تکلم کرتا تھا۔ اتفاق سے اس پر طویل المدت بیماری کا حملہ ہوا اور مرض کی چھریوں نے اسے بے گوشت بنا دیا۔ یہاں تک کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ مرض زندگی کا لباس اتار پھینکے گا اور بیچارے ابوزید کو ملک الموت کے سپرد کر دے گا۔ اس کے دیدار سے محروم ہو جانے اور اس کے فوائد سے بہرہ اندوز نہ ہو سکنے کے باعث میری حالت ایک بعید المرام شخص یا اس بچے جیسی ہو گئی جس کا دودھ چھڑا دیا گیا ہو (اسی اثنا میں) یہ خبر اڑ گئی کہ اسکی بیع بالوفا بیع بات کے مرتبہ تک پہنچ گئی۔ اور موت نے اپنے پنجے گاڑ دئے جھوٹے لوگوں کی ان بری خبروں سے ابوزید کے دوست مضطرب ہو گئے اور نہایت تیزی سے اس کے گھر جا پہنچے۔

مَا تَمَضْمَضَتْ: ای ما نامت نومًا قلیلاً۔ مَضْمَضَۃ کے معنی اصل میں ہیں ناک میں پانی ڈالنا۔ اور ہلانا۔ نیند کے آنکھ میں داخل ہونے کو مصنف نے مضمضہ سے کنایہ کیا ہے لَا تَمَخَّضَتْ لَیْلَتِیْ عَنْ یَوْمِہَا: ای لا اخرجت لیلتی عن یومها۔ کہا جاتا ہے تمخضت المرأۃ عن زوجها اپنے زوج سے حاملہ ہوئی۔ تَمَخَّضَتْ بِوَلَدِهَا۔ حاملہ کے پیٹ میں بچے نے حرکت کی۔ اور ولادت کے قریب ہو گیا تمخضت الحامل تمخاضا۔ ولادت قریب ہونے کی وجہ سے دردزہ ہوا۔ قرآن

کریم میں ہے فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَۃِ۔ ب
مراد یہ ہے کہ ابھی رات دن سے پیدا اور جدا نہیں ہوئی تھی
یعنی جس روز بین لقیبین میں فرو کش ہوا اسی روز رات
ہونے سے پہلے میری ابو زبید سے ملاقات ہو گئی۔ اَرْجَاء
رَجَا کی جمع ہے طرف۔ کنارہ۔ قرآن کریم میں ہے۔ وَ
الملک علی ارجائہا۔ یَخْبِطُ:۔ بغیر ہدایت کے چلنا۔ امام
راغب فرماتے ہیں کہ ٹیڑھے راستہ پہ چلنے کو خبط کہتے ہیں۔
اَلْمُصَابِیْنَ:۔ مجانین۔ دیوانے۔ پاگل۔ مُصِیْبِیْنَ:۔ اپنی مراد
کو پہنچنے والے۔ ہوشیار اور سمجھدار لوگ۔ وَلَمْ اَدَنْ اَتَخَطَّاہُ
عدم مفارقت سے کنایہ ہے۔ نَفَثَ:۔ بمعنی تَکَلَّمَ۔ مُدَاہٗ:۔
مُدْیَۃٌ کی جمع ہے چھری۔ مُدًی بھی جمع آتی ہے۔ ثَوْبُ
الْحَیَا:۔ ای ثوب الحیاۃ۔ اَبِیْ یَحْیٰی:۔ موت کی کنیت
ہے یا ملک الموت کی۔ فِطَامِہٖ:۔ ای عند انفصالہ من الثدی
(ضرب) تیز دوڑنا۔

فِطَام:۔ بچہ کا دودھ کا دودھ چھڑانا۔ ضرب سے آتا ہے۔ اُرْجِفَ
اِرْجَاف۔ فتنہ انگیزی کی خاطر لوگوں میں جھوٹی خبریں پھیلا
دینا۔ رَجَفَ:۔ (الفر) خوب زور سے ہلنا۔ قرآن کریم میں ہے
یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَۃُ۔ حدیث میں ہے یرجف فوادہٗ
مِخْلَب:۔ ناخن۔ پنجہ۔ مخلب درندوں کے لئے ایسا ہوتا ہے
جیسا انسان کے لئے ناخن۔ مَخَالِبُ جمع ہے۔ حِمَام
موت۔ اِنْثَالُوْا:۔ بہتے ہوئے آگئے۔ انثال۔ انصبّ کے
معنی میں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ لوگ اس کے گھر پر سیلاب
کی طرح امنڈ آئے۔ عَقْوَتِہٖ:۔ عَقْوَۃٌ صحن۔ مکان۔
مکان کا آس پاس۔ ماحول۔ عَقَاءٌ جمع ہے۔ مُوْجِفِیْنَ
بمعنی مسرعین۔ وَجَفَ الْقَلْبُ۔ بے چین ہوا۔ اَوْجَفْتُ
الْفَرَسَ۔ تیز دوڑایا۔ قرآن کریم میں ہے فَمَا اَوْجَفْتُمْ
عَلَیْہِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا رِکَابٍ۔ وَجَفَ الْفَرَسُ تیز دوڑنا

حَيَارَى يَمِيدُ بِهِمْ شَجْوُهُمْ — كَأَنَّهُمُ ارْتَضَعُوا الْخَنْدَرِيسَا
أَسَالُوا الْغُرُوبَ وَعَطُّوا الْجُيُوبَ — وَصَكُّوا الْخُدُودَ وَشَجُّوا الرُّؤُسَا
يَوَدُّونَ لَوْ سَالَمَتْهُ الْمَنُونُ — وَغَالَتْ نَفَائِسَهُمْ وَالنُّفُوسَا

(ترجمہ) سرگشتہ تھے انکا غم انہیں مضطرب کر رہا تھا کہ شراب کہنہ پیے ہوئے تھے۔ گریبان کو چاک کر رہے تھے۔ رخسار پیٹ رہے تھے اور سر پھوڑ رہے تھے۔ اور تمنا کر رہے تھے کہ کاش موت اس کو چھوڑ دیتی اور ان سے بیش قیمت چیزیں اور انکی جانیں لے لیتی۔

یَمِیْدُ:۔ یعنی یتحرک ویضطرب۔ شَجْوُهُمْ:۔ ای حزنہم۔
اَلْخَنْدَرِیْسَا:۔ شراب کی ایک قسم۔ شراب کہنہ۔ اسکی اصل
خندریس ہے۔ خند العضو سن ہوگیا۔ بے
حرکت ہوگیا۔ کیونکہ شراب عقل کو خراب اور بے حرکت کر دیتی
ہے اس لئے یہ معنوی مناسبت ہوگئی۔ یا یہ دَرَسَ یَدْرُسُ
(نصر) سے ہے پرانا ہونا۔ اس تقدیر پر شراب کہنہ کے ساتھ
خندریسا کا ترجمہ زیادہ مناسب ہو۔ الغروب۔ دموع۔

عَطُّوْا:۔ (نصر) پھاڑنا چیرنا۔ صَکُّوْا (نصر) زور زور سے
مارنا۔ قرآن کریم میں ہے فصکت وجہہا۔
شَجُّوْا (نصر ضرب) پھوڑنا۔ زخمی کرنا۔ شج الرأس:۔ سر پھوڑا
زخمی کیا۔
المنون:۔ موت۔ من یمن (نصر) کاٹنا۔ قطع کرنا۔ قرآن
کریم میں ہے لہم اجر غیر ممنون۔ ای غیر مقطوع۔
غَرْبٌ:۔ آنسو۔ اشک۔

وَقَالَ الرَّاوِيْ وَكُنْتُ مِمَّنِ الْتَفَّ بِاَصْحَابِهٖ وَاَغَذَّ اِلٰى بَابِهٖ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلٰى فِنَائِهٖ وَتَصَدَّيْنَا لِاسْتِنْشَاءِ اَنْبَائِهٖ بَرَزَ اِلَيْنَا فَتَاهُ مُفْتَرَّةً شَفَتَاهُ فَاسْتَطْلَعْنَاهُ طِلْعَ الشَّيْخِ فِيْ شَكَاتِهٖ وَلُدْنِ قُوٰى حَرَكَاتِهٖ فَقَالَ قَدْ كَانَ فِيْ قَبْضَةِ الْمَرْضَةِ وَمَعْرَكَةِ الْوَعْكَةِ اِلٰى اَنْ شَفَّهُ الدَّنَفُ وَاسْتَشَفَّهُ التَّلَفُ ثُمَّ مَنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى بِبَقِيَّةِ ذَمَائِهٖ فَاَفَاقَ مِنْ اِغْمَائِهٖ فَارْجِعُوْا اَدْرَاجَكُمْ وَانْضُوا انْزِعَاجَكُمْ فَكَاَنْ قَدْ غَدَا وَرَاحَ وَسَاقَاكُمُ الرَّاحَ فَاَعْظَمْنَا بُشْرَاهُ وَاقْتَرَحْنَا اَنْ نَّرَاهُ فَدَخَلَ مُؤْذِنًا بِنَا ثُمَّ خَرَجَ اٰذِنًا لَّنَا فَلَقِيْنَا مِنْهُ لُقًى وَلِسَانًا طَلِقًا وَجَلَسْنَا مُحِدِّقِيْنَ بِسَرِيْرِهٖ مُحَدِّقِيْنَ اِلٰى اَسَارِيْرِهٖ فَقَلَّبَ طَرْفَهٗ فِي الْجَمَاعَةِ ثُمَّ قَالَ اجْتَلُوْهَا بِنْتَ السَّاعَةِ وَاَنْشَدَ

(ترجمہ) راوی کہتا ہے میں بھی اس کے دوستوں میں شامل ہو گیا۔ اور اس کے گھر کی طرف جانے میں جلدی کی جب ہم اس کے گھر پہنچ گئے اور اس کے حالات و واقعات کی تفتیش کی تو اس کا لڑکا مسکراتا ہوا باہر آیا۔ ہم نے ابوزید کے مرض کی کیفیت اور قوی محرکہ کی کیفیت دریافت کی۔ جواب دیا یہ تو ٹھیک ہے کہ وہ بیمار تھے اور شدت تپ میں مبتلا اور ان کو بیماری کی سختی نے نڈھال کر دیا تھا اور موت ان سے قریب ہو چکی تھی مگر اللہ نے بقیہ جان کو توانائی عطا فرما کر بڑا احسان فرمایا چنانچہ اب بیہوشی کی حالت ختم ہو گئی ہے۔ آپ اپنے راستوں پر لوٹ جائیے اور اپنی پریشانی کو دور کر دیجئے۔ بس وہ صبح شام ہی میں آپ کے ساتھ شراب پیتے نظر آئیں گے۔ ہم نے اس خوشخبری کو بہت بڑا جانا۔ اور ابوزید کو دیکھنے کی تمنا ظاہر کی وہ لڑکا ہماری اطلاع کرنے کے لئے اندر چلا گیا۔ اور ہمارے لئے اجازت لیکر لوٹا جب ہم اس سے ملے تو وہ لیٹا ہوا تھا لیکن اسکی زبان کی تیزی بدستور تھی۔ ہم اس کے تخت کے چاروں طرف بیٹھ گئے اور اس کی پیشانی کے خطوط غور سے دیکھنے لگے اس نے جماعت پر نگاہ ڈالی۔ اس کے بعد کہنے لگا۔ چند شعر سنئے جو فوری نتیجہ فکر ہیں۔ اور یہ اشعار پڑھنے لگا۔

اَغَذَّ: یعنے اسراع جلدی کی (نصر و ضرب) لاستنشاء: استطلاع۔ استخبار۔ یعنے اس کے متعلق خبروں کی جستجو اور تلاش کی۔ اَنْبَائِہٖ: نبأ کی جمع ہے خبر اطلاع۔ شفتاہ شَفَۃٌ کا تثنیہ ہے۔ ہونٹ۔ لب۔ شفتاہ اور شفہات جمع ہے۔ عرکۃ الوعکۃ: ای شدۃ الحمّٰی (سمع) رگڑنا ملنا۔ وسکۃ۔ گرمی کی شدت۔ وعکت الحمّٰی: بخار شدید ہے

شَفَّہٗ: نڈھال کر دیا۔ کمزور کر دیا۔ الدنف الدَّنِفُ بیماری ثقیل مرض۔ ایسی بیماری جو چمٹ کر رہ گئی ہو۔ دنف یدنف (سمع) موت کے قریب ہو جانا۔ ذَمَائِہٖ: بقیہ روح۔ اَدْرَاجَکُمْ: دَرْجٌ کی جمع ہے۔ راستہ۔ مکان۔ یہاں دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔ اِنْزِعَاجَکُمْ: اضطراب۔ قلق۔ پریشانی۔ (فتح) قلق میں ڈالنا۔ اِقْتَرَحْنَا: اقتراح طلب

تحکم سوال کرنا۔ لُقّی :- ای ملقّی۔ افتادہ۔ پڑا ہوا۔ مُحْتَبِیْنَ یعنے ان اشعار کی طرف دیکھو جو میں نے فی البدیہہ کہے ہیں
ای ناظرین۔ اَسَارِیْر۔ پیشانی کے خطوط۔ اجتلوھا

عَافَانِیَ اللّٰہُ وَشُکْرًا لَّہٗ	مِنْ عِلَّۃٍ کَادَتْ تُعَفِّیْنِیْ
وَمَنَّ بِالْبُرْءِ عَلٰی اَنَّہٗ	لَا بُدَّ مِنْ حَتْفٍ سَیُبْرِیْنِیْ
مَا یَتَنَاسَانِیْ وَلٰکِنَّہٗ	اِلٰی تَقَضِّی الْاُکُلِ یُنْسِیْنِیْ
اِنْ حُمَّ لَمْ یُغْنِ حَمِیْمٌ وَّلَا	حِمَی کُلَیْبٍ مِنْہُ یُجِیْرُنِیْ
وَمَا اُبَالِیْ اَدَنَا یَوْمُہٗ	اَمْ اُخِّرَ الْحِیْنُ اِلٰی حِیْنٍ
فَاَیُّ فَخْرٍ فِیْ حَیَاۃٍ اَرٰی	فِیْہَا الْبَلَایَا ثُمَّ تُبْلِیْنِیْ

(ترجمہ) اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ایسی سخت بیماری سے نجات دی جو مجھ کو ختم کیا ہی چاہتی تھی۔ اور اللہ نے صحت عطا فرما کر احسان فرمایا اگرچہ یہ یقینی بات ہے کہ موت مجھے عنقریب ختم کر ڈالے گی۔ موت نے مجھے فراموش نہیں کیا ہاں اتنا ضرور ہے کہ آخری وقت تک تاخیر کرے گی جب موت مقدر کر دی جائے گی تو پھر نہ کوئی دوست نفع پہنچا سکے گا۔ اور نہ کلیب کی حمایت مجھ کو بچا سکے گی۔ مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ موت کا وقت آپہنچا یا کچھ مدت کے لئے مؤخر کر دی گئی پس ایسی زندگی میں کیا فخر ہے جس میں میں (ہزاروں) مصیبتیں دیکھتا ہوں۔ اور جو مجھ کو بوسیدہ بنا رہی ہے

تُعَفِّیْنِیْ :- ای تدرسنی وتمحوا اثری۔ یعنے مجھے مٹا یا چاہتی ہے تحقیق گذر چکی۔ بِالْبُرْءِ :- بُرْءٌ ۔ شفا۔ عافیت۔ سَیُبْرِیْنِیْ ای سیھلکنی ویذھبنی۔ مطلب یہ ہے کہ اگر بیماری سے چھٹکارا بھی حاصل کیا تو موت سے تو مفر نہیں تَقَضِّی الْاُکُلِ ای الرزق الذی اکلہ۔ کُلَیْبٌ :- کلیب بن مرہ شیبانی۔ یا

کلیب بن ربیعہ۔ عرب کا معزز ترین آدمی تھا۔ اسکی شوکت حشمت اور جاہ و جلال کا یہ عالم تھا کہ جب کسی شکار کو امان دے دیتا تھا یا کسی سبزہ زار کو محدود کر دیتا تھا تو کسی کی یہ مجال نہ ہوتی تھی کہ اس میں کوئی تصرف کر سکے۔ جہاں یہ بیٹھا ہوا ہوتا تھا وہاں لوگوں کے جانے کی ہمت تک نہ ہوتی تھی۔

قَالَ فَدَعَوْنَا لَہٗ بِامْتِدَادِ الْاَجَلِ۔ وَارْتِدَادِ الْوَجَلِ۔ ثُمَّ تَدَاعَیْنَا اِلَی الْقِیَامِ لِاِتِّقَاءِ الْاِبْرَامِ۔ فَقَالَ کَلَّا بَلِ الْبَثُوْا بَیَاضَ یَوْمِکُمْ عِنْدِیْ لِتَشْتَفُوْا بِالْمُفَاکَہَۃِ وَجْدِیْ۔ فَاِنَّ مُنَاجَاتَکُمْ قُوْتُ نَفْسِیْ۔ وَمَغْنَاطِیْسُ اُنْسِیْ۔ فَنَحَرَّیْنَا مَرْضَاتَہٗ۔ وَتَحَامَیْنَا مُعَاصَاتَہٗ۔ وَاَقْبَلْنَا عَلَی الْحَدِیْثِ نَمْخَضُ زُبْدَہٗ۔ وَنُلْغِیْ زَبَدَہٗ اِلٰی اَنْ حَانَ وَقْتُ الْمَقِیْلِ۔ وَکَلَّتِ الْاَلْسُنُ

مِنَ الْقَالِ وَالْقِيْلِ - وَكَانَ يَوْمًا حَامِيَ الْوَدِيْقَةِ - يَـانِعَ الْحَدِيْقَةِ

(ترجمہ) راوی کہتا ہے ہم نے ابوزید کے لئے ترقی عمر اور ازالہ موت کی دعا مانگی - پھر ہم سب ابوزید کے ملول ہو جانے کے اندیشہ سے ایک دوسرے کے اٹھ جانے کا اشارہ کرنے لگے - ابوزید نے کہا ہرگز نہیں - دن ختم ہونے تک میرے پاس قیام کرو اور اپنی ظرافت طبعی سے میرا غم غلط کرو - کیونکہ آپ لوگوں سے گفتگو کرنا میری روحانی غذا ہے اور میری محبت کو کھینچنے والا ہے چنانچہ ہم لوگوں نے ابوزید کی رضا جوئی کا ارادہ کرلیا اور اسکی نافرمانی سے کنارہ کیا اور بات چیت میں مشغول ہوگئے اور مسکہ بلونے لگے (یعنی فوائد حاصل کرنے لگے) اور چھاچھ کو پھینکتے جاتے تھے - یہانتک کہ قیلولہ کا وقت قریب آگیا اور زبانیں بھی باتیں کرتے کرتے تھک چکیں تھیں - اور اتفاق سے وہ دن بھی شدید گرم تھا - گویا پھل پکانے والا موسم تھا -

الابرام : مائی الاملال - اَبْرَمَهٗ : - ملول کیا - رنجیدہ کیا کبیدہ خاطر کیا - ثلاثی مجرد سمع سے آتا ہے - مَغْنَاطِیْس وہ پتھر جو لوہے کو اپنی طرف کھینچ لے - یہاں پر مراد یہ ہے کہ میری محبت کو کھینچ لے - زَبَدَۃٌ : - زُبْدَۃٌ کی جمع ہے مکھن - مسکہ - جو دودھ بلونے سے حاصل ہوتا ہے -	زُبْدَۃُ الشَّیْءِ : - بہترین اور عمدہ حصہ - اَلْوَدِیْقَۃُ : - شدید گرمی - دوپہر کی شدید گرمی - ودائق جمع ہے - حَدِیْقَۃٌ : - وہ باغ جس کے گرداگرد چہار دیواری ہو - حدائق جمع ہے - حدائق ذات بھجۃ -

فَقَالَ اِنَّ النُّعَاسَ قَدْ اَمَالَ الْاَعْنَاقَ - وَرَاوَدَ الْاٰمَاقَ - وَهُوَ خَصْمٌ اَلَدُّ وَخَطْبٌ لَا يُرَدُّ - فَصِلُوْا حَبْلَهٗ بِالْقَيْلُوْلَةِ وَاقْتَدُوْا فِيْهِ بِالْاٰثَارِ الْمَنْقُوْلَةِ - قَالَ الرَّاوِيْ فَاتَّبَعْنَا مَا قَالَ - وَقِلْنَا وَقَالَ - فَضَرَبَ اللّٰهُ عَلَى الْاٰذَانِ وَاَذْرَعَ السِّنَةَ فِي الْاَجْفَانِ - حَتّٰى خَرَجْنَا مِنْ حُكْمِ الْوُجُوْدِ وَصُرِفْنَا بِالْهُجُوْدِ عَنِ السُّجُوْدِ - فَمَا اسْتَيْقَظْنَا اِلَّا وَالْحَرُّ قَدْ بَاخَ - وَالْيَوْمُ قَدْ شَاخَ - فَتَلَهَّفْنَا عَلَى الصَّلٰوةِ الْجَمَاوِيْنِ - وَاَدَّيْنَا مَا حَلَّ مِنَ الدَّيْنِ ثُمَّ تَحَشْحَشْنَا لِلْاِرْتِحَالِ - اِلٰى مُلْقَى الرِّحَالِ

(ترجمہ) ابوزید کہنے لگا نیند نے آپ لوگوں کی گردنیں جھکا دی ہیں اور گوشۂ چشم پھیلا لیا ہے اور وہ سخت دشمن ہے - اسکا رشتہ اور منگنا ناقابل رد ہوتا ہے - لہذا اسکو قیلولہ کی رسی سے باندھئے اور آثار منقولہ کا اتباع کیجئے - راوی کہتا ہے - ہم نے اس کے حکم کا اتباع کیا اور قیلولہ کیا - اور ابوزید بھی سوگیا - اللہ تعالیٰ نے کانوں میں نیند کے گٹے ٹھونک دئے اور اونگھ کو پلکوں میں بہا دیا - یہاں تک کہ ہم زمرہ وجود سے باہر ہوگئے اور نیند کی وجہ سے ہم نماز تک سے محروم رہ گئے پس ہم لوگ اس وقت بیدار ہوئے جب گرمی کی شدت کم ہوچکی تھی - اور دن قریب الختم تھا پس ہم نے (جلدی

جلدی ظہر اور عصر کی نماز کے لئے وضو کیا۔ اور جو فرض ہمارے ذمہ واجب ہو گیا تھا۔ اس سے سبکدوش ہوئے اس کے بعد ہم اپنے گھروں کی طرف لوٹنے کے لئے جلدی کی۔

بِالْآثَارِ الْمَنْقُولَةِ: یعنی نبی کریم علیہ السلام سے قیلولہ کی سنیت کے بارے میں جو احادیث منقول ہیں ان کا اتباع کرد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیلوا فان الشیطان لا یقیل۔ استعینوا بقیلولۃ النہار علی قیام اللیل۔ فضرب اللہ علی الاذان۔ ای انامنا۔ قرآن کریم میں ہے فضرب اللہ علی اذانہم فی الکہف سنین عددا۔ بالہجود: ہجد۔ الفرات کو سونا۔ جاگنا۔ اضداد میں سے ہے۔ قرآن کریم میں ہے

فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ۔ ای تیقظ بالقرآن۔ بآخر دھر۔ ٹھنڈا ہونا ساکن ہونا۔ بجھنا۔ شناخر: (ضرب) بوڑھا ہونا۔ لِصَلَاتَيِ الْعَجْمَاوَيْنِ: یعنی ظہر اور عصر کی نمازیں۔ ان دونوں نمازوں کو عجماوین اس لئے کہنے لگے کہ ان دونوں میں قرات آہستہ ہوتی ہے۔ جہر نہیں کیا جاتا۔ حدیث میں ہے صلوۃ النہار عجماء۔ ای لا یجہر فیہا بالقراءۃ۔ ثُمَّ ثَنَيْنَا۔ ای اسرعنا۔ للارتحال۔ بمعنی الانصراف۔

فَالْتَفَتَ اَبُوْ زَيْدٍ اِلٰى شِبْلِهِ۔ وَكَانَ عَلٰى شَاكِلَتِهِ وَشَكْلِهِ۔ وَقَالَ اِنِّيْ لَاَخَالُ اَبَا عَمْرَةَ۔ قَدْ اَضْرَمَ فِيْ اَحْشَائِهِمُ الْجَمْرَةَ۔ فَاسْتَدْعِ اَبَا جَامِعٍ۔ فَاِنَّهُ لَبُشْرٰى كُلِّ جَائِعٍ وَاَرْدِفْهُ بِاَبِيْ نُعَيْمٍ۔ الصَّابِرِ عَلٰى كُلِّ ضَيْمٍ۔ ثُمَّ عَزِّزْ بِاَبِيْ حَبِيْبٍ الْمُحَبَّبِ اِلٰى كُلِّ لَبِيْبٍ۔ الْمُقَلَّبِ بَيْنَ اِحْرَاقٍ وَتَعْذِيْبٍ۔ وَاَهِبْ بِاَبِيْ ثَقِيْفٍ۔ فَحَبَّذَا هُوَ مِنْ اَلِيْفٍ وَهَلُمَّ بِاَبِيْ عَوْنٍ فَمَا مِثْلُهُ مِنْ عَوْنٍ وَلَوِ اسْتَحْضَرْتَ اَبَا جَمِيْلٍ۔ لَجَلَّ اَيُّ جَمِيْلٍ۔ وَحَيَّ هَلْ بِاُمِّ الْقِرٰى۔ الْمُذَكِّرَةِ بِكِسْرٰى۔ وَلَا تَتَنَاسَ اُمَّ جَابِرٍ۔ فَكَمْ لَهَا مِنْ ذَاكِرٍ

(ترجمہ) ابوزید اپنے لڑکے کی طرف متوجہ ہوا۔ جو اسکی صورت اور سیرت پر تھا اور کہنے لگا میں گمان کرتا ہوں کہ بھوک نے ان کی انتڑیوں میں آگ سلگا رکھی ہے۔ لہذا دسترخوان منگواؤ۔ جو ہر بھوکے کے لئے مژدہ اور خوشخبری ہے۔ اس کے ساتھ عمدہ روٹیاں بھی لے کر آؤ۔ جو ہر ستم پر صبر کرتی ہے۔ اور اس کے بعد بکری کے بھنے ہوئے گوشت سے نوازو جو ہر عاقل ودانا کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ جو بھنا ہوا ہو۔ جلا ہوا اور عذاب دیا ہوا نہ ہو اور سرکہ بھی منگواؤ کیونکہ وہ بڑا اچھا دوست ہے۔ نمک بھی لے کر آؤ۔ کیونکہ اس کے برابر کوئی مددگار نہیں۔ اور اگر کچھ سبزی بھی لے آؤ تو پھر کیا ہی اچھی زیبائش ہو جائے اور جلدی سے سکباج بھی لا ر کھو جو کسریٰ کی یاد تازہ ہو جائے۔ اور کہیں ہریسہ کو نہ بھول جانا کیوں کہ اُس کو یاد کرنے والے بہت سے لوگ ہیں۔

اَبَا عَمْرَةَ: بھوک کی کنیت ہے۔ اَبَا جَامِعٍ: دسترخوان کیونکہ اس پر بھی بہت سے کھانے جمع کئے جاتے ہیں۔ ابی

نُعَيْمٍ: سفید روٹی۔ عمدہ روٹی۔ خالص میدہ کی پکی ہوئی روٹی۔ ضَيْمٍ۔ ظلم ستم۔ ابی حبیب: بھنا ہوا گوشت

ابی ثقیف:۔ سرکہ۔ اَلنِیفُ:۔ صَاحِبُ مَاتُوفٌ۔ سرکہ کو بہترین سالن اس لئے کہا کہ نبی کریم علیہ السلام کا ارشاد ہے نِعْمَ الإِدَامُ الخَلُّ۔ اَبِیْ عَوْن:۔ نمک۔ ابی عون اس لئے کہتے ہیں کہ سالن کو خوش ذائقہ بنانے میں امداد دیتا ہے۔ اباجمیل:۔ ترکاری۔ ترکاری کو ابوجمیل اس لئے کہتے ہیں کیونکہ سالن کو سنوارنے کا کام سرانجام دینے کے لئے ۴ کردی جاتی ہے۔ اُمّ جابر:۔ ہریسہ

اُمُّ القِرٰی:۔ سکباج۔ گوشت اور سرکہ ملا کر ایک سالن تیار کیا جاتا ہے اس کو سکباج کہتے ہیں۔ سک فارسی میں سرکہ کو کہتے ہیں اور باج گوشت کو۔ بکسُندی:۔ کہتے ہیں کہ پہلی مرتبہ کسریٰ کے زمانہ میں سکباج تیار کیا گیا تھا۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ خصوصیت کے ساتھ کسریٰ کے لئے بنایا گیا تھا اور کسریٰ نے اسکو کھایا تھا۔ اسلئے اسکی طرف نسبت ۴

وَنَادِ أُمَّ الفَرَجِ۔ ثُمَّ أَثْنِكَ بِهَا وَلَا حَرَجَ۔ وَاخْتِمْ بِأَبِي زَيْنٍ۔ فَهُوَ مُسَلِّي كُلِّ حَزِينٍ۔ وَإِنْ نَقَرْنَ بِهِ أَبَا العَلَاءِ۔ فَامْحُ اسْمَكَ مِنَ البُخَلَاءِ۔ وَإِيَّاكَ وَاسْتِدْنَاءَ المُجْفِينَ۔ قَبْلَ اسْتِقْلَالِ حُمُولِ البَيْنِ۔ وَإِذَا نَزَعَ القَوْمُ عَنِ المِرَاسِ۔ وَصَافَحُوا أَبَا إِيَاسٍ۔ فَأَطِفْ عَلَيْهِمْ أَبَا السَّرْوِ۔ فَإِنَّهُ عُنْوَانُ السَّرْوِ۔ قَالَ فَفَقِهْنَا إِثْرَ لَطَائِفِ رُمُوزِهِ۔ بِلَطَافَةِ تَمْيِيزِهِ۔ فَطَافَ عَلَيْنَا بِالطَّيِّبَاتِ وَالطِّيبِ۔ إِلَى أَنْ دَنَتِ الشَّمْسُ بِالمَغِيبِ۔ فَلَمَّا أَجْمَعْنَا عَلَى التَّوْدِيعِ۔ قُلْنَا لَهُ أَلَمْ تَرَ إِلَى هٰذَا اليَوْمِ البَدِيعِ۔ كَيْفَ بَدَا صُبْحُهُ قَمْطَرِيرًا۔ وَمَسِيُّهُ مُسْتَنِيرًا۔ فَسَجَدَ حَتَّى أَطَالَ۔ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ

(ترجمہ) اور ہاں جوادبہ کو بھی آواز دے۔ اور اسکو بھی کھا کوئی مضائقہ نہیں۔ اور پھر حلوے پر ختم کردو کیونکہ وہ ہر غمگین کے لئے باعث تسلی ہے اور اگر اسکے ساتھ پالودہ بھی لے آؤ گے تو اپنا نام بخیلوں کی فہرست سے کٹوالوگے۔ اور اپنے آپ کو سلفچی اور لوٹے سے فراق کے ہودجوں کے اٹھنے سے پہلے قریب کردینے سے بچانا۔ اور جب لوگ ہاتھ دھو چکیں اور صابن وغیرہ سے صاف کر چکیں تو انپر خوشبو کا درکا چلے۔ کیونکہ یہ امیری کی علامت ہے۔ حارث بن ہمام کہتا ہے کہ لڑکا اپنی باریک عقل سے اس کے اشارات کے لطائف کو خوب سمجھ گیا۔ اور ہمارے لئے عمدہ کھانے اور خوشبو مہیا کردی۔ جب سورج غروب ہونے لگا تو ہمنے رخصت ہونے کا ارادہ کیا۔ اور ابوزید سے کہا آپ نے اس انوکھے دن کو تو دیکھ لیا جس کی صبح اگرچہ بڑی دشوار تھی مگر اس کی شام بڑی روشن اور خوشگوار نکلی۔ یہ سنتے ہی ابوزید سجدہ میں گر گیا۔ اور دیر تک سجدہ میں پڑا رہا۔ اور پھر سر اٹھا کر یہ اشعار پڑھنے لگا۔

ام الفرج:۔ جوادبہ۔ خاص قسم کی روٹی ہوتی ہے۔ روٹی بنا کر اس... پر کوئی پرندہ یا گوشت رکھ دیتے ہیں اور اس کے بعد اسکو تور

ہیں پکاتے ہیں وہ گوشت آٹے کے ساتھ مل جاتا ہے اور پھر اس روٹی کو سالن سے کھانے کی ضرورت نہیں رہتی یعنی مبانی کو خبیص۔ حلوا۔ آبا العلاء۔ فالوذج۔ المراس: شدت قوت یعنی جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے۔ اور

ہاتھ وغیرہ صاف کر چکے۔ اُبُوَابَاس: ہاتھ صاف کرنے کی چیز۔ آبا السترد: خاص قسم کی خوشبو جس کی دھونی دی جاتی ہے۔ قَمْطَرِیْرًا: شدید سخت دشوار۔ قرآن کریم میں ہے عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا

لَاتَیْأَسَنْ عِنْدَ النُّوَبْ — مِنْ فَرْجَةٍ تَجْلُو الْکُرَبْ
فَلَکَمْ سَمُوْمٍ هَبَّ ثُـمَّ — جَرٰی نَسِیْمًا وَانْقَلَبْ
وَسَحَابِ مَکْرُوْهٍ تَنَشَّا — فَاضْمَحَلَّ وَمَا سَکَبْ
وَدُخَانِ خَطْبٍ خِیْفَ مِـنْهُ — فَمَا اسْتَبَانَ لَهٗ لَهَبْ
وَلَطَالَمَا طَلَعَ الْاَسٰی — وَعَلٰی تَفِیْئَتِهٖ غَرَبْ
فَاصْبِرْ اِذَا مَا نَابَ رَوْ — عٌ فَالزَّمَانُ اَبُو الْعَجَبْ
وَتَرَجَّ مِنْ رَوْحِ الْاِلٰـهِ — لَطَائِفًا لَا تُحْتَسَبْ

(ترجمہ) مصائب کے وقت ایسی کشائش ناامید نہ ہو جو غموں کو دور کرتی ہے۔ بہت سی لوئیں چلیں لیکن انجام کار خوشگوار ہوائیں بن گئیں، اور بہت سے خوفناک بادل اٹھے لیکن برسے بغیر فنا ہو گئے اور مصائب کے خوفناک دھوئیں اٹھے لیکن ان میں سے لپیٹ نہیں نکل سکی۔ اور بسا اوقات غم نے صورت دکھائی مگر الٹے پاؤں ناپید ہو گیا۔ جب کوئی مصیبت پیش آئے تو صبر کر کیونکہ زمانہ شعبدہ باز ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے بے انداز و بیشمار بھلائیوں کو لو لگائے رکھ۔

دُخَان:۔ دھواں۔ قرآن کریم میں ہے ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَاءِ وَهِیَ دُخَانٌ۔ دَخَنَ النَّارُ۔ دھواں اٹھا۔ عَلٰی تَفِیْئَتِهٖ:۔ ای علی اثرہ و علی عقبہ۔

رَوْحُ الْاِلٰهِ:۔ ای رَحْمَتُہٗ۔ رَوْحٌ۔ رحمت۔ قرآن کریم میں ہے لَا تَیْأَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ

قَالَ فَاسْتَمْلَیْنَاهُ اَبْیَاتَهُ الْغُرَّ۔ وَوَالَیْنَا لِلّٰهِ تَعَالٰی الشُّکْرَ وَوَدَّعْنَاهُ مَسْرُوْرِیْنَ بِبُرْئِهٖ۔ مَغْمُوْرِیْنَ بِبِرِّهٖ

(ترجمہ) راوی کہتا ہے ہم نے ان بہترین اشعار کے لکھنے کی اجازت چاہی۔ اور اللہ کا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔ اور ابوزید سے ہم جدا ہو گئے۔ دراں حالیکہ ہم اس کی صحت یابی سے نہایت مسرور تھے اور اس کے احسان سے ڈھکے ہوئے تھے۔

اَلْمَقَامَةُ الْعِشْرُوْنَ الْفَارِقِيَّةُ

حَكَى الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ يَمَّمْتُ مَيَّافَارِقِيْنَ۔ مَعَ رُفْقَةٍ مُوَافِقِيْنَ لَا يُمَارُوْنَ فِي الْمُنَاجَاةِ۔ وَلَا يَبْدُوْنَ مَا طَعْمُ الْمُدَاجَاةِ۔ فَكُنْتُ بِهِمْ كَمَنْ لَمْ يَرِمْ عَنْ وِجَارِهٖ وَلَا ظَعَنَ عَنْ اَلِيْفِهٖ وَجَارِهٖ فَلَمَّا اَنَخْنَا بِهَا مَطَايَا التَّسْيَارِ۔ وَانْتَقَلْنَا عَنِ الْاَكْوَارِ اِلَى الْاَوْكَارِ۔ تَوَاصَيْنَا بِتِذْكَارِ الصُّحْبَةِ۔ وَتَنَاهَيْنَا عَنِ التَّقَاطُعِ فِي الْغُرْبَةِ۔ وَاتَّخَذْنَا نَادِيًا نَغْشَاهُ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَنَتَهَادٰى فِيْهِ طُرَفَ الْاَخْبَارِ۔ فَبَيْنَا نَحْنُ بِهٖ فِي بَعْضِ الْاَيَّامِ۔ وَقَدِ انْتَظَمْنَا فِي سِلْكِ الْاِلْتِئَامِ۔ وَقَفَ عَلَيْنَا ذُوْ مِقْوَلٍ جَرِيٍّ۔ وَجَرْسٍ جَهْوَرِيٍّ۔ فَحَيَّى تَحِيَّةَ نَفَّاثٍ فِي الْعُقَدِ۔ قَنَّاصٍ لِلْاُسْدِ وَالنَّقَدِ ثُمَّ قَالَ۔ نظم ؎

(ترجمہ) حارث بن ہمام کہتا ہے کہ میں نے چند دوستوں کے ہمراہ جو باہم شیر و شکر تھے۔ نہ تو گفتگو میں لڑتے جھگڑتے تھے اور نہ نفاق کے مزہ سے واقف تھے۔ شہر میا فارقین کا ارادہ کیا۔ میں ان کی ہمراہی میں ایسا تھا۔ گویا میں گھر سے نکلا ہی نہیں ہوں اور نہ اپنے دوستوں اور پڑوسیوں کو چھوڑا ہے۔ جب ہم نے وہاں سفر کی سواریوں کو سلا دیا اور پالانوں سے اتر کر مکانوں میں جا پہنچے تب ہم نے باہم تذکرہ صحبت کی محافظت کی اور مسافری کی حالت میں (ایک دوسرے سے) جدا نہ ہونے پر عہد و پیمان ہو گئے اور ایک انجمن کی بنیا ڈالی جہاں صبح و شام جمع ہو کر ایک دوسرے کو نئی نئی خبریں سنایا کرتے تھے۔ پس ہم سب رشتہ اتحاد میں پروئے ہوئے ایک روز وہیں موجود تھے کہ اچانک ایک تیز و طرار اور گرجدار آواز والا آدمی آکر ٹھیرا۔ اور اس طرح سلام کیا جیسے کوئی گرہوں پر پھونکنے والا ہو۔ یعنی منتر پڑھنے والا ہو۔ شیر اور بکریوں کا شکار کرنے والا ہو۔ اور پھر یہ اشعار پڑھنے لگا۔

یَمَّمْتُ: یعنی قَصَدْتُ وَاَرَدْتُ۔ مَیَّافَارِقِیْن: دیار بکر (شام) میں ایک شہر ہے۔ سیف الدولہ بھی اس شہر کا گورنر رہا ہے۔ لَایُمَارُوْنَ: ای لایجادلون ولایخاصمون۔ المُدَاجَاة بظاہر محبت جتانا لیکن دل میں نفرت اور عداوت کے جذبات رکھنا۔ یعنی منافقت اور ریاکاری سے پیش آنا۔ وِجَارِہٖ: وجار کفتار وغیرہ کے رہنے کا بھٹ اور وُجُر جمع ہے یہاں مطلق مکان کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ مَطَایَا یعنی رَوَاحِل۔ الاکوار: کُورٌ کی جمع ہے۔ پالان شتر الاوکار

دُکُہ کی جمع ہے ۔ پرندہ کا گھونسلہ ۔ مطلق مکان کے معنی مراد ہیں
نَعْمُرُہٗ :۔ ای نتفقدہ ۔ اعمر المکان ۔ قصد کیا ۔ عمارۃ ۔
خراب کی نقیض ہے ۔ مَعْمُوْرَۃٌ ۔ آبادی ۔ نَتَہَادیٰ :۔ یعنے
ایک دوسرے کو ہدیہ پیش کرتے تھے ۔ التئام :۔ التئام الجماع
جرس :۔ جیم کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ ۔ آواز ۔ دھیمے کلام کرنا ۔
آواز نکالنا ۔

جُحُوْدِیْ :۔ ای دفینہ شدید ۔ جُحْرٌ سے ہے ۔ جُحْر کی لفظی
تحقیق گذر چکی ۔ نَفَّاثٍ فِی الْعُقَدِ :۔ گرہوں میں پھونکنے والا
یعنی ساحر اور جادوگر ۔ قَنَّاصٌ :۔ صیاد ۔ شکاری ۔ النقد
بھیڑ کی ایک قسم ہے جس کے پاؤں بہت چھوٹے ہوتے ہیں
نَقَدَۃٌ واحد ہے ۔ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے یکساں
طور پر مستعمل ہوتا ہے ۔ نِقَادٌ جمع ہے ۔

عِنْدِیْ یَا قَوْمِ حَدِیْثٌ عَجِیْبُ ۔۔۔ فِیْہِ اِعْتِبَارٌ لِّلَّبِیْبِ الْاَرِیْبِ
رَاَیْتُ فِیْ دُبْعَانِ عُمْرِیْ اَخَا ۔۔۔ بَاْسٍ لَہٗ حَدُّ الْحُسَامِ الْقَضِیْبِ
یُقْدِمُ فِی الْمَعْرَكِ اِقْدَامَ مَنْ ۔۔۔ یُوْقِنُ بِالْفَتْكِ وَلَا یَسْتَرِیْبُ
فَیَفْرِجُ الضِّیْقَ بِكَرَّاتِہٖ ۔۔۔ حَتّٰی یُرٰی مَا كَانَ ضَنْكًا رَحِیْبُ
مَا بَارَزَ الْاَقْرَانَ اِلَّا انْثَنٰی ۔۔۔ عَنْ مَوْقِفِ الطَّعْنِ بِرُمْحٍ خَضِیْبِ
وَلَا سَمَا یَفْتَحُ مُسْتَصْعَبًا ۔۔۔ مُسْتَغْلِقَ الْبَابِ مَنِیْعًا مَهِیْبُ
اِلَّا وَنُوْدِیْ حِیْنَ لَیْمُوْكَہٗ ۔۔۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبُ
هٰذَا وَكَمْ مِّنْ لَیْلَۃٍ بَاتَہَا ۔۔۔ یَمِیْسُ فِیْ بُرْدِ الشَّبَابِ الْقَشِیْبِ

(ترجمہ) اے لوگو میرے پاس ایک عجیب بات ہے جس میں ہوشیار اور دانا کے لئے (ساماں) عبرت ہے ۔ میں نے اپنی ابتدائے عمر میں ایک نہایت بہادر شخص شمشیر براں جیسا دیکھا ۔ میدان کارزار میں اس طرح پیش قدمی کرتا تھا جیسے کسی کو خون بہانے کا یقین ہو اور وہ اس میں قطعاً شک نہیں کرتا تھا ۔ پس وہ اپنے حملوں سے تنگی کو کھولدیتا تھا یہاں تک کہ وہ تنگ چیز وسیع اور کشادہ معلوم ہونے لگتی تھی کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اس نے اپنے ہمعصروں سے جنگ کی ہو اور وہ میدان جنگ سے رنگین نیزہ لیکر نہ لوٹا ہو ۔ اور جب کبھی دشوار محفوظ اور خوفناک بند دروازہ کھولنے کا ارادہ کیا تو ارادہ کے وقت آواز دی گئی کہ خدا کی مدد اور کامیابی قریب ہے ۔ اور سنئے ۔ اس نے بہت سی راتیں جوانی کے لباس میں فخر کرتے ہوئے گذار دیں ۔

دُبْعَانُ :۔ ہر چیز کا اول جس سے اسکی ابتدا ہو ۔ اَخَا بَاْسٍ :
شجاع ۔ بہادر ۔ بالفتك :۔ غفلت اور بیخبری میں قتل کر
دینا ۔ تفصیل گذر چکی ۔ بِكَرَّاتِہٖ :۔ کرّۃ کی جمع ہے ۔ حملہ
ضَنْكًا :۔ تنگ ۔ قرآن کریم میں ہے معیشۃ ضَنْكًا ۔ کرم ؍
تنگ ہونا ۔ رَحِیْب :۔ واسع ۔ کشادہ ۔ خضیب :۔

خون میں رنگا ہوا ۔ تفصیل دونوں کی گذر چکی ۔ مَنِیْعًا محفوظ
ممنوع ۔ اس تک لوگوں کا پہنچنا بہت دشوار ہے ۔ مَهِیْب
وہ چیز جس سے لوگ ڈریں ۔ یَمِیْسُ :۔ ای یتبختر (ضرب)
اترا اترا کر چلنا ۔ قَشِیْب :۔ جدید ۔ پاکیزہ ۔ قُشُبٌ اور
قُشُبٌ جمع ہے ۔

يَرْتَشِفُ الْغِيْدَ وَيَرْتَشِفْنَهٗ | وَهُوَ لَدَى الْكُلِّ الْمُفَدَّى الْحَبِيْبُ
فَلَمْ يَزَلْ يَبْتَزُّهٗ دَهْرُهٗ | مَا فِيْهِ مِنْ بَطْشٍ وَعُوْدٍ صَلِيْبٍ
حَتّٰى اَعَادَتْهُ اللَّيَالِيْ لَقًى | يَعَافُهٗ مَنْ كَانَ مِنْهُ قَرِيْبُ
قَدْ اَعْجَزَ الرَّاقِيْ تَحْلِيْلُ مَا | بِهٖ مِنَ الدَّاءِ وَاَعْيَا الطَّبِيْبَ
وَصَارَمَ الْبِيْضَ وَصَارَمْنَهٗ | مِنْ بَعْدِ مَا كَانَ الْحِجَابَ الْمُجِيْبَ
فَاٰضَ كَالْمَنْكُوْسِ فِيْ خَلْقِهٖ | وَمَنْ يَعِشْ يَلْقَ دَوَاهِي الْمَشِيْبِ
وَهَا هُوَ الْيَوْمَ مُسَجًّى فَمَنْ | يَرْغَبُ فِيْ تَكْفِيْنِ مَيْتٍ غَرِيْبٍ

(ترجمہ) وہ نرم و نازک عورتوں کو چوستا تھا اور وہ اسے چوستی تھیں اور وہ تمام عورتوں کے نزدیک قابل جان نثاری اور محبوب تھا۔ لیکن زمانہ برابر اسکی شجاعت اور سخت لکڑی کو کمزور بناتا رہا۔ یہاں تک کہ راتوں نے اسکو پڑا ہوا چھوڑ دیا اور اس کے دوست تک سے بدا کھینے لگے۔ اس کے مرض نے جھاڑ پھونک کرنے والوں کو عاجز کر دیا اور حکیموں کو تھکا ڈالا۔ پہلے تو محاب بھی تھا اور محبوب بھی مگر اس نے حسین عورتوں سے کنارہ کر لیا ہے اور حسین عورتوں نے اس سے اب وہ اپنی تخلیق کے لحاظ سے لوندھا ہو چکا ہے۔ اور (قاعدہ ہے) جو زندہ رہے گا اس کو مصائب پیری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آج وہ مردہ پڑا ہوا ہے کیا کوئی (صاحب ہمت) ہے جو غریب میت کے کفنانے میں کچھ حصہ لے

یَرْتَشِفُ: ای یقبل۔ تفصیل گذر چکی۔ اَلْغِیْدُ: غیداء کی جمع ہے۔ نازک اندام عورت۔ اَلْمُفَدّٰی: جس پر سب کچھ نثار کر دیا جائے۔ یَبْتَزُّہٗ: ای یسلب منہ قوتہ۔ البز: چھیننا، سلب کر لینا۔ بَطْشٌ: قوت۔ امام راغب فرماتے ہیں کہ کسی چیز کو قوت اور شوکت سے لے لینے کا نام البطش ہے۔ قرآن کریم میں ہے الیوم نبطش البطشۃ الکبرٰی۔ عُوْدٌ صَلِیْبٌ: شدت و سختی۔ البیض: حسین اور خوبرو عورتیں۔ تفصیل گذر چکی۔ المحاب: جس سے عورتیں میل جول رکھنے اور راہ و رسم بڑھانے کی آرزو مند ہوں۔ مُجِیْبٌ: وہ شخص جو عورتوں کی طرف مائل ہوا اور ان سے دلچسپی لیتا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ پہلے وہ محاب بھی تھا اور محبب بھی۔ لیکن اب نہ عورتیں اس پر جان دیتی ہیں اور نہ وہ عورتوں کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اٰضَ: بمعنی عاد و عاض و صار۔ کَالْمَنْکُوْسِ: نکس الشیٔ نکسا۔ اسفل کو اعلیٰ اور مقدم کو مؤخر کیا۔ الضر قرآن کریم میں ہے ثم نکسوا علی رؤسہم۔

ثُمَّ اِنَّهٗ اَعْلَنَ بِالنَّحِيْبِ۔ وَبَكٰى بُكَاءَ الْمُحِبِّ عَلَى الْحَبِيْبِ وَلَمَّا رَقَاَتْ دَمْعَتُهٗ وَانْقَضَتْ لَوْعَتُهٗ قَالَ يَا نُجْعَةَ الرُّوَّادِ وَقُدْوَةَ الْاَجْوَادِ وَاللّٰهِ مَا نَطَقْتُ بِبُهْتَانٍ وَلَا اَخْبَرْتُكُمْ اِلَّا عَنْ عِيَانٍ وَلَوْ كَانَ فِيْ عَصَايَ سَيْرُهٗ وَلَقِيَ

مَطِيرٌ لَمَا اسْتَأْثَرْتُ بِمَا دَعَوْتُكُمْ إِلَيْهِ۔ وَلَمَّا وَقَفْتُ مَوْقِفَ الدَّالِّ عَلَيْهِ۔
وَلٰكِنْ كَيْفَ الطَّيَرَانُ بِلَا جَنَاحٍ۔ وَهَلْ عَلَى مَنْ لَا يَجِدُ مِنْ جُنَاحٍ۔

(ترجمہ) اس کے بعد وہ بلند آواز سے گریہ وزاری کرنے لگا۔ اور اس طرح رونے لگا۔ جیسے کوئی عاشق اپنے محبوب پر جب اس کے آنسو ٹھیر گئے اور اس کی جلن کم ہوگئی تو کہنے لگا۔ اے جستجو کرنے والوں کے مقصد اور اے بخشش کرنے والوں کے پیشوا! خدا کی قسم میں نے ذرہ برابر جھوٹ نہیں بولا۔ اور صرف چشم دید واقعات تم کو سنائے ہیں اگر میرے عصا میں مونٹھ ہوتی اور میرے بادلوں میں معمولی سی بھی بارش ہوتی تو میں اس چیز کو جس کی آپ لوگوں کو دعوت دے رہا ہوں خود ہی برداشت کر لیتا۔ اور آپ لوگوں کی رہنمائی نہ کرتا۔ لیکن بغیر پروں کے اڑنا کیسے ممکن ہے اور نہ اس شخص پر کوئی گناہ ہے جو کچھ بھی نہ رکھتا ہو۔

اَلنَّحِیْبُ۔ رونے کی تیز آواز۔ رَقَأَتْ۔ ای سکنت (فتح) رَقَا الدَّمْعُ۔ خشک ہوگئے۔ منقطع ہوگئے۔ اِنْقَشَأَتْ بمعنی انقلعت وسکنت۔ لَوْعَتُهٗ۔ سوزش۔ جلن۔ لَوْ كَانَ فِي عَصَايَ سَيْرٌ۔ یہ ضرب المثل ایسے شخص کے لئے بولی جاتی ہے جو ہر منفعت سے خالی ہو چکا ہو۔ زبانی امداد کی طاقت رکھتا ہو اور بس۔ سماء۔ بادل۔ سَیْرٌ۔ چمڑا کا ٹکڑا جو چھڑی وغیرہ کے سرے پر باندھتے ہیں تاکہ پکڑنے میں سہولت رہے۔ اَسْمِیَۃ اور سُمُوّ جمع ہے۔ مُطَیْرَۃٌ۔ مَطَر کی تصغیر ہے

(قَالَ الرَّاوِي) فَطَفِقَ الْقَوْمُ يَأْتَمِرُونَ فِيمَا يَأْمُرُونَ۔ وَيَتَخَافَتُونَ فِيمَا يَأْتُونَ۔ فَتَوَهَّمَ أَنَّهُمْ يَتَمَالَؤُونَ عَلَى صَرْفِهِ بِحِرْمَانٍ۔ أَوْ مُطَالَبَتِهِ بِبُرْهَانٍ۔ فَفَرَطَ مِنْهُ أَنْ قَالَ يَا بَلَامِعَ الْقَاعِ۔ وَيَرَامِعَ الْبِقَاعِ۔ مَا هٰذَا الِارْتِيَاءُ۔ الَّذِي يَأْبَاهُ الْحَيَاءُ حَتّٰى كَأَنَّكُمْ كُلِّفْتُمْ مَشَقَّةً لَا شُقَّةً۔ أَوِ اسْتَوْهَبْتُمْ بَدَنَةً لَا بُرْدَةً۔ أَوْ هُزِزْتُمْ لِكِسْوَةِ الْبَيْتِ۔ لَا لِتَكْفِينِ الْمَيِّتِ۔ أُفٍّ لِمَنْ لَا تَنْدٰى صَفَاتُهُ وَلَا تَرْشَحُ حَصَاتُهُ

(ترجمہ) راوی کہتا ہے یہ سنکر قوم نے آپس میں مشورہ شروع کر دیا کہ کیا کرنا چاہئے۔ اور چپکے چپکے باتیں کرنے لگے کہ اس کے ساتھ کیا برتاؤ کریں۔ وہ یہ محسوس کر کے کہ یہ لوگ یا تو خالی ہاتھ لوٹا دیں گے یا کسی دلیل کا مطالبہ کریں گے خود ہی بول اٹھا اے ہموار زمین کے ریت اور جنگل کے سفید سنگریزو۔ یہ سوچ بچار کیسا ہے جس سے حیا بھی منہ چھپاتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں بڑی دشواری میں ڈال دیا گیا ہے۔ نہ کہ کوئی پھٹا پرانا چیتھڑا مانگا گیا ہے اور یا تم سے کوئی شتر طلب کیا گیا ہے نہ کہ ایک چادر۔ یا تمہیں خانہ کعبہ کے غلاف کی طرف توجہ دلائی گئی ہے نہ کہ ایک مردہ کو کفنانے کے لئے لعنت ہے اس شخص پر جس کا پتھر نمناک نہ ہو اور جس کے سنگریزوں سے ایک قطرہ بھی نہ ٹپکے

یَأْتَمِرُوْنَ۔ ای یتشاورون۔ بَلَامِعُ۔ بَلْمَعٌ کی جمع ...... ہے سراب ریت جسے دیکھنے والا دور سے بہتا ہوا پانی

خیال کرے۔ اَلقَاعُ: ہموار زمین۔ قِیعانٌ جمع ہے یَرَامِعُ یَرْمَعٌ کی جمع ہے۔ سفید سنگریزے جو دھوپ میں چمکنے لگتے ہیں۔ یہ دونوں ضرب الامثال اختلاف ظاہر و باطن کے موقعہ پر بولی جاتی ہیں۔ یعنی میں تم کو بڑا سخی سمجھتا تھا لیکن

تم تو انتہائی بخیل نکلے۔ شُقَّةٌ: وہ کپڑا جو طول میں سے پھاڑا جائے۔ لپٹا ہوا کپڑا۔ آدھا کپڑا۔ هُزُّ ذُكُم: ای حرّكتم الفرہ ہلانا۔ حرکت دینا۔ لا تندی۔ ای لا تظهر النداوة والرطوبة۔

فَلَمَّا بَصُرَتِ الْجَمَاعَةُ بِذَلَاقَتِهِ۔ وَمَرَارَةِ مَذَاقَتِهِ۔ رَفَاهُ كُلٌّ مِّنْهُمْ بِنَبْلِهِ۔ وَاحْتَمَلَ طَلَّ خَوْفِ سَبْلِهِ۔ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: وَكَانَ هٰذَا السَّائِلُ وَاقِفًا خَلْفِي۔ وَمُحْتَجِبًا بِظَهْرِي عَنْ طَرْفِي۔ فَلَمَّا أَرْضَاهُ الْقَوْمُ بِسَيْبِهِمْ۔ وَحَقَّ عَلَى التَّأَسِّي بِهِمْ۔ خَلَجْتُ خَاتَمِي مِنْ خِنْصَرِي۔ وَلَفَتُّ إِلَيْهِ بَصَرِي۔ فَإِذَا هُوَ شَيْخُنَا السَّرُوجِيُّ بِلَا فِرْيَةٍ وَلَا مِرْيَةٍ۔ فَأَيْقَنْتُ أَنَّهَا الْأُكْذُوبَةُ تَلَدَّنَ بِهَا۔ وَالْأُحْبُولَةُ نَصَبَهَا۔ إِلَّا أَنِّي طَوَيْتُهُ عَلَى غَرِّهِ۔ وَصُنْتُ شَغَاهُ عَنْ فِرِّهِ۔ فَحَصَبْتُهُ بِالْخَاتَمِ۔ وَقُلْتُ أُرْصِدُهُ لِنَفَقَةِ الْمَأْتَمِ۔

(ترجمہ) جب جماعت نے اس کی طراری اور ترش روئی دیکھی تو ہر شخص نے کچھ نہ کچھ دے کر اسکو آرام پہنچایا۔ اور ہر شخص نے اس کی شبنم خفیف کو سیلاب کے خوف سے برداشت کیا۔ حارث بن ہمام کہتا ہے کہ یہ گداگر میرے پیچھے کھڑا ہوا تھا۔ جب قوم بخششوں سے اس کو خوش کر چکی اور مجھ پر بھی ان کی پیروی لازم ہو گئی تو میں نے اپنی چھوٹی انگلی سے انگوٹھی اتاری اور اس کی طرف آنکھ پھیر کر دیکھا پس بلا شک و شبہ ہمارے استاد ابو زید سروجی تھے۔ پھر تو مجھے کامل یقین ہو گیا کہ یہ جھوٹا افسانہ اس نے خود گھڑا ہے اور یہ جال پھیلایا ہے۔ لیکن میں نے اسکی تہہ اسکی سلوٹ پر ہی لپیٹ دی۔ اور اسکی مکاری کے اظہار سے بچا اور انگوٹھی اس کی طرف پھینک دی۔ اور اس سے کہنے لگا اس کو مصیبت میں خرچ کرنے کے لئے رکھ چھوڑیئے۔

بِذَلَاقَتِهِ: ای حدة لسانه۔ تیزی زبان (سمع و کرم) چرب اللسان ہونا۔ بِسَيْبِهِم: ای لعطائہم۔ اَلتَّأَسِّي: یعنی اقتدا۔ پیروی۔ خَلَجْتُ: یعنی نَزَعْتُ وَأَخْرَجْتُ۔ خِنْصَرِي: چھوٹی انگلی۔ کن انگلی۔ خناصر جمع ہے۔ فِرْيَةٌ: افترا۔ جھوٹ۔ فَرْيٌ: اصلاح کی غرض سے جلد کاٹنا۔ إِفْرَاءٌ: فساد کی غرض سے جلد کاٹنا۔ مِرْيَةٌ:

تردد۔ قرآن کریم میں ہے فلا تك فی مریة مما یعبد هؤلاء۔ غَرُّهُ: کپڑے یا کھال کی سلوٹ۔ شکن۔ مراد یہ ہے کہ اس کا بھانڈا نہیں پھوڑا اور یہ ظاہر نہیں ہونے دیا کہ یہ ابو زید سروجی ہیں۔ فَحَصَبْتُهُ: ای رمیته (ضرب و نصر) کنکریاں پھینکنا۔ اَلْمَأْتَمُ: مصیبت۔ آفت۔

فَقَالَ وَاهًا لَكَ۔ فَمَا أَضْرَمَ شُغْلَتَكَ۔ وَأَكْرَمَ فِعْلَتَكَ۔ ثُمَّ انْطَلَقَ يَسْعَى

قُدُمًا - وَيُهَرْوِلُ هَرْوَلَتَهُ قُدُمًا - فَنَزَعْتُ إِلَى عِرْفَانِ مَيْتِهِ - وَامْتِحَانِ دَعْوَى حَمِيَّتِهِ - فَقَرَعْتُ ظُنْبُوبِي وَأَلْهَبْتُ أُلْهُوبِي - حَتّٰى أَدْرَكْتُهُ عَلٰى غَلْوَةٍ - وَاجْتَبَيْتُهُ فِي خَلْوَةٍ - فَأَخَذْتُ بِمَجَامِعِ أَرْدَانِهِ وَعُقْتُهُ عَنْ سُنَنِ مَيْدَانِهِ - وَقُلْتُ لَهُ وَاللّٰهِ مَا لَكَ مِنِّي مَلْجَأٌ وَلَا مَنْجًا - أَوْ تُرِيَنِي مَيِّتَكَ الْمُسَجّٰى فَكَشَفَ عَنْ سَرَاوِيلِهِ - وَأَشَارَ إِلٰى غُرْمُولِهِ - فَقُلْتُ لَهُ قَاتَلَكَ اللّٰهُ فَمَا أَعْبَثَكَ بِالنُّهٰى وَأَحْيَلَكَ عَلَى اللُّهٰى - ثُمَّ عُدْتُ إِلٰى أَصْحَابِي عَوْدَ الرَّائِدِ - الَّذِي لَا يَكْذِبُ أَهْلَهُ - وَلَا يُزَخْرِفُ قَوْلَهُ - فَأَخْبَرْتُهُمْ بِالَّذِي رَأَيْتُ وَمَا وَرَّيْتُ وَلَا رَاءَيْتُ - فَقَهْقَهُوا مِنْ كَيْتَ وَكَيْتَ - وَلَعَنُوا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ

(ترجمہ) کہنے لگا شاباش! تیرا شعلہ کیا ہی بھڑکیلا نکلا اور تیرا فعل کیا ہی مکرم ہے۔ اس کے بعد وہ دوڑتا ہوا چل دیا۔ اور اپنی عادت کے مطابق بھاگنے لگا۔ پس میں مردہ کا حال معلوم کرنے اور اس کے دعوی ننگ و عار کا امتحان کرنے کا مشتاق ہوا۔ چنانچہ میں نے اپنی پنڈلیوں کو خوب کوٹا اور اپنی دوڑ کو (بحد امکان) تیز کیا۔ آخر کار اس کو ایک تیر کی مسافت پر جا پکڑا اور اس کو خالی جگہ میں پہچان لیا۔ پس میں نے اس کے کپڑوں کو پکڑ لیا۔ اور اس کو میدان کی طرف چلنے (جانے) سے روک دیا۔ اور کہنے لگا۔ بخدا اب تجھ کو مجھ سے کوئی پناہ اور چھٹکارا نہیں۔ بجز اس کے کہ مجھے اپنے ڈھکے ہوئے مردہ کو دکھا دے۔ یہ سنتے ہی اس نے اپنا پائجامہ کھول ڈالا۔ اور اپنی پیشاب گاہ کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا خدا تجھے ہلاک کرے کس قدر چالاکی سے شعبدہ بازی کرتا ہے اور بخششیں حاصل کرنے کے لئے کیا کیا حیلے کرتا ہے۔ اس کے بعد میں اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا۔ اور میں نے اس شخص کی طرح جو گھاس پانی کی تلاش سے واپس آکر اپنے ساتھیوں کو ٹھیک ٹھیک حالات بتا دیتا ہے۔ اور اپنی بات کو جھوٹ سے آراستہ نہیں کرتا۔ جو کچھ دیکھا تھا سب بتلا دیا۔ نہ تو توریہ کیا اور نہ ریا سے کام لیا۔ یہ سنکر وہ کھل کھلا کر ہنس پڑے۔ اور اس مردہ پر لعنت ملامت کی بوچھاڑ کرنے لگے۔

فَنَزَعْتُ :۔ مائل ہوا۔ مشتاق ہوا۔ (فتح) مائل ہونا۔ ظُنْبُوبٌ پنڈلی کی اگلی ہڈی۔ محاورہ ہے قرع فی ھذا الامر ظُنْبُوبَہٗ۔ یعنے بے انتہا کوشش کی اور قطعاً سستی نہیں کی۔ أَلْهَبْتُ :۔ أَلْهَبَ الْفَرَسُ۔ گرد و غبار اڑاتا ہوا دوڑا۔ أُلْهُوبٌ :۔ گھوڑے کا اتنا تیز دوڑنا کہ اس کے سموں سے چنگاڑیاں اڑنے لگیں۔ یا گرد و غبار اٹھنے لگے۔ غَلْوَةٌ اتنی مسافت جس پر تیر جا کر گرے۔ سُنَنٌ راستہ۔ مَیْدَانٌ۔ کشادہ زمین۔ رد لینے کی جگہ میادین جمع ہے۔ بِالنُّهٰی :۔ نُهْيَةٌ کی جمع ہے۔ عقل۔ ایسی عقل جو قبائح اور رذائل سے روکنے والی ہو۔ قرآن کریم میں ہے ان فی ذلک لایت لاولی النہی۔ اللُّهٰی۔ لُهْوَةٌ کی جمع ہے۔ عطیہ بخشش۔ اَلرَّائِدُ۔ جو شخص آب و گیاہ کی تلاش میں نکلے تاکہ آکر بقیہ قافلہ والوں اور اپنے ساتھیوں کو بتلائے جب وہ واپس لوٹتا ہے تو قوم اس کی تصدیق کرتی ہے

اور اس کو جھٹلاتی نہیں۔ اسی بارہ میں یہ مثل مشہور ہو گئی۔
الرائد لا یکذب اھلہ۔ لا یُبَرْقِشُ:۔ ای لا یزین
کلامہ بزیادۃ ولا نقصان۔ وَرَّیْتُ:۔ چھپایا۔

توریہ کیا۔ وَلَا دَاْعَیْتُ:۔ مطلب یہ ہے کہ اشارہ کنایہ
سے کام نہیں لیا۔ بلکہ جو کچھ دیکھا تھا وہ سب کے سامنے
صاف صاف بیان کر دیا۔

تمّت بالخیر

(مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور)